بفیض کرم
تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد مصطفےٰ رضا خاں رضی اللہ عنہ
امام احمد رضا قادری کے
پانچ سو باسٹھ ۵۶۲
علوم و فنون
تالیف
طارق انور مصباحی
ناشر
مرکزی انجمن پیغام رضا ٹرسٹ
(بھدراوتی۔ کرناٹک)

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (سورہ طٰہٰ: آیت ۱۱۴)

امام احمد رضا قادری کے

پانچ سو باسٹھ علوم وفنون

تالیف

طارق انور مصباحی

ناشر

مرکزی انجمن پیغام رضا ٹرسٹ

(بھدراوتی: کرناٹک)

اسم کتاب: امام احمد رضا کے پانچ سو باسٹھ علوم وفنون

تالیف: طارق انور مصباحی (کیرلا)

ایڈیٹر: ماہنامہ پیغام شریعت (دہلی)

ناشر: مرکزی انجمن پیغام رضا ٹرسٹ (بھدراوتی)

کمپوزنگ: محمد امین رضوی (بھدراوتی)

سن اشاعت: ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۰۱۹ء

کتاب ملنے کے پتے

دار العلوم رضویہ غریب نواز رضا نگر اجین (مدھیہ پردیش)
مدینہ بک سنٹر مسجد چوک کمپلیکس بھدراوتی ضلع شموگہ (کرناٹک)
امام احمد رضا فاؤنڈیشن قصر رضا نزد غوثیہ مسجد تالی روڈ ٹھاکر دوارہ (مراد آباد: یوپی)
رضا بکڈ پو رضا مسجد کے پاس مین بازار بلاری (ضلع مراد آباد: یوپی)
انجمن برکات رضا ہولے نرسی پور ضلع ہاسن (کرناٹک)
محمد فاروق سلیم رضوی لیاقتی کوفی پلانٹر سکریٹری سنی مدینہ مسجد آلدور چکمگلور (کرناٹک)

برائے ایصال ثواب

مرحومہ فاطمہ بی بی عرف نصرت صاحبہ زوجہ جناب ابراہیم خلیل صاحب آلدور (چکمگلور)

مرحومہ رخسانہ زینت عرف گوہر بانو صاحبہ رضوی زوجہ جناب لیس وائی مختار احمد صاحب رضوی

اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمائے، اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے: آمین

فہرست مضامین

باب چهارم

باب پنجم

باب ششم

باب هفتم

تعریفات علوم اسلامیه

تعریفات علوم ادبیہ

تعریفات علوم عقلیہ

خاتمہ

باسمہ تعالیٰ وحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

انتساب

باسمِ گرامی

عالم شریعت، مناظر اہلسنت، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت

حضرت علامہ الحاج محمد لیاقت رضا نوری دام ظلہ الاقدس

ناظم اعلیٰ

دار العلوم رضویہ غریب نواز رضا نگر (جان سا پورہ، اجین: ایم پی)

خلیفہ حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی مصطفٰے رضا خاں نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ممدوح گرامی ملک ہند میں گم گشتگان راہ کے لیے ایک مینارۂ نور ہیں اور ہمہ وقت، اعلائے کلمۃ الحق کے لیے سینہ سپر رہنا ان کا شعار ہے۔

ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ''تنظیمی وتحریکی، اشاعتی وتبلیغی، تعلیمی وتعمیری خدمات'' کے ذریعہ آپ دین وسنیت کے فروغ واستحکام کی کوشش میں منہمک ومشغول ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض برکات سے تمام مسلمانوں کو مستفیض فرمائے:

آمین بحرمۃ حبیبہ الامین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

گر قبول افتد زہے عزوشرف

طارق انور مصباحی

۲۸: ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۷: دسمبر ۲۰۱۸ء: بروز جمعہ

مبسملًا وحامدًا ومصلیًا ومسلمًا

کلمات آغاز

امام احمد رضا قادری ماضی قریب میں ایک بے نظیر عاشق رسول کی حیثیت سے مشہور ہوئے، اور ان کی شہرت کا دائرہ آفاق عالم کو محیط ہوگیا۔ درحقیقت یہ عشق مصطفوی کی کرم نوازی ہے کہ امام موصوف کو شہرت دوام وقبولیت عام سے نوازا گیا۔

امام اہل سنت نے علمائے حرمین طیبین کی فرمائش پر ان حضرات کو انسٹھ (59) علوم وفنون کی سند واجازت عطا فرمائی۔ ابتدائی عہد کے تاریخ نویسوں اور تذکرہ نگاروں نے ان ہی علوم پر اکتفا کیا۔ جب تحقیق ترقی پذیر ہوئی تو تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ علامہ عبد الستار ہمدانی کی تحقیق کے مطابق امام موصوف کے علوم کی تعداد دو سو پندرہ ہے۔

(فن شاعری اور حسان الہند ص ۲۸۸: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے علوم وفنون کی تعداد سے متعلق متعدد روایات کا چرچا ارباب علم ودانش کے درمیان ہوتا رہا ہے، لیکن یہ تمام تحقیقات آج تک پردۂ خفا میں ہیں۔ ہماری موجودہ تلاش وجستجو کے مطابق مجدد گرامی کے علوم وفنون کی تعداد پانچ سو سے زائد ہے۔ تادم تحریر یہ رسالہ اپنے موضوع پر بے نظیر ہے۔ کسی تحقیق کی رسائی اس تعداد تک نہ ہوسکی جو تعداد یہ رسالہ لے کر آیا۔

اس رسالہ میں ہر علم وفن کو امام اہل سنت کے مرقوم یا منطوق سے ثابت کیا گیا ہے، نیز حدیث بعثت مجددین کی مفصل تشریح، امام اہل سنت کے علوم وفنون کا تذکرہ اور بہت سی مفید معلومات سپرد قرطاس ہیں۔ امام اہل سنت کی تصانیف کی ایک طویل فہرست بھی شامل ہے۔

علوم وفنون سے متعلق علمائے اسلام ودانشوران قوم وملت، خاص کر ارباب نقد وجرح کے افادہ بخش مشوروں کا ہمیں انتظار رہے گا، تاکہ رسالہ حشو وزوائد سے منزہ ومبرا ہوسکے۔

رسالہ حاضرہ ایک مقدمہ، نو ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔اس رسالہ میں امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے پانچ سو پینسٹھ (565) اصلی وفرعی علوم وفنون کا ذکر ہے۔

اجزائے کتاب کا تعارفی خاکہ

مقدمہ: حضور اقدس سرور دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل ومناقب کا بیان

باب اول: حدیث مجدد دین کی تشریح وتوضیح اور مجددین اسلام کی فہرست

باب دوم: امام احمد رضا قادری کے حالات ومناقب کا بیان

باب سوم: امام اہل سنت کے تبحر علمی اور کثرت علوم وفنون کا بیان

باب چہارم: امام اہل سنت کے دوسوستاون (257) اصلی وفرعی علوم کا ذکر

باب پنجم: امام اہل سنت کے تین سو آٹھ (308) فرعی علوم کا تذکرہ

باب ششم: علوم فرعیہ کی تعریفات کے مراجع کا ذکر اور علوم فرعیہ کا اثبات

باب ہفتم: امام اہل سنت کے 178: علوم وفنون کی تعریفات کا بیان

باب ہشتم: باب چہارم میں بیان کردہ دوسوستاون علوم وفنون کا اثبات امام اہل سنت کی کتب ورسائل اور فتاویٰ وملفوظات سے

باب نہم: امام اہل سنت کے پانچ سو پینسٹھ علوم وفنون کی فہرست اور سات سو چار (704) کتب ورسائل کی فہرست اوران کتب ورسائل کا مختصر تعارف

خاتمہ: سوغات تشکر بہ بارگاہ حضور اقدس سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہم تقبلہا قبولاً حسناً: آمین بجاہ النبی الامین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ اجمعین

طارق انور مصباحی

استاذ: جامعہ سعدیہ عربیہ (کاسرگوڈ: کیرلا)

مدیر: ماہنامہ پیغام شریعت (دہلی)

تعارف وخدمات

مرکزی انجمن پیغام رضا ٹرسٹ

(بھدراوتی: کرناٹک)

صوفی قوم وملت، قائد اہل سنت، رہبر شریعت، پیر طریقت حضرت علامہ، حافظ وقاری الحاج محمد لیاقت رضا نوری دام ظلہ الاقدس (اجین، ایم پی) عہد حاضر میں مسلک اہل سنت وجماعت المعروف بہ ''مسلک اعلیٰ حضرت'' کے ایک سچے خادم اور متحرک وفعال مبلغ و ناشر ہیں۔ آپ کی تنظیمی وتحریکی، اشاعتی وتبلیغی، تعلیمی وتعمیری خدمات کا ایک جہاں قائل ہے۔

ممدوح گرامی نے سال ۱۹۸۴ء میں انجمن پیغام رضا ٹرسٹ'' (بھدراوتی: کرناٹک) کی بنیاد رکھی۔ رفتہ رفتہ اس تحریک نے ایسے کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ ہندوستان بھر کے ارباب اہل سنت اور علماو عمائدین اہل سنت کے لیے قابل تقلید اور مثالی کارنامے بن گئے۔

حضرت موصوف کی سرپرستی میں روز افزوں ترقی پانے والی یہ ایک مثالی تنظیم ہے۔ اس کے علاوہ بھی مختلف علاقوں میں متعدد تنظیمیں اور تحریکیں آپ کی قیادت میں دین وسنیت کے فروغ واستحکام کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ انجمن پیغام رضا بھدراوتی نے تادم تحریر بہت سے قابل قدر کارنامے انجام دیا ہے۔ انجمن ہٰذا کے اغراض ومقاصد درج ذیل ہیں۔

(۱) مذہب اہل سنت وجماعت (مسلک اعلیٰ حضرت) کا فروغ واستحکام

(۲) عقائد باطلہ سے مسلمانوں کا تحفظ

(۳) مدارس ومساجد اہل سنت وجماعت کا تحفظ

(۴) مختلف بلاد وقریات میں اسلامی مکاتیب کا قیام

(۵) مساجد، مدارس اور اسلامی لائبریریوں کا قیام

(۶) تعلیم بالغاں، تربیتی کیمپ، محافل خیر کا قیام

(۷) عصری تعلیم گاہ (۸) رضا ہاسپٹل (۹) رضا پرنٹنگ پریس کا قیام

(۱۰) اسلامی میگزین کا اجرا (۱۱) ادارہ شرعیہ کا قیام۔

خدمات اور کارنامے

انجمن پیغام رضا (بھدراوتی) کے زیر اہتمام مورخہ ۴: اپریل ۲۰۰۹ء کو شہر بھدراوتی (کرناٹک) میں ''عالمی کنز الایمان کانفرنس'' کا انعقاد ہوا، جس میں ملک کے مشاہیر علما و مشائخ شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کا ایک یادگار کارنامہ یہ تھا کہ امام اہل سنت کا مشہور ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' بزبان اردو دس ہزار، اور بزبان ہندی وانگریزی ایک ایک ہزار کی تعداد میں طبع کروا کے بہت معمولی ہدیہ کے ساتھ مسلمانوں کے درمیان تقسیم کیا گیا، ساتھ ہی ترجمہ قرآن کے پرانے نسخے لے کر نئے نسخے بلا معاوضہ دیئے گئے۔

انجمن پیغام رضا نے پندرہ لاکھ میں چودہ ہزار اسکوائر فٹ زمین خریدی ہے، رجسٹری ہو چکی ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ جلد ہی ایک عظیم الشان تعلیم گاہ قائم کرنے کی پلاننگ ہے۔

انجمن پیغام رضا کے زیر اہتمام ہر سال جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جلسہ شہید اعظم، یوم خاتون جنت، جلوس غوثیہ (گیارہویں شریف)، عید سدیہ (ولادت غریب نواز)، عرس اعلیٰ حضرت، عرس مفتی اعظم و دیگر تقاریب و محافل کا انعقاد ہوتا ہے۔

انجمن پیغام رضا نے فروغ سنیت اور افادۂ عامہ کے لیے بہت سے کتب و رسائل شائع کیا۔ انجمن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتابوں کی ایک نا تمام فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) مسلک اعلیٰ حضرت: حقائق و معارف: از مولانا کلیم رضا نوری چشتی بھاگلپوری

(۲) اعلیٰ حضرت ایک عالمگیر شخصیت: از کوثر نیازی سابق مرکزی وزیر (پاکستان)

(۳) حضور مفتی اعظم ہند نمبر (علما و دانشوران کے مقالات و مضامین کا مجموعہ)

(۴) رسوم شادی: از- امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز

(۵) تمہید ایمان: از- امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز

(۶) خطبات رضویہ: از- امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز

(۷) الامن والعلی: از- امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز (انگریزی ترجمہ)

(۸) اوفی اللمعۃ فی اذان یوم الجمعہ: از- امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز

(۹) پیغام مسلک اعلیٰ حضرت: از مظہر اعلیٰ حضرت شیر بیشہ اہل سنت قدس سرہ العزیز

(۱۰) قرآن شریف کے غلط ترجموں کی نشاندہی:
از- شہزادہ صدر الشریعہ قاری رضاء المصطفیٰ اعظمی

(۱۱) کنز الایمان اہل حدیث کی نظر میں: از- سعید بن عزیز (پاکستان)

ان کے علاوہ حسب ضرورت متعدد پمفلٹ، اشتہار وغیرہ بھی شائع کیے گئے۔

انجمن پیغام رضا کے زیر اہتمام، سنی چوک مسجد (بھدراوتی) کے احاطہ میں ایک عظیم الشان لائبریری قائم کی گئی ہے۔ ۲۲: جولائی ۲۰۱۷ء کو حضرت علامہ لیاقت رضانوی دام ظلہ الاقدس کی قیادت میں اس عظیم الشان لائبریری کا افتتاح ہوا، نیز ایک پرنٹنگ پریس کی خریداری کا بھی پروگرام ہے، تاکہ انجمن کی اشاعتی خدمات کے لیے سہولت فراہم ہو جائے۔

انجمن پیغام رضا کے زیر اہتمام ایک میگزین بنام ''پیغام رضا'' ۲۰۱۰ء سے جاری کیا گیا ہے۔ اس میگزین نے ریاست کرناٹک میں مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت میں اہم کردار ادا کیا اور ریاست کرناٹک میں اہل سنت وجماعت کی صحافتی پہچان بن کر جلوہ گر ہوا۔ میگزین کو کنڑ زبان میں بھی شائع کیا جائے، تاکہ غیر اردوداں طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔ قابل قدر اور ماہر قلمکاروں کی خدمات حاصل کی جائیں، تاکہ مضامین ومشمولات قارئین کو از خود اپنی جانب راغب کر لیں اور افادہ واستفادہ کا دائرہ وسیع تر ہو جائے۔

انجمن پیغام رضا کا موجودہ پروگرام یہ ہے کہ امام اہل سنت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشہور ومقبول ترجمہ قرآن ''کنز الایمان'' کو کنڑ ازبان میں شائع کیا جائے۔ تیسوں پاروں کا ترجمہ کنڑ ازبان میں مکمل ہو چکا ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے جشن صد سالہ کے موقع پر اس کی اشاعت کا ارادہ ہے، یہ وقت کی اہم ضرورت تھی۔ ریاست کرناٹک کے بہت سے مسلمان اردو زبان سے ناواقف ونا آشنا ہیں، اب وہ لوگ بھی اس کنڑ اترجمہ قرآن سے استفادہ کر سکیں گے۔

انجمن پیغام رضا کے زیر اہتمام ہر سال انجمن کے ارکان وممبران اور عشاق اعلیٰ حضرت کا قافلہ میر کارواں حضرت علامہ لیاقت رضا نوی دام ظلہ العالی کی قیادت وسرپرستی میں مرکز اہل سنت ''بریلی شریف'' حاضر ہو کر امام اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ عالی میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں اور امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے فیوض وبرکات سے سرفراز ہوتے ہیں۔

انجمن پیغام رضا نے جس خوش اسلوبی کے ساتھ فروغ اسلام وسنیت کی تحریک چلائی ہے، ہمیں امید ہے کہ رفتہ رفتہ یہ ریاست گیر پیمانے پر اپنی خدمات کا دائرہ وسیع کر لے گا۔ احباب انجمن مستعد، باہمت، حوصلہ منداور انتہائی خوش اخلاق ہیں۔

مرکزی انجمن پیغام رضا ٹرسٹ بھدراوتی یوتھ ونگ کی جانب سے ہر سال غربا ومساکین کو رمضان المبارک کے موسم خیر میں خصوصی تعاون دیا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ یہ انجمن دینی ومذہبی خدمات کے ساتھ مزید ملی ورفاہی خدمات کی جانب بھی پیش قدمی کریں۔

حالات حاضرہ میں فروغ مذہب کے لیے مختلف جہات میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ احباب اہل سنت کی خدمات کا دائرہ مذہبی خدمات تک محدود ہونے کے سبب اغیار نے ہمارے بہت سے افراد کو رفاہی کارناموں کے ذریعہ اپنی طرف مائل کر لیا ہے، اس کا سد

باب وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ہم تمام کو اس موضوع پر غور فکر کرنا ہوگا۔

انجمن پیغام رضا کے قائدو سرپرست حضرت علامہ صوفی لیاقت رضا نوری دام ظلہ النورانی اور انجمن کے انتہائی متحرک وفعال کارکن عالی جناب محمد امین رضوی (بھدر اوتی) سے میں نے اپنے زیرنظر رسالہ ''مجدد اسلام کے پانچ سو باسٹھ علوم وفنون'' کا تذکرہ کیا تھا۔ شیخ موصوف نے انجمن کے ارکان وممبران سے مشاورت کے بعد اس رسالہ کی اشاعت وطباعت کی منظوری دی۔ہم ممدوح گرامی اور انجمن پیغام رضا (بھدر واتی) کے تمام ارکان وممبران کے بے حد شکر گذار ہیں۔رب تعالیٰ رسالہ کو قبولت عامہ عطا فرمائے،اور احباب انجمن کو دونوں جہاں کے حسنات وبرکات سے حصہ وافرہ عطا فرمائے: آمین ثم آمین

انجمن پیغام رضا کی دینی وملی خدمات پر ہم انہیں دل کی گہرائیوں سے سوغات تبریک وتہنیت پیش کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ انجمن کو روز افزوں ترقی اور استحکام عطا فرمائے۔انجمن کے تمام ارکان وممبران اور معاونین ومخلصین کی جانی ومالی ہر قسم کی خدمات کو قبول فرما کر انہیں اجر جمیل عطا فرمائے،اور دارین کی سعادتوں سے فیروز مند فرمائے۔

آمین بحرمۃ حبیبہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ واکرم التسلیم

طارق انور مصباحی

مدیر: ماہنامہ پیغام شریعت (دہلی)

۲۸: ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۷: دسمبر ۲۰۱۸ء

دارالعلوم رضویہ غریب نواز

(رضانگر، اجین: ایم پی)

دارالعلوم غریب نواز (رضانگر، جان ساپورہ، اجین: ایم پی) ملک ہند کا مشہور ومعروف تعلیمی ادارہ ہے۔ یہ ادارہ ایک طویل مدت سے ادارہ کے بانی وسربراہ حضرت علامہ مفتی محبوب عالم رضوی دام ظلہ العالی کی قیادت میں دینی ومذہبی، تعلیمی وتبلیغی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ حضور محبوب ملت اس علمی چمنستان کی آبیاری اور تعمیر وترقی میں انتہائی خلوص وللّٰہیت اور جذبہ صادق کے ساتھ ہمہ تن مصروف ہیں۔ ادارہ کے ذریعہ تعلیمات اسلامیہ کے فروغ وارتقا کے ساتھ مذہب کی ترویج واشاعت اور قومی وملی خدمات کا وسیع دائرہ بھی آپ کی محنت وجاں فشانی اور جذبہ دینی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

حضرت محبوب ملت عہد حاضر میں ملت اسلامیہ کے ایک متحرک وفعال، بیدارمغز اور محنتی وجفاکش خدمت گذار ہیں۔ نونہالان اسلام کی تعلیم وتربیت کے ساتھ عامۃ المسلمین کے رشد وہدایت، اعمال حسنہ کی دعوت، وعظ ونصیحت بھی آپ کے محبوب مشغل ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے فیوض وبرکات سے تمام مسلمانان ہند کو فیضیاب فرمائے، اور ادارہ کو عروج وسربلندی عطا فرمائے: آمین بجاہ النبی الامین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

حضرت محبوب ملت کے برادر اصغر پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ قاری لیاقت رضا صاحب قبلہ نوری دامت برکاتہم القدسیہ بھی اسی ادارہ سے منسلک ہیں اور دینی، مذہبی، تعلیمی، تبلیغی، تحریکی وتنظیمی خدمات میں شب وروز مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کا دائرہ وسیع ترین فرمادے: آمین ثم آمین برحمتک یاارحم الراحمین

منجانب:

انجمن پیغام رضا بھدراوتی (کرناٹک)

تقریظ جمیل

مفکر قوم وملت، مفتی اہل سنت، سبط صدر الشریعہ

حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفٰے قادری مصباحی دام ظلہ الاقدس

پرنسپل: النور انسٹی ٹیوٹ، ہیوسٹن (امریکہ)

سابق استاذ: جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی (یوپی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبِّ مکرم مولانا طارق انور مصباحی بھرپور علمی لیاقت کے ساتھ ساتھ نہایت زود نویس واقع ہوئے ہیں۔ ان کا خامہ ہوا میں طبع آزمائی نہیں کرتا، بلکہ دل کی تختیوں پر نقش بناتا ہے، اگر کہوں کہ ''مستند ہے ان کا فرمایا ہوا'' تو یہ آدھی حقیقت ہوگی، کیوں کہ بات تو ایک حوالے سے بھی پکّی ہوجاتی ہے، لیکن ان کی تحریر کی پشت پر دلائل اور حوالوں کے انبار ہوتے ہیں۔ اندازِ نگارش عقل وخرد اور ہوش وحواس کو مہمیز کرتا ہے۔

قلم، سرور کائنات علیہ التحیۃ والثنا کا حد درجہ نیاز مند ہے، یہی وجہ ہے کہ عشق وعقیدت کے والہانہ جذبات سے سرشار ہوکر سینۂ قرطاس پر اپنے فن کے موتی بکھیرتا ہے، اور ان کی عزت وناموس کی پہرہ داری کو ہی شیوۂ زندگی بنائے رکھنا چاہتا ہے۔

اِن کی شخصیت کا ایک روشن پہلو یہ ہے کہ لمحہ لمحہ اپنوں کو جوڑنے اور ماضی کی روشن روایات کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ ماہنامہ پیغام شریعت (دہلی) کے قارئین ان کی مختلف الجہات تحریری صلاحیتوں سے خوب مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ رضویات سے خصوصی شغف ہے، جس کا ثبوت زیر نظر کاوش ہے۔

امام اہل سنت حامی سنت ماحی بدعت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ

العزیز کی ذات اہل ہند کے لیے اللہ تعالیٰ کا بڑا انعام ہے۔ متنوع علمی خدمات کے اعتبار سے ہندوستانی تاریخ میں ان کی مثال نہیں ملتی، ان کے علمی کمالات کی ایک دنیا قائل ہے۔

ان کے علم کی روشنی سے ان کا حلقہ تو روز اول سے روشن رہا، لیکن دور دور تک تو وہی انوار پہنچ سکے جن کی دنیا کو ضرورت تھی۔ باقی تصنیفات میں علوم وفنون کی جو ایک دنیا آباد تھی، اس تک لوگوں کو پہنچنے میں وقت لگا، اور یہ اس وقت ممکن ہو سکا جب رضویات پر کام کرنے کا دروازہ کھلا، اور اس پر بھی اب پچاس سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے، اور ہنوز اکتشافات کا سلسلہ جاری ہے۔

رضویات پر کام کرنے والوں نے جب ان کی تصنیفات میں علوم وفنون کا تنوع دیکھا تو اب انھیں اس جہت سے کھنگالنا شروع کیا کہ ان میں آخر کتنے علوم وفنون سے بحث کی گئی ہے، تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی، مطالعہ کا سلسلہ شروع ہوا، اور جو بھی اس بحر ناپیدا کنار میں غوطے لگاتا، کچھ نہ کچھ نئے موتی نکال لاتا، حتیٰ کہ ''تصانیف رضا کے علوم وفنون'' ایک مستقل موضوع قرار پایا۔

''ہر کہ آمد عمارت نو ساخت'' کی مانند محققین نے جس قدر مطالعے کو گہرائی دی، مزید فنون دریافت کرتے گئے اور آج عالم یہ ہے کہ اس سلسلے کی انتہائی کڑی مولانا طارق انور مصباحی لے کر سامنے آئے، کہ علوم رضا کی تعداد پانچ سو سے متجاوز ہے۔

ہو سکتا ہے کوئی سوچے کہ آخر آم کھانے سے کام ہے، نہ کہ پیڑ گننے سے! بیشک، لیکن آم کا دلدادہ گھاس پھوس چھوڑ اپنے مرغوب پھل کی درخت شماری کر لے تو حرج ہی کیا ہے؟ ہو سکتا ہے ''ہل من مزید'' کا شوق اسے اور بھی آسودگی کے مواقع فراہم کر دے۔

میرے نزدیک اہم بات یہ ہے کہ یہ نکتہ مولانا طارق انور مصباحی نے دریافت کیا ہے تو بے بنیاد نہیں ہو سکتا۔ اب ''کیوں اور کیسے'' قسم کے سوالات کے لیے قارئین اس کتاب کی

ورق گردانی کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امام احمد رضا قدس سرہ العزیز کے فیوض وبرکات کو دنیا کے کناروں تک پہنچادے اور مصنف کو اس کی محنتوں کا اجر عطا فرمائے: آمین

فیضان المصطفےٰ قادری

پرنسپل ''النور انسٹی ٹیوٹ'' ہیوسٹن (امریکہ)

۱۹: جولائی ۲۰۱۷ء

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم::الحمد للّٰہ رب العٰلمین::والصلوٰۃ والسلام علٰی سید الانبیاء والمرسلین::وعلٰی آلہ واصحابہ وعلماء ملتہ اجمعین::

مقدمہ

فضائل ومناقب حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء

جنون بے خودی میں پائے استقلال رکھتا ہوں
صراط عشق سے لغزش نہیں کرتا قدم میرا

سید السادات علی الاطلاق، افضل الخلائق بالاتفاق، خلیفۃ اللہ فی السمٰوات والارضین، تاج الانبیاء والمرسلین،، مصدر کمالات انسانیہ، مرجع درجات روحانیہ، خلاصہ تکوین الٰہی، مظہر جلوۂ کبریائی، تاجدار کائنات، منشأ تخلیق موجودات، منبع علم وحکم، معدن جودوکرم، رحمت مجسم ، ہادی عالم، سیدی وسندی، ماوائی وملجائی حضرت محمد مصطفٰے صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ وعلٰی آلہ واتباعہ اجمعین رب تعالٰی کی جانب سے خاتم النبیین ہوکر دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔

حضرات انبیا ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرح آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بھی دنیا وآخرت کا اختیار دیا گیا کہ جسے چاہیں، اپنے لیے پسند فرمالیں۔ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دربار الٰہی میں شرف حضوری کو پسند فرمایا۔ دعائے نبوی ''اللہم فی الرفیق الاعلٰی'' اسی اختیار پر دلالت کرتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم امور اسلامیہ اپنے نائبین کو سپرد فرما کر سوئے آخرت کوچ فرما گئے۔ دربار جلالت کا قرب پاکر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے فضائل وکمالات برق رفتاری کے ساتھ ہرلحہ ترقی پذیر ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے محامد ومحاسن اور کمالات وفضائل ''لاتقف عندحد'' کی منزل میں ہیں، یعنی کوئی منزل آخری منزل

نہیں قرار پاتی، بلکہ رب تعالیٰ ہر منزل سے ترقی عطا فرما کر اگلی منزل کی جانب عروج عطا فرماتا ہے: فالحمد للہ علیٰ ذلک حمدا وافرا

ارشادالٰہی {اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ} سے انعامات کثیرہ سے سرفرازی کا قطعی ثبوت فراہم ہوتا ہے، لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے الطاف الٰہیہ کی کیفیت وکمیت کیا ہے؟ یہ ایک راز سربستہ ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

{یَا اَبَا بَکْرٍ! لَمْ یَعْلَمْنِیْ حَقِیْقَۃً غَیْرُ رَبِّیْ} (مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات للعلامۃ الفاسی ص ۱۲۹- مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد پاکستان)

(ت) اے ابوبکر! درحقیقت مجھے میرے رب تعالیٰ کے علاوہ (کسی) نے پہچانا نہیں۔

افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق خلیفہ راشد، ہادی ومہدی ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی حقیقت واقعیہ کا ادراک نہیں، پھر ماوشما کی کیا حقیقت؟ انعام عطا فرمانے والا رب کریم حی لایموت ہے، اور عالم برزخ میں ہمارے نبی زندہ۔ جو کچھ دربار الٰہی سے عطا ہوا، وہ بھی کثیر ہے، نیز ابھی رب تعالیٰ اپنے آخری پیغمبر کو اور بھی عطا فرمائے گا۔ رب تعالیٰ کی جانب سے جود وعطا کا سلسلہ بلاتوقف ہمیشہ جاری ہے، قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے۔

{وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی: :وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی}

(سورہ ضحیٰ: آیت ۴،۵)

(ت) اور بے شک پچھلی (گھڑی) تمہارے لیے پہلی سے بہتر ہے، اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔ (کنزالایمان)

(۱) امام تاج الدین سبکی شافعی (۷۲۷ھ-۷۷۱ھ) نے تحریر فرمایا:

{وَھُوَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزْدَادُ کُلَّ یَوْمٍ شَرَفًا وَرُتْبَۃً اِلَی الْاَبَدِ}

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۳ ص ۴۱۱)

﴿ت﴾ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر دن ابد تک فضل وشرف اور درجہ ورتبہ کے اعتبار سے بڑھتے جائیں گے۔

توضیح: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درجات ومراتب روز افزوں ترقی پر ہیں۔

(۲) علامہ ابن حجر مکی ہیتمی شافعی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ) نے تحریر فرمایا:

{اِعْلَمْ اَنَّ نَبِیَّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ اَشْرَفُ الْمَخْلُوْقَاتِ وَاَکْمَلُھُمْ ،فَھُوَ فِیْ کَمَالٍ وَزِیَادَۃٍ اَبَدًا-یَتَرَقّٰی مِنْ کَمَالٍ اِلٰی کَمَالٍ اِلٰی مَا لَا یَعْلَمُ کُنْھَہٗ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی، فَلَا مُحَالَ فِیْ تَزَایُدِ کَمَالِہٖ وَتَرَقِّیْہٖ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی نَفْسِہٖ بَعْدَ کَوْنِہٖ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْمَلَ الْمَخْلُوْقَاتِ} (الفتاوی الحدیثیہ ص۱۰: المکتبۃ الشاملہ)

﴿ت﴾ جان لو کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مخلوقات میں سب سے زیادہ بزرگی والے اور سب سے کامل ترین ہیں، پس وہ ہمیشہ کمال اور زیادتی میں ہیں۔ایک کمال سے دوسرے کمال کی جانب ترقی کرتے جاتے ہیں،اس کمال کی طرف جس کی حقیقت رب تعالیٰ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں ، پس آپ کے کمالات کے اضافے میں اور بہ نسبت خود ترقی کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہے، گرچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلائق میں سب سے کامل ترین مخلوق ہیں۔

توضیح: جو کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرما دیا، وہ بھی بہت زیادہ ہے ،جس کو رب تعالیٰ نے بھی زیادہ (کوثر) کہا۔رب تعالیٰ کے خزانۂ رحمت میں بے شمار و لاتعداد نعمتیں ہیں۔جس کو خزانۂ ربانی سے کثیر ملے،اس کثرت کا کون اندازہ کر سکتا ہے؟

کوثر کی تفسیر

(۱){حَدَّثَنَا اَبُوْبِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ فِی الْکَوْثَرِ:ھُوَ الْخَیْرُ الَّذِیْ اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ-قَالَ اَبُوْبِشْرٍ :قُلْتُ لِسَعِیْدِ

بْـنِ جُبَيْرٍ-فَاِنَّ النَّاسَ يَزْعَمُوْنَ اَنَّهٗ نَهْرٌ فِى الْجَنَّةِ-فَقَالَ سَعِيْدٌ: اَلنَّهْرُ الَّذِىْ فِى الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِىْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ} (صحیح البخاری ج ۲ ص ۹۷۴: تفسیر سورہ کوثر)

(ت) ابو بشر نے کہا کہ ہم سے سعید بن جبیر تابعی نے حدیث بیان کی، وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ''کوثر'' کے بارے میں فرمایا: کوثر وہ خیر ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔ ابو بشر نے کہا: میں نے حضرت سعید بن جبیر تابعی کو کہا: لوگ کہتے ہیں کہ کوثر جنت میں ایک نہر ہے تو حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہر جو جنت میں ہے، اس خیر میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔

(۲) امام حسین بن محمد راغب اصفہانی (م ۵۰۲ھ) تحریر فرمایا: {الکوثر قیل ھو نھر فی الجنة یتشعب عنه الانھار-وقیل: بل ھو الخیر العظیم الذی اعطاہ النبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-وقد یقال للرجل السخی کوثر ویقال: تکوثر الشیٔ کَثُرَ کثرةً متناھیةً} (المفردات فی غریب القرآن ج ۱ ص ۷۰۳)

(ت) کوثر جنت کی ایک نہر ہے جس سے نہریں نکلتی ہیں اور کہا گیا: بلکہ کوثر خیر عظیم ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو رب تعالیٰ نے عطا فرمایا اور سخی انسان کو ''کوثر'' کہا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے: ''تکوثر الشیٔ''-چیز خوب زیادہ ہوگئی۔

(۳) مفسر قرآن شیخ اسماعیل حقی (م ۱۱۳۷ھ) نے رقم فرمایا:

{الکوثر ای الخیر المفرط الکثرة من العلم والعمل وشرف الدارین فوعل من الکثرة کنوفل من النفل وجوھر من الجھر}

(تفسیر روح البیان ج ۱۰ ص ۴۰۵)

(ت) کوثر یعنی بہت کثرت والا خیر یعنی علم وعمل اور دونوں جہاں کی بزرگی، مصدر

کثرۃ سے فوعل کا صیغہ ہے، جیسے نوفل نفل سے، اور جوہر جہر سے۔

(۴) امام علامہ شہاب الدین خفاجی مصری حنفی (۹۷۷ھ-۱۰۶۹ھ) نے تحریر فرمایا:

{قوله: الكوثر الخير الخ-فوزنه فوعل وهو يكون اسمًا كجوهر وصفةً ككوثر وصيغته للمبالغة وموصوفه مقدر وهو الخير كما ذكره المصنف رحمه اللّٰه} (حاشیۃ الخفاجی علی البیضاوی ج ۸ ص ۴۰۲)

(ت) قاضی بیضاوی کا قول کوثر خیر الخ پس اس کا وزن فوعل ہے، اور وہ اسم ہوتا ہے جیسے جوہر، اور صفت جیسے کوثر اور اس کا صیغہ مبالغہ کے لیے ہے، اور اس کا موصوف مقدر ہے، اور وہ خیر ہے جیسا کہ مصنف نے بتایا۔

(۵) علامہ علی بن محمد بغدادی المعروف بہ خازن (م ۷۲۵ھ) نے سورہ کوثر کی تفسیر میں لکھا: {واصل الكوثر فوعل من الكثرة-والعرب تسمى كل شئ كثير فى العدد او كثير القدر والخطر كوثرًا-وقيل الكوثر الفضائل الكثيرة التى فضل بها على جميع الخلق} (تفسیر خازن ج ۴ ص ۴۸۰)

(ت) کوثر کی اصل کثرۃ سے فوعل (کا صیغہ) ہے، اور اہل عرب تعداد یا مقدار یا رتبہ میں زائد شئ کو کوثر کہتے ہیں اور ایک قول ہے کہ "کوثر" وہ فضائل کثیرہ ہیں جن کے ذریعہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام مخلوق پر فضیلت دی گئی۔

(۶) ابوحیان اندلسی (۶۵۴ھ-۷۴۵ھ) نے سورہ کوثر کی تفسیر میں لکھا:

{والكوثر فوعل من الكثرة وهو المفرط الكثرة}

(البحر المحیط ج ۸ ص ۳۹۰)

(ت) کوثر کثرۃ سے فوعل (کا صیغہ) ہے، اور کوثر خوب کثرت والا ہے۔

(۷) لفظ کوثر کی مختلف تفسیروں کے متعلق لکھا: {وينبغى حمل هذه الاقوال

علی التمثیل-لا ان الکوثر منحصر فی واحد منھا}(البحر المحیط ج۸ص۳۹۰)

(ت) ان اقوال کوتمثیل پرمحمول کرنا مناسب ہے، نہ کہ کوثر (خیر کثیر) ان میں سے کسی ایک میں منحصر ہے۔

توضیح: اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی صحیح البخاری کی حدیث اور مفسر قرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تفسیر ودیگر تفاسیر سے ظاہر ہوگیا کہ کوثر سے خیر کثیر مراد ہے ۔اب یہ مفہوم حد درجہ قوی ہوگیا کہ سورہ کوثر میں لفظ کوثر سے وہ خیر مراد ہے جواللہ تعالی نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔اسی کو رب تعالیٰ نے لفظ کوثر سے تعبیر فرمایا جو مبالغہ کا صیغہ ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت زیادہ عطا فرمایا۔اب جس خیر کو خدا بھی بہت زیادہ کہے، اس کی مقدار کا اندازہ کون کرسکتا ہے؟رب تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو بہت سی نعمتیں عطا فرما کر اختیار دیا کہ آپ چاہیں تو دیں اور نہ چاہیں تو نہ دیں، یعنی آپ کو اختیار دیا جاتا ہے۔

{هٰذَا عَطَآءُ نَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِکْ بِغَيْرِ حِسَابٍ}(سورہ ص: آیت ۳۹)

اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو اختیار عطا فرمارہا ہے، اور منکرین، خداوند قدوس کے عطا کردہ اختیارات کا انکار کرتے ہیں۔وہابیہ کا انکار، ہٹ دھرمی کی ایک واضح مثال ہے۔

حضرات انبیائے کرام کو دنیا وآخرت کا اختیار

حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو وصال سے قبل دنیا وآخرت کا اختیار عطا کیا جاتا ہے۔ذیل کی احادیث مبارکہ میں کو دنیا وآخرت کا اختیار عطا ہونے کا ذکر ہے۔

(۱){عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهٗ لَا یَمُوْتُ نَبِیٌّ حَتّٰی یُخَیَّرَ بَیْنَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَیَقُوْلُ فِیْ مَرْضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ وَ اَخَذَتْهُ بُحَّةٌ یَقُوْلُ(مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ:اَلْاٰیَة)-فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ خُیِّرَ}

(صحیح البخاری: جلد دوم باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ)

(۲){قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَحِيْحٌ يَقُوْلُ: اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحَيَّا اَوْيُخَيَّرَ-فَلَمَّا اشْتَكٰى وَحَضَرَهُ الْقَبْضُ وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ شَخَصَ بَصَرُهُ نَحْوَسَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ "اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى"-فَقُلْتُ: اِذًا لَايُجَاوِرُنَا-فَعَرَفْتُ اَنَّهُ حَدِيْثُهُ الَّذِىْ كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيْحٌ}(صحیح البخاری ج ۲باب مرض النبی ﷺ ووفاتہ-صحیح مسلم ج ۲باب فی فضل عائشۃ)

توضیح: مرقومہ بالا احادیث مقدسہ کا مفہوم یہ ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حالت صحت میں فرمایا کرتے کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ اس کے جنتی گھر کا نظارہ عطا فرماتا ہے، پھر انہیں دنیا میں رہنے یا آخرت کی طرف کوچ کرنے کا اختیار عطا فرماتا ہے، پس جب حضور اقدس تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مرض وصال میں "اَللّٰهُمَّ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى" فرمانے لگے تو میں سمجھ گئی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب قرب الٰہی کو اختیار فرمارہے ہیں اور اب ہمارے درمیان رہنا نہیں چاہتے، اور مجھے وہ قول مبارک یاد آیا جو تندرستی کی حالت میں آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرمایا کرتے، یعنی حضرات انبیائے کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالی کی جانب سے دنیا و آخرت کا اختیار عطا فرمایا جاتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امور دینیہ کو علمائے امت کے حوالہ فرما کرتا امروز ان کی دستگیری فرماتے رہے ہیں، خواہ وہ نائبین خلفائے راشدین ہوں یا صحابہ وتابعین، ائمہ مجتہدین ہوں یا علمائے دین۔ یہ تمام، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثین ہیں۔حضور اقدس تاجدار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

{اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ}

(سنن ابی داود باب الحث علیٰ طلب العلم-جامع الترمذی ج۲ باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ-سنن ابن ماجۃ باب فضل العلماء والحث علیٰ طلب العلم-صحیح ابن حبان ج اص ۲۸۹)

(ت) علمائے اسلام، حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہیں۔

امام مناوی نے لکھا کہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری رسول تھے، اس لیے آپ کے بعد مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا گیا، تاکہ قیامت تک امت مسلمہ کو مجددین کے ذریعہ ہدایت ورہنمائی فراہم ہوتی رہے۔ (فیض القدیر ج اص ۱۴)

قیامت تک علوم وفنون کا فیض جاری

جس طرح رب تعالیٰ نے حضرات انبیا ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو علوم شرعیہ کے علاوہ زمانے کے اعتبار سے معجزہ عطا فرمایا، مثلاً حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کو ایسا معجزہ عطا ہوا جو اس زمانہ کی مروجہ جادوگری کو مات دے سکے، اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے نائبین کو علوم شرعیہ کے علاوہ ان علوم سے مزین فرماتے ہیں جن علوم کا شہرہ ہو، جیسے آج سے ۳۰/۴۰ سال قبل تک علما میں معقولاتی علوم کا بڑا چرچا رہا، بایں سبب امام اہل سنت حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی (۱۲۱۲ھ-۱۲۷۸ھ-۱۷۹۷ء-۱۸۶۱ء) و مجدد اسلام امام احمد رضا قادری کو علوم معقولات کا وہ حصہ وافرہ ملا کہ حیرت بھی محو حیرت ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علوم عطا فرمانا تو قرآن سے ثابت ہے۔ بحمدہ تعالیٰ سنیوں کا مشغلہ فضائل رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تلاش وجستجو، اور خود ساختہ نقائص کے لیے دماغ سوزی وہابیہ کا مقدر قرار پایا۔ ارشاد الٰہی ہے:

{اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ} (سورہ نور: آیت ۲۶)

{قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً–قُلِ اللّٰهُ شَهِیْدٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ}

(سورہ انعام: آیت ۱۹)

اللہ تعالیٰ کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے، اور رب تعالیٰ نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ اچھی چیزیں اچھوں کے لیے اور بری چیزیں بروں کے لیے ہیں۔ عیب جوئی یقیناً بری چیز ہے اور جو اس میں مبتلا ہو، وہ برا ہے، اور مدح سرائی ایک اچھی شئ ہے، اور مدح سرائی کرنے والا اچھا، پس اہل سنت کی پاکیزگی اور طیب وجودت کے اشارات قرآن مجید نے فراہم کر دیئے، اور اسی طرح قرآن مقدس سے وہابیہ کی حقیقت وبدباطنی ظاہر ہوگئی۔

ارشاد الٰہی ہے: {هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ– وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ–ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ} (سورہ جمعہ: آیت ۲،۳،۴)

(ت) وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے، اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے اور وہی عزت وحکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہے، دے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (کنز الایمان)

توضیح: منقوشہ بالا آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے زمانے والوں کو بھی علم عطا فرماتے ہیں اور انہیں بھی علم عطا فرماتے ہیں جو ان کے زمانے میں نہیں ہیں۔ حضور اقدس سرور دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بعد از وصال تا دم تحریر بے شمار لوگوں نے نوع بہ نوع علوم حاصل کیے۔ بعض حضرات عالم خواب میں، بعض

حالت بیداری میں، بعض عالم کشف میں۔ اگر تفصیل کی جائے تو ایک کتاب ہو جائے، لیکن ''مالایدرک کلہ، لایترک کلہ'' کے اصول پر عمل کرتے ہوئے چند روایتیں مرقومہ ذیل ہیں۔

(الف){عَنْ عَلِیِّ بْنِ مُسْهِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَا وَحَمْزَةُ الزَّیَّاتُ مِنْ اَبَانٍ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ نَحْوًا مِنْ اَلْفِ حَدِیْثٍ-قَالَ عَلِیٌّ: فَلَقِیْتُ حَمْزَةَ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَعَرَضَ عَلَیْهِ مَا سَمِعَ مِنْ اَبَانٍ فَمَا عَرَفَ مِنْهَا اِلَّا شَیْئًا یَسِیْرًا خَمْسَةً اَوْسِتَّةً}(صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۸)

(ت) حافظ علی بن مسہر کوفی رضی اللہ عنہ (م ۱۸۹ھ) سے روایت ہے کہ میں اور حمزہ زیات نے ابو اسماعیل ابان بن ابو عیاش بصری (م ۱۴۰ھ) سے قریباً ایک ہزار حدیثیں سنیں۔ علی بن مسہر نے کہا کہ پھر میں قاری حمزہ زیات (م ۱۵۶ھ) سے ملا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں حضور اقدس رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی، اور جو کچھ ابان سے سنا تھا، وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان میں سے صرف تھوڑی، پانچ یا چھ حدیث کو قبول فرمایا۔

(ب){عَنْ اَبِیْ عَیَّاشٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ-کَانَ لَهٗ عِدْلُ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ وَکُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَکَانَ فِیْ حِرْزٍ مِنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ قَالَهَا اِذَا اَمْسٰی کَانَ لَهٗ مِثْلُ ذٰلِکَ حَتّٰی یُصْبِحَ-فَرَاٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَا یَرَی النَّائِمُ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اَبَا عَیَّاشٍ یُحَدِّثُ عَنْکَ بِکَذَا وَکَذَا-قَالَ: صَدَقَ اَبُوْ عَیَّاشٍ-رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ}(مشکوٰۃ المصابیح ص ۲۱۰)

(ت) ابوعیاش سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو صبح کے وقت کہے: ''لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیَ قدیر'' تو اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اوراس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اوراس سے دس گناہ مٹادیئے جائیں گے،اوراس کے دس درجات بلند ہوں گے،اوراس کے لیے شام تک شیطان سے حفاظت ہوگی،اوراسے شام کے وقت کہاتو اس کے لیے ایسا ہی صبح تک ہوگا،پس ایک شخص نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کودیکھاتو عرض کیا: یارسول اللہ!ابوعیاش آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی ایسی حدیث روایت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ابو عیاش نے سچ کہا۔اس حدیث کوابوداؤداورابن ماجہ نے روایت کیا۔

(ج) امام عبدالوہاب شعرانی شافعی (۸۹۸ھ-۹۷۳ھ) نے تحریرفرمایا کہ حضرات ائمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عالم کشف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنے ہراجتہادی مسئلہ کی توثیق وتائید حاصل کرکے دفتروں میں ان مسائل کومدون فرمایا۔

امام شعرانی نے تحریرفرمایا:{سمعت علیًّا الخواص رحمہ اللّٰہ تعالیٰ یقول: انما اَیَّدَ ائمة المذاھب مذاھبھم بالمشی علیٰ قواعد الحقیقة مع الشریعة اعلامًا لاتباعھم بانھم کانوا علماء بالطریقین-وکان یقول-لایصح خروج قول من اقوال الائمة المجتھدین عن الشریعة ابدًا عند اھل الکشف قاطبةً -وکیف یصح خروجھم عن الشریعة مع اطلاعھم علیٰ مواد اقوالھم من الکتاب والسنة واقوال الصحابة ومع الکشف الصحیح ومع اجماع روح احدھم بروح رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وسوالھم عن کل شیء توقفوا فیہ من الادلة-ھل ھذا من قولک یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ

وسلم ام لا؟يَقْظَةً ومشافهةً بالشروط المعروفة بين اهل الكشف وكذلک كانوا يسألونه صلى الله عليه وسلم عن كل شیء فهموه من الكتاب و السنة قبل ان يدونوه فی كتبهم ويدونوا لله تعالىٰ به-ويقولون يا رسول الله صلى الله عليه وسلم!قد فهمنا كذا من اية كذا وفهمنا كذا من قولک فی الحديث الفلانی كذا،فهل ترتضيه ام لا؟ويعلمون بمقتضىٰ قوله واشارته صلى الله عليه وسلم -ومن توقف فيما ذكرناه من كشف الائمة المجتهدين ومن اجتماعهم برسول الله صلى الله عليه وسلم من حيث الارواح-قلنا له:هذا من جملة كرامات الاولياء بيقين-وان لم تكن الائمة المجتهدين اولياء-فما علىٰ وجه الارض ولی ابدًا-وقد اشتهرعن كثير من الاولياء الذين هم دون الائمة المجتهدين فی المقام بيقين-انهم كانوا يجتمعون برسول الله صلى الله عليه وسلم كثيرًا ويصدقهم اهل عصرهم علىٰ ذلک} (میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ا ص ۴۴)

(ت) میں نے حضرت علی خواص علیہ الرحمۃ والرضوان کوفرماتے سنا کہ ائمہ مذاہب نے شریعت کے ساتھ حقیقت کے قواعد پر عمل کرتے ہوئے اپنے مذاہب کوقوت پہنچایا، اپنے متبعین کو یہ بتانے کے لیے کہ وہ دونوں طریق یعنی شریعت وحقیقت کے عالم تھے (تا کہ مقلدین کواعلیٰ درجے کی طمانیت قلبی حاصل ہو)۔حضرت علی خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ تمام اہل کشف کے نزدیک ائمہ مجتہدین میں سے کسی کے قول کا کبھی بھی شریعت سے خارج ہونا بالکل درست نہیں ہے،اور ائمہ مجتہدین کے قول کا شریعت سے خارج ہونا کیسے درست ہوسکتا ہے،ان کے قرآن وسنت اور اقوال صحابہ میں اپنے اقوال کے مادے پر اطلاع اور کشف صحیح اور ائمہ مجتہدین کی روحانیت کے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روحانیت

کے ساتھ اجتماع کے باوجود؟ اور ائمہ مجتہدین کے اپنے ہر توقف کیے ہوئے دلائل کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کرنے کے باوجود کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم! یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قول ہے یا نہیں؟ (حضور اقدس اصلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے یہ سوال) بیداری کی حالت میں بالمشافہہ، اہل کشف کے مشہور شرائط کے ساتھ (ہوتا)، اور اسی طرح حضرات ائمہ مجتہدین اپنے کتاب وسنت سے سمجھے ہوئے ہر مسئہ کے بارے میں، اس مسئلہ کو اپنی کتابوں میں مدون کرنے اور اسے اللہ تعالی کا دین قرار دینے سے پہلے حضور اقدس سید دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کرتے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ہم نے فلاں آیت سے ایسا سمجھا ہے اور فلاں حدیث میں آپ کے قول سے ایسا سمجھا ہے، پس کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس سے راضی ہیں یا راضی نہیں ہیں؟ اور حضرات ائمہ مجتہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فرمان اور ان کے مشورہ کے مطابق عمل کرتے۔

اور جو توقف کرے اس بارے میں جو ہم نے ذکر کیا، یعنی ائمہ مجتہدین کے کشف اور عالم روحانیت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ان ائمہ مجتہدین کے اجتماع کے بارے میں تو ہم انہیں کہیں گے کہ یہ یقینی طور پر اولیائے کرام کی کرامتوں میں سے ہے، اور اگر ائمہ مجتہدین اولیا نہ ہوں تو روئے زمین پر کبھی کوئی ولی نہ ہوگا، (کیوں کہ یہ حضرات بارگاہ خداوندی میں عظیم المراتب ہستیاں ہیں) اور بہت سے اولیائے کرام جو رتبہ میں یقینی طور پر ائمہ مجتہدین سے فروتر ہیں، ان کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ حضور اقدس سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جمع ہوتے تھے، اور اس بارے میں ان کے معاصرین ان کی تصدیق کرتے تھے۔

(د) امام عبدالوہاب شعرانی نے تحریر فرمایا: [رأیت ورقةً بخط الشیخ جلال

الـديـن السيـوطي عند احد اصحابه وهو الشيخ عبد القادر الشاذلي مراسلةً لشخص سأله في شفاعة عند السلطان قايتبائي رحمه اللّٰه تعالٰى:

"اعـلـم يا اخي! انني قد اجتمعت برسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الٰى وقتي هٰذا خمسًا وسبعين مرةً يقظةً ومشافهةً - ولولا خوفي من احتجابه صلى اللّٰه عليه وسلم عني بسبب دخولي للولاة، لَطَلَعْتُ القلعة وشفعت فيک عند السلطان - واني رجل من خدام حديثه صلى اللّٰه عليه وسلم واحتاج اليه صلى اللّٰـه عليه وسلم في تصحيح الاحاديث التي ضعفها المحدثون من طريقهم - ولاشک ان نفع ذلک ارجح من نفعک انت يا اخي".

ويـؤيـد الشيخ جلال الدين في ذلک ما اشتهر عن سيدي محمد بن زيـن الـمـا دح لـرسـول الـلّٰـه صلى اللّٰه عليه وسلم انه كا ن يرى رسول اللّٰه صـلـى الـلّٰـه عليه وسلم يقظةً ومشافهةً - ولما حج كَلَّمَهٗ من داخل القبر ولم يـزل هذا مقامه حتّٰى طلب منه شخص من النحرارية ان يشفع له عند حاكم الـبـلـد - فـلما دخل عليه اجلسه علٰى بساطه - فانقطعت عنه الروية فلم يزل يتـطلب من رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الروية حتّٰى قرأ له شعرًا - فَتَرَاءَ ى لـه مـن بـعـيـد - فَـقَـالَ: تطلب رويتي مع جلوسک علٰى بساط الظلمة، لا سبيل لک الٰى ذلک - فلم يبلغنا انه راٰه بعد ذلک حتّٰى مات.

وقد بلغنا عن الشيخ ابي الحسن الشاذلي وتلميذه الشيخ ابي العباس الـمـرسـي وغيـرهما - انهم كانوا يقولون: لو احتجبت عنا روية رسول اللّٰه صـلـى اللّٰه عليه وسلم طرفة عين ما عددنا انفسنا من جملة المسلمين - فاذا كان هذا قول احاد الاولياء فالائمة المجتهدون اولٰى بهذا المقام}

(میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۴۴)

(ت) میں نے خاتم الحفاظ شیخ جلال الدین سیوطی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) کی تحریر میں ان کے بعض اصحاب یعنی شیخ عبدالقادر شاذلی کے پاس ایک ورق دیکھا، وہ ایک مراسلہ تھا، اس شخص کے لیے جس نے ان سے سلطان قایتبائی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سفارش کے بارے میں سوال کیا تھا۔

(امام سیوطی کے خط کا مضمون یہ تھا) جان لو اے میرے بھائی! بے شک میں اس وقت تک بیداری کی حالت میں بالمشافہہ پچھتر بار حضور اقدس سرور دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے ملاقات کر چکا ہوں، اور اگر میرے حاکموں کے پاس جانے کے سبب مجھ سے حضور اقدس تاجدار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محجوب ہو جانے کا خوف مجھے نہ ہوتا تو میں ضرور قلعہ معلّٰی جاتا اور تیرے بارے میں بادشاہ کے پاس سفارش کرتا، اور میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث کے خادموں میں سے ایک فرد ہوں، اور میں ان احادیث کی تصحیح کے بارے میں حضور اقدس سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حاجت مند ہوں، جن احادیث کو محدثین نے اپنے طریقے پر ضعیف قرار دیدیا، اور اے میرے بھائی! بے شک اس کا فائدہ، آپ کے فائدے سے زیادہ راجح ہے۔ (امام سیوطی کا خط تمام ہوا)

اور اس بارے میں امام سیوطی کی تائید کرتا ہے وہ واقعہ جو مادح رسول حضرت سیدی محمد بن زین کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ بیداری کی حالت میں بالمشافہہ حضور اقدس تاجدار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرتے تھے، اور جب انہوں نے حج کیا تو حضور اقدس شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندرون روضہ مبارکہ سے ان سے کلام فرمایا، اور یہی ان کا مقام رہا (یعنی وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کرتے رہے)، یہاں تک کہ قوم نحراریہ میں سے ایک شخص نے ان سے شہر کے حاکم کے پاس اپنے لیے سفارش طلب کی، پس جب سیدی محمد بن زین حاکم کے پاس گئے تو حاکم نے انہیں اپنے فرش

پر بٹھایا، پس ان سے زیارت نبویہ منقطع ہوگئی تو وہ ہمیشہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیارت طلب کرتے رہے، یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ایک شعر پڑھا، پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں دور سے نظر آئے، اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ظالموں کے فرش پر بیٹھنے کے باوجود میری زیارت کے طلبگار ہو، تیرے لیے میری زیارت کا کوئی راستہ نہیں، پس مجھے خبر نہیں پہنچی کہ انہوں نے اس کے بعد حضور اقدس شہنشاہ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔

اور شیخ ابوالحسن شاذلی مغربی (۵۹۱ھ-۶۵۶ھ) اور ان کے شاگرد شیخ ابو العباس مرسی (م ۶۸۶ھ) اور ان کے علاوہ اولیائے کرام کے بارے میں ہمیں روایت پہنچی ہے کہ یہ حضرات فرمایا کرتے کہ اگر ہم سے پلک جھپکنے کے برابر حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیارت پوشیدہ ہوجائے تو ہم اپنے آپ کو مسلمانوں میں شمار نہ کریں گے، پس جب یہ جماعت اولیا کے افراد کا قول ہے تو ائمہ مجتہدین اس مرتبہ کے زیادہ سزاوار ہیں۔

(ہ) {وسمعت علیا الخواص ایضًا یقول: کل من نوَّرَ اللّٰہ قلبه، وجد مذاهب المجتهدین واتباعهم کلها تتصل برسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من طریق السند الظاهر بالعنعنة ومن طریق امداد قلبه صلی اللّٰہ علیه وسلم لجمیع قلوب علماء امته—فما انقد مصباح عالم الامن مشکاة نور قلب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فافهم} (میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۴۵)

(ت) میں نے حضرت علی خواص قدس سرہ العزیز کو یہ بھی فرماتے سنا کہ ہر وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے قلب کو روشن فرمادیا ہے، وہ ائمہ مجتہدین اور ان کے تمام متبعین کے مذاہب کو سند ظاہر کے طریقے پر بطریق عنعنہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے

متصل پاتا ہے، اور اپنی امت کے تمام علما کے قلوب کو حضور اقدس تاجدار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک کے فیضان و امداد کے طریقے پر (بطریق باطن متصل پاتا ہے)، اور ہر عالم کا چراغ، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی نورانیت کے چراغ ہی سے روشن ہوا۔

(و){ومما یدلک علٰی صحة ارتباط جمیع اقوال علماء الشریعة بعین الشریعة کارتباط الظل بالشاخص، ما یفصلونه من المجمل فی الشریعة–فَمَا فَصَّلَ عَالِمٌ مَا اُجْمِلَ فی کلام من قبله من الادوار الا لِلنُّور المتصل به من الشارع صلی اللّٰه علیه وسلم–فالمنة فی ذلک حقیقةً لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الذی هو صاحب الشرع لانه الذی اعطی العلماء تلک المادة التی فَصَّلُوْا بها مَا اُجْمِلَ فی کلامه–کما ان المنة بعده لکل دور علٰی من تحته–فلو قُدِّرَ ان اهل دور تَعَدُّوْا من فوقهم الی الدور الذی قبله، لَانْقَطَعَتْ وصلتهم بالشارع صلی اللّٰه علیه وسلم ولم یهتدوا لایضاح مشکل ولا تفصیل مجمل} (میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ا ص ۴۷)

(ت) ان امور میں سے جو تجھے علمائے شریعت کے تمام اقوال کے عین شریعت کبریٰ سے، سایہ کے شیَ سے تعلق کے مماثل ربط و تعلق کی صحت کو بتاتا ہے، وہ یہ ہے جو علمائے کرام، شریعت کے مجملات کی تفصیل کرتے ہیں، پس جو کوئی عالم دین نے اپنے سے ماقبل زمانوں کے کسی مجمل کلام کی تفصیل کی تو وہ صرف اس نور کی وجہ سے جو (سلسلہ بسلسلہ) حضور اقدس شارع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متصل ہے، پس اس تفصیل کے بارے میں حقیقی احسان حضور اقدس ہادی دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے جو صاحب شرع ہیں، اس لیے کہ انہوں نے ہی علمائے دین کو وہ قوت عطا فرمائی، جس کے ذریعہ وہ ان کے مجمل کلام کی تفصیل کرتے

ہیں، جیسا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد ہر زمانے والے کا اپنے مابعد والے پر احسان ہے، پس اگر فرض کیا جائے کہ کوئی زمانہ والے اپنے مافوق سے تجاوز کر کے اس زمانے کی طرف چلے جائیں جو ان کے مافوق سے قبل ہے تو ان کا اتصال حضور اقدس شارع علیہ السلام سے منقطع ہو جائے گا اور وہ کسی مشکل کی توضیح اور کسی مجمل کی تفصیل کی جانب ہدایت نہ پاسکیں گے۔

توضیح: ان کی توضیح وتفصیل موافق شرع نہیں ہوگی، اور وہ صراط مستقیم سے پھسل پڑیں گے، پس اتصال لازم ہے۔

(ز) قرب قیامت جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول ہوگا تو آپ بلا واسطہ، براہ راست حضور اقدس شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے علوم شریعت کا اکتساب فرما کر اس پر عمل کریں گے۔

علامہ ابن حجر ہیتمی شافعی مکی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ) نے تحریر فرمایا: {قد صرح السبکی بانه یحکم بشریعة نبینا صلی اللّٰه علیه وسلم بالقرآن والسنة-اما بکونه یتلقاها من نبینا صلی اللّٰه علیه وسلم شفاهًا بعد نزوله من قبره، ویؤیده حدیث ابی یعلی "والذی نفسی بیده لینزلن عیسی بن مریم ثم لئن قام علیٰ قبری وقال: یا محمد! لاجیبنه: واما بکونه تعالیٰ اوحاها الیه فی کتابه الانجیل اوغیره} (فتاویٰ حدیثیہ ص۴۲۰)

نائب الٰہی کے اختیارات

حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بخشش وعطا علوم وفنون تک محدود نہیں۔ اگر کوئی تفصیل کا طلبگار ہو تو امام احمد رضا قادری کی کتاب "الامن والعلیٰ" کی جانب رجوع کرے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو وہ عظیم شخصیت ہیں کہ قضا وقدر کا قلم جن

کے اشارۂ چشم پہ نقش نگاری کرتا ہے۔ام المومنین نے ہمیں یہی تعلیم دیا ہے۔

{عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَغَارُ عَلَی اللَّاتِیْ وَهَبْنَ اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَقُوْلُ: اَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا–فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی "تُرْجِیْءُ مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِیْ اِلَیْکَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَاجُنَاحَ عَلَیْکَ" قُلْتُ: مَا اَرٰی رَبَّکَ اِلَّایُسَارِعُ فِیْ هَوَاکَ}

(صحیح البخاری ج۲ کتاب النکاح-صحیح مسلم ج۱ کتاب النکاح -سنن النسائی باب ذکر امر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النکاح -مسند احمد بن حنبل ج۶ ص ۱۵۸)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میں ان عورتوں پر شرم کرتی تھی، جو اپنے آپ کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہبہ کرتی تھیں، اور میں کہتی تھی: کیا عورت اپنے آپ کو ہبہ کرتی ہے؟ پس جب رب تعالیٰ نے آیت کریمہ ''ترجی من تشاء:الآیۃ'' نازل فرمائی تو میں نے کہا: میں ہمیشہ دیکھتی ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پروردگار آپ کی پسند کو جلد پوری فرماتا ہے۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم::والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم::وآلہ العظیم

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم: :نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم: :وجندہ العظیم

باب اول

مجددین کی بعثت وضرورت

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دنیا میں سکونت کی بجائے شرف حضوری کو پسند فرمایا تو رب تعالیٰ نے دین اسلام کی حفاظت کا یہ انتظام فرمایا کہ ہر صدی میں مجدد پیدا فرماتا ہے، جو بدعات اعتقادیہ وبدعات عملیہ کو اکھاڑ پھینکتا اور سنتوں کو زندہ فرماتا ہے، یہی تجدید دین واحیائے اسلام ہے۔

ایک صدی میں ایک مجدد بھی ہو سکتے ہیں اور ایک سے زائد بھی۔ مجدد ہونے کی شرط یہ ہے کہ ایک صدی کا آخری حصہ اور مابعد صدی کا اول حصہ پائے، اور ان دونوں حصوں میں ان کی تجدید واحیائے دین کا شہرہ ہو۔

علمائے اسلام نے الف اول (ہزار اول) تک جس صدی میں مجدد کی ولادت واقع ہو، انہیں اسی صدی کا مجدد تسلیم کیا، پھر الف ثانی (ہزار دوم) سے یہ طریقہ بدل گیا۔ اب جس صدی میں مجدد کی وفات واقع ہو، اس صدی کا مجدد تسلیم کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری نے سید المکاشفین محی الدین ابن عربی محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵۶۰ھ-۶۳۸ھ) کے کلام سے اخذ کر کے فرمایا کہ شاید ۱۸۳۷ھ تک کوئی اسلامی سلطنت نہ رہے اور ۱۹۰۰ھ میں امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور ہو۔

(الملفوظ ج ۱ ص ۱۰۴، ۱۰۵-حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۶۲)

شاید الف دوم میں اختتام عالم ہوگا، اس لیے شعوری یا لاشعوری طور پر مجددین کا شمار ان کی وفات کے اعتبار سے ہونے لگا: واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حدیث بعثت مجددین

{عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِأَةِ سَنَةٍ مَنْ یُجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا}

(سنن ابی داؤد کتاب الملاحم-معرفۃ الآثار والسنن للبیہقی ج اص ۲۰۸)

(المستدرک علی الصحیحین ج ۴ کتاب الفتن والملاحم- المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۹ص ۴۶۷)

(ت) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ رب تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے اخیر میں ایسے کو مبعوث فرمائے گا جو اس امت کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔

سند حدیث مجددین

امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن بن محمد سخاوی (۸۳۱ھ-۹۰۲ھ) نے حدیث مذکورہ بالا کی سند سے متعلق تحریر فرمایا:

{وَسَنَدُهُ صَحِیْحٌ وَرِجَالُهُ کُلُّهُمْ ثِقَاتٌ-وَکَذَا صَحَّحَهُ الْحَاکِمُ فَاِنَّهُ اَخْرَجَهُ فِیْ مُسْتَدْرَکِهِ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ وَهْبٍ}(المقاصد الحسنہ ج اص ۲۰۳)

(ت) اس حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری (۳۲۱ھ-۴۰۵ھ) نے اس حدیث کی تصحیح فرمائی، کیونکہ انہوں نے مستدرک علی الصحیحین میں اس کی تخریج ابن وہب کی حدیث سے کی۔

بعثت مجددین کا سبب

امام عبد الرؤف مناوی شافعی (۹۵۲ھ-۱۰۳۱ھ) نے رقم فرمایا:

{(اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ) اِلٰی اٰخِرِهٖ-وَ ذٰلِکَ لِاَنَّهٗ سُبْحَانَهٗ لَمَّا جَعَلَ الْمُصْطَفٰی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتِمَۃَ الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ وَکَانَتْ حَوَادِثُ الْاَیَّامِ خَارِجَۃً عَنِ التَّعْدَادِ وَمَعْرِفَۃُ اَحْکَامِ الدِّیْنِ لَازِمَۃً اِلٰی یَوْمِ التَّنَادِ-وَلَمْ تَفِ ظَوَاھِرُ النُّصُوْصِ بِبَیَانِھَا بَلْ لَابُدَّ مِنْ طَرِیْقٍ وَافٍ بِشَانِھَا اِقْتَضَتْ حِکْمَۃُ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ ظُھُوْرَقَوْمٍ مِنَ الْاَعْلَامِ فِیْ غُرَّۃِ کُلِّ قَرْنٍ لِیَقُوْمَ بِاَعْبَاءِ الْحَوَادِثِ اِجْرَاءً لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ مَعَ عُلَمَائِھِمْ مَجْرٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مَعَ اَنْبِیَائِھِمْ-فَکَانَ فِی الْمِاۃِ الْاُوْلٰی عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ} (فیض القدیرج اص ۱۴)

(ت) رب تعالیٰ ہرصدی کے اخیر میں مجدد بھیجے گا۔ایسا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوحضرات انبیاومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کا خاتم قرار دیا اور زمانے کے حوادث (نوپید مسائل) تعداد وشمار سے باہر ہیں اور دینی احکام کی معرفت یوم قیامت تک واجب ہے،اور ظاہری نصوص ان کے بیان کوکافی نہیں،پس نوپید مسائل کے حکم کوبتانے والا طریقہ ضروری ہے تو رب تعالیٰ کی حکمت کا تقاضا ہوا، ہرصدی کے شروع میں علما میں سے ایک جماعت کے ظہور کا،تاکہ حوادث کے احکام بتانے کومستعد ہو (تبلیغ وہدایت کے امور میں)،اس امت کواپنے علما کے ساتھ بنی اسرائیل کواپنے انبیائے کرام کے ساتھ (والی کیفیت پر) جاری کرتے ہوئے،پس پہلی صدی میں عمربن عبدالعزیز مجدد ہوئے۔

توضیح: آخری رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت ہوچکی۔اب کسی نئے نبی ورسول کی آمد کا سلسلہ موقوف ہوچکا،اس لیے مجددین کی آمد کا سلسلہ رب تعالیٰ نے جاری فرمایا۔

بعثت کامفہوم ووقت

امام مناوی نے لکھا:{وَھُنَا تَنْبِیْہٌ یَنْبَغِی التَّفَطُّنُ لَہٗ وَھُوَاَنَّ کُلَّ مَنْ تَکَلَّمَ عَلٰی حَدِیْثِ "اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ:الخ" اِنَّمَا یُقَرِّرُہٗ بِنَاءً عَلٰی اَنَّ الْمَبْعُوْثَ عَلٰی رَأْسِ

الْـقَرْنْ يَكُوْنُ مَوْتُهٗ عَلٰى رَأْسِهٖ–وَاَنْتَ خَبِيْرٌ بِاَنَّ الْمُتَبَادِرَ مِنَ الْحَدِيْثِ اِنَّمَا هُوَ اَنَّ الْبَعْثَ وَهُوَالْاِرْسَالُ يَكُوْنُ عَلٰى رَأسِ الْقَرْنِ اَىْ اَوَّلِهٖ وَمَعْنَى اِرْسَالِ الْعَالِمِ تَـاَهَّـلُـهٗ لِلتَّصَدِّىْ لِنَفْعِ الْاَنَامِ وَاِنْتِصَابُهٗ لِنَشْرِ الْاَحْكَامِ وَمَوْتُهٗ عَلٰى رَأْسِ الْقَرْنِ اَخْذٌ،لَا بَعْثٌ–فَتَدَبَّرْ بِاِنْصَافٍ}(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۱ص ۱۷)

(ت) یہاں ایک تنبیہ ہے جس کو سمجھنا ضروری ہے،وہ یہ کہ جن حضرات نے حدیث ’’ان اللہ یبعث الخ‘‘ پر گفتگو کی،وہ اس کی توضیح اس طرح کرتے ہیں کہ مبعوث علیٰ رأس القرن کی وفات رأس قرن (اختتام صدی) پر ہوگی،اورآپ باخبر ہیں کہ حدیث سے متبادر ہے کہ بعثت یعنی ارسال،رأس قرن (اختتام صدی) میں ہوگا اور عالم کے ارسال کا معنی عالم کا عوام کو فائدہ پہنچانے کا اہل ہونا اور احکام شرعیہ کے نشر واشاعت کے لیے تیار ہونا ہے،اور رأس قرن (اختتام صدی) پر اس کی موت اخذ (واپس لینا) ہے،نہ کہ بعثت،پس آپ انصاف کے ساتھ غور کرلو۔

توضیح:عبارت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ رأس قرن (اختتام صدی) پر مجدد کو بھیجا جاتا ہے،تاکہ اس صدی میں پیدا ہونے والے مفاسد کو وہ دور کرسکے۔

امت سے کیا مراد ہے؟

امام مناوی نے لکھا:{(لھـذہ الامة)ای الجماعة المحمدیة–واصل الامة الـجـمـاعة مـفرد لفظًا جمع معنًى–وقد یختص بالجماعة الذین بعث فیھم نبـی–وهـم بـاعتبـار البعثة فیھم ودعائھم الی اللّٰہ یسمون امة الدعوة–فان امنوا كلًّا اوبعضًا سمی المومنون امةً اجابةً،وهم المراد بدلیل اضافة الدین الیھم فی قوله ’’دینھا‘‘}(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۱ص۱۴)

(ت) رب تعالیٰ ہر صدی کے اخیر میں اس امت کے لیے مجدد بھیجے گا،یعنی جماعت

محمدیہ کے لیے، اور امت کی اصل ''جماعت'' ہے۔ امت لفظی طور پر مفرد اور معنوی طور پر جمع ہے، اور امت کا لفظ کبھی اس جماعت کے ساتھ خاص ہوتا ہے جس میں نبی بھیجے گئے، اور وہ قوم اس میں نبی کی بعثت اور ان کو دعوت الی اللہ دینے کے اعتبار سے ''امت دعوت'' کہلاتی ہے، پس اگر ان میں سے تمام یا بعض لوگ ایمان لے آئیں تو مومنین کو ''امت اجابت'' کہا جاتا ہے، اور (حدیث مجدد دین میں) امت اجابت مراد ہے، دین کی اضافت، امت کی جانب کرنے کے اعتبار سے لفظ ''دِینَہا'' میں۔

توضیح: مجدد صرف اہل سنت وجماعت میں ہوں گے۔ بدمذہب جماعتیں امت دعوت میں سے ہیں جیسا کہ توضیح وتلویح بحثِ اجماع میں صراحت ہے۔ انہیں دعوت الی سبیل الحق کی ضرورت ہے، اور یہ فریضہ علمائے اہل سنت ہی کو انجام دینا ہے۔ جو علمارد بدمذہباں کرتے ہیں، وہ دراصل جماعت حقہ کی صیانت وحفاظت اور بدمذہبوں کو دعوت حق دیتے ہیں۔ ہاں، فرمان الٰہی {اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ} پر نظر رکھتے ہوئے عبارات والفاظ حسب موقع ہونے چاہئے، اور باہمی مختلف فیہ مسائل نجی مجلسوں میں حل ہوں، نہ کہ اسٹیج پر۔

بدمذہبوں سے مراسم وروابط کے عدم جواز وتعلیمات مصطفویہ کی صحیح ترجمانی ''فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین'' میں ہو چکی ہے۔ عہد حاضر میں وسطیت واعتدال کا جدید مفہوم حکم قرآنی {وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ} کے متضاد ہے۔ درحقیقت موجودہ وسطیت، ندویت کی جانب جاتا ہوا ایک خوشنما راستہ ہے۔ ردندوہ یعنی رد صلح کلیت کا عظیم اجلاس ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء میں پٹنہ میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں اجتماعی طور پر اعلیٰ حضرت کو مجدد کے خطاب سے سرفراز کیا گیا۔ اس سے قبل متعدد علمائے عظام ومشائخ کرام نے شخصی طور پر آپ کو مجدد کے لقب سے ملقب کیا تھا۔

ملک العلما علامہ ظفر الدین محدث بہاری (۱۸۸۰ء-۱۹۶۲ء) نے تحریر فرمایا:

''آپ کے زمانے کے علما ومشاہیر نے آپ کے علوم سے انتفاع دیکھ کر آپ کو ''مجدد مأۃ حاضرہ'' مانا تو یہ آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔اگر ان تمام حضرات کے نام ہی لکھے جائیں، جنہوں نے آپ کو مجدد مانا تو اس کے لیے ایک دفتر درکار ہے''۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ص ۵۴۴-مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

عہد رواں میں طاہری نظریہ بھی سم قاتل ہے۔خلیل بجنوری (م ۱۴۱۰ھ-۱۹۹۰ء) کا بھوت بھی اہل سنت پر دھاوا بول رہا ہے۔طاہر القادری نے خلیل بجنوری کے نظریہ عدم تکفیر کو اپنا لیا ہے۔ملک ہند میں طاہر القادری کے متبعین ''حسام الحرمین'' پر نکتہ آفرینی کرتے ہیں، خداوند قدوس انہیں راہ حق کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اسماعیل دہلوی کے احکام اور حسام الحرمین کے احکام سے متعلق دفع شبہات کے لیے رابطہ فرمائیں۔ان شاء اللہ تعالیٰ یا تو میں خود جواب دوں گا یا اپنے اکابرین سے دریافت کر کے۔عالم وغیر عالم ہر ایک کو سوال کا حق حاصل، جواب کی ذمہ داری میری۔جب صاحب ملت بیضا حبیب کبریا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عالم ما یکون وما کان ہیں، ہر خفی وجلی اور دینی ودنیاوی امر پر مطلع ہیں اور حاجت مندوں کو فیوضات علمیہ سے سرفراز فرماتے ہیں، پھر خوف کیوں کر ہو۔جن کے حق میں مرضی مبارک ہوگی، علم حق کا افاضہ فرمائیں گے۔ہر عہد میں رہنمائے حق کا وجود لازم، اور وہاں تک ضرورت مند کی رسائی ممکن۔

تکفیر دہلوی اور مسلک دیوبند کے عناصر اربعہ کی تکفیر سے متعلق سوالوں کے جوابات میری کتاب ''البرکات النبویۃ فی الاحکام الشرعیۃ'' میں مرقوم ہیں۔یہ سال ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۰۱۲ء میں ترتیب دی گئی۔بفضلہ تعالیٰ وبعطاء حبیبہ الاعلیٰ علیہ التحیۃ والثنایہ تحریر اپنے موضوع پر بے نظیر آئی۔یہ دس رسالوں پر مشتمل عربی زبان میں ہے، نیز مذہب دیوبند کے اساطین اربعہ کی

کفریہ عبارات کی تاویلات باطلہ کے رد کے لیے ایک کتاب ''مناظرۂ حق و باطل'' تحریر کیا۔
سال ۲۰۱۸ء میں فرقہ بجنوریہ کی فتنہ پردازی کے بعد ان کے افکار باطلہ کے رد و ابطال میں ''ردالفساد'' کی پانچ قسطیں انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کی گئیں۔ اب ''البرکات النبویہ'' کی قسطیں انٹر نیٹ پر اپ لوڈ کی جارہی ہیں: فالحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ و آلہ دائما

رأس کا مفہوم

(۱) محدث ابن اثیر جزری شافعی (۵۴۴ھ-۶۰۶ھ) نے تحریر فرمایا:

{وَقَدْ كَانَ قُبَيْلَ كُلِّ مِـأَةٍ اَيْضًـا مَنْ يَقُوْمُ بِاُمُوْرِ الدِّيْنِ–وَاِنَّمَا الْمُرَادُ بِالذِّكْرِ مَنْ اِنْقَضَتِ الْمِأَةُ وَهُوَحَيٌّ عَالِمٌ مَشْهُوْرٌ مُشَارٌ اِلَيْهِ}

(جامع الاصول ج۱۱ص ۳۱۹)

(ت) ہر سو سال سے کچھ قبل بھی وہ لوگ ہوتے ہیں، جو دین کو قائم رکھتے ہیں اور (یہاں) ان کا ذکر مقصود ہے جو صدی گذرنے کے بعد زندہ، مشہور اور مرجع عوام و خواص عالم دین ہو۔

(۲) محدث شرف الدین طیبی (م ۷۴۳ھ) نے حدیث مذکور کی شرح میں رقم فرمایا:

{اَلرَّأْسُ مَجَازٌ عَنْ اٰخِرِ السَّنَةَ–وَتَسْمِيَتُهٗ رَأْسًا بِاِعْتِبَارِ اَنَّهٗ مَبْدَءٌ لِسَنَةٍ اُخْرٰى} (شرح الطیبی علیٰ مشکوٰۃ المصابیح ج۱ص ۴۰۰)

(ت) رأس سے مجازی طور پر سال کا آخری حصہ مراد ہوتا ہے، اور آخری حصہ کا نام رأس (سر) رکھا جاتا ہے، اس لیے کہ وہ دوسرے سال کے شروع ہونے کی جگہ ہوتا ہے۔

(۳) علامہ ابن حجر عسقلانی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ) نے حدیث بالا کی شرح میں لکھا:

{اَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَعَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ''–فَاِنَّ عَلٰى رَأْسٍ اَىْ عِنْدَ اِنْتِهَاءِ مِأَةِ سَنَةٍ}

(فتح الباری ج۱ص ۲۱۲)

﴿ت﴾ کیا تم اپنی اس رات کو دیکھ رہے ہو، کیوں کہ اس کے سو سال کے سر پر ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا جو (آج) روئے زمین پر ہے، اس لیے کہ سر پر یعنی سو سال کے خاتمہ پر۔

(۴) امام عبد الرؤف مناوی (۹۵۲ھ-۱۰۳۱ھ) نے تحریر فرمایا: {(عَلٰی رَأْسِ) اَیْ اَوَّلِ-وَرَأْسُ الشَّیْءِ اَعْلَاہُ وَرَأْسُ الشَّھْرِ اَوَّلُہٗ} (فیض القدیر ج ا ص ۱۴)

﴿ت﴾ سر پر یعنی اول حصہ پر، اور شئ کا سر، اس کا اوپر والا حصہ ہوتا ہے، اور مہینہ کا سر اس کا اول حصہ ہے۔

(۵) ملا علی قاری حنفی (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ) نے تحریر فرمایا:

{(عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِاَۃِ سَنَۃٍ) اَیْ اِنْتِھَائِہٖ اَوْ اِبْتِدَائِہٖ اِذَا قَلَّ الْعِلْمُ وَالسُّنَّۃُ وَکَثُرَ الْجَھْلُ وَالْبِدْعَۃُ} (مرقاۃ المفاتیح ج ا ص ۲۴۷-مطبع اصح المطابع ممبئی)

﴿ت﴾ ہر سو سال کے سر پر......یعنی صدی کی انتہا یا صدی کی ابتدا پر جب کہ علم اور سنت (پر عمل) کم ہو، اور جہالت اور بدعت زیادہ ہو۔

(۶) شیخ عبد الحق محدث دہلوی (۹۵۸ھ-۱۰۵۲ھ) نے تحریر فرمایا:

{(عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِاَۃٍ) اَلْمُرَادُ بِالرَّأْسِ اٰخِرُ الْمِاَۃِ اَوْ قَرِیْبٌ مِنْ اٰخِرِھَا-ھٰکَذَا اللَّفْظُ الْعَرَبِیُّ-وَاِنَّمَا قَالَ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِاَۃٍ لِاَنَّ الْقَرْنَ یَنْقَرِضُ فِیْ ھٰذِہِ الْمُدَّۃِ وَیَنْقَضِیْ وَیَنْتَھِیْ کَمَالُہٗ اِلَیْھَا وَلِھٰذَا سُمِّیَ الْقِیَامَۃَ الْوُسْطٰی کَمَا سَیَجِیْءُ فِیْ بَابِ قِیَامِ السَّاعَۃِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ}

(لمعات التنقیح ج ا ص ۳۰۸-جامعہ اشرفیہ مبارک پور)

﴿ت﴾ ہر صدی کے سر پر......سر سے مراد صدی کا آخری حصہ ہے، یا صدی کے آخر سے قریب کا حصہ ہے۔ اسی طرح عربی لفظ (کا استعمال) ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صدی کے اختتام پر (اللہ تعالیٰ مجدد کو مبعوث فرمائے گا)، کیوں کہ

قرن (انسانوں کی ایک جماعت) اس مدت میں ختم ہو جاتا ہے، اور اس کا کمال اختتام صدی تک مکمل وتام ہو جاتا ہے، اسی لیے اختتام صدی کا نام "قیامت وسطیٰ" رکھا گیا، جیسا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ قیام ساعت کے باب میں آئے گا۔

توضیح بحررہ بالا تشریحات میں بعض نے رأس سے صدی کا اول حصہ اور بعض نے اخیر حصہ مراد لیے، اسی لیے علما نے شرط مقرر فرمادیا کہ مجدد ایک صدی کا آخری حصہ اور صدی مابعد کا ابتدائی حصہ پائے، اور اس کا برعکس یعنی اول صدی کا اول حصہ اور مابعد صدی کا آخری حصہ مراد نہیں لیا جاسکتا۔ یہ اسی وقت ہوگا جب مجدد مسلسل دوصدی تک زندہ رہے کہ اول صدی کے ابتدائی حصے میں پیدا ہو، اور مابعد صدی کے اخیر حصہ میں وفات پائے، یہ گرچہ ممکن ہے، لیکن اس امت کی عمریں طویل نہیں جیسا کہ حدیث میں آیا کہ اس امت کی عمر ساٹھ ستر سال کے درمیان ہے۔ (ترمذی ج۲ باب فناء اعمار ہذہ الامۃ)

سب سے طویل العمر مجدد شیخ الاسلام زکریا انصاری (۸۲۳ھ-۹۲۶ھ) ہیں، انہوں نے ایک سوتین سال کی حیات پائی، پس لامحالہ یہی شرط قابل قبول قرار پائی کہ مجدد صدی اول کا آخر اور صدی مابعد کا اول حصہ پائے۔ اس کے علم وفضل کا شہرہ ہو، اور درمیان صدی میں جو اس صفت کا ہو، انہیں مجدد نہیں تسلیم کیا جائے گا۔ ہاں، عند اللہ وہ ضرور مستحق اجر ہوں گے، اور وہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی کے مصداق قرار پائیں گے۔

{عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ-يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ -وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ-وَتَاوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ-رواه البيهقى}

(مشکوۃ المصابیح: کتاب العلم ص۳۶)

(ت) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس علم دین کو ہر بعد میں

آنے والوں میں سے صالح افراد حاصل کریں گے۔وہ صالحین اس علم دین سے غلو کرنے والوں کی تحریف، باطل پرستوں کی کج روی اور جاہلوں کی تاویل کو دور کریں گے۔

درمیان صدی کے علماوعمائدین مجدد نہیں

امام مناوی نے تحریر فرمایا:{ثُمَّ رَأَیْتُ الطِّیْبِیَّ قَالَ:اَلْمُرَادُ بِالْبَعْثِ مَنْ اِنْقَضَتِ الْمِأَۃُ وَھُوَحَیٌّ عَالِمٌ مَشْھُوْرٌ مُشَارٌ اِلَیْہِ-وَالْکِرْمَانِیَّ قَالَ:قَدْ کَانَ قُبَیْلَ کُلِّ مِأَۃٍ اَیْضًا مَنْ یُصَحِّحُ وَیَقُوْمُ بِاَمْرِ الدِّیْنِ-وَاِنَّمَا الْمُرَادُ مَنْ اِنْقَضَتِ الْمِأَۃُ وَھُوَحَیٌّ عَالِمٌ مُشَارٌ اِلَیْہِ-وَلَمَّا کَانَ رُبَّمَا یُتَوَھَّمُ مِنْ تَخْصِیْصِ الْبَعْثِ بِرَأسِ الْقَرْنِ اَنَّ الْقَائِمَ بِالْحُجَّۃِ لَایُوْجَدُ اِلَّا عِنْدَہٗ اَرْدَفَ ذٰلِکَ بِمَا یُبَیِّنُ اَنَّہٗ قَدْ یَکُوْنُ فِیْ اَثْنَاءِ الْمِأَۃِ مَنْ ھُوَ کَذٰلِکَ بَلْ قَدْ یَکُوْنُ اَفْضَلَ مِنَ الْمَبْعُوْثِ عَلَی الرَّأسِ وَاَنَّ تَخْصِیْصَ الرَّأسِ اِنَّمَا ھُوَلِکَوْنِہٖ مَظَنَّۃَ اِنْخِرَامِ عُلَمَائِہٖ غَالِبًا وَظُھُوْرِ الْبِدَعِ وَنُجُوْمِ الدَّجَّالِیْنَ} (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج۱ص۱۷)

(ت) پھر میں نے شرف الدین طیبی (م۷۴۳ھ) (کی شرح مشکوٰۃ کی عبارت) کو دیکھا۔انہوں نے فرمایا: بعثت سے یہ مراد ہے کہ صدی گذر جائے اور وہ عالم زندہ، مشہور اور مرجع ہو،اور شمس الدین محمد بن یوسف بن علی بن سعید کرمانی شارح بخاری (۷۱۷ھ-۷۸۶ھ) نے فرمایا: ہر صدی (کے اختتام) سے کچھ پہلے بھی وہ ہوئے جو دین کی اصلاح وتجدید کرتے تھے،اور (حدیث سے) مراد وہ لوگ ہیں کہ صدی گذر جائے اور وہ عالم، زندہ اور مرجع ہو، اور جب رأس قرن پر بعثت سے وہم ہوتا ہے کہ حجت شرعیہ قائم کرنے والا صرف رأس قرن پر پایا جائے گا تو کرمانی نے اس کے بعد وہ قول پیش کیا جس سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ درمیان صدی میں مجدد کے مماثل ہوں گے، بلکہ کبھی رأس قرن پر مبعوث سے افضل ہوتے ہیں (جیسے امام اعظم ابوحنیفہ) اور رأس قرن کی تخصیص صرف اس وجہ سے ہے

کہ وہ وقت اکثری طور پر علما کے ختم ہونے ،بدعتوں او دجالوں وفریب کاروں کے ظاہر ہونے کاوقت مظنون ہے۔

توضیح: جس طرح دین کی اصلاح کرنے والے علمائے حق درمیان صدی میں بھی ہوتے ہیں ،اسی طرح بہت سے گمراہ گر بھی درمیان صدی میں ہوتے ہیں۔رأس قرن کی تخصیص کی حکمت اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کوہی بہتر معلوم۔علمائے دین نے اپنے علم کے مطابق چند اسباب بیان فرمائے ،لیکن درمیان صدی کے علما کومجدد کے لقب سے ملقب نہ کیا جائے گا۔اسی طرح جوعالم اختتام صدی سے چندروز قبل وفات پا جائے ، یا اس وقت زندہ ہو،مگر عالم نہ ہو یا عالم ہومگر مرجع مومنین نہ ہوتو یہ مجدد نہیں۔ایک صدی کے اخیراورصدی مابعد کے آغاز میں اس کے تجدیدی کارناموں کا شہرہ ہو،اور اوصاف مجددانہ کے ساتھ اسے مابعدصدی کا کچھ حصہ پاناضروری ہے۔

(۲)امام سیوطی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) نے مرقاۃ الصعود شرح سنن ابی داؤد میں رقم فرمایا:{قَدْ یَکُوْنُ فِیْ اَثْنَاءِ الْمِأۃِ مَنْ ھُوَ اَفْضَلُ مِنَ الْمُجَدِّدِ عَلٰی رَأسِھَا}

(مرقاۃ الصعود بحوالہ:عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ج۹ص۲۵۰)

﴿ت﴾ کبھی صدی کے درمیان میں وہ ہوتا ہے، جوصدی کے اخیر میں ہونے والے مجدد سے افضل ہوتا ہے۔

لفظ ’’من‘‘ کی تحقیق اور تعداد مجددین

(۱)امام مناوی نے لکھا:{(مَنْ)اَیْ رَجُلًا اَوْ اَکْثَرَ} (فیض القدیر ج۲ص۳۵۸)

﴿ت﴾ جوتجدید دین کرے،یعنی ایک یا زیادہ لوگ۔

(۲)امام مناوی نے تحریر فرمایا:{(مَنْ)اَیْ مُجْتَھِدًا وَاحِدًا اَوْمُتَعَدِّدًا قَائِمًا بِالْحُجَّۃِ نَاصِرًا لِلسُّنَّۃِ لَہٗ مَلَکَۃُ رَدِّ الْمُتَشَابِھَاتِ اِلَی الْمُحْکَمَاتِ وَقُوَّۃُ

اِسْتِنْبَاطِ الْحَقَائِقِ وَالدَّقَائِقِ النَّظْرِيَّاتِ مِنْ نُصُوْصِ الْفُرْقَانِ وَاِشَارَاتِهٖ وَ دَلَالَاتِهٖ وَاقْتِضَائَاتِهٖ مِنْ قَلْبٍ حَاضِرٍ وَفُؤَادٍ يَقْظَانٍ}

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۱ص ۱۴)

(ت) جو دین کی تجدید کرے، یعنی ایک مجتہد یا چند جو حجت قائم کرنے والا، سنت کی مدد کرنے والا ہو، جس کو متشابہات کو محکمات کی جانب پھیرنے کا ملکہ ہو، اور قرآن کی نصوص اور اشارات نص ودلالات نص اور اقتضائات نص سے حاضر قلب اور بیدار دل سے نظری حقائق ودقائق کے استنباط کی قوت ہو۔

(۳) امام عبد الرؤف مناوی شافعی (۹۵۲ھ-۱۰۳۱ھ) نے تحریر فرمایا:

{قَالَ الذَّهَبِيُّ: (مَنْ) هٰهُنَا لِلْجَمْعِ لَا لِلْمُفْرَدِ} (فیض القدیر ج ۱ص ۱۴)

(ت) شمس الدین ذہبی نے کہا کہ ''من'' یہاں جمع کے لیے ہے۔

(۴) امام مناوی نے لکھا: {قَالَ الْحُرَّانِيُّ: (مَنْ) اِسْمٌ مُبْهَمٌ يَشْتَمِلُ الذَّوَاتِ الْعَاقِلَةَ اٰحَادًا وَجُمُوْعًا وَاِسْتِغْرَاقًا} (فیض القدیر ج ۱ص ۱۴)

(ت) حرانی نے کہا کہ ''من'' ایک مبہم اسم ہے، جو ذوی العقول کو شامل ہوتا ہے۔ آحاد، جمع اور استغراق کے طریقے پر۔

(۵) امام مناوی نے لکھا: {وَلَا مَانِعَ مِنَ الْجَمْعِ فَقَدْ يَكُوْنُ الْمُجَدِّدُ اَكْثَرَ مِنْ وَاحِدٍ} (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۱ص ۱۴)

(ت) کوئی مفہوم جمع سے روکنے والا نہیں، پس کبھی مجدد ایک سے زائد ہوتا ہے۔

(۶) امام مناوی شافعی نے رقم فرمایا: {وَالْاَوْلٰى الْعُمُوْمُ فَاِنَّ ''مَنْ'' تَقَعُ عَلَى الْوَاحِدِ وَالْجَمْعِ وَ لَا يَخْتَصُّ اَيْضًا بِالْفُقَهَاءِ-فَاِنَّ اِنْتِفَاعَ الْاُمَّةِ يَكُوْنُ اَيْضًا بِاُوْلِي الْاَمْرِ وَ اَصْحَابِ الْحَدِيْثِ وَالْقُرَّاءِ وَالْوُعَّاظِ لٰكِنَّ الْمَبْعُوْثَ يَنْبَغِيْ

كَوْنُهٗ مُشَارًا اِلَيْهِ فِيْ كُلِّ هٰذِهِ الْفُنُوْنِ} (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۵)

(ت) اور اولیٰ عموم ہے، کیوں کہ ''من'' واحد اور جمع پر بولا جاتا ہے، اور یہ فقہا کے ساتھ بھی خاص نہیں، اس لیے کہ امت کا نفع حاصل کرنا بھی حکام، محدثین، قرا اور واعظین سے ہوتا ہے، لیکن بھیجے جانے والے کے لیے لازم ہے کہ ان تمام فنون میں مرجع ہو۔

توضیح: ایک صدی میں ایک یا ایک سے زائد مجدد ہو سکتے ہیں۔ سلاطین و حکام اگر احیائے دین کریں تو مجدد ہوں گے۔ مجدد کا عظیم فقیہ ہونا ضروری نہیں۔ محدث، قاری، واعظ جو احیائے سنت و رد بدعات و منکرات کریں، مجدد ہوں گے، اسی لیے بعض خلفائے بنی عباس کو مجددین میں شمار کیا گیا ہے۔ خلیفہ عمر بن عبد العزیز (۶۱ھ - رجب ۱۰۱ھ) بالاتفاق صدی اول کے مجدد ہیں۔

صدی جدید میں مجدد باحیات ہو

امام جلال الدین سیوطی شافعی (۸۴۹ھ - ۹۱۱ھ) نے تحریر فرمایا:

{اَلشَّرْطُ فِيْ ذٰلِكَ اَنْ تَمْضِيَ الْمِأَةُ - وَهُوَ عَلٰى حَيَاتِهٖ بَيْنَ الْفِئَةِ - يُشَارُ بِالْعِلْمِ اِلٰى مَقَامِهٖ - وَيَنْصُرُ السُّنَّةَ فِيْ كَلَامِهٖ - وَاَنْ يَكُوْنَ جَامِعًا لِكُلِّ فَنٍّ - اَنْ يَعُمَّ عِلْمُهٗ اَهْلَ الزَّمَنِ} (قصیدۃ السیوطی - فیض القدیر ج ۲ ص ۳۵۷)

(ت) مجدد ہونے کی شرط یہ ہے کہ صدی گذر جائے اور وہ جماعت مومنین کے درمیان باحیات ہو۔ علم میں اس کے رتبہ (درجہ بلند) کی طرف اشارہ کیا جاتا ہو، اور وہ اپنے کلام سے سنت کی نصرت و مدد کرے، اور وہ ہر فن میں کامل ہو، اس طرح کہ اس کا علم اہل زمانہ کو عام ہو۔

توضیح: مجدد ایسا ہو کہ ساری امت اس کے علم سے مستفید ہو، وہ علم وفضل میں فائق الاقران ہو۔ صدی گذر جانے کے بعد بھی وہ باحیات ہو، اور مرجع علما ہو۔

مجدد مرجع علم ہو

(۱) امام شرف الدین طیبی نے تحریر فرمایا: {لٰکِنَّ الْمَبْعُوْثَ یَنْبَغِیْ اَنْ یَکُوْنَ مُشَارًا اِلَیْہِ مَشْھُوْرًا فِیْ کُلِّ فَنٍّ مِنْ ھٰذِہِ الْفُنُوْنِ}

(شرح مشکوٰۃ المصابیح للطیبی ج۱ص۴۰۰-ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

﴿ت﴾ لیکن بھیجے جانے والے (مجدد) کے لیے لازم ہے کہ ان تمام فنون میں مشہور و مرجع ہو۔

(۲) ملا علی قاری حنفی (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ) نے تحریر فرمایا: {لٰکِنَّ الْمَبْعُوْثَ بِشَرْطِ اَنْ یَکُوْنَ مُشَارًا اِلَیْہِ فِیْ کُلِّ فَنٍّ مِنْ ھٰذِہِ الْفُنُوْنِ} (مرقاۃ المفاتیح ج۱ص۲۴۷)

﴿ت﴾ لیکن بھیجے جانے والے کے لیے شرط ہے کہ ان تمام فنون میں مرجع ہو۔

توضیح: مجدد اپنے مخصوص فن میں عوام وخواص کا مرجع ہو، مثلاً جو فن تجوید کا مجدد ہو، وہ تجوید میں مرکزی حیثیت کا حامل ہو، اور جو علم حدیث میں مجدد ہو، وہ علم حدیث میں مرجع ہو۔

مذہب اسلام کے آخری مجدد حضرت عیسیٰ علیہ السلام

مجدد صدی دہم امام جلال الدین سیوطی شافعی نے اپنے قصیدہ میں فرمایا:

وَاٰخِرُ الْمِئِیْنَ فِیْمَا یَاتِیْ-عِیْسٰی نَبِیُّ اللّٰہِ ذُوْالْاٰیَاتِ

یُجَدِّدُ الدِّیْنَ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ-وَفِی الصَّلٰوۃِ بَعْضُنَا قَدْ اَمَّہٗ

مُقَرِّرٌ لِشَرْعِنَا وَیَحْکُمُ-بِحُکْمِنَا اِذْ فِی السَّمَاءِ یَعْلَمُ

وَبَعْدَہٗ لَمْ یَبْقِ مُجَدِّدٌ-وَیُرْفَعُ الْقُرْاٰنُ مِثْلَ مُابُدِیَ

(قصیدۃ السیوطی-فیض القدیر ج۲ص۳۵۸)

﴿ت﴾ آخری صدی میں بہت سے معجزات والے اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ

والسلام تشریف لائیں گے۔اس امت مسلمہ کے دین کی تجدید فرمائیں گے،اور ہماری شریعت اسلامیہ کو ثابت کرنے والے ہم میں سے بعض (امام مہدی) نماز کی امامت کریں گے،اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہماری شریعت (شریعت مصطفویہ) کا حکم جاری کریں گے،اس لیے کہ وہ آسمان میں رہ کر ہماری شریعت کا علم رکھتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی مجدد باقی نہ رہے گا اور قرآن اٹھالیا جائے گا جس طرح وہ ظاہر کیا گیا۔

تجدید دین کا مفہوم

(۱) امام مناوی شافعی نے لکھا:{(یُجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا) اَیْ یُبَیِّنُ السُّنَّةَ مِنَ الْبِدْعَةِ وَیُکَثِّرُ الْعِلْمَ وَ یَنْصُرُ اَهْلَهٗ وَ یَکْسِرُ اَهْلَ الْبِدْعَةِ وَیُذِلُّهُمْ–قَالُوْا،وَلَایَکُوْنُ اِلَّا عَالِمًا بِالْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّةِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ–قَالَ اِبْنُ کَثِیْرٍ–قَدْ اِدَّعٰی کُلُّ قَوْمٍ فِیْ اِمَامِهِمْ اَنَّهُ الْمُرَادُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ–وَالظَّاهِرُ اَنَّهٗ یَعُمُّ جُمْلَةً مِنَ الْعُلَمَاءِ مِنْ کُلِّ طَائِفَةٍ وَکُلِّ صِنْفٍ مِنْ مُفَسِّرٍ وَمُحَدِّثٍ وَفَقِیْهٍ وَنَحْوِیٍّ وَلُغْوِیٍّ وَغَیْرِهِمْ}

(فیض القدیر ج۲ص ۳۵۸)

(ت) مجدد، دین کی تجدید کرے گا،یعنی سنت کو بدعت سے الگ کرے گا،علم کو بڑھائے گا، اہل علم کی مدد کرے گا، اہل بدعت کو توڑ دے گا اور انہیں ذلت میں ڈالے گا۔علما نے فرمایا کہ مجدد وہی ہوگا جو ظاہری وباطنی علوم دینیہ کا علم رکھنے والا ہو۔ابن کثیر نے کہا کہ ہر جماعت نے اپنے امام کے بارے میں کہا کہ اس حدیث سے وہی مراد ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث ہر جماعت اور ہر صنف یعنی مفسر، محدث، فقیہ، نحوی، لغوی وغیرہم کے علما کو عام ہے۔

(۲){(دِیْنَهَا) اَیْ مَا انْدَرَسَ مِنْ اَحْکَامِ الشَّرِیْعَةِ وَمَا ذَهَبَ مِنْ مَعَالِمِ السُّنَنِ وَخَفِیَ مِنَ الْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّةِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ}

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۱ص۱۴)

〈ت〉 مجدد، دین کی تجدید کرے گا، یعنی احکام شریعت میں سے جومٹ گئے ہوں اور سنت کی نشانیوں میں سے جوختم ہو چکی ہوں اور دین کے ظاہری وباطنی علوم میں سے جومخفی ہو چکے ہوں۔(وہ انہیں زندہ کرے گا، یہی تجدید دین ہے۔)

(۳) ملاعلی قاری نے تحریر فرمایا: {(دِیْنَـهَا) اَیْ یُبَیِّنُ السُّنَّةَ مِنَ الْبِدْعَةِ وَیُکَثِّرُ الْعِلْمَ وَ یُعِزُّ اَهْلَهٗ وَیَقْمَعُ الْبِدْعَةَ وَیَکْسِرُ اَهْلَهَا} (مرقاۃ المفاتیح ج اص ۲۴۷)

〈ت〉 مجدد، سنت کو بدعت سے جدا کرے گا، علم کو بڑھائے گا، اہل علم کو عزت بخشے گا، بدعت کو اکھاڑ پھینکے گا اور اہل بدعت کو توڑ ڈالے گا۔

تصنیف وتالیف شرط نہیں

ملاعلی قاری (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ) نے تحریر فرمایا:

{وَالْاَظْهَرُ عِنْدِیْ اَنَّ الْمُرَادَ بِمَنْ یُجَدِّدُ لَیْسَ شَخْصًا وَاحِدًا بَلِ الْمُرَادُ بِهٖ جَمَاعَةٌ یُجَدِّدُ کُلُّ اَحَدٍ فِیْ بَلَدٍ فِیْ فَنٍّ اَوْ فُنُوْنٍ مِنَ الْعُلُوْمِ الشَّرْعِیَّةِ مَا تَیَسَّرَ لَهٗ مِنَ الْاُمُوْرِ التَّقْرِیْرِیَّةِ اَوِ التَّحْرِیْرِیَّةِ وَ یَکُوْنُ سَبَبًا لِبَقَائِهٖ وَعَدَمِ اِنْدِرَاسِهٖ}

(مرقاۃ المفاتیح ج اص ۲۴۸-مطبع اصح المطابع ممبئی)

〈ت〉 میرے نزدیک زیادہ ظاہر ہے کہ ''من یجدد'' سے ایک شخص مراد نہیں ہے، بلکہ مراد اس سے ایک جماعت ہے۔ ہر ایک کسی شہر میں، کسی فن میں یا اسے میسر آنے والے تقریری وتحریری امور میں سے چند شرعی علوم میں تجدید کرے، اور اس کی بقا وعدم اختتام کا سبب ہو۔

توضیح: مجدد دینی علوم کو فروغ واستحکام بخشے، خواہ تحریر کے ذریعہ ہو، یا تقریر کے ذریعہ، یا کسی اور طریقہ سے تقویت کا سبب بنے۔ خاص کر تحریر یا تقریر شرط نہیں۔ ہاں، تجدید و احیائے دین ہونا شرط ہے۔ اسی طرح ایک زمانہ میں ایک مجدد بھی ہوسکتے ہیں اور چند

مجدد دین بھی۔

مجدد ایک یا ایک سے زائد؟

(۱) امام عبد الرؤف مناوی شافعی نے لکھا: {قَالَ فِی الْفَتْحِ: نَبَّهَ بَعْضُ الْاَئِمَّةِ عَلٰی اَنَّهُ لَایَلْزَمُ ان یکون فی رأس کل قرن واحد فقط- بل الامر فیه کما ذکره النووی فی حدیث "لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق" من انه یجوز ان تکون الطائفة جماعة متعددة من انواع المؤمنین ما بین شجاع وبصیر بالحرب وفقیه ومحدث ومفسر وقائم بالامربالمعروف والنهی عن المنکر و زاهد وعابد- و لایلزم اجتماعهم ببلد واحد بل یجوز اجتماعهم فی قطر واحد و تفرقهم فی الاقطار- ویجوز تفرقهم فی بلد وان یکونوا فی بعض دون بعض - ویجوز اخلاء الارض کلها من بعضهم اولًا فاولًا الٰی ان لا یبقی الافرقة واحدة ببلد واحد- فاذا انقرضوا اتٰی امر اللّٰهِ}

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۵)

﴿ت﴾ فتح الباری میں امام ابن حجر عسقلانی شافعی نے فرمایا کہ بعض ائمہ نے فرمایا کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر صدی کے اخیر میں صرف ایک ہی مجدد ہو، بلکہ اس کا معاملہ ویسا ہی ہے جیسا کہ امام نووی نے "لاتزال طائفہ" کی حدیث میں فرمایا کہ جائز ہے کہ "طائفہ" مومنین کی اقسام میں سے بہادر، جنگی بصیرت رکھنے والے، فقیہ، محدث، مفسر، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو قائم رکھنے والے، زاہد و عابد کی متعدد جماعتیں ہوں اوران کا ایک شہر میں جمع ہونا لازم نہیں، بلکہ ان کا ایک علاقے میں جمع ہونا اور مختلف علاقوں میں متفرق ہونا جائز ہے، اور ان کا ایک شہر میں متفرق ہونا اور بعض شہر میں ہونا اور بعض شہر میں نہ ہونا جائز ہے، اوران کے بعض طبقہ سے ساری روئے زمین کا یکے بعد دیگرے خالی ہونا جائز ہے، یہاں تک کہ ان

میں سے صرف ایک طبقہ ایک شہر (مدینہ منورہ) میں باقی رہے، پس جب وہ لوگ چلے جائیں تو قیامت آئے گی۔

توضیح: یہ طائفہ کی تشریح ہے، نہ کہ مجددین کی۔ مقصد یہ ہے کہ مجددین کو بھی اسی پر قیاس کیا جائے۔

(۲) حافظ عسقلانی نے لکھا: {اِنَّہٗ لَا یَلْزَمُ اَنْ یَکُوْنَ فِیْ رَأْسِ کُلِّ مِأَۃِ سَنَۃٍ وَاحِدٌ فَقَطْ–بَلْ یَکُوْنُ الْاَمْرُ فِیْہِ کَمَا ذَکَرَہٗ فِی الطَّائِفَۃِ وَھُوَ مُتَّجَۃٌ فَاِنَّ اِجْتِمَاعَ الصِّفَاتِ الْمُحْتَاجِ اِلٰی تَجْدِیْدِھَا لَا یَنْحَصِرُ فِیْ نَوْعٍ مِنْ اَنْوَاعِ الْخَیْرِ–وَلَا یَلْزَمُ اَنَّ جَمِیْعَ خِصَالِ الْخَیْرِ کُلِّھَا فِیْ شَخْصٍ وَاحِدٍ اِلَّا اَنْ یُدَّعٰی ذٰلِکَ فِیْ عُمَرَبْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَاِنَّہٗ کَانَ الْقَائِمَ بِالْاَمْرِ عَلٰی رَأْسِ الْمِأَۃِ الْاُوْلٰی بِاتِّصَافِہٖ بِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْخَیْرِ وَ تَقَدُّمِہٖ فِیْھَا–وَمِنْ ثَمَّ اَطْلَقَ اَحْمَدُ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَحْمِلُوْنَ الْحَدِیْثَ عَلَیْہِ–وَاَمَّا مَنْ جَاءَ بَعْدَہٗ کَالشَّافِعِیِّ وَاِنْ کَانَ مُتَّصِفًا بِالصِّفَاتِ الْجَمِیْلَۃِ اِلَّا اَنْ لَمْ یَکُنِ الْقَائِمَ بِاَمْرِ الْجِھَادِ وَالْحُکْمِ بِالْعَدْلِ فَعَلٰی ھٰذَا کُلُّ مَنْ کَانَ مُتَّصِفًا بِشَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ عِنْدَ رَأْسِ الْمِأَۃِ ھُوَ الْمُرَادُ سَوَاءٌ تَعَدَّدَ اَمْ لَا} (فتح الباری شرح صحیح البخاری ج ۱۳ص ۲۹۵)

(ت) ضروری نہیں ہے کہ ہر صدی کے اخیر میں صرف ایک مجدد ہو، بلکہ اس کا معاملہ ویسا ہی ہے جیسا کہ ''طائفہ'' کے بارے میں ذکر ہوا، اور یہ قابل توجہ ہے کیونکہ تجدید ملت کی ضروری صفات کا اجتماع اقسام خیر میں سے کسی ایک نوع میں منحصر نہیں ہے، اور تمام صفات خیر وصلاح کا ایک شخص میں جمع ہونا لازم نہیں، مگر یہ کہ یہ دعویٰ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے بارے میں کیا جائے، کیونکہ وہ پہلی صدی کے اخیر میں منصب حکومت پر قائم، تمام صفات خیر سے متصف اور (بہ نسبت دیگراں) ان صفات میں مقدم تھے، اور اسی وجہ سے امام احمد بن

حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علما اس حدیث کو خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر محمول کرتے تھے، لیکن ان کے بعد جو آئے، مثلاً امام شافعی، گرچہ یہ صفات حسنہ سے متصف تھے، لیکن امر جہاد اور حکم بالانصاف کے عہدہ پر قائم نہ تھے، پس اس بنیاد پر صدی کے اخیر میں جو ان صفات میں سے کسی صفت سے متصف ہو، وہی (اس حدیث سے) مراد ہے، خواہ متعدد ہو یا نہیں۔

توضیح: فیصلہ صفات تجدید کے اعتبار سے ہوگا، اگر ایک ہی فرد تمام صفات کو محیط ہو تو وہ ایک ہی مجدد، ورنہ متعدد افراد مجدد قرار دیئے جائیں گے۔ صفت تجدید میں محض فقہی اصلاحات داخل نہیں، بلکہ فقہی اصلاحات اس کا ایک جز ہے۔ اس کے علاوہ قیام عدل، اعتقادی اصلاح، منکرات و بدعات سے امت کی حفاظت، احیائے سنت، حکومت اسلامیہ کی اصلاح وغیرہا امور جو دین ومذہب کی تقویت اور اصلاح مسلمین کا ذریعہ بن سکیں، وہ اس میں شامل ہیں۔

اسمائے گرامی مجددین اسلام

صدی یکم

(۱) خلیفۃ المسلمین عمر بن عبدالعزیز (۶۱ھ - رجب ۱۰۱ھ)

صدی دوم

(۱) امام مجتہد محمد بن ادریس شافعی (۱۵۰ھ - ۲۰۴ھ)

(۲) امام حسن بن زیاد لولوئی حنفی (م ۲۰۴ھ)

(۳) امام احمد بن محمد بن حنبل (۱۶۴ھ - ۲۴۱ھ)

صدی سوم

(۱) قاضی ابوالعباس احمد بن عمر بن سریج بغدادی شافعی (۲۴۹ھ - ۳۰۶ھ)

(۲) امام اہل السنۃ ابوالحسن علی بن اسماعیل اشعری (۲۶۰ھ-۳۲۴ھ)

(۳) امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری شافعی (۲۲۴ھ-۳۱۰ھ)

(۴) امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی حنفی مصری (۲۳۸ھ-۳۲۱ھ)

(۵) علم الہدی امام ابومنصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی (م ۳۳۳ھ)

صدی چہارم

(۱) قاضی ابوبکر باقلانی اصولی شافعی: محمد بن طیب بصری بغدادی (۳۳۸ھ-۴۰۳ھ)

(۲) امام ابوحامد احمد بن محمد بن احمد اسفرائینی شافعی (۳۴۴ھ-۴۰۶ھ)

(۳) امام ابوالحسین احمد بن محمد بن احمد قدوری حنفی (۳۶۲ھ-۴۲۸ھ)

صدی پنجم

(۱) امام محمد بن محمد بن محمد غزالی شافعی (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ)

(۲) غوث اعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی (۴۷۰ھ-۵۶۰ھ)

(۳) قاضی القضاۃ قاضی ابوبکر فخر الدین محمد بن حسین بن محمد حنفی ارسابندی مروزی (م ۵۱۲ھ)

صدی ششم

(۱) امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی صاحب التفسیر الکبیر (۵۴۴ھ-۶۰۶ھ)

صدی ہفتم

(۱) امام تقی الدین بن دقیق العید شافعی (۶۲۵ھ-۷۰۲ھ)

صدی ہشتم

(۱) محدث زین الدین عراقی شافعی (۷۲۵ھ-۸۰۸ھ)

(۲) امام شمس الدین محمد بن محمد بن محمد دمشقی شیرازی شافعی الشہیر بابن الجزری مؤلف الحصن الحصین (۷۵۱ھ-۸۳۳ھ)

(۳) سراج الدین عمر بن رسلان عسقلانی بلقینی مصری شافعی (۷۲۴ھ-۸۰۵ھ)

(۴) میر سید علی بن محمد بن علی شریف جرجانی حنفی (۷۴۰ھ-۸۱۶ھ)

صدی نہم

(۱) امام جلال الدین سیوطی شافعی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ)

(۲) امام شمس الدین سخاوی شافعی (۸۳۱ھ-۹۰۲ھ)

(۳) شیخ الاسلام زکریا بن محمد بن احمد بن زکریا انصاری مصری شافعی (۸۲۳ھ-۹۲۶ھ)

صدی دہم

(۱) امام شمس الدین محمد بن احمد بن حمزہ رملی مصری شافعی (۹۱۹ھ-۱۰۰۴ھ)

(۲) محدث ملا علی بن سلطان محمد قاری حنفی ہروی مکی (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ)

صدی یازدہم

(۱) مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (۹۷۱ھ-۱۰۳۴ھ)

(۲) محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸ھ-۱۰۵۲ھ)

(۳) میر عبدالواحد بلگرامی مؤلف سبع سنابل (۹۱۵ھ-۱۰۱۷ھ)

صدی دوازدہم

(۱) سلطان اورنگ زیب عالمگیر باشاہ ہند (۱۰۲۸ھ-۱۱۱۷ھ)

(۲) حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی دہلوی (م ۱۱۴۳ھ)

(۳) شیخ غلام نقشبند لکھنوی (م ۱۱۲۶ھ)

(۴) صدر الصدور علامہ محب اللہ بہاری مؤلف مسلم الثبوت وسلم العلوم (م ۱۱۱۹ھ)

(۵) امام عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی حنفی دمشقی (۱۰۵۰ھ-۱۱۴۳ھ)

صدی سیزدہم

(۱) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۱۵۹ھ-۱۲۳۹ھ)

صدی چہاردہم

(۱) اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا قادری (۱۲۷۲ھ-۱۳۴۰ھ)

(ماخوذ از تحفۃ المھتدین باخبار المجددین للسیوطی الشافعی-مرقاۃ المفاتیح للقاری ج ۱ ص ۲۴۷-فیض القدیر شرح الجامع الصغیر للمناوی ج ۱ ص ۱۴ ج ۲ ص ۳۵۸-حیات اعلیٰ حضرت ج ۲ ص ۱۰۷ تا ۱۱۶-امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف-سوانح اعلیٰ حضرت ص ۱۳۰-خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر ج ۲ ص ۳۳۰ تا ۳۳۳-عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ج ۹ ص ۱۳۴۶-جامع الاصول ج ۱۱ ص ۳۱۹-طبقات الشافعیۃ الکبریٰ للسبکی ج ۱ ص ۲۰۰)

ملک العلما قدس سرہ العزیز نے ''حیات اعلیٰ حضرت'' (ج ۲ ص ۱۰۷) میں حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ) کے رسالہ {الفوائد البہجۃ فی من یبعثہ اللہ لھذہ الامۃ}، امام سیوطی شافعی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) کے رسالہ {التنبئۃ بمن یبعثہ اللہ علیٰ رأس کل مأۃ سنۃ} ودیگر کتب ورسائل سے اخذ فرما کر چودھویں صدی ہجری تک کے مجددین اسلام کی فہرست تیار فرمائی ہے۔ملک ہند میں مجددین کی یہی فہرست رائج ہے۔

اسی بحث میں ملک العلما نے امام اہل سنت، اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مجدد ہونے کی علامتوں اورنشانیوں کوتحریر فرمایا ہے۔

تعیین مجددین میں افراط وتفریط

عہد ماقبل میں مجددین کی فہرست کے مرتبین اکثر شافعی علما ہوئے۔بعض علمائے

شوافع نے غیر شافعی علما کو بھی مجددین میں شمار کیا ہے، بعض نے فہرست مجددین میں غیر شافعی علما کا تذکرہ نہ کیا، بعض نے صراحت کردی کہ مجدد صرف شوافع میں ہوں گے۔ متعدد حنفی، مالکی اور حنبلی علماوفقہا مجددانہ اوصاف وشرائط سے مزین وآراستہ تھے، جن کے نام فہرست مجددین میں شامل نہ ہوسکے، یہاں تک کہ امام اہل سنت حضرت امام ابومنصور ماتریدی (م۳۳۳ھ) کا بھی ذکر اکثر کتب شوافع میں نظر نہیں آتا۔

قرون ماضیہ کے علمائے اسلام کے کارناموں اور وجود شرائط کی روشنی میں جدید فہرست مرتب کرنی ہوگی۔ بعض لوگوں نے مبتدعین وضالین کو بھی مجددین میں شمار کیا، بعض نے درمیان صدی کے علما کو بھی مجدد تسلیم کیا، حالانکہ یہ سب شرائط کے دائرہ سے خارج ہیں۔

(۱) امام عبدالرؤف مناوی شافعی ومحمد امین محبی نے لکھا:

{قَالَ فِیْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ: قَدْ تَکَلَّمُوْا فِیْ تَاوِیْلِ ھٰذَا الْحَدِیْث، وَکُلٌّ اَشَارَ اِلَی الْقَائِمِ الَّذِیْ ھُوَمِنْ مَذْھَبِہٖ وَحَمَلُوْا الْحَدِیْثَ عَلَیْہِ}

(فیض القدیر ج ۱ص ۱۴- خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر ج ۲ص ۳۳۳)

(ت) جامع الاصول میں فرمایا: علما نے اس حدیث کی تاویل میں کلام کیا اور ہر ایک نے اس عالم کی طرف اشارہ کیا جو عالم اس کے مذہب کا ہو، اور حدیث کو اس پر محمول کیا۔

(۲) اس کے بعد امام مناوی نے صدی اول سے صدی چہارم تک مختلف طبقات سے مجددین شمار کرائے، اور فرمایا کہ قرون مابعد میں اسی ترتیب سے پیش قدمی ہو۔

امام مناوی شافعی نے چوتھی صدی سے متعلق لکھا:

{وفی الرابعة من اولی الامر القادر باللّٰہ– ومن الفقهاء الاسفرائینی الشافعی والخوارزمی الحنفی وعبد الوهاب المالکی والحسین الحنبلی و من المتکلمین الباقلانی وابن فورک ومن المحدثین الحاکم ومن الزهاد

الثوری–وھکذا یقال فی بقیة القرون}(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج اص ۱۵)

(ت) چوتھی صدی میں امرا میں سے قادر باللہ، فقہا میں سے اسفرائینی شافعی، خوارزمی حنفی، عبدالوہاب مالکی اور حسین حنبلی، متکلمین میں سے قاضی باقلانی اور ابن فورک، محدثین میں سے حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری اور زاہدین میں سے ثوری، اور اسی طرح باقی صدیوں میں کہا جائے۔

(۳) امام ابوالسعادات مجدالدین مبارک بن محمد بن محمد بن محمد بن عبدالکریم شیبانی الشہیر بابن اثیر جزری شافعی (۵۴۴ھ-۶۰۶ھ) نے ''جامع الاصول'' (ج ۱۱ص ۳۱۹) میں صدی پنجم تک مختلف طبقات سے مجددین کے اسمائے گرامی تحریر فرمائے۔

(۴) ابن اثیر جزری شافعی نے رقم فرمایا:{(من یجدد لھا دینھا) قد تکلم العلماء فی تاویل ھذا الحدیث کل واحد فی زمانه واشاروا الی القائم الذی یجدد للناس علی رأس کل مأة سنة–کأن کل قائل قد مال الی مذھبه و حمل تاویل الحدیث علیه–والاولی ان یحمل الحدیث علی العموم–فان قوله صلی اللّٰه علیه وسلم:''ان اللّٰه یبعث لھذه الامة علی رأس کل مأة سنة من یجدد لھا دینھا''ولایلزم منه ان یکون المبعوث علی رأس المأة رجلًا واحدًا–وانما قد یکون واحدًا وقد یکون اکثر منه–فان لفظه''من''تقع علی الواحد والجمع و کذلک لا یلزم منه ان یکون اراد بالمبعوث الفقھاء خاصة–کما ذھب الیه بعض العلماء–فان انتفاع الامة بالفقھاء وان کان نفعًا عاما فی امور الدین– فان انتفاعھم بغیرھم ایضًا کثیر مثل اولی الامر واصحاب الحدیث والقراء و الوعاظ واصحاب الطبقات من الزھاد–فان کل قوم ینفعون بفن لا ینفع به الاٰخر–اذ الاصل فی حفظ الدین حفظ قانون

السیاسة وبث العدل والتناصف الذی به تحقن الدماء–ویتمکن من اقامة قوانین الشرع–وھذا وظیفة اولی الامر–وکذلک اصحاب الحدیث ینفعون بضبط الاحادیث التی ھی ادلة الشرع–والقراء ینفعون بحفظ القرائات وضبط الروایات–والزھاد ینفعون بالمواعظ والحث علیٰ لزوم التقویٰ والزھد فی الدنیا–فکل واحد ینفع بغیر ما ینفع به الأخر–لکن الذی ینبغی ان یکون المبعوث علیٰ رأس المأة رجلًا مشھورًا معروفًا مشارًا الیه فی کل فن من ھذه الفنون–فاذا حمل تاویل الحدیث علیٰ ھذا الوجه کان اولیٰ و ابعد من التھمة واشبه بالحکمة}

(جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ج۱۱ص۳۱۹)

〈ت〉 علما میں سے ہر ایک نے اپنے زمانے میں اس حدیث کی تاویل وتشریح میں کلام کیا اور اس عالم کی طرف اشارہ کیا جو ہر صدی کے اخیر میں لوگوں کے دین کی تجدید کرے، گویا کہ ہر قائل اپنے مذہب کی طرف مائل ہوا، اور حدیث کو اس پر محمول کیا اور بہتر ہے کہ حدیث کو عموم پر محمول کیا جائے، اس لیے کہ حضور اقدس سرور دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمان ”ان اللہ یبعث“ ہے، اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہر صدی کے اخیر میں ایک ہی شخص مبعوث ہو، اور مبعوث کبھی ایک ہوگا اور کبھی زیادہ ہوگا، اس لیے کہ لفظ ”مَنْ“ واحد اور جمع پر واقع ہوتا ہے، اور اسی طرح یہ لازم نہیں آتا کہ مجدد مبعوث سے خاص کر فقہا مراد ہوں، جیسا کہ اس طرف بعض علما گئے ہیں، اس لیے کہ امت کا نفع فقہا سے گرچہ امور دینیہ میں عام ہے، پس امت کا فائدہ فقہا کے علاوہ میں بھی زیادہ ہے، جیسے حکام وامرا، محدثین، قرا، واعظین اور اصحاب طبقات عابدین وزاہدین، اس لیے کہ ہر طبقہ ایسے فن سے فائدہ پہنچا تا ہے جس سے دوسرا فائدہ نہیں پہنچا تا، اس لیے کہ دین کی حفاظت میں اصل قانون

سیاست وحکومت کی حفاظت اورعدل اور باہمی انصاف کاشیوع ہے جس سے جانوں کی حفاظت ہوتی ہے،اورشریعت کے قوانین کا قیام ممکن ہوتا ہے،اور یہ امراو حکام کا منصب ہے ،اوراسی طرح محدثین ضبط احادیث کا فائدہ دیتے ہیں جوشریعت کے دلائل ہیں اور قراقرأتوں کی حفاظت اورروایات قرأت کے ضبط وحفظ کا نفع دیتے ہیں اور زاہدین وعظ کے ذریعہ اورتقویٰ اختیار کرنے اور دنیاوی امور میں زہد اختیار کرنے پرقوم کو آمادہ کرنے کا افادہ کرتے ہیں،لیکن ضروری ہے کہ جوصدی کے اخیر میں مبعوث ہو،وہ مشہورومعروف شخص اوران (مذکورہ) فنون میں سے ہرفن میں مرجع ہو(یعنی اپنے مخصوص فن میں بہ نسبت دیگراں ماہر ہو) پس جب حدیث کواس مفہوم پرمحمول کیاجائے تو بہت بہتر،تہمت (عصبیت سے متہم ہونے) سے بعیدتر اورحکمت کے زیادہ موافق ہوگا۔

توضیح:مذکورہ مذہبی خدمات میں وہ مشہورومعروف ہوں۔جب ان کی خدمات سے لوگ نفع پائیں گےتویقیناًوہ عوام وخواص کے مابین مشہورومعروف ہوں گے۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جن کی خدمات کادائرہ وسیع نہ ہوسکا اور مسلمانوں کی کثیر تعداد کوان کے علم وفضل سے فائدہ نہ مل سکا،ان کا شمارمجددین میں نہیں ہوگا۔محض عالم کبیر ہونا کافی نہیں، بلکہ ان کی خدمات سے مفاسدکاختم ہونااورعوام کانفع اندوز ہونا بھی ضروری ہے۔

(۵){فَالْاَحْسَنُ وَالْاَجْدَرُ اَنْ یَکُوْنَ ذٰلِکَ اِشَارَۃٌ اِلٰی حُدُوْثِ جَمَاعَۃٍ مِنَ الْاَکَابِرِیْنَ الْمَشْھُوْرِیْنَ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِاَۃِ سَنَۃٍ یُجَدِّدُوْنَ لِلنَّاسِ دِیْنَھُمْ وَ یَحْفَظُوْنَ مَذَاھِبَھُمُ الَّتِیْ قَلَّدُوْا فِیْھَا مُجْتَھِدِیْھِمْ وَاَئِمَّتِھِمْ}

(جامع الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ج۱۱ص۳۱۹)

(ت) پس عمدہ اورمناسب ہے کہ اس حدیث میں ہرصدی کے اخیر میں مشہور اکابرین کی جماعت کے وجود کی طرف اشارہ ہو،جولوگوں کے لیے ان کے دین کی تجدید

کریں اوران کے مذاہب کی حفاظت کریں جن مذاہب میں انہوں نے اپنے مجتہدین اور ائمہ کی تقلید کی۔

کیا مجدد صرف شافعی علما ہوں گے؟

(۱) شیخ محمد امین بن فضل اللہ دمشقی محبی (۱۰۶۱ھ-۱۱۱۱ھ) نے تحریر فرمایا:

{قَالَ الشَّیْخُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِیَادٍ–وَھُنَا دَقِیْقَۃٌ نَبَّہَ عَلَیْھَا تَاجُ السُّبْکِیُّ عَلٰی رِوَایَۃِ"رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ"وَھِیَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَالشَّافِعِیَّ قُرَشِیَّانِ تَصْدُقُ عَلَیْھِمَا الرِّوَایَۃُ الْمَذْکُوْرَۃُ وَبِذٰلِکَ یَتَعَیَّنُ عِنْدِیْ اَنْ یَکُوْنَ الْمُجَدِّدُ بَعْدَ الشَّافِعِیِّ شَافِعِیَّ الْمَذْھَبِ–فَاِنَّہٗ ھُوَالَّذِیْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُھُمْ: وَالظَّاھِرُ اَنَّ الْمُرَادَ بِکَوْنِہٖ مِنْ اَھْلِ الْبَیْتِ بِالنَّسَبِ الْمُعْتَوٰی کَمَا وَرَدَ فِی الْخَبَرِ: (سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ)}

(خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر ج۲ص۳۴۳)

(ت) شیخ عبدالرحمٰن بن زیاد نے کہا کہ یہاں ایک دقیق نکتہ ہے،جس پر امام تاج الدین سبکی شافعی (۷۲۷ھ-۷۷۱ھ) نے آگاہ کیا"رجل من اہل بیتی" کی روایت پر کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز اورامام شافعی قرشی ہیں،ان دونوں پر روایت مذکورہ صادق آتی ہے، اوراسی سے متعین ہوجاتا ہے کہ امام شافعی کے بعد مجدد شافعی المذہب ہوگا،اس لیے کہ وہی حضور اقدس رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں اوربعض علمانے فرمایا کہ اہل بیت ہونے سے"نسب معتویٰ" مراد ہے، جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا کہ سلمان فارسی ہمارے اہل بیت سے ہیں۔

توضیح:مذکورہ بالا اقتباس سے علمائے شوافع کا نظریہ ظاہر ہوگیا کہ مجدد صرف شافعی علما ہی ہوسکتے ہیں،لیکن مابعد کے بعض اقتباسات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تجدید سے مراد، فقہی

تجدید ہے، اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ فقہ شافعی کی تجدید کاری کوئی شافعی فقیہ ہی کر سکتے ہیں۔ اگر علمائے شوافع کی یہی مراد ہے تو ہمارے اقوال کو ساقط تسلیم کیا جائے، اور اگر تجدید مطلق مراد ہے تو شافعی محققین پر سوالات قائم رہیں گے۔ ملا علی قاری حنفی نے بھی یہی اعتراض کیا، جیسا کہ آتا ہے۔

(۲) امام تاج الدین سبکی شافعی نے تحریر فرمایا:{عن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم انه قال:"يبعث اللّٰه لهذه الامة علٰى رأس كل مأة سنة من يجدد لها دينها"وفی لفظ اخر"فی رأس كل مأة سنة رجلًا من اهل بيتی يجدد لهم امر دينهم"-ذكره الامام احمد بن حنبل رضی اللّٰه عنه وقال عقيبه -نظرت فی سنة مأة فاذا هو رجل من ال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم عمربن عبد العزيز-ونظرت فی رأس المأة الثانية فاذا هو رجل من ال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم محمد بن ادريس الشافعی-قلت:وهذا ثابت عن الامام احمد سقی اللّٰه عهده-ومن كلامه اذا سُئِلْتُ عن مسألة لا اعلم فيها خبرًا قلت فيها:يقول الشافعی لانه عالم قريش وذكر الحديث وتأوله عليه كما قلناه-ولاجل ما فی هذه الرواية الثانية من الزيادة لا استطيع ان اتكلم فی المئين بعد الثانية فانه لم يذكر فيها احد من اهل النبی صلى اللّٰه عليه وسلم-و لكن ههنا دقيقة ننبهک عليها فنقول:لما لم نجد بعد المأة الثانية من اهل البيت من هو بهذه المثابة-ووجدنا جميع من قيل انه المبعوث فی رأس كل مأة ممن تمذهب بمذهب الشافعی وانقاد لقوله،علمنا انه الامام المبعوث الذی استقر امر الناس علٰى قوله-وبعث بعده فی رأس كل مأة من يقرر مذهبه-

وبھذا تعین عندی تقدیم ابن سریج فی الثالثة علی الاشعری-فان ابا الحسن الاشعری رضی اللّٰہ عنه وان کان ایضًا شافعی المذھب الا انه رجل متکلم-کان قیامه للذب عن اصول العقائد دون فروعھا-وکان ابن سریج رجلًا فقیھًا وقیامه للذب عن فروع ھذا المذھب الذی ذکرنا ان الحال استقر علیه-فکان ابن سریج اولٰی بھذہ المنزلة لاسیما وفاۃ الاشعری تأخرت عن رأس القرن الی العشرین﴾ (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج۱ص ۱۹۹،۲۰۰)

﴿ت﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رب تعالیٰ اس امت کے لیے ہر صدی کے اخیر میں ایسے کو مبعوث فرمائے گا جو اس امت کے لیے اس کے دین کی تجدید فرمائے گا، اور دوسرے لفظ میں ہے۔ ”ہر صدی کے اخیر میں میرے اہل بیت میں سے ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو امت کے لیے ان کے دینی امر کی تجدید کرے گا“۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو ذکر کیا اور اس کے بعد فرمایا: میں نے اول صدی میں غور کیا تو آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص عمر بن عبد العزیز ہیں، اور دوسری صدی کے اخیر میں غور کیا تو آل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے ایک شخص محمد بن ادریس شافعی ہیں۔ امام سبکی نے فرمایا: یہ قول امام احمد بن حنبل سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے حال کو خوشگوار فرمائے، اور انہیں کے کلام میں سے ہے کہ جب مجھ سے ایسے مسئلہ کے بارے میں سوال ہوا، جس کے بارے میں مجھے کسی حدیث کی اطلاع نہیں تو میں کہتا ہوں کہ امام شافعی ایسا فرماتے ہیں، کیوں کہ وہ قریش کے عالم ہیں اور حدیث (حدیث عالم قریش) کو ذکر کیا اور اس کو امام شافعی پر محمول کیا، جیسا کہ میں نے بیان کیا اور اسی وجہ سے جو اس دوسری روایت میں زیادتی ہے کہ میں دوسری صدی کے بعد کی صدیوں

میں کلام نہیں کرسکتا، کیوں کہ ان صدیوں میں اہل بیت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سے کسی کا ذکر نہیں کیا گیا۔

لیکن یہاں ایک دقیق نکتہ ہے، جس پر ہم تجھے آگاہ کرتے ہیں، پس ہم کہتے ہیں کہ جب ہم نے دوسری صدی ہجری کے بعد اہل بیت میں سے کسی کو اس منزل میں نہ پایا اور وہ تمام جن کے بارے میں ہر صدی کے اخیر میں مجدد کہا گیا، ہم نے ان تمام کو پایا کہ وہ شافعی مذہب اختیار کیے ہوئے ہیں اور امام شافعی کے قول کے متبع ہیں تو ہم نے جان لیا کہ امام شافعی وہ امام مبعوث ومجدد ہیں جن کے مذہب پر لوگوں کا معاملہ مستقر ہوگیا اور امام شافعی کے بعد ہر صدی کے اخیر میں وہ مجدد بنایا گیا جو ان کے مذہب کو ثابت کرے، اور اسی سے میرے نزدیک تیسری صدی ہجری میں امام اشعری پر ابن سریج کو مقدم کرنا متعین ہوگیا، اس لیے کہ امام اشعری علم کلام والے عالم ہیں، گرچہ وہ بھی شافعی ہیں۔ امام اشعری کا قیام اصول عقائد سے دفاع کے لیے تھا، نہ کہ فروع فقہیہ کے لیے، اور ابن سریج فقیہ تھے، اور ان کا قیام مذہب شافعی کے فروع سے (مفاسد کے) دفاع کے لیے تھا، جس کے بارے میں ہم نے ذکر کیا کہ فقہی معاملہ اس مذہب شافعی پر مستقر ہوگیا، پس ابن سریج اس درجہ تجدید کے زیادہ لائق ہیں، خاص کر امام اشعری کی وفات صدی کے اخیر سے بیس سال مؤخر ہوئی۔

(۳) امام تاج الدین سبکی شافعی (۷۲۷ھ-۷۷۱ھ) نے تحریر فرمایا:

{وَعِنْدِیْ اَنَّہٗ لَایبعدُ اَنْ یَکُوْنَ کُلٌّ مِنْھُمَا مَبْعُوْثًا–ھٰذَا فِیْ فُرُوْعِ الدِّیْنِ وَھٰذَا فِیْ اُصُوْلِہٖ–وَکِلَا ھُمَا شَافِعِیُّ الْمَذْھَبِ–وَالْاَرْجَحُ اِنْ کَانَ اَمْرٌ مُنْحَصِرًا فِیْ وَاحِدٍ اَنْ یَکُوْنَ ھُوَ اِبْنُ سُرَیْجٍ–وَالْمِأَۃُ الرَّابِعَۃُ فَقَدْ قِیْلَ اِنَّ الشَّیْخَ اَبَا حَامِدٍ الْاِسْفَرَائِیْنِیَّ ھُوَ الْمَبْعُوْثُ فِیْھَا–وَقِیْلَ بَلِ الْاُسْتَاذُ سَھْلُ بْنُ اَبِیْ سَھْلٍ الصَّعْلُوْکِیُّ–وَکِلَا ھُمَا مِنْ اَئِمَّۃِ الشَّافِعِیَّۃِ وَعُظَمَاءُ الرَّاسِخِیْنَ}

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ا ص ۲۰۱)

(ت) میرے نزدیک بعید نہیں کہ وہ دونوں (ابن سریج و امام اشعری) مبعوث و مجدد ہوں۔ ابن سریج فروع دین میں اور امام اشعری اصول دین میں، اور دونوں شافعی المذہب ہیں، اور اگر امر تجدید ایک میں منحصر ہو تو ابن سریج کا مجدد ہونا راجح ہے، اور چوتھی صدی میں ایک قول ہے کہ شیخ ابوحامد اسفرائینی مجدد ہیں اور ایک قول ہے کہ استاذ سہل بن ابی سہل صعلوکی مجدد ہیں اور وہ دونوں ائمہ شوافع و عظیم ماہرین علما میں سے ہیں۔

(۴) ملا علی قاری حنفی نے تحریر فرمایا: {وَاَغْرَبَ اِبْنُ حَجَرٍ وَحَمَلَ الْمُجَدِّدِیْنَ مَحْصُوْرِیْنَ عَلَی الْفُقَهَاءِ الشَّافِعِیَّةِ وَخَتَمَهُمْ بِشَیْخِهِ الشَّیْخِ زَکَرِیَّا مَعَ اَنَّهٗ غَیْرُ مَعْرُوْفٍ بِتَجْدِیْدِ فَنٍّ مِنَ الْعُلُوْمِ الشَّرْعِیَّةِ} (مرقاۃ المفاتیح ج ا ص ۲۴۷)

(ت) علامہ ابن حجر ہیتمی شافعی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ) نے ایک نیا کام کیا کہ مجددین کو فقہائے شافعیہ میں منحصر کر دیا، اور اپنے شیخ فقیہ زکریا انصاری (۸۲۳ھ-۹۲۶ھ) پر ذکر مجددین کو ختم فرما دیا، حالاں کہ شیخ زکریا علوم اسلامیہ میں سے کسی علم کی تجدید میں مشہور نہیں۔

توضیح: محررہ بالا اقتباسات سے امام سبکی شافعی و علامہ ابن حجر ہیتمی شافعی کا نظریہ ظاہر ہو گیا کہ صرف شافعی المسلک فقہا ہی مجدد ہوں گے۔ امام اشعری گرچہ شافعی المسلک ہیں، مگر ان کا اشتغال فقہ سے نہیں، بلکہ علم عقائد سے ہے، اس لیے ان پر بھی قدغن لگ گیا۔ جو عقائد کی اصلاح کرے، وہ بھی مجدد نہیں، تعجب ہے۔ عقائد ہی تو مدار دین ہیں، پھر بھی شافعی المسلک ہونے کی وجہ سے امام اشعری کے لیے امکان موجود ہے، لیکن امام ماتریدی کا مجدد ہونا تو حنفی المسلک ہونے کی وجہ سے ممتنع بالغیر ہے۔ علمائے شوافع کی بہت سی تاریخوں میں امام ابومنصور ماتریدی کا تذکرہ بھی نہ کیا گیا۔ ملا علی قاری نے شیخ الاسلام زکریا انصاری کو مجددین میں شمار کرنے پر تشویش ظاہر کی، حالاں کہ علما نے انہیں مجددین میں شمار

فرمایا ہے۔ملا علی قاری کا یہ قول کہ وہ کسی فن کی تجدید میں مشہور نہیں ، نا قابل التفات ہے، کیوں کہ مجدد کسی فن کی تجدید نہیں، بلکہ احیائے سنت ورد بدعت کے لیے مبعوث ہوتے ہیں۔تشریحات ائمہ ماقبل میں مرقوم ہیں۔

امام سبکی کا قول کہ امت مسلمہ کا فقہی امر امام شافعی کے مسلک پر مستقر ہو گیا، یہ نکتہ فہم سے بالاتر ہے۔امت مسلمہ ائمہ اربعہ کے فقہی مسالک پر مجتمع ہیں، نہ کہ محض شافعی فقہ پر۔ امام شافعی کے وجود سے قبل مذہب حنفی مسلک متبوع بن چکا تھا اور امام ابو یوسف (۱۱۳ھ-۱۸۲ھ) کے قاضی القضاۃ کے عہدہ سے سرفراز ہونے کے بعد مذہب حنفی خلافت عباسیہ کا سرکاری مذہب بن گیا، جب کہ امام شافعی ابھی عنفوان شباب ہی میں تھے۔اسی طرح مسلک مالکی بھی مسلک شافعی سے مقدم ہے۔امام مالک بن انس مدنی (۹۳ھ-۱۷۹ھ) امام محمد بن ادریس شافعی (۱۵۰ھ-۲۰۴ھ) کے استاذ ہیں۔امام شافعی کے بعد امام احمد بن محمد بن حنبل بغدادی (۱۶۴ھ-۲۴۱ھ) کا مذہب بھی جاری ہوا۔امام حنبل کے بعد امت مسلمہ کا فقہی مسلک ان چاروں ائمہ کے فقہی مذاہب پر مستقر ہو گیا۔

حدیث مستدل بہ سے اگر حقیقی اہل بیت مراد ہو تو غیر اہل بیت فقہائے شوافع، مجددین میں داخل نہ ہو سکیں گے،اور اگر اہل بیت سے مجازی معنٰی یعنی امت محمدیہ مراد لے کر فقہائے شوافع کو داخل تسلیم کیا جائے تو فقہائے احناف،فقہائے مالکیہ وفقہائے حنابلہ بھی امت نبوی میں داخل ہیں، مجددین کے زمرہ میں ان کی شمولیت سے کون سا امر مانع ہوا؟

نیز امام سبکی لفظ حدیث ’’یبعث لہٰذہ الامۃ‘‘ میں بعثت سے موت مراد لیتے ہیں، جیسا کہ امام سبکی کے اقتباس اول سے ظاہر وباہر ہے،مزید ایک عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

بعثت سے موت مراد لینا

{وَالسَّادِسُ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّیْنِ الرَّازِیُّ وَیَحْتَمِلُ اَنْ یَکُوْنَ الْاِمَامُ

الـرَّافِـعِيُّ اِلَّا اَنَّ وَفَاتَهُ تَأَخَّرَتْ اِلٰى بَعْدِ الْعِشْرِيْنِ وَسِتِّ مِأَةٍ كَمَا تَأَخَّرَتْ وَفَاةُ الْاَشْعَرِيِّ–وَمِنَ الْعَجَبِ مَوْتُ اِبْنِ سُرَيْجٍ سَنَةَ سِتٍّ وَثَلٰثِ مِأَةٍ وَالْاِخْتِلَافُ فِيْهِ وَفِي الْاَشْعَرِيِّ وَمَوْتُ الْاَشْعَرِيِّ بَعْدَ الْعِشْرِيْنِ وَكَذٰلِكَ مَوْتُ الْاِمَامِ فَخْرِالدِّيْنِ بْنِ الْخَطِيْبِ سَنَةَ سِتٍّ وَّسِتِّ مِأَةٍ وَالنَّظْرُفِيْهِ وَ فِي الرَّافِعِيِّ وَتَأَخَّرَتْ وَفَاتُهُ هٰكَذَا} (طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج۱ص۲۰۲)

(ت) چھٹی صدی ہجری کے (مجدد) امام فخر الدین رازی شافعی ہیں اور امام رافعی کبیر ابو القاسم عبد الکریم بن محمد قزوینی شافعی (۵۵۷ھ-۶۲۳ھ) کے مجدد ہونے کا احتمال ہے، مگران کی وفات چھ سو بیس کے بعد تک مؤخر ہوئی، جیسا کہ امام اشعری کی وفات مؤخر ہوئی، اور تعجب ہے کہ ابن سریج کی وفات ۳۰۶ھ میں ہوئی، اوران میں اور امام اشعری میں اختلاف ہے، اور امام اشعری کی وفات (قریباً) بیس سال بعد (۳۲۴ھ میں) ہوئی، اور اسی طرح امام فخر الدین رازی کی وفات ۶۰۶ھ میں ہوئی، اور اختلاف امام رازی اور امام رافعی (کے مجدد ہونے) میں ہے، اور امام رافعی کی وفات اسی طرح (قریباً بیس سال بعد ۶۲۳ھ میں) ہوئی۔

توضیح: بعثت سے کارناموں کا ظہور تام مراد ہے، جیسا کہ ماقبل میں امام مناوی کی صراحت اور بعثت سے موت مراد لینے والوں کا رد نقل کیا گیا۔ مذکورہ بالا عبارت میں امام سبکی نے مجددین کے تعین کے لیے موت کو معیار قرار دیا ہے۔ امام سبکی بعثت سے موت اور رأس القرن سے صدی کا ابتدائی حصہ مراد لیتے ہیں، اسی لیے امام رافعی اور امام اشعری کے مجدد ہونے میں تردد کا اظہار فرمارہے ہیں، کیوں کہ ان دونوں کی وفات ابتدائی صدی میں نہ ہوئی ، بلکہ بیس سال بعد ہوئی۔

الحاصل حدیث مجددین کی تشریح میں بعض علمائے شوافع ، جمہور علما کے برخلاف ہیں

اور ایسے مباحث میں جمہور علما کا قول قابل تسلیم ہوتا ہے، نہ کہ اقوال شاذہ، پس حدیث مجددین اپنے عموم پر باقی رہے گی، اور اہل سنت وجماعت کے چاروں طبقات یعنی حنفی، مالکی، شافعی وحنبلی میں سے کسی طبقہ میں بھی مجدد کا ظہور ہوسکتا ہے، اور خاص کر کسی فقہ کی تجدید کے لیے بعثت مجددین کا کوئی ذکر احادیث طیبہ میں نہیں ملتا، بلکہ فقہ کی موجودہ صورتیں عہد رسالت کے بعد وجود میں آئیں۔

عالم قریش

{عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَاتَسُبُّوْا قُرَیْشًا فَاِنَّ عَالِمَهَا یَمْلَأُ الْاَرْضَ عِلْمًا-الحدیث} (تاریخ بغداد ج۲ص ۶۰-سیر اعلام النبلاء ج ۱۰ص ۸۲-معرفۃ الآثار والسنن ج اص ۲۰۶-حلیۃ الاولیاء ج ۹ص ۶۵)

(ت) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو برا بھلا نہ کہو، اس لیے کہ قبیلہ قریش کا ایک عالم روئے زمین کو علم سے بھر دے گا۔

نسب معنوی

نسب معنوی سے مراد وہ نسب ہے جو حقیقی نہ ہو، لیکن کسی نسبت کی وجہ سے کسی کا شمار کسی قبیلے یا خاندان میں کر دیا جائے۔ حدیث نبوی {مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ} (صحیح البخاری، سنن ابی داؤد، مسند احمد بن حنبل، شرح معانی الآثار، السنن الکبریٰ للبیہقی، المعجم الکبیر للطبرانی) میں اسی کا بیان ہے، اسی لیے بنی ہاشم کے موالی یعنی غلاموں کے لیے زکوٰۃ اور صدقات واجبہ ممنوع ہیں، جیسا کہ حضور اقدس تاجدار کون ومکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ وہ ہمارے اہل بیت میں سے ہیں۔

{سَلْمَانُ مِنَّا اَھلَ الْبَیْتِ}

(المستدرک للحاکم ج ۳ ص ۶۹۱ - المعجم الکبیر للطبرانی ج ۶ ص ۱۰)

(دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۳ ص ۴۰۰)

مجدد کا تعین بطریق ظن

(۱) شیخ محمد امین بن فضل اللہ دمشقی محبی (۱۰۶۱ھ-۱۱۱۱ھ) نے رقم فرمایا:

{قَالَ الْحَافِظُ زَیْنُ الدِّیْنِ الْعِرَاقِیُّ فِیْ اَوَّلِ تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ الْاِحْیَاءِ فِیْ تَرْجَمَۃِ الْغَزَالِیِّ بَعْدَ اَنْ ذَکَرَ نَحْوَ مَا مَرَّ-وَاِنَّمَا قُلْتُ مِنْ تَعْیِیْنِ مَنْ ذَکَرْتُ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِاٗۃِ سَنَۃٍ بِالظَّنِّ وَالظَّنُّ یُخْطِیءُ وَیُصِیْبُ-وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَنْ اَرَادَ نَبِیُّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ-وَلٰکِنْ لَمَّا جَزَمَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِی الْمِاٗتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ بِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَ الشَّافِعِیِّ تَجَاسَرَ مَنْ بَعْدَہٗ بِاِبْنِ سُرَیْجٍ وَالصَّعْلُوْکِیِّ- وَسَبَبُ الظَّنِّ فِیْ ذٰلِکَ شُھْرَۃُ مَنْ ذُکِرَ بِالْاِنْتِفَاعِ بِاَصْحَابِہٖ وَمُصَنَّفَاتِہٖ}

(خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر ج ۲ ص ۳۳۳)

(ت) حافظ زین الدین عراقی شافعی (۷۲۵ھ-۸۰۶ھ) نے ''احیاء العلوم'' کی تخریج احادیث کے ابتدائی حصے میں امام غزالی کے تعارف میں مذکورہ بیان کی مثل ذکر کرنے کے بعد (یعنی تذکرۂ مجددین کے بعد) کہا کہ ہر صدی کے اخیر میں جن لوگوں کو متعینہ طور پر میں نے ذکر کیا، وہ میں نے ظن غالب سے کیا اور ظن (کبھی) خطا کرتا ہے اور (کبھی) درستگی کو پاتا ہے، اور اللہ زیادہ جاننے والا ہے اس کو جو اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مراد لیا لیکن جب امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی دو صدیوں میں خلیفہ عمر بن عبد العزیز اور امام شافعی پر جزم کیا تو ان کے مابعد فقیہ ابن سریج شافعی اور ابو الطیب صعلوکی (کے بحیثیت مجدد تعین) پر جرأت کیا اور اس بارے میں ظن کا سبب اس کے تلامذہ اور تصانیف سے

نفع پانے کا شہرہ ہو۔

(۲) ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری قدس سرہ العزیز (۱۸۸۰ء-۱۹۶۲ء) نے شیخ الاسلام بدرالدین ابن اہدل حسین بن عبدالرحمٰن بن محمد حسینی شافعی یمنی (۷۸۹ھ-۸۵۵ھ) کے "الرسالۃ المرضیۃ فی نصرۃ مذہب الاشعریۃ" کے حوالہ سے تحریر فرمایا:

{اِعْلَمْ اَنَّ الْمُجَدِّدَ اِنَّمَا هُوَ بِغَلَبَةِ الظَّنِّ مِمَّنْ عَاصَرَهُ بِقَرَائِنِ اَحْوَالِهٖ وَالْاِنْتِفَاعِ بِعِلْمِهٖ وَلَايَكُوْنُ الْمُجَدِّدُ اِلَّا عَالِمًا بِالْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ نَاصِرًا لِلسُّنَّةِ قَامِعًا لِلْبِدْعَةِ}

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۳ ص ۲۹۶- امام احمد رضا اکیڈمی بریلی)

﴿م﴾ مجدد کی شناخت قرائن احوال اوراس کے علم کے نفع بخش ہونے کے اعتبار سے ان کے معاصرین کے غلبہ ظن سے ہوگی، اور مجدد وہی ہوگا جو علوم دینیہ ظاہرہ و باطنہ کا عالم وعارف، سنت کا مددگار اور بدعت کا اکھاڑنے والا ہو۔

محدث ابن اثیر کی فہرست مجددین

محدث ابن اثیر جزری شافعی نے پانچویں صدی ہجری تک کے مجددین کے اسما تحریر فرمائے۔ ابن اثیر کے حوالے سے امام مناوی نے فیض القدیر (ج ۱ ص ۱۵) میں چوتھی صدی تک کے مجددین کے اسما نقل فرمائے۔ ابن اثیر نے ان حضرات کے اسمائے گرامی بھی لکھا، جنہیں عہد ماقبل میں مجدد کے لقب سے ملقب نہ کیا گیا تھا، لیکن مجدد کی تشریح ان پر صادق آتی تھی۔ امام جزری نے فقہائے اربعہ میں سے ہر ایک کے مقلدین کو مجددین میں شمار کیا۔ یہ ان کا قابل قبول طریق کار ہے، اور تعصب سے بعید تر۔ بہت سے علما نے محض اپنے فقہی مسالک کے علما کو فہرست مجددین میں شامل فرمایا، جیسا کہ گزر چکا۔ ابن اثیر جزری کی فہرست درج ذیل ہے۔

صدی اول

(۱) سلطان اسلام: خلیفہ عمر بن عبد العزیز (۶۱ھ - رجب ۱۰۱ھ)

فقہائے مدینہ منورہ: (۲) امام محمد باقر بن علی زین العابدین (۵۷ھ - ۱۱۴ھ)

(۳) قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق (۳۷ھ - ۱۰۷ھ)

(۴) سالم بن عبد اللہ بن عمر فاروق (م ۱۰۶ھ)

فقہائے مکہ معظمہ: (۵) مجاہد بن جبر (۲۱ھ - ۱۰۴ھ)

(۶) عکرمہ مولیٰ ابن عباس (م ۱۰۵ھ)

(۷) عطا بن ابی رباح (م ۱۱۴ھ)

فقہائے یمن: (۸) طاؤس بن کیسان (م ۱۰۶ھ)

ملک شام: (۹) مکحول شامی (م ۱۱۲ھ)

فقہائے کوفہ: (۱۰) عامر بن شراحیل شعبی (م ۱۰۵ھ)

فقہائے بصرہ: (۱۱) حسن بصری (م ۲۱ھ - ۱۱۰ھ)

(۱۲) امام محمد بن سیرین (۳۳ھ - ۱۱۰ھ)

قراء: (۱۳) عبد اللہ بن کثیر مکی (۴۵ھ - ۱۲۰ھ)

محدثین: (۱۴) محمد ابن شہاب زہری (۵۸ھ - ۱۲۴ھ)

صدی دوم

(۱) سلطان اسلام: مامون رشید (۱۷۰ھ - ۲۱۸ھ)

فقہاء: (۲) امام محمد بن ادریس شافعی (۱۵۰ھ - ۲۰۴ھ)

(۳) حسن بن زیاد لؤلؤ حنفی (م ۲۰۴ھ)

(۴) اشہب بن عبد العزیز مالکی (۱۴۵ھ - ۲۰۴ھ)

(۴) امام علی رضا بن موسیٰ کاظم (۱۵۳ھ-۲۰۳ھ)

قراء: (۵) یعقوب حضرمی بصری (۱۱۷ھ-۲۰۵ھ)

محدثین: (۶) یحییٰ بن معین (۱۵۸ھ-۲۳۳ھ)

زہاد: (۷) معروف کرخی (م ۲۰۴ھ)

صدی سوم

(۱) سلطان اسلام: المقتدر باللہ (۲۸۲ھ-۳۲۰ھ)

فقہاء: (۲) ابو العباس بن سریج شافعی (۲۴۹ھ-۳۰۶ھ)

(۳) ابو جعفر طحاوی حنفی (۲۳۸ھ-۳۲۱ھ)

(۴) ابو بکر احمد بن محمد بن ہارون خلال حنبلی (م ۳۱۱ھ)

محدثین: (۵) ابو عبد الرحمٰن بن شعیب نسائی (۲۲۵ھ-۳۰۳ھ)

متکلمین: (۶) امام ابو الحسن اشعری (۲۶۰ھ-۳۲۴)

قراء: (۷) ابو بکر احمد بن موسیٰ بن عباس بن مجاہد بغدادی (۲۴۵ھ-۳۲۴ھ)

فرقہ امامیہ: (۸) ابو جعفر محمد بن یعقوب رازی۔

صدی چہارم

(۱) سلطان اسلام: القادر باللہ (۳۳۶ھ-۴۲۲ھ)

فقہاء: (۲) ابو حامد احمد بن طاہر اسفرائینی شافعی (۳۴۴ھ-۴۰۶ھ)

(۳) ابو بکر محمد بن موسیٰ خوارزمی حنفی (م ۴۰۳ھ)

(۴) ابو محمد عبد الوہاب بن علی بن نصر مالکی (۳۶۲ھ-۴۲۲ھ)

(۵) ابو عبد اللہ وراق: حسن بن حامد بن علی بن مروان بغدادی حنبلی (م ۴۰۳ھ)

متکلمین: (۶) قاضی ابو بکر محمد بن طیب باقلانی (۳۳۸ھ-۴۰۳ھ)

(۷) استاذ ابوبکر محمد بن حسن بن فورک شافعی (م ۴۰۶ھ)

محدثین: (۸) حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری (۳۲۱ھ-۴۰۵ھ)

(۹) حافظ عبد الغنی بن سعید مصری ازدی (۳۳۲ھ-۴۰۹ھ)

قراء: (۱۰) ابوالحسن علی بن احمد الحمامی بغدادی (۳۲۸ھ-۴۱۷ھ)

زہاد: (۱۱) ابوبکر محمد بن عبداللہ دینوری (م ۴۳۰ھ)

فرقہ امامیہ: (۱۲) مرتضیٰ موسوی اخوالرضی الشاعر۔

صدی پنجم

(۱) سلطان اسلام: المستظہر باللہ (۴۷۰ھ-۵۱۲ھ)

فقہاء: (۲) امام محمد بن محمد غزالی شافعی (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ)

(۳) قاضی فخر الدین محمد بن علی الارسابندی حنفی مروزی (م ۵۱۲ھ)

(۴) ابوالحسن علی بن عبید اللہ زاغونی حنبلی (۴۵۵ھ-۵۲۷ھ)

قراء: (۵) ابوالعز محمد بن حسین بن بندار قلانسی عراقی (۴۳۵ھ-۵۲۱ھ)

محدثین: (۶) رزین بن معاویہ عبدری سرقسطی اندلسی (م ۵۳۵ھ)

(جامع الاصول فی احادیث الرسول ﷺ ج ۱۱ ص ۳۱۹)

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۵)

توضیح: چوتھی صدی کے مجددین میں جامع الاصول میں ''ابوعبداللہ الحسین بن علی بن حامد: من اصحاب احمد'' لکھا ہے، اس کی پیروی میں امام مناوی نے بھی ''الحسین الحنبلی'' تحریر فرمایا۔ شاید ''جامع الاصول'' میں کاتب سے خطا ہوئی۔ یہ دراصل ابوعبداللہ وراق: حسن بن حامد بن علی بن مروان حنبلی بغدادی (م ۴۰۳ھ) ہیں۔ اسی طرح جامع الاصول میں ابوبکر محمد بن عبداللہ دینوری کو ''ابوبکر محمد بن علی الدینوری'' لکھا گیا ہے۔ یہ بھی سہو کاتب معلوم ہوتا

ہے۔ یہ دراصل ''ابوبکر محمد بن عبداللہ دینوری (م ۴۳۰ھ) ہیں: واللہ تعالیٰ اعلم

اس فہرست میں امام ابن اثیر جزری نے مامون رشید کا نام بھی مجددین کی فہرست میں درج فرمایا، حالاں کہ مامون رشید اپنی موت تک مذہب معتزلہ کی سرپرستی کرتا رہا اور اسی مذہب پر اس کی موت ہوئی۔ اسی کے حکم سے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قید کیے گئے۔ ہماری کتاب ''دلیل الطالبین فی احوال المجتہدین'' میں تفصیل ہے۔ ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

ابن کثیر دمشقی شافعی (۷۰۰ھ-۷۷۴ھ) نے لکھا:

{قَدْ كَانَ اَوْصٰى اِلٰى اَخِيْهِ الْمُعْتَصِمِ وَكُتِبَ وَصِيَّتُهٗ بِحَضْرَتِهٖ وَبِحَضْرَةِ اِبْنِهِ الْعَبَّاسِ وَجَمَاعَةِ الْقُضَاةِ وَالْاُمَرَاءِ وَالْوُزَرَاءِ وَالْكُتَّابِ-وَفِيْهَا الْقَوْلُ بِخَلْقِ الْقُرْاٰنِ وَلَمْ يَتُبْ مِنْ ذٰلِكَ بَلْ مَاتَ عَلَيْهِ وَانْقَطَعَ عَمَلُهٗ وَهُوَ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ عَنْهُ وَلَمْ يَتُبْ مِنْهُ-وَاَوْصٰى اَنْ يُكَبِّرَ عَلَيْهِ الَّذِيْ يُصَلِّىْ عَلَيْهِ خَمْسًا وَاَوْصٰى الْمُعْتَصِمَ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالرِّفْقِ بِالرَّعِيَّةِ وَاَوْصَاهُ اَنْ يَعْتَقِدَ مَا كَانَ يَعْتَقِدُهٗ اَخُوْهُ الْمَامُوْنُ فِى الْقُرْاٰنِ وَاَنْ يَدْعُوا النَّاسَ اِلٰى ذٰلِكَ وَاَوْصَاهُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاهِرٍ وَاَحْمَدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَاَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ دَاوُدَ وَقَالَ: شَاوِرْهُ فِىْ اُمُوْرِكَ وَلَا تُفَارِقْهُ} (البدایہ والنہایہ ج۱۰ص۲۹۳)

(ت) مامون نے اپنے بھائی معتصم کو (خلافت کی) وصیت کی، اور مامون کی موجودگی اور اس کے بیٹے عباس بن مامون اور قضات، امرا، وزرا اور کاتبوں کی جماعت کی موجودگی میں اس کی وصیت لکھی گئی، اور اس وصیت نامہ میں خلق قرآن کا قول تھا اور مامون اس عقیدے سے توبہ نہیں کیا، بلکہ اسی عقیدے پر مرا، اور اس کا عمل (موت کی وجہ سے) منقطع ہوگیا اور وہ اسی عقیدہ پر تھا اور نہ وہ اس سے رجوع کیا اور نہ اس سے توبہ کیا اور وصیت کیا کہ جو اس کی نماز جنازہ پڑھائے، وہ پانچ تکبیر کہے، اور معتصم کو اللہ سے ڈرنے اور رعایہ کے ساتھ نرمی اختیار کرنے کی وصیت کی، اور اسے یہ وصیت کیا کہ قرآن کے بارے

میں وہ وہی عقیدہ رکھے، جس عقیدے پر اس کا بھائی مامون تھا اور لوگوں کو اس (خلق قرآن کے قول) کی دعوت دے، اور معتصم کو عبد اللہ بن طاہر، احمد بن ابراہیم اور قاضی احمد بن ابو داؤد کے بارے میں وصیت کیا اور کہا کہ اپنے امور کے بارے میں قاضی احمد بن ابوداؤد معتزلی (م ۲۴۰ھ) سے مشورہ لیا کرنا اور اس کو جدا نہ کرنا۔

فرقہ امامیہ میں مجدد کا قول

امام ابن اثیر نے اپنی فہرست میں اہل تشیع کے فرقہ امامیہ کے دو افراد کا نام درج کیا ۔ تیسری صدی ہجری میں فرقہ امامیہ کا مجدد ابوجعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق رازی کلینی (م ۳۲۹ھ-۹۱۴ء) مؤلف ''کتاب الکافی'' کو اور چوتھی صدی ہجری میں فرقہ امامیہ کا مجدد مرتضیٰ موسوی بغدادی (م ۴۲۹ھ) کو قرار دیا۔ اہل باطل دین میں تخریب کاری کرتے ہیں، نہ کہ تجدید دین۔ حدیث نبوی میں مجدد سے مذہب اسلام کے طبقہ حق کا مجدد مراد ہے جو اہل باطل کی بیخ کنی اور احیائے سنت کرے۔ بدعتوں کو پھیلانے والے مخرب ہیں نہ کہ مجدد۔ تجدید وتخریب ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ چونکہ تخریب کبھی تجدید نہیں ہوسکتی، اس لیے کوئی اہل بدعت مجدد نہیں ہوسکتا۔ ان دونوں شیعوں کا تذکرہ امام مناوی نے نہیں فرمایا، لیکن مامون رشید کا تذکرہ ان کے قلم سے بھی ہوگیا: عفی اللہ عنا ما صدر منا من الزلۃ والخطا: آمین

مجدد وغیر مجدد میں فرق

حدیث مجددین میں صریح لفظوں میں بتایا گیا کہ ہر صدی میں مجددین کی آمد ہوگی ، یعنی جب تک اسلام رہے گا، تب تک ہر صدی میں مجددین کا وجود ہوتا رہے گا۔ حدیث مذکورہ بالا سے یہ حقیقت بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ بقائے اسلام تک ہر صدی میں جماعت حق کا وجود ہوگا ، اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لیے ہر صدی میں علما وفقہا کے علاوہ چند مخصوص

افراد کو خاص صفات کے ساتھ پیدا فرماتا رہے گا، جو مذہب حق میں جنم لینے والی کسی بھی برائی کو دور کر دے گا، اور حق وباطل کو واضح کر دے گا، پھر جو لوگ برائی پر مصر رہیں، وہ قانون اسلام کے سبب اہل حق سے خارج قرار پائیں گے۔

ہر عہد میں اسی طرح اہل باطل کو اہل حق سے جدا ہونا پڑا۔وہ اپنے باطل عقائد پر قائم رہے، اور اپنے باطل اعتقادات کی تاویلیں کرتے رہے۔جب اہل حق نے دیکھا کہ اب یہ لوگ حق کی طرف آنے والے نہیں تو ان کے بطلان کا فیصلہ کیا اور باطل جماعتوں نے خود کو اہل حق سے جدا کر لیا اور اہل حق کے دلائل کو قبول نہ کیا۔اسی مفہوم کو حدیث نبوی میں ''من شذ شذ فی النار'' سے تعبیر فرمایا گیا، یعنی باطل معتقدات پر اصرار کے سبب یہ لوگ خود ہی اہل حق سے جدا ہو جائیں گے۔ایسا نہیں کہ کوئی عالم یا مجدد ان کو اسلام سے خارج کر دے گا، بلکہ اصرار کے سبب اسلامی قانون کے اعتبار سے وہ اہل باطل قرار پاتے ہیں۔علمائے دین صرف اسلامی احکام کو ظاہر کرتے ہیں۔ظاہر کرنا الگ بات ہے، اور خارج کرنا الگ بات ہے۔

اہل باطل کے اصرار کا سبب یہ ہوتا ہے کہ قوم مسلم کے کچھ افراد ان کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔اب یہ لوگ اپنی جماعت میں قوت محسوس کرتے ہیں۔بعض افراد کے ساتھ ہونے کے متعدد اسباب ہوتے ہیں۔کبھی تلوار کے خوف سے لوگ باطل کی طرف چلے جاتے ہیں، جیسے مامون رشید نے تلوار کے زور سے لوگوں کو مذہب معتزلہ کی طرف لایا۔کبھی دنیاوی عہدوں کا لالچ دیا جاتا ہے، جیسے یزید نے میدان کربلا میں فوجیوں اور سالاروں کو میدان کربلا میں بھیجنے کے لیے حکومت ودولت کا لالچ دیا اور بات نہ ماننے پر عہدوں سے برطرف کرنے کی دھمکی دی گئی۔آج بھی دنیاوی منفعت دکھا کر لوگوں کو باطل مذہب کی طرف بلایا جاتا ہے۔یہ ایسی حقیقت ہے، جس کی توضیح کی ضرورت نہیں۔

ہمارے رسول حضور اقدس تاجدار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث مقدس کا ایک لفظ مبارک خاص خادمان دین (مجددین) کے لیے کچھ اضافی حیثیت کو ظاہر فرماتا ہے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجددین کے ظہور سے متعلق "یبعث" کا لفظ ارشاد فرمایا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ رب تعالیٰ خاص طور پر چند مومنین کو مجدد کے رتبہ سے سرفراز فرماتا ہے۔

وہ اس خصوصیت کے سبب عام ارباب فضل کی بہ نسبت ایک قسم کی اضافی فضیلت رکھتے ہیں، گرچہ دیگر حیثیتوں کے اعتبار سے وہ دیگر ارباب فضائل کی بہ نسبت مفضول بھی ہو سکتے ہیں۔ اب چوں کہ رب تعالیٰ انہیں خاص طور پر تجدید دین، احیائے سنت، دفع بدعت، احقاق حق، ابطال باطل وغیرہ خدمات دینیہ کے لیے مبعوث فرماتا ہے تو رحمت الٰہی سے امید ہے کہ انہیں خاص طور پر بعض علوم وفضائل سے آراستہ فرمادے: وما ذلک علی اللہ بعزیز

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم:: والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم:: وآلہ العظیم

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم: نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم: وجندہ العظیم

باب دوم

تذکرہ امام احمد رضا قادری

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بروز شنبہ 10: شوال المکرم ۱۲۷۲ھ مطابق 14: جون ۱۸۵۶ء کو شہر بریلی (اتر پردیش) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد امام المتکلمین حضرت مفتی نقی علی خاں (۱۲۴۶ھ-۱۲۹۷ھ) اور آپ کے دادا امام العلما حضرت مولانا مفتی رضا علی خاں (م ۱۲۸۲ھ-۱۸۶۶ء) ہندوستان کے اکابر علما میں شمار کیے جاتے ہیں۔ آپ نے زیادہ تر علوم وفنون اپنے والد گرامی حضرت مفتی نقی علی خاں سے حاصل کی۔ بعض علوم دیگر اساتذہ سے بھی حاصل کیے۔ چودہ سال کی عمر میں درس نظامیہ کی تعلیم مکمل کر کے اپنے والد ماجد کے پاس افتا کی تربیت پانے لگے، اور دیکھتے ہی دیکھتے ہندوستان کی عبقری شخصیتوں میں آپ کا شمار ہونے لگا۔

ع/ سورج کا کام چمکنا ہے، سورج آخر چمکے گا

حسب ونسب

ملک العلما حضرت علامہ ظفر الدین بہاری (۱۸۸۰ء-۱۹۶۲ء) نے تحریر فرمایا:

''اعلیٰ حضرت کا اسم مبارک عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں بن حضرت مولانا محمد نقی عی خاں بن حضرت مولانا رضا علی خاں بن حضرت مولانا حافظ محمد کاظم علی خاں بن حضرت مولانا شاہ محمد اعظم خاں بن حضرت محمد سعادت یار خاں بن حضرت محمد سعید اللہ خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

حضور کے آبا واجداد قندھار کے موقر قبیلہ بڑھیچ کے پٹھان تھے۔ شاہان مغلیہ کے عہد میں وہ لاہور آئے، اور معزز عہدوں پر ممتاز ہوئے۔ لاہور کا شیش محل انہیں کی جاگیر تھا،

پھر وہاں سے دہلی آئے، اور معزز عہدوں پر فائز رہے۔

چناں چہ حضرت محمد سعید اللہ خاں صاحب شش ہزاری عہدہ پر فائز تھے، اور شجاعت جنگ انہیں خطاب عطا ہوا تھا۔ ان کے صاحبزادہ سعادت یار خاں صاحب منجانب سلطنت ایک مہم سر کرنے کے لیے بریلی روہیل کھنڈ بھیجے گئے۔ فتحیابی پر ان کو بریلی کا صوبہ بنانے کے لیے فرمان شاہی آیا، لیکن وہ ایسے وقت آیا کہ وہ بستر مرگ پر تھے۔

ان کے تین صاحبزادے تھے۔ اعظم خاں، معظم خاں، مکرم خاں، جو بڑے بڑے مناصب جلیلہ پر ممتاز تھے، جو ایک ہزار ماہوار سے کم نہ تھا۔ اعظم خاں صاحب بریلی تشریف فرما ہوئے، اور مقبل الی اللہ ہو کر زہد خالص و ترک دنیا اختیار فرمایا۔ شاہزادہ کا تکیہ جو محلّہ معماراں بریلی میں ہے، آج بھی انہیں کی نسبت سے مشہور ہے۔ انہوں نے وہیں قیام فرما لیا تھا اور وہیں ان کا مزار ہے"۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۴۷، امام احمد رضا اکیڈمی بریلی)

علمی خانوادہ

یہ علما و امرا کا خانوادہ ہے۔ امام اہل سنت کے آبا و اجداد بھی عالم تھے، اور ان کے فرزندان و احفاد و اسباط میں بھی بہت سے جلیل القدر علما ہوئے۔ مجدد موصوف کے صاحبزادگان حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں (۱۲۹۲ھ-۱۳۶۲ھ) و مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفےٰ رضا خاں (۱۸۹۲ء-۱۹۸۱ء) اپنے عہد میں مرجع خلائق تھے۔

عہد حاضر میں مجدد ممدوح کے احفاد میں سے تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں ازہری دام ظلہ العالی علم و فضل اور زہد و ورع میں فائق الاقران ہیں۔ ان کے علم و فضل کا شہرہ اور دینی خدمات کا غلغلہ ہر چہار جانب ہے۔ ان کی حق گوئی و حق شناسی نشان منصب تجدید ہے۔ ان کی قبولیت و محبت اور شہرت و عظمت قابل دید ہے۔ موصوف جہاں کہیں جلوہ افروز ہوئے ہیں، تا حد نگاہ پروانوں کا ایک طویل و عریض مجمع لگ گیا ہے۔ اس گھرانے کا ہر ایک فرد بے

نظیر و بے مثال ہے۔

ایں سلسلہ از طلائے ناب است　　　ایں خانہ ہمہ آفتاب است

(خواجہ باقی باللہ نقشبندی دہلوی)

اساتذۂ مجدد اسلام

آپ نے اکیس علوم اپنے والد ماجد حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں قدس سرہ العزیز (۱۲۴۶ھ-۱۲۹۷ھ) سے حاصل کیا۔ طریقت کی تعلیم اپنے شیخ طریقت حضرت سید شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہ العزیز اور سیدنا شاہ ابوالحسین نوری مارہروی قدس سرہ سے، اور اسی طرح علم جفر وعلم تکسیر بھی حضرت نوری میاں علیہ الرحمۃ والرضوان سے اخذ فرمائے۔ ابتدائی تعلیم بریلی کے ایک معلم سے ہوئی، پھر میزان ومنشعب تک کی تعلیم حضرت مولانا غلام قادر بیگ بریلوی سے پائے۔ ہیأت وشرح چغمینی کی تعلیم حضرت مولانا عبد العلی رامپوری سے حاصل کیے۔ بس یہ چھ نفوس قدسیہ آپ کے استاذ ہیں۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ص ۹۵،ص ۹۲،۲۵۳-امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

بیعت طریقت

امام اہل سنت نے پنجم جمادی الاولیٰ ۱۲۹۴ھ کو حضرت آل رسول مارہروی برکاتی قدس سرہ العزیز سے شرف بیعت حاصل کی۔ آپ نے بیان فرمایا:

"(پنجم) جمادی الاولیٰ ۱۲۹۴ھ میں شرف بیعت سے مشرف ہوا۔ تعلیم طریقت حضور پرنور پیر ومرشد برحق سے حاصل کیا۔ ۱۲۹۶ھ میں حضرت کا وصال ہوا تو قبل وصال مجھے حضرت سیدنا سید شاہ ابوالحسین احمد نوری اپنے ابن الابن ولیعہد وسجادہ نشیں کے سپرد فرمایا۔ حضرت نوری میاں صاحب سے بعض تعلیم طریقت وعلم تکسیر وعلم جفر وغیرہ علوم میں نے حاصل کیے"۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ص ۹۴،۵۶-امام احمد رضا اکیڈمی)

عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

امام احمد رضا نے کئی سو علوم وفنون پر ایک ہزار سے زائد کتب ورسائل تحریر فرمائے۔ ماضی قریب میں نہ ان کی طرح کوئی فقیہ پیدا ہوا، نہ اتنا عظیم المرتبت کوئی محدث، لیکن ان کا عشق رسول ان کے علم وفضل پر غالب تھا۔ درحقیقت عشق مصطفوی وحب نبوی ہی دنیا و آخرت کی تمام کامرانیوں کا واحد اور مجرب سرچشمہ ہے۔ امام موصوف حد درجہ ہوش مند تھے کہ خود کو دربار رسالت سے منسلک کر لیے۔ آنجناب کا مادی پیکر تو ہند میں رہا کرتا، لیکن ان کی روح ہمہ دم دربار مصطفوی کی جاروب کشی میں منہمک رہتی۔ ان کا قلب تصور نبوی میں مستغرق رہتا۔ آپ تعظیم مصطفوی وعشق محمدی کے پیکر مجسم تھے۔

ممدوح گرامی جب سال ۱۳۲۳ھ میں حج دوم کے لیے تشریف لے گئے تو خاص دیدار پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تمنا لے کر گئے۔ ایک شب روضہ مبارکہ کے مواجہہ اقدس میں درود شریف پڑھتے گذر گئی، پر مقصود میں باریابی نہ ہو سکی۔ دوسرے روز افسردگی کے عالم میں ایک منظوم فریاد نامہ (وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں) دربار اعظم میں عرض کر کے شوق دیدار میں مؤدب ومنتظر قلب ونظر فرش راہ کیے رہے، تا آنکہ نصیبہ نے یاوری کی، چشم سر سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ا ص ۱۰۵)

اسی عہد میں حرمین طیبین میں ''حسام الحرمین'' کی تصدیقات کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مبارکہ نے احکام حسام الحرمین پر کی حقانیت مہر تصدیق ثبت فرما دیا۔ یہ ہے حفظ ناموس رسالت کا انوکھا انعام۔ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی

بیت المقدس کے ایک صالح کا خواب

جس دن امام اہل سنت کا وصال ہوا، اسی دن بیت المقدس کے ایک صالح نے خواب میں دیکھا کہ حضرت تاجدار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرام کی معیت میں

جلوہ افروز کسی کی آمد کا انتظار فرما رہے ہیں۔ یہ صالح خدمت عالیہ میں عرض گذار ہوئے:

{فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ: مَاذَا تَنْتَظِرُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ؟}

میرے ماں باپ آپ پر قربان: آقا کیا انتظار فرما رہے ہیں؟

حضور اقدس سرور دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

{اَنْتَظِرُ قُدُوْمَ الشَّیْخِ اَحْمَدْ رِضَا}

(میں شیخ احمد رضا کی آمد کا انتظار کر رہا ہوں)

شامی بزرگ نے عرض کی:

{مَنْ هُوَ الشَّیْخُ اَحْمَدْ رِضَا؟}

(شیخ احمد رضا کون ہیں؟)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

{هُوَ مِنْ اَهْلِ بَرَیْلِیْ بِالْهِنْد} (وہ بریلی ہندوستان کے ہیں)

بیدار ہو کر یہ شامی بزرگ عازم ہند ہوئے، بریلی آئے اور امام احمد رضا قادری سے ملاقات کا شوق ظاہر فرمایا۔ انہیں بتایا گیا کہ 25: صفر المظفر کو وہ واصل الی اللہ ہو گئے۔ یہ وہی دن تھا جس دن وہ شامی، حضور اقدس شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مبارکہ سے خواب میں باریاب ہوئے تھے۔

(سوانح اعلیٰ حضرت از مفتی بدر الدین رضوی ص ۳۸۴ - رضا اکیڈمی ممبئی)

یہ انتظار ویسا ہی تھا جیسے کوئی آقا اپنے وفادار غلام کا انتظار کرے، ورنہ حضرت شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاک قدم بھی امام احمد رضا سے لاکھوں درجہ فزوں تر ہے۔

موصوف کا نظریہ بھی ایسا ہی تھا۔ انہوں نے دربار نبوی میں پیش کردہ اپنی نظم (وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں: الخ) میں خود کو سگِ دربارِ مصطفوی قرار دیا ہے، یعنی خود کو دربار

اعظم میں انتہائی بے وقعت بنا کر پیش کیا ہے، یہ ان کا طریق تعظیم وطرز ادب ہے۔

اپنی تحریروں میں بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصف بیانی اور مدح سرائی انتہائی تعظیم وادب کے ساتھ کی ہے۔ان تحریروں کے پس منظر میں جو کیفیت پوشیدہ اور مخفی ہے ،وہاں تک ارباب عشق و ادب ہی کی رسائی ہوسکتی ہے۔ماوشما ظاہری مفاہیم تک محدود،تاہم اہل ظاہر کو بھی ان تحریروں سے عشق محمدی کے چشمے پھوٹتے محسوس ہوتے ہیں۔

الحاصل شامی بزرگ کا یہ خواب،حدیث نبوی{اَلْمَوْتُ جَسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ}(لباب الحدیث للسیوطی ج۱ص۳۳) کی تمثالی تشریح ہے۔

صحیح العقیدہ ہونے کی دلیل

انسان کا بارگاہ نبوی میں مقبول ہونا اس کے صحیح العقیدہ ہونے کی واضح دلیل ہے ،کیوں کہ بدعقیدوں ومنافقین کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد نبوی سے نکال باہر کیا تھا، پھر کوئی بد دین قلب نبوی میں کیسے جگہ پاسکتا ہے۔جب امام احمد رضا مقبولِ بارگاہ ہیں تو ضرور ان کے اعتقادات قرآن وحدیث کے مطابق اور بارگاہِ مصطفوی میں مقبول ہیں۔اس طرح یہ حقیقت شمس منیر کے مثل روشن ہوگئی کہ ہم اہل سنت کے عقائد دربار رسالت میں مقبول ہیں اور اہل سنت نے بارگاہِ محمدی میں قبولیت کو دلیل حقانیت بنایا ہے۔اب جو دربار رسالت سے برگشتہ ہو،وہ کچھ بھی ہو،اہل سنت سے منقطع ہے۔

وہابیہ اعتقاد می دارند کہ علم وفضل وتقویٰ ظاہری دلیل حقانیت است،واعمال ظاہر را بناءِ صحتِ اعتقاد پندارند ورب تعالیٰ فرمود{عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ:: تَصْلٰی نَارًا حَامِیَةً}پس وہابیہ از راہِ حق بعید تر اند ودر فطرت شدتِ قبیح دارند حتّٰی کہ ایذاء وتحقیرِ حبیبِ خدا وتوہینِ مقبولانِ بارگاہِ یزداں می کنند،وہم شر الخلق والخلیقہ اند،وہمچنیں در حدیث آمدہ است۔

بعد وصال مدینہ منورہ میں حاضری

خلیفہ امام اہل سنت، قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ والرضوان بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار میں دن کو دس بجے سو رہا تھا کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ امام اہل سنت حضور اقدس شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مبارکہ کے مواجہہ اقدس میں کھڑے صلاۃ وسلام عرض کر رہے ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

اب بار بار یہ خیال کر رہا ہوں کہ یہ ایک خواب تھا، مگر دل کی یہ حالت کہ متواتر حرم شریف چلنے پر آمادہ کر رہا ہے۔ بالآخر بستر سے اٹھا، وضو کیا اور ''باب السلام'' سے حرم مقدس میں داخل ہوا۔ ابھی کچھ حصہ مسجد نبوی کا طے کیا تھا کہ اپنی آنکھوں سے میں نے دیکھا کہ واقعی امام اہل سنت اسی سفید لباس میں ملبوس روضہ مبارکہ پر حاضر ہیں اور جیسا کہ خواب میں دیکھا تھا کہ صلاۃ وسلام پڑھ رہے ہیں، میں نے دیکھا کہ لبہائے امام جنبش میں تھے، آواز سننے میں نہ آتی تھی۔

غرض میں یہ دیکھ کر آگے بڑھا کہ نظروں سے غائب ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے حاضری دی اور بارگاہ عالی میں صلاۃ وسلام عرض کر کے واپس ہوا۔ جب اس جگہ آیا، جہاں سے امام اہل سنت کو دیکھا تھا تو پھر امام کو مواجہہ اقدس میں موجود پایا۔ میں ملاقات کی غرض سے آگے بڑھا تو آپ غائب ہو گئے۔ اسی طرح تین بار ہوا، پھر آپ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۳ ص ۲۴۲ - امام احمد رضا اکیڈمی بریلی)

برکات عشق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی (۹۷۱ھ-۱۰۳۴ھ) نے تحریر فرمایا:

''آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام می فرماید: {مَا صَبَّ اللّٰہُ شَیْئًا فِیْ صَدْرِیْ اِلاَّ

وَقَدْ صَبَبْتُهٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ} ہر چند مناسبت بیش تر، فوائد صحبت افزوں تر، لہٰذا صدیق از جمیع اصحاب افضل گشت، وہیچ یکے از آنہا بمرتبہ او نرسید۔ چہ مناسبت باآں سرور از ہمہ بیش تر داشت۔ قال علیہ السلام:

{مَا فُضِّلَ اَبُوْبَکْرٍ بِکَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَلَا بِکَثْرَةِ الصِّیَامِ وَلٰکِنْ شَیْءٌ وُقِّرَ فِیْ قَلْبِہٖ}

علما گفتہ اند کہ آں شیٔ حب پیغمبر است صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم والفناء فیہ"۔

(تائید اہل سنت از مجدد الف ثانی ص ۲۸- استنبول ترکی)

(ت) حضور اقدس سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ رب تعالیٰ نے جو کچھ میرے سینے میں القا فرمایا، میں نے ان کو ابوبکر کے سینے میں القا کر دیا ہے۔ مناسبت جتنی زیادہ ہوگی، صحبت کے فوائد زائد تر ہوں گے۔ اسی (مناسبت) کی وجہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام سے افضل ہوئے، اور صحابہ کرام میں سے کوئی ان کے رتبے کو نہ پہنچے، کیوں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام کی بہ نسبت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مناسبت رکھتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر صدیق کو کثرت نماز و کثرت روزہ کی وجہ سے فضیلت نہیں ملی، بلکہ اس چیز کی وجہ سے جو ان کے قلب میں ڈالی گئی۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ وہ چیز حب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور فنافی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔

توضیح: حضرات انبیا و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام بنی آدم میں سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ انہیں یہ رتبہ علیا حب مصطفوی کے سبب ملا۔ حضور اقدس تاجدار دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صراحت فرما دی کہ صوم وصلوٰۃ کی کثرت کے سبب یہ درجہ نہ ملا، پھر بددین وملحدین کس منہ سے راگ الاپتے ہیں کہ رسول

ہماری طرح بشر ہیں۔ حاشا وکلا! میرے حبیب تو وہ بشر ہیں کہ جن سے محبت فرمانے والا ''افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق'' کے رتبہ عظمیٰ سے سرفراز ہوا، اور تنقیص شان کرنے والے جہنم کے درک اسفل میں گر پڑے۔

فضیلت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث کی تخریج حافظ محمد بن ابراہیم کلاباذی (م ۳۸۰ھ) نے ''معانی الاخبار'' (ج ۱ ص ۲۸۰) ابن اثیر جزری (۵۴۴ھ-۶۰۶ھ) نے ''النہایۃ فی غریب الاثر'' (ج ۵ ص ۴۷۴) میں کی۔

وہبی علوم وفنون

ملک العلماء نے تحریر فرمایا کہ ڈاکٹر ضیاء الدین وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) یوروپین ممالک سے علم ریاضی کی ڈگریاں حاصل کیے ہوئے تھے، وہ ریاضی کے ایک مسئلہ کے حل کے لیے رئیس المتکلمین حضرت علامہ سید سلیمان اشرف بہاری (۱۸۷۸ء-۱۹۳۹ء) صدر شعبہ اسلامیات مسلم یونیورسٹی (علی گڈھ) کے مشورہ پر امام اہل سنت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ امام اہل سنت نے سوال سنتے ہی فوراً اس کا جواب مرحمت فرمادیا، یہ دیکھ کر انہیں بڑا تعجب ہوا۔ یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے ملک العلماء رقم طراز ہیں۔

''وائس چانسلر موصوف نے فرمایا کہ میں ریاضی کا ایک مسئلہ دریافت کرنے آیا ہوں۔ ارشاد ہوا۔ فرمائیے۔ انہوں نے کہا: وہ ایسی بات نہیں ہے جسے میں اتنی جلد عرض کر دوں۔ فرمایا: آخر کچھ تو فرمائیے۔ غرض وائس چانسلر صاحب نے سوال پیش کر دیا۔ اعلیٰ حضرت نے سنتے ہی فرمایا کہ اس کا جواب یہ ہے۔ یہ سن کر ان کو حیرت ہوگئی، اور گویا آنکھ سے پردہ اٹھ گیا۔ بے اختیار بول اٹھے۔ میں سنا کرتا تھا کہ ''علم لدنی'' بھی کوئی شئ ہے۔ آج آنکھ سے دیکھ لیا۔ میں تو اس مسئلہ کے حل کے لیے جرمن جانا چاہتا تھا کہ ہمارے دینیات کے پروفیسر جناب مولانا سید سلیمان اشرف صاحب نے میری رہبری فرمائی۔ مجھے جواب سن کر تو ایسا

معلوم ہورہا ہے، گویا جناب اسی مسئلہ کو کتاب میں دیکھ رہے تھے، سنتے ہی فی البدیہہ تشفی بخش نہایت اطمینان کا جواب دیا"۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ا ص ۲۴۹، ۲۵۰ - امام احمد رضا اکیڈمی بریلی)

آپ کا اس فن میں استاد کون ہے؟

ملک العلما نے تحریر فرمایا: "بعد نماز کچھ باہمی گفتگو رہی، حضور نے اپنا ایک قلمی رسالہ جس میں اکثر اشکال مثلث اور دوائر کے بنے ہوئے تھے، ڈاکٹر صاحب کو دکھایا۔ ہم لوگوں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب نہایت حیرت واستعجاب سے اسے دیکھ رہے تھے، اور بالآخر فرمایا ۔ میں نے اس علم کو حاصل کرنے میں غیر ممالک کے اکثر سفر کیے، مگر یہ باتیں کہیں بھی حاصل نہ ہوئیں۔ میں تو اپنے آپ کو بالکل طفل مکتب سمجھ رہا ہوں۔ مولانا! یہ تو فرمائیے۔ آپ کا اس فن میں استاد کون ہے؟

حضور نے ارشاد فرمایا۔ میرا کوئی استاد نہیں ہے۔ میں نے اپنے والد ماجد علیہ الرحمہ سے صرف چار قاعدے جمع، تفریق، ضرب، تقسیم محض اس لیے سیکھے تھے کہ ترکہ کے مسائل میں ان کی ضرورت پڑتی ہے۔ شرح چغمینی شروع کی تھی کہ حضرت والد ماجد نے فرمایا۔ کیوں اپنا وقت اس میں صرف کرتے ہو، مصطفیٰ پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سرکار سے یہ علوم تم کو خود ہی سکھا دیئے جائیں گے، چناں چہ یہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں، مکان کی چار دیواری کے اندر بیٹھا خود ہی کرتا رہتا ہوں۔ یہ سب سرکار رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا کرم ہے"۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ا ص ۲۴۵ - امام احمد رضا اکیڈمی بریلی)

عطائے حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار اعظم سے دیگر نعمتوں کے ساتھ علوم بھی

عطا کیے جاتے ہیں۔ مرقومہ ذیل حدیث مبارک کے اطلاق سے یہی مستفاد ہوتا ہے۔

{اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي} (صحیح البخاری ج ا ص ۱۶)

(ت) میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے عطا فرماتا ہے۔

دربار اعظم میں عوام وخواص میں سے جو بھی ادب وتعظیم کے ساتھ حاضر ہوا، بے حساب پایا۔ امام سیوطی پچھتر مرتبہ بیداری کی حالت میں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی زیرت مبارکہ سے سرفراز ہوئے، اور احادیث مبارکہ سے متعلق علوم حاصل کیے۔

(میزان الشریعۃ الکبریٰ ج ا ص ۴۴)

امام احمد رضا نے عشق مصطفوی کی خوشبو سے ہندو پاک کی فضا کو مشکبار کر دیا۔ دربار حبیب محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مجدد موصوف کو قبولیت حاصل تھی۔ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸ھ-۱۰۵۲ھ)، خاتم الفلاسفہ علامہ فضل حق خیر آبادی (۱۲۱۲ھ-۱۲۷۸ھ) اور امام احمد رضا قادری عشق مجسم تھے۔

مجدد ممدوح، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے اور وفادار غلام تھے۔ ان کے متبعین میں بھی جلوۂ عشق نبوی کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند

مجدد موصوف کے آبا و اجداد علما و صالحین میں سے تھے، وہ ایام طفولیت میں نفیس تربیت سے مرصع ہو کر شعور کی عمر میں داخل ہوئے تو نفس پر قابو یافتہ اور ان کا باطن دربارِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثنا میں خمیدہ سر تھا۔ حضور اقدس صاحب کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا ایک ذرہ بھی کوہِ ہمالہ کو شرمسار کر دیتا ہے، ان کو کتنا ملا، یہ کون بتائے؟ ہاں، یہ راز یقیناً منکشف ہو چکا ہے کہ مجدد موصوف نے اپنی عقل وخرد کے استعمال میں غفلت شعاری سے گریز فرمایا، اور انتہائی دانش مندی کے ساتھ خود کو دربار اعظم سے وابستہ کر دیا۔

اب ماوشما کو کیا کرنا چاہئے؟ ہر مومن پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت لازم ہے۔

{عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ}

(صحیح البخاری ج۱ص ۷- صحیح مسلم جلد اول باب وجوب محبۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ص ۴۹-سنن النسائی باب علامۃ الایمان- سنن ابن ماجۃ باب فی الایمان- مسند احمد بن حنبل ج ۳ص ۱۷۷-سنن الدارمی ج ۲ ص ۳۹۷-المعجم الکبیر للطبرانی ج ۶ ص ۱۸۳-شعب الایمان للبیہقی ج ۲ص ۱۵۰)

(ت) حضور اقدس سرور دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں کا کوئی مومن نہیں ہوگا، یہاں تک کہ میں اس کے والد، اس کی اولاد اور سارے لوگوں سے زیادہ اسے پیارا ہو جاؤں۔

دربار اعظم سے علوم وفنون کا فیضان

(۱) امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے رقم فرمایا: ”مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے کرم سے میری مدد فرماتے اور مجھ پر علم حق کا افاضہ فرماتے ہیں“۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ص ۱۳۱-رضا اکیڈمی ممبئی)

(۲) علامہ عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہاں پوری نے لکھا: ”حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کو اتنے علوم وفنون میں جو کمال حاصل ہوا، اس کا بہت کم حصہ کسبی اور اکثر وبیشتر وہبی ہے“۔ (سیرت امام احمد رضا ص ۱۵-رضوی کتاب گھر دہلی)

توضیح: مجدد گرامی کا ظاہری و باطنی علوم و معارف اور علوم نقلیہ وعقلیہ میں ملکہ راسخہ کے فلک الافلاک تک عروج، بلکہ اکثر علوم عقلیہ میں درجہ اجتہاد تک پرواز حضور اقدس سید الانبیا والمرسلین صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین سے بے انتہا عشق، دربار اعظم میں

حد درجہ مؤدب اور فنافی الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکات سے ہیں۔ ان برکات کے انوار وتجلیات سے سارا عالم اسلام چمک اٹھا، باطل کی ظلمت غائب ہوئی، حق کا اجالا پھیلا، اہل حق کی شان دوبالا اور حقانیت کا جھنڈا بلند و بالا ہوا: فالحمد للہ علیٰ ذلک حمدا دائما

عطائے غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دربار رسالت و دربار غوثیت ہر دو بارگاہ سے مجدد ممدوح کو نوازا گیا۔ بقیۃ السلف عمدۃ الخلف حضرت علامہ سید احمد اشرف فرزند دل بند اعلیٰ حضرت قطب الزماں سید علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہما العزیز نے گذارش کی کہ میں اپنے بھانجے سید محمد اشرفی کو حضور کی خدمت میں تکمیل تعلیم کے لیے حاضر کرنا چاہتا ہوں۔ امام نے جواباً ارشاد فرمایا۔

''سید محمد اشرفی صاحب تو میرے شاہزادے ہیں۔ میرے پاس جو کچھ ہے، وہ انہیں کے جد امجد کا صدقہ و عطیہ ہے''۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ا ص ۳۱۱، ۳۱۲)

اہل تقویٰ کے لیے وہبی علوم

(۱) {وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ—وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ}

(سورہ بقرہ: آیت ۲۸۲)

(ت) اور اللہ سے ڈرو، اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

(کنز الایمان)

(۲) {وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى} (سورہ مریم: آیت ۷۶)

(ت) اور جنہوں نے ہدایت پائی، اللہ انہیں اور ہدایت بڑھائے گا۔ (کنز الایمان)

(۳) {وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰهُمْ} (سورہ محمد: آیت ۱۷)

(ت) اور جنہوں نے راہ پائی، اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمائی، اور ان کی

پرہیزگاری انہیں عطا فرمائی۔ (کنز الایمان)

(۴) حافظ محمد بن ابراہیم الکلاباذی (م ۳۸۰ھ) نے لکھا کہ حدیث میں ہے:

{مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ}

(معانی الاخبار ج ۱ ص ۱۰۰)

(ت) جس نے اپنے علم پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا علم عطا فرمائے گا جو وہ نہیں جانتا۔

(۵) حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد اصفہانی (۳۳۶ھ-۴۳۰ھ) نے تحریر فرمایا:

{مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ فَتَحَ اللّٰهُ لَهُ مَا لَا يَعْلَمُ} (حلیۃ الاولیا ج ۶ ص ۱۶۳)

(۶) امام تاج الدین سبکی شافعی (۷۲۷ھ-۷۷۱ھ) نے رقم فرمایا:

{مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللّٰهُ عِلْمَ مَا لَمْ يَعْلَمْ}

(طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۶ ص ۲۹۰)

(۷) {مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبَهُ} (معانی الاخبار ج ۱ ص ۱۰۲)

(ت) جس نے اپنے علم پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو روشن فرما دے گا۔

توضیح: علامہ محمد طاہر گجراتی فتنی (۹۱۰ھ-۹۸۶ھ) نے تحریر فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے، لیکن موضوع نہیں۔ (تذکرۃ الموضوعات ج ۱ ص ۲۰)

(۸) {ان اولی ما یستنزل به فیض الرحمة الالٰھیة فی تحقیق الواقعات الشرعیة طاعةُ اللّٰه عزوجل والتمسک بحبل التقوٰی- قال اللّٰه تعالٰی {وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ} ومن اعتمد علٰی رأیه وذهنه فی استخراج دقائق الفقه وکنوزه وهو فی المعاصی حقیق بانزال الخذلان علیه، فقد اعتمد علٰی ما لایعتمد علیه} (البحر الرائق کتاب القضاء ج ۶ ص ۲۸۶- رد المحتار کتاب القضاء ج ۵ ص ۳۵۹ -درر الاحکام شرح مجلۃ الاحکام ج ۴ ص ۵۶۴)

(ت) سب سے بہتر جس سے واقعات شرعیہ کی تحقیق میں رحمت الٰہی کے نزول فیض

کو طلب کیا جائے، وہ طاعت الٰہی اور تقویٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنا ہے۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ سے ڈرو، اور اللہ تعالیٰ تمہیں علم عطا فرمائے گا اور جس نے فقہی دقائق اور اس کے خزانوں کے استخراج میں اپنے علم وعقل پر اعتماد کیا اور وہ گناہوں میں ڈوبا ہوا، اپنے اوپر خذلان الٰہی کے نزول کا مستحق ہو تو اس نے اس پر اعتماد کیا جس پر اعتماد نہیں کیا جاتا۔

اپنی ذات پر فتویٰ: اعلیٰ حضرت کا تقویٰ

امام اہل سنت متبع شرع تھے۔ شریعت کی پابندی کا دوسرا نام تقویٰ ہے۔ آپ کی تقویٰ شعاری کا ایک واقعہ درج ذیل ہے۔ ملک العلما نے تحریر فرمایا:

''رمضان ۱۳۳۹ھ میں اعلیٰ حضرت قبلہ بھوالی میں تشریف رکھتے تھے۔ اس وجہ سے کہ فرائض الٰہیہ کی عظمت اعلیٰ حضرت کا قلب ایسا محسوس کرتا تھا جو اولیائے کاملین کا مخصوص حصہ ہے۔ گوناگوں امراض اور فراوان ضعف سے یہ طاقت نہ رکھتے تھے کہ موسم گرما میں روزہ رکھ سکیں، اس لیے آپ نے اپنے حق میں یہ فتویٰ دیا تھا کہ پہاڑ پر سردی ہوتی ہے، وہاں روزہ رکھ لینا ممکن ہے تو روزہ رکھنے کے لیے وہاں جانا استطاعت کی وجہ سے فرض ہو گیا۔ اسی فتویٰ کی بنا پر اعلیٰ حضرت متعدد سال سے آخر شعبان کو بھوالی تشریف لے جاتے تھے، اور رمضان کے روزے پورے فرما کر عید کا چاند دیکھتے ہی بریلی شریف تشریف لے آیا کرتے، اور نماز عید الفطر بریلی شریف اپنی مسجد میں ادا فرمایا کرتے تھے۔ چناں چہ اس سنہ میں بھی حضور کوہ بھوالی ماہ رمضان المبارک شریف میں تشریف رکھتے تھے''۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۳ ص ۲۹۰: امام احمد رضا اکیڈمی بریلی)

قطب الارشاد کا جنازہ

محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید محمد میاں اشرفی کچھوچھوی (۱۸۹۴ء-۱۹۶۱ء) شاگرد اعلیٰ حضرت قدس سرہما العزیز نے ماہ شوال المکرم ۱۳۷۹ھ میں بمقام ناگ پور (مہاراشٹر)

''جشن ولادت امام احمد رضا'' کے موقع پر اپنے خطبہ صدارت میں فرمایا:

''میں اپنے مکان پر تھا اور بریلی کے حالات سے بے خبر تھا۔ میرے حضور شیخ المشائخ اعلیٰ حضرت شاہ سید علی حسین اشرفی میاں قدس سرہ العزیز وضو فرما رہے تھے کہ یکبارگی رونے لگے۔ یہ بات کسی کو سمجھ میں نہ آئی کہ کیا کسی کیڑے نے کاٹ لیا ہے۔ میں آگے بڑھا تو فرمایا کہ بیٹا! میں فرشتوں کے کاندھے پر قطب الارشاد کا جنازہ دیکھ کر رو پڑا ہوں۔ چند گھنٹے بعد بریلی کا تار ملا (اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر) تو ہمارے گھر میں کہرام پڑ گیا''۔ (ماہنامہ المیزان (بمبئی) کا امام احمد رضا نمبر: مارچ ۱۹۷۶ء ص ۲۵۹)

جو کوئی بھی ''قطب الارشاد'' ہوگا، وہ یقیناً متقی ہوگا۔ اس تفصیل کا مقصد صرف یہ ہے کہ اہل تقویٰ کو دربار خدا اور سول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے بہت سی نعمتیں عطا کی جاتی ہیں۔ اب ہمیں بھی کچھ پانا ہے تو تقویٰ اور عشق نبوی اختیار کرنا چاہئے۔

وصال اعلیٰ حضرت قدس سرہ القوی

بروز جمعہ دو بج کر اڑتیس منٹ پر 25: صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق 28: اکتوبر ۱۹۲۱ء کو آپ واصل الی اللہ ہوئے، اور علوم وفنون کا بیش بہا تحفہ اپنے وارثین ومتبعین کے لیے چھوڑ گئے۔ ان کی وفات پر ایک صدی گذر گئی، پھر بھی ان کی کتابوں کی ضرورت جیسی کل تھی، ویسی آج بھی ہے۔ مجدد موصوف کا مقبرہ محلہ سوداگران (بریلی شریف) میں مرجع عوام وخواص ہے۔ ہر سال 25: صفر المظفر کو انتہائی شان وشوکت کے ساتھ عرس کا پروگرام منعقد ہوتا ہے۔ لاکھوں زائرین شریک عرس ہوتے ہیں۔ آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں، لیکن ان کی تحریریں ہماری صالح رہنمائی کر رہی ہیں: جزاہ اللہ تعالیٰ عن المسلمین خیر الجزاء: آمین

تأثر گرامی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں کچھوچھوی

امام اہل سنت کے تلمیذ وخلیفہ صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی

(۱۸۷۸ء-۱۹۴۸ء) نے سال ۱۹۲۵ء میں شہر مراد آباد (یو پی) میں ''آل انڈیا سنی کانفرنس'' منعقد فرمایا۔اسی کانفرنس کے خطبہ صدارت میں قطب الزماں اعلیٰ حضرت سید علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی قدس سرہ العزیز (۱۲۶۶ھ-۱۳۵۵ھ) نے فرمایا:

''سرزمین بریلی پر ایک حق گو، حق پرست اور حق شناس ہستی تھی جس نے بلا خوف لومۃ لائم اعلان حق کے لیے میدان جہاد میں قدم رکھ دیا اور قوم کے تفرقوں سے بے پرواہ ہو کر اپنی اس شان امامت وتجدید کو عرب وعجم پر روشن کر دیا جس کی عظمت کے سامنے اعدائے دین کے کلیجے تھراتے رہتے ہیں۔میرا اشارہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد مأۃ حاضرہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ہے، جن کے فراق نے میرے بازو کو کمزور کر دیا اور مسلمانوں کو جن کی وفات نے بے کس وناتواں کر دیا''۔

(خطبات علمائے اہل سنت ج ا ص ۱۰: برکاتی کتاب گھر اسلامیہ مارکیٹ بریلی)

مختلف علوم وفنون سے شرعی احکام کی توضیح وتفہیم

امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز بے شمار علوم وفنون سے واقف وآشنا تھے، اور بہت سے علوم وفنون میں انہیں کمال حاصل تھا۔مجدد گرامی نے مختلف علوم وفنون کو شرعی احکام ومسائل کی تفہیم وتوضیح کا ذریعہ بنایا۔اس سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ ایک فقیہ ومجتہد کے لیے علوم شرعیہ کے ساتھ علوم عربیہ ودیگر علوم وفنون سے آگاہ ہونا بھی ضروری ہے، جیسا کہ اسلامی کتابوں میں بھی اس کی وضاحت موجود ہے، اور مجتہد کے شرائط میں یہ تفصیل مرقوم ہوتی ہے۔

امام ممدوح کے طریق کار سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ مسائل شرعیہ واحکام اسلامیہ کی توضیح وتنقیح کے لیے قرآن وحدیث کے علاوہ دیگر علوم وفنون کو بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔عموماً فقہائے اسلام دلائل شرعیہ کو تحریر فرما دیتے ہیں، لیکن امام موصوف نے شرعی دلائل کے ساتھ دیگر علوم وفنون کے اصول وقوانین کو بھی احکام شرعیہ کی تائید وتقویت کے لیے استعمال فرمایا

ہے۔اس طرز استدلال سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ احکام اسلامیہ کے لیے دلائل شرعیہ ہی اصل ہیں، لیکن تائید وتقویت کے لیے دیگر علوم وفنون سے بھی مدد لی جاسکتی ہے، اور مسائل دینیہ کی تحقیق و تنقیح اور توضیح وتشریح کے لیے دیگر علوم وفنون معاون ثابت ہوتے ہیں۔

امام احمد رضا قادری قدس سرہ العزیز نے اپنے فتاویٰ وتصانیف میں حسب موقع مسائل شرعیہ کی توضیح وتحقیق کے لیے بہت سے ادبی وعقلی علوم وفنون کو خدمت دین سے متعلق فرمادیا اور ان علوم وفنون کی روشنی میں اسلامی مسائل کو ثابت فرمایا ہے اور دیگر علما و محققین کو بھی اس کی ترغیب دی ہے۔آپ نے علم سائنس سے متعلق رقم فرمایا:

''سائنس یوں مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو تاویلات دوراز کار کر کے سائنس کے مطابق کردیا جائے۔یوں تو معاذ اللہ اسلام نے سائنس قبول کی، نہ کہ سائنس نے اسلام۔وہ مسلمان ہوگی تو یوں کہ جتنے اسلامی مسائل سے اسے خلاف ہے، سب میں اسلامی مسئلہ روشن کیا جائے۔دلائل سائنس کو مردود وپامال کردیا جائے۔جابجا سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلہ کا اثبات ہو، سائنس کا ابطال واسکات ہو''۔(نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان ص ۴۴-فتاویٰ رضویہ ج ۱۲ص ۲۸۸-رضا اکیڈمی ممبئی)

ہدایت مجدد اسلام

''جہاں اختلافات فرعیہ ہوں جیسے باہم حنفیہ وشافعیہ وغیرہما فرق اہل سنت میں، وہاں ہرگز ایک دوسرے کو بُرا کہنا جائز نہیں''۔(الملفوظ ج ۱ص ۴۶-قادری کتاب گھر بریلی)

عہد حاضر کے وہ مجاہدین جن کی فطرت میں رب تعالیٰ نے حدود اسلام وسنت کے تحفظ وبقا اور رد بد مذہباں کا جوہر ودیعت فرمایا ہے، ان میں سے بعض افراد خانہ جنگیوں کی طرف رخ موڑ لیے۔اے کاش! یہ سپاہیان اسلام، سرحدوں پر واپس جاکر فروغ سنیت کے لیے دفاعی خدمات انجام دیتے تو مذہب ومسلک کو قوت فراہم ہوتی۔

مجدد گرامی پاسبانی حرمتِ الٰہی عزوجل وتحفظِ ناموسِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل ''العلماء ورثۃ الانبیاء'' کی شعاعوں سے منور ہو کر کائناتِ عالم کے لیے شمع فروزاں بن گئے، جن سے عالم اسلام روشنی پا رہا ہے۔ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔

کراماتِ اعلیٰ حضرت

ملک العلما علامہ ظفر الدین محدث بہاری نے حیات اعلیٰ حضرت (ج ۳ ص ۱۴۵ تا ۲۶۷: امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف) میں مجدد گرامی کی ایک سو چھتیس کرامتوں کو تحریر فرمایا۔ اعلیٰ حضرت کی کرامت عظمیٰ یہ کہ انہوں نے کروڑوں مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت فرمائی۔ آج تک ان کی تحریریں اہل اسلام کی صالح قیادت ورہنمائی کر رہی ہیں۔

تلامذہ کی عزت افزائی

(۱) امام اہل سنت نے حضور محدث اعظم ہند کچھوچھوی کے بارے میں فرمایا:

''سید محمد اشرفی صاحب تو میرے شاہزادے ہیں۔ میرے پاس جو کچھ ہے، وہ انہیں کے جد امجد کا صدقہ وعطیہ ہے''۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۱۴- امام احمد رضا اکیڈمی)

(۲) صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی کے بارے میں فرمایا:

''یہاں موجودین میں تفقہ جس کا نام ہے، وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پایئے گا''۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۱۴ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی)

(۳) ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری کے بارے میں فرمایا:

(۱) سنی خالص مخلص نہایت صحیح العقیدہ ہادی مہدی ہیں (۲) عام درسیات میں بعونہ تعالیٰ عاجز نہیں (۳) مفتی ہیں (۴) مصنف ہیں (۵) واعظ ہیں (۶) مناظرہ بعونہ تعالیٰ کر سکتے ہیں (۷) علمائے زمانہ میں علم توقیت سے تنہا آگاہ ہیں۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ا ص ۲۲۴ - امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف)

(۴) رسالہ الاستمداد میں اپنے بہت سے خلفا و تلامذہ کا تذکرہ اشعار میں فرمایا۔

رضویات کے معمار اول

ملک العلما حضرت علامہ ظفر الدین بہاری (۱۸۸۰ء-۱۹۶۲ء) رضویات کے معمار اول ہیں۔انہوں نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کا مفصل حیات نامہ بارہ سال کی مدت میں چار ضخیم جلدوں میں تحریر فرمایا۔چاروں جلدیں ''حیات اعلیٰ حضرت'' کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔جامعہ رضویہ منظر اسلام (بریلی شریف) بھی ان کی ہی کاوشوں سے سال ۱۳۲۲ھ مطابق ۱۹۰۴ء میں وجود میں آیا۔

حضرت علامہ ظفر الدین بہاری موضع رسول پور میجرا ضلع نالندہ (بہار) کے متوطن تھے۔ آپ امام اہل سنت کے مشہور اور عزیز تلامذہ میں سے تھے۔آپ کا سلسلہ نسب حضور سیدنا غوث اعظم بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔آپ کے مورث اعلیٰ ،فاتح بہار حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی (الشہید :۷۵۳ھ) ہیں۔ملک بیا غازی ، سلطان محمد شاہ تغلق بادشاہ ہند (۱۲۹۰ء-۱۳۵۱ء) کی شاہی فوج کے سپہ سالار اعلیٰ تھے۔

ملک بیا غازی،سلطان محمد شاہ تغلق (م ۷۵۲ھ) کے عہد میں سال ۷۴۰ھ مطابق ۱۳۳۹ء میں غزنی (افغانستان) سے وارد ہند ہوئے ،اور سلطان محمد شاہ تغلق کی شاہی فوج میں شامل ہو گئے۔سلطان محمد شاہ تغلق نے آپ کو صوبہ بہار فتح کرنے کے لیے شاہی لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجا۔صوبہ بہار کی فتح یابی کے بعد بادشاہ نے آپ کو صوبہ بہار کا حاکم مقرر کیا۔آپ ''ملک بیو'' کے لقب سے متعارف ہیں۔آپ کے بعد آپ کی اولاد امجاد صوبہ بہار کی حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہی۔

ہماری کتاب ((کشف الاسرار فی مناقب فاتح بہار)) اور ((تذکرۂ فاتح بہار)) میں حضرت ملک بیا غازی کے تفصیلی حالات مرقوم ہیں۔وکی پیڈیا میں بھی تفصیل مرقوم ہے:

Syed Ibrahim Mallick Baya-Wikipedia

مجدد صدی دوازدہم حضرت علامہ قاضی محب اللہ بہاری صاحب سلم العلوم ومسلم الثبوت ،الملقب بہ فاضل خاں (م ۱۱۱۹ھ-۱۷۰۷ء) متوطن :موضع کڑاہ (نالندہ: بہار)، ملک العلما حضرت ظفر الدین محدث بہاری، الملقب بہ فاضل بہار (۱۸۸۰ء-۱۹۶۲ء) متوطن میجرا (پٹنہ: بہار)، سیف المجاہدین غیظ المنافقین حضرت مولانا عبدالشکور شمسی رضوی (م ۱۴۰۸ھ-۱۹۸۷ء) وسراج ملت حضرت علامہ سید سراج اظہر رضوی (ممبئی) متوطن :موضع بین (نالند: بہار) حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی کی اولاد کرام میں سے ہیں۔

بیرسٹر محمد یونس (۱۸۸۴ء-۱۹۵۲ء) متوطن: پنہرا، سوڑھی (پٹنہ : بہار) سابق وزیر اعلی بہار، پروفیسر عبد الباری (۱۸۹۲ء-۱۹۴۷ء) متوطن: کنسوا، شاہ آباد (جہان آباد: بہار)، پریسڈنٹ ٹاٹا ورکرس یونین، جمشید پور (ٹاٹا)، لیڈر کانگریس پارٹی وڈپٹی اسپیکر آف بہار اسمبلی (۱۹۳۷ء)، پروفیسر ابوبکر احمد حلیم (۱۸۹۷ء-۱۹۷۵ء) متوطن :ارکی (جہان آباد: بہار) سابق پرووائس چانسلر مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) وسابق وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی وکراچی یونیورسٹی (پاکستان)، پروفیسر مختار الدین احمد آرزو (۱۹۱۷ء-۲۰۱۰ء) سابق صدر شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ) اسی خانوادہ سے تعلق رکھتے تھے۔حضرت علامہ ڈاکٹر حسن رضا خاں (پٹنہ) نے تحریر فرمایا کہ خطیب مشرق علامہ مشتاق احمد نظامی (۱۹۲۲ء-۱۹۹۰ء) بھی اسی قوم کے نامور فرزند تھے۔اس قوم کی اکثریت پٹنہ، جہان آباد، گیا، نوادہ، مونگیر، نالندہ وغیرہ میں آباد ہے۔ بہت سے لوگ تقسیم ہند کے وقت پاکستان جابسے۔

برطانوی گورنمنٹ کے عہد میں بہار کے اولین وزیر اعلیٰ بیرسٹر محمد یونس (مدت وزارت علیا: ۳: ماہ، یکم اپریل ۱۹۳۷ء تا ۳۰: جون ۱۹۳۷ء، پارٹی: مسلم انڈیپنڈنٹ پارٹی) نے اپنی سیاسی پارٹی ''مسلم انڈیپنڈنٹ پارٹی'' {Muslim Independent Party} سال ۱۹۳۶ء میں تشکیل دی ،اورامارت شرعیہ (پٹنہ) کے بانی قاضی سجاد سے بھی اس میں سیاسی تعاون لیا۔ مسٹر یونس کے سبب خاندان ملک رفتہ رفتہ امارت شرعیہ سے قریب ہوتا گیا۔چوں کہ یہ صاحب

ثروت لوگ تھے، اس لیے امارت شرعیہ نے بھی انہیں اپنے قریب کرنا شروع کیا اور بہت سے بچوں کو دینی تعلیم کے لیے دیوبند میں داخل کر دیا۔اس طرح قوم ملک پر بدمذہبیت مسلط ہوگئی۔

آج خانوادہ ملک کے پنچانوے فیصد افراد یا اس سے بھی زائد بدمذہبیت کے شکار ہیں۔ قوم ملک کو امارت شرعیہ (پٹنہ) (قائم شدہ:۱۹۲۱ء) نے اپنے دام تزویر میں پھنسالیا۔اب اس قوم کی اکثریت، وہابیت ودیوبندیت سے منسلک ہے۔

فاتح بہار کا مقبرہ قصبہ بہار شریف میں پیر پہاڑی پر ہے۔مقبرہ کی عالی شان تعمیر سلطان ہند فیروز شاہ تغلق (۱۳۰۹ء-۱۳۸۸ء) نے کی۔ بادشاہ کی جانب سے تعمیری امور کے نگراں، مخدوم بہار حضرت شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری (۶۶۱ھ-۷۸۲ھ) تھے۔

ملک بیا غازی کی آل واولاد اپنے مورث اعلیٰ کے خطاب کی نسبت سے سید کی بجائے ''ملک'' کے لقب سے متعارف ہیں۔اسی خاندانی خطاب کی مناسبت سے امام اہل سنت نے بوقت فراغت علامہ ظفر الدین بہاری کو''ملک العلما'' کا خطاب عطا فرمایا۔

(حیات ملک العلماص ۱۴:انجمن برکات رضاممبئی)

فاتح بہار سید ابراہیم ملک بیا غازی، حضور غوث اعظم بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کرام میں سے ہیں۔ملک العلمانے اپنی مشہور روزگار تالیف ''حیات اعلیٰ حضرت'' کے دیباچہ میں ملک بیا غازی کا تذکرہ فرمایا، اور ملک بیا غازی کا درج ذیل نسب نامہ تحریر فرمایا:

''حضرت سید ابراہیم ملک بیا غازی عرف ملک بیوشہید بن حضرت سید ابوبکر (کہ مسکن و مزار شاں مقام بت نگراست واز غزنی بفاصلہ سہ فرسنگ بجانب شرق واقع است) بن سید ابو القاسم عبد اللہ بن سید محمد فاروق بن سید ابومنصور عبد السلام بن سید عبد الوہاب بن غوث الثقلین وغیث الکونین حضرت سیدنا الشیخ محی الدین عبد القادر حسنی حسینی جیلانی قدست اسرارہم ونفعنا اللہ ببرکاتہم''۔(دیباچہ حیات اعلیٰ حضرت)

امارت شرعیہ (پٹنہ) کے تبلیغی اثرات کے سبب خانوادہ ملک کے اکثر لوگ وہابی ودیوبندی ہوگئے، اور رفتہ رفتہ یہ لوگ وہابیت میں انتہائی سخت ہوگئے۔قوم ملک کے وہابیوں نے ربیع

الاول ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۹۸۷ء میں حضرت مولانا عبد الشکور شمسی گیاوی کو شہید کر دیا۔ بروز جمعہ 13: ربیع الاول ۱۴۰۸ھ مطابق 6: نومبر ۱۹۸۷ء بعد عصر آپ واصل الی اللہ ہوئے۔

بنا کردند خوشا رسمے بخاک وخون غلطیدن   خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مولانا عبد الشکور شمسی رضوی قدس سرہ العزیز موضع بھنور (ضلع نوادہ: بہار) کے متوطن تھے۔آپ شمس العلماء رئیس المتکلمین حضرت علامہ قاضی شمس الدین جعفری رضوی جون پوری (۱۹۰۵ء-۱۹۸۱ء) (مؤلف قانون شریعت) کے اجلہ تلامذہ میں سے تھے۔

آپ کلکتہ سے اپنے گاؤں آرہے تھے،ادھر گاؤں کے وہابیہ مکمل تیاری میں تھے،انہیں آپ کی آمد کی خبر ہو چکی تھی۔وہابیہ آپ کی آمد کی خبر سن کر راستے میں ندی کے پاس چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے۔ان وہابیوں نے راستے میں ندی کے پاس آپ کو شہید کر دیا۔

مولانا شہید حق گو، بے باک،متصلب سنی، جری و بہادر اور بارعب شخصیت کے حامل تھے۔آپ کے دم قدم سے گاؤں وعلاقے میں سنیت کی بہار تھی۔وہابیوں نے سوچا کہ اگر آپ کو قتل کر دیا جائے تو پھر گاؤں سے سنی مذہب کا نام ونشان ختم ہو جائے گا۔سازش میں علاقے کے وہابیہ بھی شریک تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے مولانا شہید کے احباب واقارب نے نو ماہ کے اندر ہی یکم محرم الحرام ۱۴۰۹ھ مطابق 14: اگست ۱۹۸۸ء کو مولانا شہید کے قاتل کو گولیوں اور بموں سے قیمہ بنا کر ہلاک کر دیا۔جہاں کہیں یہ خوش خبری گئی، سننے والے خوشی سے جھوم اٹھے۔وہابیوں کو دنیا میں ذلت اور آخرت میں عذاب کے علاوہ کچھ بھی نہ ہاتھ لگا۔

اللہ تعالیٰ مولانا شہید کے درجات ومراتب میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے: آمین بجاہ النبی الامین علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ وعلماء ملتہ وشہداء محبتہ اجمعین

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم: وجندہ العظیم

باب سوم

تبحر علمی اور کثرت علوم وفنون

(۱) مشہور مؤرخ عبدالحیٔ رائے بریلوی (۱۲۸۶ھ-۱۳۴۱ھ- ۱۸۶۹ء-۱۹۲۳ء) سابق ناظم ندوہ (لکھنو) نے لکھا:

{کَانَ عَالِمًا مُتَبَحِّرًا کَثِیْرَ الْمُطَالَعَةِ وَاسِعَ الْاِطِّلَاعِ،لَهٗ قَلَمٌ سَیَّالٌ وَفِکْرٌ حَافِلٌ فِی التَّالِیْفِ}(نزہۃ الخواطر ج ۸ص ۴۱-حیدرآباد: ہند)

(ت) وہ وسیع علم رکھنے والے کثیر المطالعہ متبحر عالم تھے،تالیف وتصنیف میں انہیں تیز رفتار قلم اور جامع فکر عطا ہوئی تھی۔

(۲){یَنْدُرُ نَظِیْرُهٗ فِیْ عَصْرِهٖ فِی الْاِطِّلَاعِ عَلَی الْفِقْهِ الْحَنَفِیِّ وَجُزْئِیَّاتِهٖ ،یَشْهَدُ بِذٰلِکَ مَجْمُوْعُ فَتَاوَاهُ وَکِفْلُ الْفَقِیْهِ الْفَاهِمِ فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ الَّذِیْ اَلَّفَهٗ فِیْ مَکَّةَ}(نزہۃ الخواطر ج ۸ص ۴۱-حیدرآباد: ہند)

(ت) ان کے عہد میں فقہ حنفی اور اس کے جزئیات کے علم میں ان کا مماثل نہیں پایا جاتا۔ان کا مجموعہ فتاویٰ (فتاویٰ رضویہ) اور کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (جسے مکہ معظّمہ میں تالیف کیا) اس پر گواہ ہیں۔

علمائے متاخرین میں امام احمد رضا قادری کثرت علوم وفنون میں سرفہرست ہیں۔ان کے علوم وفنون کی تعداد پانچ سو(500) کی سرحد پار کرچکی ہے، جب کہ علمائے متاخرین میں سے کوئی علم وفضل میں اس حد تک نہ پہنچ سکے،اور متقدمین کے عہد میں علوم کے اس قدر فروع نہ تھے۔گرچہ امام سیوطی کی تعداد تصانیف بھی قریباً ایک ہزار ہے،لیکن علوم کی اتنی کثرت مفقود۔

توضیح تلویح میں ہے کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں علم کلام اور علم تصوف،

علم فقہ کی فرع تھے، لیکن پھر دونوں ایک مستقل علم قرار دیئے گئے۔ عہد حاضر میں یہ خیال بھی نہیں گذرتا کہ یہ دونوں "علم فقہ" کے فروع میں سے ہیں۔

علمائے حرم کا استعجاب

سال ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹۰۴ء میں حج دوم کے موقع پر علمائے مکہ معظّمہ نے بعض فقہی اور کلامی مسائل میں آپ سے مذاکرہ کیا اور کچھ علمی استفسار کیے، جن کا جواب آپ نے انتہائی محققانہ انداز میں دیا، اسے دیکھ کر علمائے حرم حیران وششدر رہ گئے۔ سابق ناظم ندوۃ العلما (لکھنو) ابوالحسن علی ندوی (۱۳۳۳ھ-۱۴۲۰ھ-۱۹۱۴ء-۱۹۹۹ء) کے والد عبد الحیّ لکھنوی (سابق ناظم ندوۃ العلما لکھنو) نے علمائے حرم کی حیرانی کا ذکر ان لفظوں میں کیا۔

{اعجبوا بغزارة علمه وسعة اطلاعه على المتون الفقهية والمسائل الخلافية وسرعة تحريره و ذكائه} (نزہۃ الخواطر ج ۸ ص ۴۱-حیدر آباد ہند)

(ت) علمائے عرب ان کی کثرت علم اور متون فقہیہ اور مسائل خلافیہ پر ان کی وسعت اطلاع اور ان کی سرعت تحریر اور ان کی ذہانت کو دیکھ کر تعجب میں پڑ گئے۔

سرعت تحریر

مؤرخ رحمان علی خاں نے لکھا: "۱۲۹۶ھ، ۱۸۷۸ء میں پہلی بار حج بیت اللہ کے لیے والد ماجد کے ہمراہ تشریف لے گئے۔ قیام مکہ معظّمہ کے دوران شافعی عالم حسین بن صالح جمال اللیل ان سے بے حد متأثر ہوئے اور تحسین وتکریم کی۔ موصوف نے اپنی تالیف "الجواہر المضیۃ" کی عربی شرح لکھنے کی فرمائش کی، چنانچہ مولوی احمد رضا خاں نے صرف دو روز میں اس کی شرح تحریر فرمادی، اور اس کا تاریخی نام "النیرۃ الوضیئۃ فی شرح الجواہر المضیۃ" (۱۲۹۶ھ، ۱۸۷۸ء) رکھا۔ بعد میں تعلیقات وحواشی کا اضافہ کر کے اس کا تاریخی

نام ''الطرۃ الرضیۃ علی النیرۃ الوضیۃ'' (۱۳۰۸ھ؍۱۸۹۰ء) تجویز کیا''۔
(تذکرہ علمائے ہند ص ۱۶-نولکشور لکھنو: فارسی نسخہ)

پروفیسر مسعود احمد مجددی (۱۹۳۰ء-۲۰۰۷ء) نے لکھا کہ امام احمد رضا قادری نے ''الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ'' مکہ معظمہ میں صرف ساڑھے آٹھ گھنٹے میں تحریر فرمائی تھی۔
(امام احمد رضا اور عالم اسلام ص ۷۰-ادارہ مسعودیہ کراچی)

حاشیہ نگاری میں منفرد طرز

ملک العلما محدث بہاری نے تحریر فرمایا: ''میں شیر بیشہ اہل سنت ناصر دین وملت سیف اللہ المسلول مولانا ابو الوقت شاہ محمد ہدایت الرسول صاحب لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ کا مقولہ نہیں بھولتا، بلکہ ہر وقت یاد آتا ہے۔ جب میں نے اعلیٰ حضرت اور بعض معاصرین اعلیٰ حضرت محشی کتب کثیرۂ درسیہ میں فرق دریافت کیا۔ فرمایا: میاں! ان دونوں کا کیا مقابلہ؟ اعلیٰ حضرت کے حواشی خود ان کے افاضات و افادات ہوتے ہیں اور ان حضرات کی مثال وہی ہے۔ بیٹھا بنیا کیا کرے، اِس کوٹھی کا دھان اُس کوٹھی میں۔ اُس کوٹھی کا دھان اِس کوٹھی میں۔ کسی کتاب کی چند شرحیں، چند حواشی آگے رکھ کر کچھ اِس سے کچھ اُس سے لے کر ایک شرح لکھ ڈالی''۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۳۰-امام احمد رضا اکیڈمی بریلی)

وعظ وخطابت

ملک العلما نے تحریر فرمایا: ''ایک مرتبہ حضور پرنور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت تاج الفحول محب الرسول مولانا شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس شریف میں بدایوں تشریف لے گئے۔ وہاں صبح 09: بجے سے 03: بجے تک کامل چھ گھنٹے سورہ والضحیٰ پر حضور کا بیان ہوا، پھر فرمایا کہ اسی سورہ مبارکہ کی کچھ آیات کریمہ کی تفسیر میں اسی (۸۰) جز رقم فرما کر چھوڑ دیا، اور فرمایا کہ اتنا وقت کہاں سے لاؤں کہ پورے کلام پاک کی تفسیر لکھ سکوں''۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ا ص ۹۷: قادری کتاب گھر بریلی شریف)

حفظ قرآن کریم

حضرت ملک العلما محدث بہاری نے تحریر فرمایا کہ بعض لوگ عدم واقفیت کی وجہ سے آپ کے القاب وآداب لکھتے وقت حافظ لکھ دیا کرتے۔ یہ دیکھ کر آپ نے حفظ قرآن مجید کا ارادہ فرمالیا۔ آپ قوی الحافظہ اور اعلیٰ ذہانت والے تھے۔ رمضان کے مہینے میں ہر دن ایک پارہ یاد کر لیتے، اور اس کو نماز تراویح میں پڑھتے۔ اس طرح تیس دنوں میں آپ نے تیسوں پارے یعنی مکمل قرآن شریف حفظ فرمالیا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا:

''بحمد اللہ میں نے کلام پاک بالترتیب بکوشش یاد کرلیا اور یہ اس لیے کہ ان بندگان خدا کا کہنا غلط ثابت نہ ہو''۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ا ص ۳۶: قادری کتاب گھر بریلی شریف)

تاریخ گوئی

ملک العلما نے تحریر فرمایا: ''عالم الغیب والشہادہ علیم وخبیر جل جلالہ نے اپنی قدرت کاملہ سے اعلیٰ حضرت کو جملہ کمالات انسانی کو جو ایک ولی اللہ یکتائے زمانہ میں ہونی چاہئیں، بروجہ کمال جمع فرما دیا تھا۔ جس وصف کمال کو دیکھئے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے اسی میں تمام عمر صرف فرما کر اس کو حاصل فرمایا ہے، اور اس میں کمال پیدا کیا ہے، حالانکہ تحقیق سے معلوم ہوتا کہ یہ محض منت عظمیٰ ونعمت کبریٰ ہے۔ ایک ادنیٰ توجہ سے زیادہ اس کی طرف کبھی صرف نہیں فرمائی۔ ازاں جملہ تاریخ گوئی ہے۔ اس میں وہ کمال اور ملکہ حاصل تھا کہ انسان جتنی دیر میں کوئی مفہوم لفظوں میں ادا کرتا ہے، اعلیٰ حضرت اتنی ہی دیر میں بے تکلف تاریخی مادے اور جملے فرمایا کرتے تھے، جس کا بہت بڑا ثبوت حضور کی کتابوں میں اکثر وبیشتر کا تاریخی نام اور وہ ایسا چسپاں کہ بالکل مضمون کتاب کی توضیح وتفصیل کرنے والا

جس کا مفصل بیان ذکر تصنیفات میں ملاحظہ سے گذرے گا"۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۴۱: قادری کتاب گھر بریلی شریف)

علم تکسیر میں مہارت

ملک العلما علامہ سید ظفر الدین بہاری جب مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ (پٹنہ) میں مدرس تھے، وہاں ایک شاہ صاحب وہاں آیا جایا کرتے تھے اور وہ علم تکسیر سے واقف تھے۔ ان کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ملک العلما علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا:

"میں نے ان شاہ صاحب سے پوچھا کہ جناب مربع کتنے طریقہ سے بھرتے ہیں؟ بہت فخریہ فرمایا۔ سولہ طریقے سے۔ میں نے کہا۔ بس: اس پر فرمایا، اور آپ؟ میں نے کہا کہ گیارہ سو باون طریقے سے۔ بولے۔ سچ! میں نے کہا کہ جھوٹ کہنا ہو تو کیا لاکھ دو لاکھ کا عدد مجھے معلوم نہ تھا، گیارہ سو باون کی کیا خصوصیت تھی؟ کہا۔ میرے سامنے بھر سکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ ضرور، بلکہ میں نے بھر کر رکھ دیا ہے۔ آج چار بجے میرے ساتھ دریاپور چلیں۔ مولانا مقبول احمد خاں صاحب کو بھی میں دعوت دیتا ہوں۔ وہیں ناشتہ چائے چلے۔ وہ کتاب میں حاضر کر دوں گا۔ ایک ہی نقش ہے جو اتنے طریقوں سے بھرا ہوا ہے، جس میں کوئی ایک دوسرے طریقے سے ملتا ہوا نہیں۔ پوچھا۔ کن سے سیکھا؟ میں نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کا نام لیا۔ حضرت کے معتقد تھے۔ نام سن کر ان کو یقین ہو گیا، مگر پوچھا کہ: اور اعلیٰ حضرت کتنے طریقوں سے بھرتے ہیں؟ میں نے کہا تئیس سو (2,300) طریقے سے۔ کہا کہ آپ نے اور کیوں نہیں سیکھا؟ میں نے کہا وہ تو علم کے دریا نہیں، سمندر ہیں۔ جس فن کا ذکر آیا، ایسی گفتگو فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ عمر بھر اسی علم کو سیکھا اور اسی کی کتب بینی فرمائی ہے۔ ان کے علوم کو میں کہاں تک حاصل کر سکتا ہوں؟"

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۶۳: قادری کتاب گھر بریلی شریف)

علم توقیت کی مہارت

ملک العلمارقم طراز ہیں: ''ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت بدایوں تشریف لے گئے۔ حضرت تاج الفحول محبّ الرسول مولانا شاہ عبدالقادر صاحب قادری برکاتی معینی قدس سرہ العزیز کے یہاں مہمان تھے۔ مدرسہ قادریہ مسجد خرما میں خود حضرت تاج الفحول امامت فرماتے۔ جب فجر کی تکبیر شروع ہوئی تو حضرت مولانا عبدالقادر صاحب نے اعلیٰ حضرت عالم اہل سنت فاضل بریلی کو امامت کے لیے آگے بڑھا دیا۔ اعلیٰ حضرت نے نماز فجر کی امامت کی اور قرأت اتنی طویل فرمائی کہ مولانا عبدالقادر صاحب کو بعد سلام شک ہوا کہ آفتاب تو طلوع نہیں ہوگیا۔ مسجد سے نکل نکل کر لوگ آفتاب کی جانب دیکھنے لگے۔ یہ حال دیکھ کر اعلیٰ حضرت نے فرمایا کہ آفتاب نکلنے میں ابھی 3: منٹ 48: سیکنڈ باقی ہیں۔ یہ سن کر لوگ خاموش ہوگئے''۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ص ۱۶۱- قادری کتاب گھر بریلی شریف)

تاج الفحول حضرت علامہ عبدالقادر بدایونی (۱۲۵۳ھ-۱۳۱۹ھ) نے امام اہل سنت کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ''وہ ہیئت وتوقیت جانتے، منٹ منٹ کی خبر رکھتے ہیں''۔

(حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ص ۱۶۱: قادری کتاب گھر بریلی)

سائنس اور اسلام

امام احمد رضا قادری علوم شرعیہ کے ساتھ علوم معقولات میں بھی درجہ اجتہاد پر فائز تھے ،اس کے باوجود وہ علوم عقلیہ سے متاثر نہ ہوئے۔ خلاف اسلام سائنسی تحقیقات کا بھی رد وتعاقب فرمایا۔ آپ نے ایک سائنسی سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا۔

''سائنس یوں مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو تاویلات دور از کار کر کے سائنس کے مطابق کر دیا جائے۔ یوں تو معاذ اللہ اسلام نے سائنس قبول کی، نہ کہ سائنس نے اسلام

۔وہ مسلمان ہوگی تو یوں کہ جتنے اسلامی مسائل سے اسے خلاف ہے،سب میں اسلامی مسئلہ روشن کیا جائے۔دلائل سائنس کو مردود و پامال کر دیا جائے۔جابجا سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلہ کا اثبات ہو۔سائنس کا ابطال واسکات ہو"۔(نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان ص۳۴-فتاویٰ رضویہ ج۱۲ص ۲۸۸:رضا اکیڈمی ممبئی)

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ   سرمہ ہے میری آنکھوں کا خاک مدینہ ونجف

نعت گوئی وشاعری

ڈاکٹر تنظیم الفردوس پاکستانی نے سال ۲۰۰۳ء میں "اردو نعتیہ شاعری میں مولانا احمد رضا کی انفرادیت واہمیت" کے موضوع پر کراچی یونیورسٹی (پاکستان) سے پی،ایچ،ڈی کی ڈگری حاصل کی۔تھیسس (Theses) کے مقدمہ میں انہوں نے امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کو صنف شاعری میں اقبال،غالب ومیر انیس کے مماثل قرار دیا۔محترمہ رقم طراز ہیں۔

"In my point of viwe Maulana Ahmad Raza Khan is one of the famous poets like Meer Anees, Ghagib and Iqbal who has not only given the artistic excellence but a novel diction of linguistic arrangments, phraseogy and reference in Urdu language".(page 1)

نظم میں اصناف بلاغت اور محسنات شعریہ کا استعمال

امام احمد رضا قادری نے اصناف نظم میں درج ذیل محسنات شعریہ واصناف بلاغت کا استعمال فرمایا ہے۔حسن ظاہر کے ساتھ آپ کی منظومات میں حسن باطن بھی ہے۔آپ نے

آیات قرآنیہ واحادیث مقدسہ کے مفاہیم کو اپنی نظموں میں جمع فرمادیا ہے۔

(۱)صنعت استعارہ (۲)صنعت تشبیہ (۳)صنعت مبالغہ (۴)صنعت اقتباس (۵) صنعت تضاد (۶) صنعت تلمیح (۷) صنعت تلمیع (۸) صنعت حسن تعلیل (۹) صنعت تجاہل عارفانہ (۱۰) صنعت تجنیس کامل (۱۱) صنعت تجنیس ناقص (۱۲) صنعت مراعاۃ النظیر (۱۳) صنعت ترصیع (۱۴) صنعت مقابلہ (۱۵) صنعت مستزاد (۱۶) صنعت لف ونشر (۱۷) صنعت تضمین (۱۸) صنعت تشبیہ (۱۹) صنعت مرصعہ (۲۰) صنعت تنسیق الصفات (۲۱) صنعت اتصال تربیعی (۲۲) صنعت مقلوب مستوی (۲۳) صنعت مقلوب کل (۲۴) صنعت حسن طلب (۲۵) صنعت ترجیع بند (۲۶) صنعت مسمط (۲۷) صنعت عزل الشفتین (۲۸) صنعت ایہام (۲۹) صنعت اشتقاق (۳۰) صنعت شبہ اشتقاق (۳۱) صنعت سیاق الاعداد۔ (فن شاعری اور حسان الہند ص ۱۱۲ تا ۲۴۷)

علوم وفنون میں ایجادات واضافات

امام احمد رضا قادری علوم نقلیہ میں ید طولیٰ رکھنے کے ساتھ بے شمار علوم عقلیہ میں درجہ اجتہاد پر فائز تھے۔ ماضی قریب میں ان کا مماثل ونظیر نہیں۔ صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی سابق شیخ الجامعہ: الجامعۃ الاشرفیہ (مبارکپور) نے مجدد ممدوح سے متعلق تحریر فرمایا:

{وَمُصَنَّفَاتُهُ فِيْ كُلِّ فَنٍّ اَقْوٰى شَاهِدٍ عَلٰى تَبَحُّرِهٖ بَلْ اِيْجَادُهٗ كَثِيْرًا مِنَ الْقَوَاعِدِ وَالْمَبَادِيْ فِيْ مُخْتَلِفِ الْفُنُوْنِ}

(حدوث الفتن ص ۱۶۷-المجمع الاسلامی مبارکپور)

(ت) ہر علم وفن میں ان کی تصانیف ان کے تبحر علمی پر قوی گواہ ہیں، بلکہ مختلف علوم میں ان کے بہت سے ایجادی قواعد ومبادی ہیں۔

علوم وفنون کے بحرِ اعظم

ملک العلما علامہ ظفر الدین بہاری علوم منقولات ومعقولات میں امام اہل سنت کے وارث وامین قرار پائے۔ استاذ گرامی مجدد موصوف کے علم توقیت کے ذکر میں رقمطراز ہیں۔

(۱){وَالْعَلَّامَةُ ظَفَرُالدِّیْنِ اَحْمَدُ اَخَذَ ھٰذَا الْفَنَّ مِنَ الْعَلَّامَةِ اَحْمَدَ رِضَا کَمَا اَخَذَ مِنْہُ عُلُوْمًا کَثِیْرًا جَعَلَتْہُ مُبَرَّزًا عَلٰی اَقْرَانِہٖ}(حدوث الفتن ص ۱۶۷)

ترجمہ: علامہ ظفر الدین بہاری نے اس فن کو امام احمد رضا قادری سے حاصل کیا، جیسا کہ انہوں نے بہت سے علوم ان سے حاصل کیا، جن علوم نے انہیں اپنے معاصرین پر بلند رتبہ بنا دیا۔

(۲) ملک العلما فاضل بہار نے مجدد گرامی کے علم وفضل سے متعلق فرمایا:

''وہ تو علم کے دریا نہیں، سمندر ہیں۔ جس فن کا ذکر آیا، ایسی گفتگو فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ عمر بھر اسی علم کو سیکھا اور اسی کی کتب بینی فرمائی ہے۔ ان کے علوم کو میں کہاں تک حاصل کر سکتا ہوں''۔ (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ص ۲۶۰)

تعداد تصانیف

ڈاکٹر مسعود احمد مظہری پاکستانی (۱۹۳۰ء-۲۰۰۸ء) نے تحریر فرمایا: ''امام احمد رضا کے وصال کے بعد تحقیق سے معلوم ہوا کہ تصانیف کی تعداد ایک ہزار سے بھی متجاوز ہے''۔

(امام احمد رضا اور عالم اسلام ص ۷۳-ادارہ مسعودیہ کراچی)

ایک ہزار میں سے دو سو کتابیں عربی میں، بقیہ فارسی واردو میں ہیں۔ (ایضاً ص ۷۹)

تصانیف کی نوعیت

بعض تصانیف ایسی ہوتی ہے کہ قاری کو بہت سے جدید افادات سے روشناس کراتی

ہے۔مجدد ممدوح کی تمام تصانیف اسی نوع کی ہیں۔

علامہ محمد احمد مصباحی رقم طراز ہیں:{ولا یخلوا کتاب للشیخ احمد رضا من افادات بدیعة وابتکارات مدهشة وایرادات مشکلة وحلول مستقیمة لم یسبق الیها–اما الفقه والکلام والعلوم الدینیة فقد اشتهر نبوغه فیها وبلغ صیته الآفاق–واعترف به الاعداء والاصدقاء}(حدوث الفتن ص ۱۶۷)

ترجمہ:امام احمد رضا قادری کی کوئی کتاب نادر افادات، حیرت انگیز ایجادات، مشکل اعتراضات اور ان کے صحیح حل سے خالی نہیں کہ ان کی جانب کسی نے سبقت نہیں کی،لیکن علم فقہ،علم کلام اور دینی علوم تو ان علوم میں ان کی مہارت مشہور ہے،اور ان کی شہرت اطراف عالم تک جا پہنچی،اور مخالفین وموافقین نے اس کا اعتراف کیا۔

علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی چریاکوٹی نے تحریر فرمایا:''یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کل کتنی کتابیں تصنیف کیں؟ایک اندازہ ہے کہ تعلیقات وحواشی کو لے کر کل کتابوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہوگی،جن بعض تعلیقات وحواشی بہت مختصر بھی ہیں، لیکن بلحاظ کیفیت وہ دوسروں کے لمبے چوڑے حواشی پر بھاری ہیں۔محض زیادہ لکھنا اور زیادہ حوالہ جات جمع کر دینا اور ضخامت کو بڑھا دینا کمال نہیں۔سرکار اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے حواشی ہوں یا تعلیقات یا بعض بہت مختصر رسائل،جن کو بھی دیکھا جائے،ان کی شان ہی الگ ہے۔ جو تحقیق وتطبیق اور ترتیب وتہذیب اعلیٰ حضرت کے وہاں ہے،وہ کہیں اور نظر نہیں آتی۔

کسی مسئلے پر جہاں دو،ایک دلائل اور حوالوں سے زیادہ عام طور سے امید نہیں کی جاتی،وہاں جب کبھی اعلیٰ حضرت دلائل وبراہین کا انبار لگانے پر آئے ہیں تو طبیعت عش عش کر اٹھتی ہے،وجدان جھوم جھوم جاتا ہے۔سچ کہا ہے کسی کہنے والے نے کہ مسائل ومراسم ومعمولات پر لوگ عمل پیرا تو تھے،مگر ان کی پشت پر دلائل کا انبار لگا دینے کا فریضہ جس ذات

گرامی نے باحسن وجوہ انجام دیا، اس کا نام امام احمد رضا ہے، جس نے مخالف کے منہ بند کر دیئے اور ان کے بے بنیاد اعتراضات ہوا کر دکھائے"۔ (المصنفات الرضویہ ص ۱۲)

تمام تصانیف دستیاب نہیں

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کی تمام تصانیف وتالیفات دستیاب نہیں ہیں، اس لیے ان کے جملہ علوم وفنون پر واقف ہونا دشوار ہے۔ آپ کی بہت سی تصانیف ضائع ہو چکی ہیں۔ علامہ عبدالمبین نعمانی مصباحی چریا کوٹی نے تحریر فرمایا:

"النہی الاکید ۱۳۰۵ھ کی تصنیف ہے۔ اس میں اس تحریر کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس سے قبل کوئی مجموعہ رسائل "البارقۃ الشارقہ" کے نام سے تیار ہوا تھا، جس میں کلام وعقائد کے موضوع پر متعدد رسائل تھے، جو بالکل غائب ہے، آج تک اس مجموعے کا کچھ پتہ نہیں۔ چوں کہ یہ مجموعہ رسائل بدمذہبوں کے رد کے لیے خاص تھا، اس لیے ممکن ہے کہ مخالفین نے چابک دستی وفریب دہی سے اس کو غائب کر دیا ہو۔ مخالفین ومعاندین نے جو کیا، وہ تو علیحدہ ہے، خود بعض قریبی لوگوں کی غفلت یا حوادث کی وجہ سے بھی اعلیٰ حضرت کی بہت سی قیمتی تصانیف ضائع ہو گئیں۔

راقم الحروف سے ایک بزرگ نے فرمایا۔ مزار اعلیٰ حضرت کے سامنے مسجد رضا سے مغرب والا مکان منہدم ہو گیا تھا، جس میں بہت سے مخطوطات اور کتب ضائع ہو گئیں۔ بہت ساری کتابیں سرقہ کی نذر ہو گئیں۔ نااہلوں نے بہت سی کتابوں کو ردی سمجھ کر ضائع کر دیا۔ بہت سی کتابیں بعض لوگ شائع کرنے کی غرض سے لے گئے، پھر نہ انہیں شائع کیا، نہ واپس۔

ہنگامہ تقسیم ہند کی وجہ سے پورے ملک میں جو افراتفری مچی تھی، ظاہر ہے اس سے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا خاندان بھی یقیناً متاثر ہوا، اور ایسے موقع پر بھی کچھ کتابیں ضائع ہوئی ہوں گی، اس لیے یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے کل کتنی کتابیں تصنیف

کیں؟ ایک اندازہ ہے کہ تعلیقات وحواشی کو لے کر کل کتابوں کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہوگی''۔

(المصنفات الرضویہ ص ۱۱،۱۲: المجمع الاسلامی مبارکپور اعظم گڈھ یوپی)

تادم تحریر امام اہل سنت کی تمام کتب ورسائل کے نام بھی معلوم نہ ہو سکے ہیں۔ آخری خبر یہ ہے کہ ماہر رضویات علامہ عبد الستار ہمدانی نے آٹھ سو انہتر (869) تصانیف کے نام جمع کیے ہیں۔ (مولانا احمد رضا خاں کی عربی زبان وادب میں خدمات: ڈاکٹر محمود حسین بریلوی ص ۲۳۵: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

اکثر علوم وفنون میں علمی یادگار

امام اہل سنت نے انسٹھ (59) علوم وفنون کی اجازت علمائے حرمین طیبین کو دی، اور رقم فرمایا کہ ہم نے ان تمام علوم وفنون کی بڑی کتابوں پر حواشی لکھے ہیں۔

(الاجازات الرضویہ ص ۳۰۹)

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم:: والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم:: وآلہ العظیم

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم : : نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم : : وجندہ العظیم

باب چہارم

علوم وفنون کی تعداد

میری حالیہ تحقیق کے مطابق امام اہل سنت کو پانچ سو (500) سے زائد علوم وفنون کا علم وادراک حاصل تھا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ مزید تحقیق کرنے پر مزید علوم وفنون سے متعلق معلومات حاصل ہوسکتی ہیں، خصوصاً علوم معقولات میں ان کے مزید علوم وفنون کا انکشاف ہو سکتا ہے۔ 21: علوم آپ نے اپنے والد ماجد علامہ نقی علی خاں سے اور بعض علوم، دیگر اساتذۂ کرام سے حاصل کیا تھا اور اکثر علوم وفنون ذاتی مطالعہ سے حاصل ہوئے تھے۔ یہ ایک خداداد نعمت ہے جو عشق نبوی کی برکت سے انہیں میسر آئی۔

فہرست علوم وفنون از مجدد اسلام

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز سال ۱۳۲۳ھ-۱۹۰۵ء میں جب دوسرے حج کے لیے گئے تو حرمین طیبین کے علمائے کرام نے آپ سے مختلف علوم وفنون کی سند واجازت طلب فرمائی، آپ نے انہیں تحریری اجازت عطا فرمائی۔ امام اہل سنت نے علمائے حرمین طیبین کے لیے جو سند اجازت تحریر فرمائی ہے، وہ دو رسالوں میں جمع کی گئی ہیں۔

(۱) الاجازات الرضویۃ لمبجل مکۃ البہیہ (۲) الاجازات المتینۃ لعلماء مکۃ والمدینہ

ان دو رسالوں میں درج ذیل انسٹھ (59) علوم وفنون کا تذکرہ موجود ہے۔

(ف ۱) (۱) علم قرآن (۲) علم حدیث (۳) اصول حدیث (۴) فقہ حنفی (۵) فقہ جملہ مذاہب (۶) اصول فقہ (۷) جدل مہذب (۸) علم تفسیر (۹) علم العقائد والکلام (۱۰) علم نحو (۱۱) علم صرف (۱۲) علم معانی (۱۳) علم بیان (۱۴) علم بدیع (۱۵) علم منطق (۱۶) علم

مناظرہ (۱۷) فلسفہ (علم الحکمہ) (۱۸) علم تکسیر (ابتدائی) (۱۹) علم ہیئت (ابتدائی) (۲۰) عمم حساب (ابتدائی) (۲۱) علم ہندسہ (ابتدائی)

(**ف،۲**) (۲۲) علم قرأت (۲۳) تجوید (۲۴) تصوف (۲۵) سلوک (۲۶) اخلاق (۲۷) اسماء الرجال (۲۸) سیر (۲۹) تواریخ (۳۰) علم اللغۃ (۳۱) ادب مع جملہ فنون۔

(**ف،۳**) (۳۲) ارثماطیقی (۳۳) علم جبر و مقابلہ (۳۴) حساب ستینی (۳۵) لوغارثمات (۳۶) علم التوقیت (۳۷) علم المناظر وعلم المرایا الحرفہ (۳۸) علم الاکر (۳۹) زیجات (۴۰) مثلث کروی (۴۱) مثلث مسطح (۴۲) ہیئت جدیدہ (۴۳) علم مربعات (۴۴) علم جفر (۴۵) علم زائچہ۔

(**ف،٤**) (۴۶) علم الفرائض (۴۷) منتہیٰ علم الحساب (۴۸) منتہیٰ علم الھیئۃ (۴۹) منتہیٰ عمم الہندسہ (۵۰) منتہیٰ علم التکسیر ☆ (۵۱) نظم عربی (۵۲) نظم فارسی (۵۳) نظم ہندی (اردو نظم) (۵۴) نثر عربی (۵۴) نثر فارسی (۵۶) نثر ہندی (اردو نثر) (۵۷) خط نسخ (۵۸) خط نستعلیق (۵۹) تلاوت قرآن مع التجوید (فن اجراء قواعد تجوید)

(الاجازات الرضویہ ص۲۹۹ تا ۳۱۵ - الاجازات المتینہ ص۳۰۱ تا ۳۱۵)

(سوانح اعلیٰ حضرت ص۹۱،۹۲ - امام احمد رضا اور عالم اسلام ص۳۱ تا ۳۳)

فہرست کا تجزیہ

(۱) مذکورہ بالا ترتیب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کی تحریر کردہ ترتیب ہے۔

(۲) امام موصوف نے علم المناظر وعلم المرایا کو ایک علم شمار فرمایا ہے۔ اگر ان دونوں کو جداگانہ اور مستقل علم شمار کیا جائے تو 59: کی بجائے 60: علوم ہوں گے۔

(۳) امام اہل سنت نے کل (59) علوم کا چار فہرستوں میں ذکر کیا ہے۔ ہر فہرست کے امتیاز کے لیے (**ف**) کا نشان لگا دیا گیا ہے۔

(۴) مذکورہ بالا فہرست امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کی تعلیم کے اعتبار سے ہے۔

(۵) فہرست اول میں مذکور (21) علوم اپنے والد ماجد مفتی نقی علی خاں بریلوی سے حاصل کیے، اوراس کے علاوہ علوم وفنون ذاتی مطالعہ سے میسر آئے۔

(۶) فہرست دوم میں ان دس علوم وفنون کا ذکر ہے، جن کی اجازت انہیں اکابر علماومشائخ مثلاً حضرت شیخ سید شاہ آلِ رسول مارہروی (م ۱۲۹۷ھ-۱۸۷۹ء)، شیخ العلما حضرت شیخ احمد بن زینی دحلان مکی (م ۱۲۰۰ھ-۱۸۸۱ء)، مفتی احناف حضرت شیخ عبدالرحمن سراج مکی (۱۳۰۱ھ-۱۸۸۳ء)، سید حسین بن صالح جمل اللیل مکی (۱۳۰۲ھ-۱۸۸۴ء) وشیخ ابوالحسین احمد نوری (۱۳۴۲ھ-۱۹۰۶ء) علیہم الرحمۃ والرضوان سے حاصل ہوئی۔

(۷) فہرست سوم میں چودہ علوم ایسے ہیں جن کو امام اہل سنت نے کسی استاذ سے حاصل نہیں کیا، بلکہ فضل الٰہی سے ذاتی مطالعہ کے ذریعہ حاصل ہوئے۔

(۸) فہرست چہارم میں بھی ان چودہ علوم کا ذکر ہے، جو امام اہل سنت کو فضل الٰہی وذاتی مطالعہ سے حاصل ہوئے۔

(۹) امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے علوم وفنون کی جدید فہرست درج ذیل ہے۔

علوم وفنون کی فہرست جدید

اس باب میں فن تقاسیم العلوم کے اعتبار سے امام اہل سنت کے علوم وفنون کی جدید فہرست مرقوم ہے۔اس فہرست میں اصلی وفرعی ہردوقسم کے علوم کا تذکرہ ہے۔

باب پنجم میں صرف فرعی علوم کی فہرست مرقوم ہے۔باب چہارم میں دوسوستاون اور باب پنجم میں تین سو آٹھ علوم وفنون کی فہرست ہے۔باب ہشتم اور باب ششم میں امام اہل سنت کی تصانیف واقوال کی روشنی میں علوم وفنون کا اثبات کیا گیا ہے۔باب ہفتم میں ایک سو اٹھتر علوم وفنون کی تعریفات مرقوم ہیں۔

فہرست جدید

علوم شرعیہ

علم قرآن وفروع علم قرآن

(۱)علم القرآن (۲)حفظ القرآن المجید (۳)علم التفسیر (۴)اصول التفسیر (۵)علم تاویل القرآن (۶)علم آداب کتابۃ المصحف (۷)علم مخارج الحروف (۸) علم القرأۃ (۹)علم التجوید (۱۰)علم الوقوف (۱۱) تلاوۃ القرآن مع التجوید (فن اجرائے قواعد التجوید)

(۱۲)علم الجفر والجامعۃ (۱۳)علم التکسیر (۱۴)علم الزائرجہ (۱۵)علم الرقٰی (۱۶)علم الکسر والبسط (۱۷)علم الاوفاق/علم اعداد الوفق (۱۸)علم الاسماء الحسنٰی (۱۹)علم دفع مطاعن القرآن (۲۰)علم التصرف بالاسم الاعظم (۲۱)تفسیر القرآن بالقرآن (۲۲)تفسیر القرآن بالاحادیث (۲۳)تفسیر الآیات الکونیہ۔

علم حدیث وفروع علم حدیث

(۲۴)علم الحدیث (۲۵)علم اصول الحدیث (علم اصطلاح الحدیث)(۲۶)علم شرح الحدیث (۲۷)علم تخریج الاحادیث (۲۸)علم درایۃ الحدیث (۲۹)علم دفع الطعن عن الحدیث (۳۰)علم تلفیق الحدیث (۳۱)علم تاویل اقوال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۳۲)علم رموز الحدیث (۳۳)علم اسماء الرجال (۳۴)علم الجرح والتعدیل (۳۵) علم مدارج طبقات الحدیث (۳۶)علم الشمائل النبویۃ (۳۷)علم الخصائص النبویہ (۳۸)علم صلوۃ الحاجات (۳۹) علم المواعظ (۴۰)علم الترغیب والترہیب (۴۱)علم الآثار (۴۲)علم الادعیۃ والاوراد (۴۳)علم الطب النبوی (۴۴)علم المغازی (۴۵)علم الزہد والورع۔

علم فقہ وفروع علم فقہ

(۴۶) الفقہ الحنفی (۴۷) الفقہ المالکی (۴۸) الفقہ الشافعی (۴۹) الفقہ الحنبلی (۵۰) علم الفرائض (۵۱) علم حکم الشرائع (۵۲) علم القضاء (۵۳) علم الفتاوی (۵۴) علم آداب الآثار (۵۵) علم اسرار الاحکام (علم اسرار الدین)

علم اصول فقہ وفروع علم اصول فقہ

(۵۶) علم اصول الفقہ (۵۷) علم القواعد الفقہیۃ (۵۸) رسم المفتی (۵۹) علم النظر (۶۰) علم المناظرۃ (علم آداب البحث) (۶۱) علم الجدل (الجدل الفقہی) (۶۲) علم مراتب کتب الفقہ۔

علم عقائد وفروع علم عقائد

(۶۳) علم العقائد والکلام (۶۴) علم آداب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۶۵) علم الفضائل النبویہ (۶۶) علم مقالات الفرق (۶۷) علم الخلاف (الجدل العقدی) (۶۸) احیاء السنۃ (۶۹) رد البدعات والمنکرات۔

فروع علم خلاف

(۷۰) رد دیوبندیہ (مقلد وہابیہ) (۷۱) رد اہل حدیث (۷۲) رد ابن تیمیہ حرانی (۷۳) رد اسماعیل دہلوی (۷۴) رد طیب عرب مکی رامپوری (۷۵) رد نذیر حسین دہلوی (۷۶) رد گنگوہی (۷۷) رد تھانوی (۷۸) رد نانوتوی (۷۹) رد قادیانیہ (۸۰) رد صلح کلیت (۸۱) رد نیچری (۸۲) رد روافض (۸۳) رد تفضیلیہ (۸۴) رد نواصب (۸۵) رد مفسقہ (۸۶) رد مجسمہ (۸۷) رد متصوفہ (۸۸) رد اہل قرآن (۸۹) رد ندوہ کمیٹی (۹۰) رد نصاریٰ (۹۱) رد ہنود (۹۲) رد آریہ (۹۳) رد عقائد فلاسفہ۔

توضیح: علم الخلاف کے بہت سے فروع ہیں۔اس کتاب میں 24: فروع کا بیان ہے ۔ملک العلما نے علم خلاف کی ہر ایک فرع کو"اَلْمُجْمِلُ الْمُعَدّ دُ لِتَالِیْفَاتِ الْمُجَدِّدِ" میں ایک علم شمار فرمایا ہے۔ملک العلما کی جدول سوانح اعلیٰ حضرت (ص ۹۴) پر منقول ہے۔ یہ جدول حیات اعلیٰ حضرت (ج ۲: امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف) میں بھی موجود ہے۔

علم باطن وفروع علم باطن

(۹۴) علم الباطن (۹۵) علم الکشف (۹۶) علم التصوف (۹۷) علم السلوک (۹۸) علم وحدۃ الوجود (۹۹) علم آداب النبوۃ (۱۰۰) علم الاخلاق (۱۰۱) علم التسخیر (علم العزائم)

علوم ادبیہ

(☆) علوم البلاغۃ (۱۰۲) علم المعانی (۱۰۳) علم البیان (۱۰۴) علم البدیع (۱۰۵) عم النحو (۱۰۶) علم الصرف (۱۰۷) علم الاشتقاق (۱۰۸) علم اللغۃ (۱۰۹) النقد الادبی (۱۱۰) عم العروض (۱۱۱) علم القوافی (۱۱۲) علم قرض الشعر (۱۱۳) علم الخطابۃ (۱۱۴) علم مبادی الشعر (۱۱۵) عم مبادی الانشاء (۱۱۶) علم الانشاء (۱۱۷) علم الشعر (۱۱۸) علم ضروب الامثال

(۱۱۹) فن حاشیہ نویسی (۱۲۰) علم موضوعات العلوم واسماء الکتب (علم قوائم الکتب والفنون) (۱۲۱) علم السیر (۱۲۲) علم التواریخ (۱۲۳) علم اخبار الانبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام (۱۲۴) عم اسرائیلیات (۱۲۵) علم حکایات الصالحین (۱۲۶) علم تاریخ الخلفا (۱۲۷) علم المناقب (۱۲۸) عم تاریخ عمرانیات (علم تاریخ عمران العالم) (۱۲۹) علم الانساب (۱۳۰) فن تاریخ گوئی۔

علوم خطیہ

(۱۳۱) خط نسخ (۱۳۲) خط نستعلیق (۱۳۳) خط شکستہ (۱۳۴) خوش خطی (علم تحسین

الحروف)(۱۳۵)علم خط العروض(۱۳۶)علم املاء الخط العربی۔

علم السنہ

(۱۳۷)عربی نظم(۱۳۸)فارسی نظم(۱۳۹)اردو نظم(۱۴۰)عربی نثر(۱۴۱)فارسی نثر (۱۴۲)اردو نثر(۱۴۳)ہندی زبان(اللغۃ الہندیہ)(۱۴۴)سنسکرت زبان(۱۴۵)اردو نحو و صرف(۱۴۶)فارسی نحو وصرف(۱۴۷)مضمون نگاری(۱۴۸)ترجمہ نگاری(۱۴۹)علم محاورات

فہرست مجدد میں نظم عربی،نظم فارسی ونظم ہندی سے ان زبانوں میں نظم نویسی مراد ہے ۔اسی طرح نثر عربی،نثر فارسی ونثر ہندی سے ان زبانوں میں نثر نگاری مراد ہے۔اس طرح تین اضافی فنون باعتبار علم ومعرفت تسلیم کرنے ہوں گے۔ہندی وسنسکرت زبان کا استعمال نظم ونثر میں موجود ہے،لیکن ان زبانوں میں امام موصوف کی مستقل نظم ونثر نہیں۔ممبئ میں ایک بزرگ سے اور بنارس میں ایک پنڈت سے اجنبی زبانوں میں گفتگو کا واقعہ مشہور ہے، لیکن ان زبانوں کا تعین نہ ہوسکا کہ وہ کون سی زبان تھی۔

(۱۵۰)عربی(نظم ونثر)(۱۵۱)فارسی(نظم ونثر)(۱۵۲)اردو(نظم ونثر)

اصناف نظم

(۱۵۳)حمد(۱۵۴)نعت(۱۵۵)منقبت(۱۵۶)قصیدہ(۱۵۷)غزل(۱۵۸) قطعہ(۱۵۹)رباعی(۱۶۰)مثنوی(۱۶۱)مثلث(۱۶۲)مخمس(۱۶۳)مسدس(۱۶۴)فضائل ومناقب اہل بیت(مرثیہ کا متبادل)

علوم عقلیہ

(۱۶۵)علم المیزان(علم المنطق)

(☆)علم الحکمہ (۱۶۶)علم الروح (۱۶۷)علم آداب الدرس۔

فروع علم حکمت

(☆)علم الحکمۃ النظریہ(☆)علم الحکمۃ العملیہ۔

فروع حکمت نظریہ

(۱۶۸)العلم الطبیعی (۱۶۹)علم الریاضی (۱۷۰)العلم الالٰہی۔

فروع علم طبعی

(۱۷۱)علم احکام النجوم (۱۷۲)علم الکیمیا (۱۷۳)علم تعبیر الرؤیا (۱۷۴)علم الطب (۱۷۵)علم الآثار العلویۃ والسفلیہ (۱۷۶)علم الارض (۱۷۷)علم الحیوان (۱۷۸)علم قوس و قزح (۱۷۹)علم الکون والفساد (۱۸۰)علم المعادن (۱۸۱)علم نزول الغیث (۱۸۲)علم النبات (۱۸۳)علم نفسیات (علم الفراسۃ) (۱۸۴)علم حشریات (علم الحشرات) (۱۸۵)علم الحجر۔

فروع علم احکام نجوم

(۱۸۶)علم الاختیارات (۱۸۷)علم الرمل۔

فروع علم طب

(۱۸۸)علم تشریح الابدان (۱۸۹)علم ادویات (علم الصیدلہ) (۱۹۰)علم الباہ۔

فروع علم ریاضی

علم ہیئت وفروع علم ہیئت

(۱۹۱)علم الہیئۃ (۱۹۲)علم الاکر (۱۹۳)علم الزیجات (۱۹۴) علم الاصطرلاب (علم وضع الاصطرلاب) (۱۹۵)علم الادوار و الاکوار (۱۹۶)علم الربع المجیب (علم وضع الربع

المجیب والمقنطرات)(۱۹۷)علم منازل القمر(۱۹۸)علم الآلات الظلیة (۱۹۹)علم القرانات (۲۰۰) علم حساب النجوم (۲۰۱)علم مقادیر العلویات (۲۰۲)علم صور الکواکب (۲۰۳) علم التوقیت (علم المواقیت)(۲۰۴)علم مواقیت الصلوٰۃ (۲۰۵)علم تقویم الکواکب (۲۰۶) علم کیفیۃ الارصاد(۲۰۷)علم جغرافیا(۲۰۸)علم کتابۃ التقاویم(۲۰۹)علم الیوم واللیلہ۔

علم عدد وفروع علم عدد

(۲۱۰)علم العدد (۲۱۱)علم حساب الفرائض (۲۱۲)علم الحساب (۲۱۳)علم الارثماطیقی (۲۱۴)علم الجبر والمقابلہ(۲۱۵)الحساب الستینی (۲۱۶)علم لوغارثمات۔

علم ہندسہ وفروع علم ہندسہ

(۲۱۷)علم الہندسہ (۲۱۸)علم المناظر (۲۱۹) علم المرایا المحرقہ (۲۲۰)علم المساحہ (۲۲۱) علم التعدیل (۲۲۲) علم الاوزان والموازین (۲۲۳)علم البنکامات(۲۲۴)علم الابعاد والاجرام(۲۲۵)علم خلاپیمائی (۲۲۶)علم المثلث (۲۲۷)علم المثلث الکروی (۲۲۸) علم المثلث المسطح (۲۲۹)علم المربعات۔

فروع علم الٰہی

(۲۳۰)علم معرفۃ النفس الملکیہ (۲۳۱)علم معرفۃ النفس الانسانیہ(۲۳۲)علم تقاسیم العلوم

فروع حکمت عملیہ

(۲۳۳)علم السیاسۃ (۲۳۴)علم آداب الکسب والمعاش (علم معاشیات)

علوم جدیدہ

(۲۳۵) جدید سائنس (جدید اکتشافات) (۲۳۶)علم الهیئۃ الجدیدۃ (۲۳۷)علم

ایجادات (۲۳۸) علم موسمیات (۲۳۹) علم الصوت (۲۴۰) علم بین الاقوامی امور (۲۴۱) علم الحرکۃ (۲۴۲) علم شماریات (۲۴۳) علم ساجیات (۲۴۴) علم وبائیات (۲۴۵) علم بینک کاری

علوم قدیمہ وجدیدہ میں ایجادات واضافات

(۲۴۶) منتہیٰ علم الجفر (۲۴۷) منتہیٰ علم المربعات (۲۴۸) منتہیٰ علم الهیئۃ الجدیدۃ (۲۴۹) منتہیٰ علم الریاضی (۲۵۰) منتہیٰ علم الحکمۃ النظریہ (۲۵۱) منتہیٰ علم الزیجات والتقاویم (۲۵۲) منتہیٰ عم التوقیت (۲۵۳) منتہیٰ علم النجوم (۲۵۴) منتہیٰ علم الحساب (۲۵۵) منتہیٰ عم الھیئۃ (۲۵۶) منتہیٰ علم الہندسہ (۲۵۷) منتہیٰ علم التکسیر۔

توضیح: مرقومہ بالا علوم میں مجدد موصوف نے جدید قواعد ایجاد فرمایا ہے۔ ''منتہیٰ'' کے لفظ سے انہیں قواعد واضافات اور اعلیٰ تحقیقات کی طرف اشارہ ہے۔ آپ نے متقدمین کے بہت سے ضعیف نظریات کی تردید کی اور جدید اضافہ فرمایا۔

فہرست جدید میں مذکورہ علوم میں سے بعض علوم اصول میں سے ہیں اور بعض فروع میں سے۔ عہد حاضر میں جامعات اور یونیورسٹیز میں قوت انسانیہ کی قلت استعداد کی وجہ سے بہت سے فروعی علوم کو مستقل علم کا درجہ دیا جارہا ہے، یہاں تک کہ فروعی علوم میں تکثیر وتنویع اس قدر ہورہی ہے کہ حد بندی ایک مشکل امر ہے۔ بعض علوم فرعیہ کو عہد ماقبل میں بھی مستقل عم کی حیثیت دی گئی۔ اسی طرح قرآن مجید سے متعلق علوم سو سے زائد اور حدیث سے متعلق علوم سو سے زائد ہیں، اس اعتبار سے مجدد موصوف کے علوم وفنون کی تعداد پانچ سو سے زائد ہوگی۔ باب پنجم میں اس کی تفصیل مرقوم ہے۔

علوم وفنون کی تعداد

انسٹھ (59) علوم وفنون کا ذکر امام اہل سنت کے درج ذیل رسالوں میں ہے۔

(۱) الاجازات الرضویۃ لمبجل مکۃ البہیہ (۲) الاجازات المتینۃ لعلماء مکۃ والمدینۃ

مابعد کے محررین ومحققین نے اپنی اپنی تحقیقات کے مطابق اس پر اضافہ کیا۔رسالہ حاضرہ،اضافات کے باب میں سب سے مقدم ہے۔باب چہارم میں بیان کردہ علوم وفنون کی تعداد دوسوستاون (257) ہے۔باب پنجم میں بیان کردہ علوم فرعیہ کی تعداد تین سو آٹھ (308) ہے۔ان تمام کی مجموعی تعداد پانچ سو پینسٹھ(565) ہے۔

یہ امام اہل سنت کے درج ذیل دو قسم کے علوم وفنون کی فہرست ہے۔

(الف)جن علوم وفنون میں ان کی تصانیف یا فتاویٰ موجود ہیں۔

(ب)جن علوم وفنون کے مسائل کا ذکر ان کی زبان وقلم سے ہوا۔

ہم نے اس رسالہ امام اہل سنت کے پانچ سو پینسٹھ علوم وفنون کو مختلف طریقوں سے ثابت کیا ہے۔ان میں بہت سے اصولی علوم بھی ہیں اور کثیر تعداد میں فروعی علوم بھی۔اگر ارباب علم وفضل کو کسی علم یا فن سے متعلق کوئی ایراد ہو تو اطلاع فرمادیں،تاکہ غور وفکر کیا جائے۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم::والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم::وآلہ العظیم

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم: وجندہ العظیم

باب پنجم

باب پنجم میں علم قرآن، علم حدیث اور علم تصوف کے فرعی علوم کا بیان ہے۔ ان تمام کی مجموعی تعداد تین سو آٹھ ہے۔ دو سو ستاون اصلی وفرعی علوم کا ذکر باب چہارم میں ہے۔ اس طرح تمام اصلی وفرعی علوم کی مجموعی تعداد پانچ سو پینسٹھ ہوئی۔ باب ششم میں اضافی علوم قرآنیہ واضافی علوم حدیثیہ کا اثبات ہے۔ فن تصوف کے فرعی علوم کا اثبات باب پنجم ہی میں ہے۔

علوم قرآنیہ کی تفصیل وتوضیح

(۲) قرآن مجید اور علم حدیث سے تعلق رکھنے والے علوم وفنون کی تعداد سو سے زائد ہے۔ امام سیوطی شافعی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) نے اپنی کتاب ''الاتقان فی علوم القرآن'' میں اسّی (80) علوم قرآنیہ کا ذکر فرمایا، اس کے مسائل کو زیب قرطاس فرمایا۔ اسی (80) علوم و فنون کو اسی (80) نوع میں بیان فرمایا اور فرمایا کہ ہر نوع ایک مستقل تصنیف کے مماثل ہے۔

امام جلال الدین سیوطی شافعی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) نے تحریر فرمایا:

{سَمَّیْتُہٗ بِالْاِتْقَانِ فِیْ عُلُوْمِ الْقُرآنِ وَسَتَرٰی فِیْ کُلِّ نَوْعٍ مِنْہُ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَا یَصْلَحُ اَنْ یَکُوْنَ بِالتَّصْنِیْفِ مُفْرَدًا} (الاتقان فی علوم القرآن ج اص ۲۷)

ترجمہ: میں نے اس کا نام ''الاتقان فی علوم القرآن'' رکھا اور ان شاء اللہ تعالیٰ تم اس کی ہر نوع میں دیکھو گے کہ وہ مستقل تصنیف ہونے کے لائق ہے۔

(۲) ''الاتقان فی علوم القرآن'' میں امام سیوطی نے اسی (80) قرآنی علوم کو بیان کیا اور فرمایا کہ بطریق تداخل اس میں تین سو سے زائد علوم کا بیان ہوگیا اور انواع مذکورہ میں سے اکثر نوع پر مستقل تصانیف موجود ہیں۔ امام سیوطی کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

{فَھٰذِہٖ ثَمَانُوْنَ نَوْعًا عَلٰی سَبِیْلِ الْاِدْمَاجِ-وَلَوْ نَوَّعْتَ بِاِعْتِبَارِ مَا اَدْمَجْتُہٗ

فِیْ ضِمْنِهَا لَزَادَتْ عَلَی الثَّلَاثِ مِأْةٍ–وَغَالِبُ هٰذِهِ الْاَنْوَاعِ فِیْهَا تَصَانِیْفُ مُفْرَدَةٌ–وَقَفْتُ عَلٰی کَثِیْرٍ مِنْهَا}(الاتقان فی علوم القرآن ج ا ص ۳۰)

ترجمہ: پس یہ بطریق ادماج اسی نوع ہیں اور اگر تم اس کی تقسیم کرو گے جو میں نے اس میں ضمناً درج کیا تو تین سے زائد ہو جائے گی ،اور ان میں سے اکثر نوع سے متعلق مستقل تصنیف ہے،ان میں سے بہت سی تصانیف سے میں مطلع ہوں۔

(ا)امام سیوطی نے''التحبیر فی علوم التفسیر''میں ایک سو دو (102) قرآنی علوم کا ذکر فرمایا۔(الاتقان فی علوم القرآن ج ا ص ۴۲)

امام احمد رضا قادری نے امام سیوطی کی کتاب''الاتقان فی علوم القرآن'' پر حاشیہ تحریر فرمایا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ محشی کو اصل کتاب میں بیان کردہ علوم وفنون کا علم ضروری ہے ،ورنہ جو اس علم سے ناواقف ہو،اس سے حاشیہ نویسی کیونکر ممکن ہو گی؟

امام احمد رضا قادری کے حواشی خود گواہی دیتے ہیں کہ ان علوم وفنون میں انہیں کافی درک حاصل تھا۔ان کی تحریریں عبقری شخصیات کو بھی حیرت زدہ کر دیتی ہیں۔جو تفصیل کا طلبگار ہو،وہ ان کی تحریروں کو بنظر غائر دیکھے۔ان شاء اللہ تعالیٰ اصل حقائق چمکتے سورج کی طرح روشن ہو جائیں گے۔

بعض اعتقادی،فقہی و دیگر منقولاتی ومعقولاتی مسائل میں متقدمین کی نوع بہ نوع اور ایک دوسری سے متضاد ومتخالف عبارتیں کتابوں میں مرقوم ہیں،انجام کار فیصلے کے لیے امام ممدوح کی تحریروں کی جانب رجوع ناگزیر ہوتا ہے۔اس باب میں قوی العلم محققین کے اعترافات موجود ومشہور ہیں۔اپنوں اور بیگانوں سبھوں نے آپ کے تبحر علمی کا اقرار کیا ہے۔

الحاصل کسی علم وفن کی کتاب پر حاشیہ نگاری کے لیے اس علم وفن سے واقف ہونا لازم ہے۔امام موصوف نے اسلامی وغیر اسلامی علوم فنون کی بہت سی کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے،

بہت سی کتابوں کی شرحیں بھی رقم فرمائیں۔قرآنی علوم کی فہرست محررہ ذیل ہے۔

فروع علم القرآن

(۱)معرفۃ المکی والمدنی من القرآن (۲)معرفۃ السفری والحضری (۳) معرفۃ النہاری واللیلی (۴) معرفۃ الصیفی والشتائی (۵) معرفۃ الفراشی والنومی (۶) معرفۃ الارضی و السمائی (۷) معرفۃ اول مانزل (۸) معرفۃ آخر مانزل (۹) معرفۃ اسباب النزول (۱۰) معرفۃ مانزل علیٰ لسان بعض الصحابۃ (۱۱) معرفۃ ماتکرر نزولہ (۱۲) معرفۃ ماتأخر حکمہ عن نزولہ وماتأخر نزولہ عن حکمہ (۱۳) معرفۃ مانزل مفرقًا ومانزل جمعًا (۱۴) معرفۃ مانزل مشیعًا وما نزل مفردًا (۱۵) معرفۃ ماانزل من القرآن علیٰ بعض الانبیاء ومالم ینزل منہ علیٰ احد قبل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۶) معرفۃ کیفیۃ انزال القرآن (۱۷) معرفۃ اسماء القرآن واسماء سورہ (۱۸) معرفۃ جمع القرآن وترتیبہ (۱۹) معرفۃ عدد سورہ وآیاتہ وکلماتہ وحروفہ (۲۰) معرفۃ حفاظ القرآن ورواتہ (۲۱) معرفۃ العالی والنازل من القرآن (۲۲) معرفۃ المتواتر من القرا ئات (۲۳) معرفۃ المشہور (۲۴) معرفۃ الآحاد (۲۵) معرفۃ الشاذ۔

(۲۶) معرفۃ الموضوع (۲۷) معرفۃ المدرج (۲۸) معرفۃ الوقف والابتداء (۲۹) معرفۃ الموصول لفظًا والمفصول معنًی (۳۰) معرفۃ الامالۃ والفتح ومابینہما (۳۱) معرفۃ الادغام و الاظہار والاخفاء والاقلاب (۳۲) معرفۃ المد والقصر (۳۳) معرفۃ تخفیف الہمزۃ (۳۴) معرفۃ کیفیۃ تحمل القرآن (۳۵) معرفۃ آداب تلاوۃ القرآن (۳۶) معرفۃ غریب القرآن (۳۷) معرفۃ ماوقع فی القرآن بغیر لغۃ الحجاز (۳۸) معرفۃ ماوقع فی القرآن بغیر لغۃ العرب (۳۹) معرفۃ الوجوہ والنظائر (۴۰) معرفۃ معانی الادوات التی یحتاج الیہا المفسر (۴۱) معرفۃ اعراب القرآن (۴۲) معرفۃ قواعد مہمۃ یحتاج المفسر الیٰ معرفتہا (۴۳) معرفۃ المحکم و المتشابہ (۴۴) معرفۃ مقدم القرآن ومؤخرہ (۴۵) معرفۃ خاص القرآن وعامہ (۴۶)

معرفۃ مجمل القرآن ومبینہ (۴۷) معرفۃ ناسخ القرآن ومنسوخہ (۴۸) معرفۃ مشکل القرآن وموہم الاختلاف والتناقض (۴۹) معرفۃ مطلق القرآن ومقیدہ (۵۰) معرفۃ منطوق القرآن ومفہومہ۔

(۵۱) معرفۃ وجوہ مخاطبات القرآن (۵۲) معرفۃ حقیقۃ القرآن ومجازہ (۵۳) معرفۃ تشبیہ القرآن واستعاراتہ (۵۴) معرفۃ معرفۃ کنایات القرآن وتعریضہ (۵۵) معرفۃ الحصر والاختصاص (۵۶) معرفۃ الایجاز والاطناب (۵۷) معرفۃ الخبر والانشاء (۵۸) معرفۃ بدائع القرآن (۵۹) معرفۃ فواصل الآی (۶۰) معرفۃ فواتح السور (۶۱) معرفۃ خواتم السور (۶۲) معرفۃ مناسبۃ الآیات والسور (۶۳) معرفۃ الآیات المتشابہات (۶۴) معرفۃ اعجاز القرآن (۶۵) معرفۃ العلوم المستنبطۃ من القرآن (۶۶) معرفۃ امثال القرآن (۶۷) معرفۃ اقسام القرآن (۶۹) معرفۃ الاسماء والکنٰی والالقاب الواردۃ فی القرآن (۷۰) معرفۃ مبہمات القرآن (۷۱) معرفۃ اسماء من نزل فیہم القرآن (۷۲) معرفۃ فضائل القرآن (۷۳) معرفۃ افضل القرآن وفاضلہ (۷۴) معرفۃ مفردات القرآن (۷۵) معرفۃ خواص القرآن (۷۶) معرفۃ رسوم الخط وآداب کتابۃ القرآن (۷۷) معرفۃ تاویل القرآن وتفسیرہ وبیان شرفہ والحاجۃ الیہ (۷۸) معرفۃ شروط المفسر وآدابہ (۷۹) معرفۃ غرائب التفسیر (۸۰) معرفۃ طبقات المفسرین۔ (الاتقان من علوم القرآن ج اص ۲۷ تا ۳۰)

اضافی علوم القرآن

امام سیوطی کے اضافات

(۱) معرفۃ ماعرف وقت نزولہ (۲) معرفۃ قرائات النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (۳) معرفۃ المسلسل وہذہ متعلقۃ بالسند (۴) معرفۃ المعرب من القرآن (۵) معرفۃ العام الباقی

علیٰ عمومہ (۶) معرفۃ العام المخصوص (۷) معرفۃ العام الذی ارید بہ الخصوص (۸) معرفۃ ماخص فیہ الکتاب السنۃ (۹) معرفۃ ماخصت فیہ السنۃ الکتاب (۱۰) معرفۃ ماعمل بہ واحد ثم نسخ (۱۱) معرفۃ ما کان واجبا علیٰ واحد (۱۲) معرفۃ القول بالموجب (۱۳) معرفۃ الفواصل و الغایات (۱۴) معرفۃ آداب القاری والمقری (۱۵) معرفۃ من یقبل تفسیرہ ویرد (۱۶) معرفۃ تاریخ نزول القرآن۔ (التحبیر فی علوم التفسیر، الاتقان ج ا ص ۲۱ تا ۲۴)

امام زرکشی کے اضافات

(۱) معرفۃ المناسبات بین الآیات (۲) معرفۃ اسرار الفواتح (۳) معرفۃ علیٰ کم لغۃ نزل القرآن (۴) معرفۃ تقسیمہ بحسب سورہ وترتیب السور والآیات وعددہا (۵) معرفۃ کون اللفظ اوالترکیب احسن وافصح (۶) معرفۃ اختلاف الالفاظ بزیادۃ اونقصان (۷) معرفۃ توجیہ القرائات (۸) معرفۃ انہ ہل یجوز فی التصانیف والرسائل والخطب استعمال بعض آیات القرآن (معرفۃ جواز الاقتباس من القرآن) (۹) معرفۃ موہم المختلف (۱۰) معرفۃ حکم الآیات المتشابہات الواردۃ فی الصفات (۱۱) معرفۃ وجوب تواتر القرآن (۱۲) معرفۃ معاضدۃ السنۃ للکتاب (۱۳) معرفۃ اقسام معنی الکلام (۱۴) معرفۃ ماتیسر من اسالیب القرآن (۱۵) معرفۃ احکام القرآن۔ (البرہان فی علوم القرآن للزرکشی ج ا ص ۹ تا ۱۲)

(الف) امام سیوطی کے سولہ اضافات ہیں اور امام زرکشی کے اضافات پندرہ ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد اکتیس (31) ہوئی۔ (16+15=31)

(ب) ذیل کے گیارہ علوم کی شمولیت کے بعد یہ تعداد بیالیس (42) ہوجاتی ہے۔

(ج) فرعی علوم قرآنیہ کی مجموعی تعداد ایک سو بائیس ہوجاتی ہے۔

(80+42=122)

(۱) معرفۃ علل القرائات (۲) معرفۃ الحروف الھجائیۃ من القرآن (۳) معرفۃ

آداب ترجمۃ القرآن (۴)معرفۃ قصص القرآن (۵)معرفۃ نواسخ القرآن (۶)معرفۃ اسباب نسخ القرآن (۷) معرفۃ الآیات الواردۃ فی اثبات العقائد الاسلامیۃ (۸)معرفۃ الاٰیات الواردۃ فی ابطال العقائد الفاسدۃ (۹)معرفۃ مواعظ القرآن وزواجرہ (۱۰)معرفۃ الآیات التی ہی قطعیۃ الدلالۃ علیٰ مدلولاتہا (۱۱)معرفۃ الاٰیات التی ہی ظنیۃ الدلالۃ علیٰ مدلولاتہا۔(متفرق کتب ورسائل)

علوم حدیث کی توضیح وتفصیل

امام احمد رضا قادری نے علم اصول حدیث کی مشہور ومعروف کتاب ''فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث'' کا حاشیہ تحریر فرمایا۔اس کے شارح امام شمس الدین محمد بن عبدالرحمن سخاوی شافعی (۸۳۱ھ-۹۰۲ھ) ہیں اور متن محدث عبدالرحیم بن حسین بن عبدالرحمن بن ابوالفضل اثری شافعی المعروف بہ زین الدین عراقی (۷۲۵ھ-۸۰۶ھ) کا ہے۔

محدث زین الدین عراقی نے حافظ ابن صلاح ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمن کردی شہرُ زُوری شافعی (۵۷۷ھ-۶۴۳ھ) کی مشہور روزگار تصنیف ''مقدمۃ ابن الصلاح'' میں بیان کردہ علوم حدیث کو نظم میں تلخیصاً بیان کیا اور چند علوم کا اضافہ بھی کیا۔

اسی طرح امام اہل سنت نے علم اصول حدیث کی مشہور کتاب ''نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر فی مصلح اہل الاثر'' کا حاشیہ تحریر فرمایا۔یہ متن وشرح دونوں علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ) کی ہے۔

خیال رہے کہ محشی کے لیے ان علوم کا علم لازم ہے جن علوم وفنون کی وہ حاشیہ نگاری کر رہا ہے۔ماقبل میں مجدد موصوف کی طرز حاشیہ نگاری بھی مرقوم ہے کہ آپ کے حواشی آپ کی تحقیقات پر مشتمل ہوتے ہیں، نہ کہ نقول پر جیسا کہ دیگر حاشیہ نویسوں کا شیوہ ہے۔مزید برآں ''منیر العینین فی حکم تقبیل ابہامین'' ودیگر رسائل میں علوم حدیث پر اور ''الفضل الموہبی''

میں اقسام حدیث کی طرز دریافت پر محققانہ ابحاث موجود ہیں،فلیرجع من شاء۔

(۱) حافظ ابن صلاح نے فرمایا: علوم حدیث قابل تنویع ہیں،اس کی کوئی حد نہیں۔ تعداد کی ترقی کے چار اسباب،احوال وصفات رواۃ اور احوال وصفات متن بتایا۔علوم الحدیث کی فہرست کے بعد حافظ ابن صلاح نے تحریر فرمایا۔

{وَذٰلِکَ اٰخِرُھَا–وَلَیْسَ بِاٰخِرِ الْمُمْکِنِ فِیْ ذٰلِکَ–فَاِنَّہٗ قَابِلٌ لِلتَّنْوِیْعِ اِلٰی مَا لَا یُحْصٰی–اِذْ لَا تُحْصٰی اَحْوَالُ رُوَاۃِ الْحَدِیْثِ وَصِفَاتِھِمْ–وَلَا اَحْوَالُ مُتُوْنِ الْحَدِیْثِ وَصِفَاتِھَا–وَمَا مِنْ حَالَۃٍ مِنْھَاوَ لَاصِفَۃٍ اِلَّاوَھِیَ بِصَدَدِ اَنْ تُفْرَدَ بِالذِّکْرِ وَاَھْلِھَا–فَاِذَا ھِیَ نَوْعٌ عَلٰی حِیَالِہٖ} (مقدمۃ ابن الصلاح ص۱۱)

(ت) یہ (یعنی پینسٹھویں نوع) ان میں کی آخری ہے،لیکن اس باب کا ممکن آخر نہیں،اس لیے کہ وہ بے شمار نوع ہونے کے لائق ہے،اس لیے کہ راویان حدیث کے احوال وصفات اور متون حدیث کے احوال وصفات محدود نہیں ہیں اور ان میں کی ہر حالت وصفت اور ان کے متصفین جداگانہ (مستقل) ذکر کیے جانے کا متقاضی ہے،پس وہ احوال وصفات (فی نفسہا) ایک جداگانہ (مستقل) نوع ہیں۔

(۲)علوم الحدیث سو سے زائد ہیں۔حافظ ابوبکر محمد بن موسیٰ حازمی (۵۴۸ھ-۵۸۴ھ) نے اپنے رسالہ ''عجالۃ المبتدی وفضالۃ المنتہی'' میں ایسا ہی فرمایا اور فرمایا کہ طالب علم کو ان میں سے ہر ایک کی کچھ معرفت لازم ہے، کیوں کہ وہ تمام اصول حدیث میں سے ہیں اور فرمایا کہ ان علوم میں سے ہر ایک بجائے خود ایک مستقل علم ہے۔

امام بدرالدین زرکشی شافعی (۷۴۵ھ-۷۹۴ھ) نے حافظ ابوبکر حازمی کی عبارت کو نقل کیا،وہ درج ذیل ہے۔

{لَوْ اَنْفَقَ الطَّالِبُ فِیْہِ عُمْرَہٗ لَمَا اَدْرَکَ نِھَایَتَہٗ لٰکِنَّ الْمُبْتَدِیْ یَحْتَاجُ اَنْ

يَسْتَطْرِفَ مِنْ كُلِّ نَوْعٍ لِاَنَّهَا اُصُوْلُ الْحَدِيْثِ}

(النکت علیٰ مقدمۃ ابن الصلاح للزرکشی ج۱ص ۵۸-اضواء السلف الریاض)

ترجمہ: اگر طالب علم اس میں اپنی عمر خرچ کر دے تو بھی اس کی انتہا کو نہ پا سکے گا، لیکن مبتدی کو ہر قسم کا کچھ حصہ حاصل کرنا ضروری ہے، اس لیے کہ وہ سب اصول حدیث میں سے ہیں۔

(۳) حافظ ابن حجر عسقلانی ایک سو علوم الحدیث مع الاضافہ کو اپنی کتاب ''النکت علیٰ کتاب ابن الصلاح'' میں رقم کرنا چاہتے تھے، لیکن تکمیل سے قبل ہی حیات مستعار کا وقت موعود آ پہنچا، جبکہ ابھی بائیسویں نوع یعنی حدیث مقلوب کی بحث زیر تشریح تھی۔

حافظ عسقلانی نے کتاب مذکور میں تحریر فرمایا:

{قال الحازمی فی کتاب العجالة له: "اعلم ان علم الحدیث یشتمل علیٰ انواع کثیرة تقرب من مأة نوع وکل نوع منها علم مستقل-لو انفق الطالب فیه عمره لما ادرک نهایته"-وقد فتح اللّٰه تعالیٰ بتحریر انواع زائدة علیٰ ما حرره المصنف تزید علیٰ خمسة وثلاثین نوعًا-فاذا اضیفت الی الانواع التی ذکرها المصنف تمت مأة نوع کما اشار الیه الحازمی وزیادة-وقد ذکر شیخنا شیخ الاسلام ابوحفص البلقینی منها فی محاسن الاصلاح له خمسة انواع-وزاد علیه بعض تلامذته (الزر کشی)ممن ادرکناه ومات قدیمًا،ثمانیة انواع-وفتح اللّٰه بباقی ذلک من تتبع مصنفات ائمة الفن کما سنسردها ان شاء اللّٰه تعالیٰ عند فراغ هذه النکت ونتکلم علیٰ کل نوع منها بما لا یقصران شاء اللّٰه تعالیٰ عن طریقة المصنف واللّٰه المستعان} (النکت علیٰ کتاب ابن الصلاح ج۱ص ۷)

ترجمہ: حازمی نے اپنی کتاب ''العجالہ'' میں فرمایا: ''جان لو کہ علم حدیث بہت سی

نوعوں پر مشتمل ہے، کہ وہ قریباً ایک سونوعیں ہیں، اوراس کی ہرنوع ایک مستقل علم ہے۔ اگر طالب علم اس میں اپنی عمر صرف کردے تو اس کی انتہا کو نہ پاسکے"۔

اور اللہ تعالیٰ نے میرے (حافظ عسقلانی کے) لیے مصنف (حافظ ابن صلاح) کی تحریر کردہ انواع سے زائد انواع تحریر کرنے کا دروازہ کھول دیا کہ وہ انواع پینتیس سے زائد ہیں، پس جب ان کو مصنف کی بیان کردہ نوعوں سے ملادیا جائے تو زیادتی کے ساتھ سو نوع مکمل ہو جائے گی، جیسا کہ حازمی نے فرمایا۔

اور ہمارے شیخ ابوحفص بلقینی شافعی مصری (۷۲۴ھ-۸۰۵ھ) نے ان میں سے پانچ نوع کو "محاسن الاصلاح" میں بیان فرمایا اور اس پر آٹھ نوع کا اضافہ کیا ان کے بعض تلامذہ نے، جنہیں (یعنی امام زرکشی شافعی (۷۴۵ھ-۷۹۴ھ) میں نے پایا اور وہ پہلے وصال پاگئے۔

اور اللہ تعالیٰ نے ائمہ فن کی تصانیف کے تتبع وتلاش سے باقی انواع کا فتح باب میرے لیے فرمایا، جیسا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ان نکتوں سے فراغت کے وقت ہم انہیں بیان کریں گے، اور ہر نوع پر کلام کریں گے جو ان شاء اللہ تعالیٰ مصنف کی طرز سے قاصر نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہی مددگار ہے۔

(۴) "النکت علیٰ کتاب ابن الصلاح" کی تکمیل سے قبل ہی حافظ عسقلانی کی وفات ہوگئی، اوران اضافی علوم کو اس کتاب میں وہ بیان نہ کرسکے، لیکن "نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر" میں ان انواع کو بیان کردیا تھا۔ اس کتاب کو حافظ عسقلانی نے اپنی وفات سے چالیس سال قبل تصنیف کیا تھا۔ امام سخاوی (۸۳۱ھ-۹۰۲ھ) نے تحریر فرمایا۔

{وَسَائِرُ اَنْوَاعِ الْحَدِیْثِ وَھِیَ عِنْدَ اِبْنِ الصَّلَاحِ خَمْسَۃٌ وَسِتُّوْنَ نَوْعًا- وَاحْتَوَتِ النُّخْبَۃُ الَّتِیْ لِشَیْخِنَامَعَ اِخْتِصَارِھَا عَلٰی اَکْثَرِ مِنْ مأَۃِ نَوْعٍ}

(الغایۃ فی شرح الہدایۃ فی علم الروایہ ج ا ص ۱۵)

ترجمہ: علم حدیث کی ساری قسمیں حافظ ابن صلاح کے یہاں پینسٹھ ہیں اور نخبۃ الفکر جو ہمارے شیخ عسقلانی کی ہے، اس نے اختصار کے ساتھ سو سے زائد قسموں کا احاطہ کرلیا۔

(۵) امام سخاوی نے ''نخبۃ الفکر'' کے بارے میں تحریر فرمایا:

{كُرَّاسَةٌ فِيْهَا مَقَاصِدُ الْاَنْوَاعِ لِاِبْنِ الصَّلَاحِ وَزِيَادَةُ اَنْوَاعٍ لَمْ يَذْكُرْهَا فَاحْتَوَتْ عَلٰى اَكْثَرِمِنْ مِاَۃِ نَوْعٍ مِنْ اَنْوَاعِ عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ وَفَرَغَ مِنْ تَالِيْفِهَا فِيْ سَنَةِ اِثْنَیْ عَشْرَوَثَمَانِ مِاَۃٍ}

(الجواہر والدرر فی ترجمۃ شیخ الاسلام ابن حجر ج ۲ ص ۶۷۷)

ترجمہ: ایک رجسٹر ہے، جس میں حافظ ابن صلاح کی بیان کردہ قسموں کے مقاصد ہیں بہت سی قسموں کی زیادتی کے ساتھ، جن کو حافظ ابن صلاح نے ذکر نہیں کیا، پس یہ علوم حدیث کی سو سے زائد قسموں پر مشتمل ہے، اور علامہ ابن حجر عسقلانی اس کی تالیف سے سال آٹھ سو بارہ (۸۱۲ھ) میں فارغ ہوئے۔

توضیح: ذیل میں مقدمہ ابن صلاح سے علوم الحدیث کی فہرست مرقوم ہے۔ مقدمہ ابن صلاح ''فتح المغیث'' کے متن کا ماخذ ہے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ الکریم نے فتح المغیث کا حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔

فروع علم الحدیث

(۱) معرفۃ الصحیح (۲) معرفۃ الحسن (۳) معرفۃ الضعیف (۴) معرفۃ المسند (۵) معرفۃ المتصل (۶) معرفۃ المرفوع (۷) معرفۃ الموقوف (۸) معرفۃ المقطوع وھو غیر المنقطع (۹) معرفۃ المرسل (۱۰) معرفۃ المنقطع (۱۱) معرفۃ المعضل ویلیہ تفریعات منہا الاسناد المعنعن ومنہا فی التعلیق (علم المعلق من الحدیث) (۱۲) معرفۃ التدلیس وحکم المدلس (۱۳)

معرفۃ الشاذ (۱۴) معرفۃ المنکر (۱۵) معرفۃ الاعتبار والمتابعات والشواہد (۱۶) معرفۃ زیادات الثقات وحکمہا (۱۷) معرفۃ الافراد (۱۸) معرفۃ الحدیث المعلل (۱۹) معرفۃ المضطرب من الحدیث (۲۰) معرفۃ المدرج فی الحدیث (۲۱) معرفۃ الحدیث الموضوع (۲۲) معرفۃ المقلوب (۲۳) معرفۃ صفۃ من تقبل روایۃ ومن ترد روایۃ (۲۴) معرفۃ کیفیۃ سماع الحدیث وتحملہ وفیہ بیان انواع الاجازۃ واحکامہا وسائر وجوہ الاخذ والتحمل (۲۵) معرفۃ کتابۃ الحدیث وکیفیۃ ضبط الکتاب وتقییدہ۔

(۲۶) معرفۃ کیفیۃ روایۃ الحدیث وشرط اداۂ وما یتعلق بذلک (۲۷) معرفۃ اداب المحدث (۲۸) معرفۃ اداب طالب الحدیث (۲۹) معرفۃ المشہور من الحدیث (۳۰) معرفۃ الغریب والعزیز من الحدیث (۳۲) معرفۃ غریب الحدیث (۳۳) معرفۃ المسلسل (۳۴) معرفۃ ناسخ الحدیث ومنسوخہ (۳۵) معرفۃ المصحّف من اسانید الحدیث ومتونہا (۳۶) معرفۃ مختلف الحدیث (۳۷) معرفۃ المزید فی متصل الاسانید (۳۸) معرفۃ المراسیل الخفی ارسالہا (۳۹) معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم (۴۰) معرفۃ التابعین رضی اللہ عنہم (۴۱) معرفۃ الاکابر الرواۃ عن الاصاغر (۴۲) معرفۃ المدبَّج وماسواہ من روایۃ الاقران بعضہم عن بعض (۴۳) معرفۃ الاخوۃ والاخوات من العلماء والرواۃ (۴۴) معرفۃ روایۃ الآباء عن الابناء (۴۵) معرفۃ روایۃ الابناء عن الآباء (۴۶) معرفۃ من اشترک فی الروایۃ عنہ راویان متقدم ومتاخر، تباعد ما بین وفاتیہما (معرفۃ السابق واللاحق) (۴۷) معرفۃ من لم یرو عنہ الاراو واحد (۴۸) معرفۃ من ذکر باسماء مختلفۃ اونعوت متعددۃ (۴۹) معرفۃ المفردات من اسماء الصحابۃ والرواۃ والعلماء (۵۰) معرفۃ الاسماء والکنٰی۔

(۵۱) معرفۃ کنی المعروفین بالاسماء دون الکنٰی (۵۲) معرفۃ القاب المحدثین (۵۳) معرفۃ المؤتلف والمختلف (۵۴) معرفۃ المتفق والمفترق (۵۵) معرفۃ نوع یترکب من ہذ

ین النوعین المذکورین (معرفۃ المتشابہ والمشتبہ المقلوب) (۵۶) معرفۃ الرواۃ المتشابہین فی الاسم و النسب المتمایزین بالتقدیم والتاخیر فی الابن والاب (۵۷) معرفۃ المنسوبین الی غیر آبائہم (۵۸) معرفۃ الانساب التی باطنہا علیٰ خلاف ظاہرہا (۵۹) معرفۃ المبہمات (۶۰) معرفۃ تواریخ الرواۃ فی الوفیات وغیرہا (۶۱) معرفۃ الثقات و الضعفاء من الرواۃ (۶۲) معرفۃ من خلط فی آخر عمرہ من الثقات (۶۳) معرفۃ طبقات الرواۃ والعلماء (۶۴) معرفۃ الموالی من الرواۃ والعلماء (۶۵) معرفۃ اوطان الرواۃ وبلدانہم۔

(مقدمۃ ابن الصلاح ص ۷ تا ۱۱- دار الفکر بیروت)

اضافی علوم الحدیث

امام سیوطی کے اضافات

(۶۶) معرفۃ المعلق (۶۷) معرفۃ المعنعن (۶۸) معرفۃ الحدیث المتواتر (۶۹) معرفۃ العزیز من الحدیث (۷۰) معرفۃ الحدیث المستفیض (۷۱) معرفۃ الحدیث المحفوظ (۷۲) معرفۃ الحدیث المعروف (۷۳) معرفۃ الحدیث المتروک (۷۴) معرفۃ الحدیث المحرف (۷۵) معرفۃ اتباع التابعین (۷۶) معرفۃ روایۃ الصحابۃ بعضہم عن بعض (۷۷) معرفۃ روایۃ التابعین بعضہم عن بعض (۷۸) معرفۃ ما رواہ الصحابۃ عن التابعین عن الصحابۃ (۷۹) معرفۃ من وافقت کنیتہ اسم ابیہ (۸۰) معرفۃ من وافق اسمہ کنیۃ ابیہ (۸۱) معرفۃ من وافقت کنیتہ کنیۃ زوجہ (۸۲) معرفۃ من وافق اسم شیخہ اسم ابیہ (۸۳) معرفۃ من اتفق اسمہ و اسم ابیہ وجدہ (۸۴) معرفۃ من اتفق اسمہ واسم شیخہ وشیخ شیخہ (۸۵) معرفۃ من اتفق اسم شیخہ و الراوی عنہ (۸۶) معرفۃ من اتفق اسمہ و کنیتہ (۸۷) معرفۃ من وافق اسمہ نسبہ (۸۸) معرفۃ الاسماء التی یشترک فیہا الرجال و النساء (۸۹) معرفۃ اسباب الحدیث (۹۰) معرفۃ

تواریخ المتون (۹۱) معرفۃ من لم یرو الا حدیثاً واحداً (۹۲) معرفۃ من اسند عنہ من الصحابۃ الذین ماتوا فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۹۳) معرفۃ حفاظ الحدیث۔

(تدریب الراوی للسیوطی ج ۲ ص ۳۸۶ تا ۴۰۹۔ مکتبۃ الریاض الحدیثیہ، ریاض)

توضیح اضافات

(۱) امام سیوطی نے حافظ ابن صلاح کی فہرست پر اٹھائیس (28) علوم کا اضافہ کیا ہے۔ امام سیوطی نے صراحت فرمائی کہ ان اضافات میں سے بعض خود ان کی جانب سے ہیں، بعض حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری (۳۲۱ھ-۴۰۵ھ) کے، بعض حافظ سراج الدین عمر بن رسلان مصری شافعی (۷۲۴ھ-۸۰۵ھ) کے اور بعض اضافات حافظ ابن حجر عسقلانی کے ہیں۔

(۲) حافظ بلقینی نے ''محاسن الاصلاح مع مقدمۃ ابن الصلاح'' میں پینسٹھ (65) پر پانچ کا اضافہ کیا اور فہرست کو ستر (70) تک پہنچایا۔

(۳) امام سیوطی کی فہرست میں چار علوم (76) معرفۃ روایۃ الصحابۃ بعضھم عن بعض (77) معرفۃ روایۃ التابعین بعضھم عن بعض (89) معرفۃ اسباب الحدیث (90) معرفۃ تواریخ المتون حافظ بلقینی کے اضافات میں سے ہیں۔

(۴) حافظ عسقلانی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ) نے ''نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر'' میں ایک سو سے زائد علوم حدیث کو بیان فرمایا۔ حاکم نیشاپوری نے ''(75) معرفۃ اتباع التابعین'' کا ذکر ''معرفۃ علوم الحدیث'' میں کیا، حافظ ابن صلاح نے اسے ذکر نہ فرمایا۔

(۵) امام بدر الدین زرکشی شافعی (۷۴۵ھ-۷۹۴ھ) نے ''النکت علی مقدمۃ ابن الصلاح'' میں تیرہ علوم (13) کا اضافہ کیا۔ ان میں سے پانچ حافظ ابو حفص بلقینی کے اضافات اور آٹھ (8) امام زرکشی کے ہیں۔ امام زرکشی نے اپنے اضافات میں حافظ بلقینی کے اضافات کو منضم کر دیا ہے۔

(۶) شاید یہ اضافات امام سیوطی شافعی کو دستیاب نہ ہو سکے، اسی طرح حافظ ابن حجر عسقلانی کے تمام اضافات کو بھی امام سیوطی نے تحریر نہ فرمایا۔

امام زرکشی کے اضافات

(۱) معرفۃ من لم یروا الاعن شخص واحد (۲) معرفۃ روایۃ الصحابۃ بعضہم عن بعض (۳) معرفۃ روایۃ الصحابۃ عن التابعین (۴) معرفۃ روایۃ التابعین بعضہم عن بعض (۵) معرفۃ من اشترک رجال الاسناد فی فقہ اوبلد اواقلیم (۶) معرفۃ اسباب الحدیث (۷) معرفۃ التاریخ المتعلق بالمتن (۸) معرفۃ تفاوت الرواۃ لقولہم ہودون فلان ولیس ہوعندی مثل فلان وغیرذلک ممایدل علی نقصہ بالنسبۃ الیٰ غیرہ (۹) معرفۃ الاوائل والاواخر من الامور المبینۃ فی الاحادیث (۱۰) معرفۃ الاصح (من الاحادیث فی الباب) (۱۱) معرفۃ الجمع بین معنی الحدیث ومعنی القرآن وانتزاع معانی الحدیث من القرآن (۱۲) معرفۃ الکلمات المفردۃ التی اخترعہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کقولہ فی غزاۃ اوطاس "الاٰن حمی الوطیس" (۱۳) معرفۃ الاماکن واختلافہا وضبط اسمائہا۔

(النکت علیٰ مقدمۃ ابن الصلاح ج ۱ ص ۵۸ تا ۸۴ - اضواء السلف ریاض)

(الف) امام زرکشی کے تیرہ (13) اضافات میں سے حافظ بلقینی کے چار اضافات یعنی (2) (4) (6) (7) کو ساقط تسلیم کیا جائے، کیوں کہ ان چاروں کا ذکر امام سیوطی کے اضافات میں موجود ہے، پس اب تیرہ (13) میں سے نو (9) محفوظ رہے۔

(ب) امام سیوطی شافعی کے اٹھائیس اور امام زرکشی شافعی کے نو اضافات کا مجموعہ سینتیس (37) ہوا۔

(ج) ذیل کے سولہ (16) فرعی علوم حدیث کی شمولیت کے بعد مجموعی تعداد ترپن (53) ہو جاتی ہے۔

(37+16=53)

(۱)معرفۃ اقسام کتب الحدیث (۲)معرفۃ الراوی الذی اتفق بین الراوی وشیخہ فی الاسم واسم الاب وکذا اسم الجد وجد الاب (۳)معرفۃ مناسبۃ الحدیث (۴)معرفۃ المکثرین من رواۃ الحدیث (۵)معرفۃ شروط الائمۃ فی الحدیث (۶)معرفۃ رموز کتب الحدیث (۷) معرفۃ الصالح من الحدیث (۸)معرفۃ الاحادیث القدسیۃ (۹)معرفۃ الاحادیث التی وردت فی اثبات العقائد الاسلامیۃ (۱۰)معرفۃ الاحادیث التی وردت فی رد العقائد الفاسدۃ (۱۱)معرفۃ روایۃ التابعین عن اتباعہم (۱۲)معرفۃ مراتب الاحادیث الصحیحۃ (۱۳)معرفۃ اقسام الاحادیث الضعیفۃ (۱۴)معرفۃ من اتفق اسمہ واسم ابیہ مع الاسم واسم الاب فصاعداً (۱۵)معرفۃ اصح کتب الحدیث (۱۶)معرفۃ من اتفق اسمہ واسم الاب والجد والنسبۃ جمیعاً۔

(متفرق کتب ورسائل)

حافظ عسقلانی کے اضافات

حافظ ابن حجر عسقلانی کے بعض اضافات امام سیوطی کی فہرست میں مذکور ہوئے۔ محض ان بعض اضافات کو لکھا جاتا ہے جو مذکور نہ ہوئے۔ امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے ''نخبۃ الفکر'' کا حاشیہ تحریر فرمایا ہے، پس نخبۃ الفکر میں بیان کردہ علوم کی معرفت وآشنائی ثابت ہوگئی۔

(۱)معرفۃ الخبر والحدیث والاثر (۲)معرفۃ طرق الحدیث (۳)معرفۃ الخبر المحتف بالقرائن (۴)معرفۃ الصحیح لغیرہ (۵)معرفۃ الحسن لغیرہ (۶)معرفۃ اصح الاسانید (۷)معرفۃ المردود من الحدیث (۸)معرفۃ المقبول من الحدیث (۹)معرفۃ المحکم (۱۰)معرفۃ مجہول العین ومجہول الحال والمستور من الراوی (۱۱)معرفۃ المرفوع تصریحاً وحکماً (۱۲)معرفۃ مرسل الصحابی (۱۳)معرفۃ مراتب الجرح واحکامہ (۱۴)معرفۃ مراتب التعدیل واحکامہ (۱۵) معرفۃ اسباب الطعن فی الراوی (۱۶)معرفۃ اختصار الحدیث (۱۷)معرفۃ الروایۃ بالمعنی

(۱۸)معرفۃ سن التحمل والاداء (۱۹) معرفۃ معانی الاخبار وبیان المشکل منہا (۲۰) معرفۃ المختصر مین (۲۱)معرفۃ صفۃ التصنیف فی علوم الحدیث (۲۲)معرفۃ الرحلۃ للحدیث۔

(ماخوذ از نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر للعسقلانی)

(الف)ماقبل میں ترپن (53) اضافی علوم حدیثیہ کا بیان ہوا، اور حافظ عسقلانی کے بائیس (22) اضافات ہیں۔کل اضافی علوم حدیثیہ پچھتر (75) ہوئے۔

(53+22=75)

(ب)مقدمہ ابن صلاح کے میں بیان کردہ پینسٹھ (65) علوم حدیثیہ کی شمولیت کے بعد حدیث کے فرعی علوم حدیث کی تعداد ایک سو چالیس (140) ہوجاتی ہے۔

(75+65=140)

(ج)فرعی علوم قرآنیہ کی مجموعی تعداد ایک سو بائیس ہے۔ایک سو بائیس اور ایک سو چالیس کی مجموعی تعداد دو سو باسٹھ (262) ہوتی ہے۔

(140+122=262)

(د)فرعی علوم تصوف کی تعداد چھیالیس (46) ہے۔ دو سو باسٹھ اور چھیالیس کا مجموعہ تین سو آٹھ (308) ہوتا ہے۔اس طرح علوم فرعیہ کی مجموعی تعداد تین سو آٹھ ہوئی۔

(262+46=308)

فروع علم التصوف

(۱)علم الدراسۃ (۲)علم الوراثۃ۔

فروع علم الوراثۃ

(۱)علم الباطن (۲)علم التصوف (۳)علم الحال (۴)علم المکاشفۃ (۵)علم الحقائق۔

العلوم المتعلقۃ بالعبادات

(۱)علم اسرار الطہارۃ (۲)علم اسرار الصلوٰۃ (۳)علم اسرار الزکوٰۃ (۴)علم اسرار الحج (۵)علم اسرار الصوم۔

العلوم المتعلقۃ بالعادات

(۱)علم آداب الاکل (۲)علم آداب النکاح (۳)علم آداب الکسب (۴)علم آداب الصحبۃ والمعاشرۃ (۵)علم آداب العزلۃ (۶)علم آداب السفر (۷)علم آداب السماع والوجد (۸)علم آداب الاحتساب (۹)علم آداب النبوۃ (۱۰)علم آداب المعلم والمتعلم۔

العلوم المتعلقۃ بالاخلاق المہلکات

(۱)علم عجائب القلب (۲)علم ریاضۃ النفس وتہذیب الاخلاق (۳)علم فضیلۃ کسر الشہوتین (۴)علم آداب اللسان وآفاتہ (۵)علم آفات الغضب (۶)علم آفات الدنیا (۷) علم آفات المال (۸)علم آفات الجاہ (۹)علم آفات الریا (۱۰)علم آفات الکبر (۱۱)علم آفات العجب (۱۲)علم آفات الغرور۔

العلوم المتعلقۃ بالاخلاق المنجیات

(۱)علم آداب التوبۃ (۲)علم فوائد الصبر (۳)علم منافع الشکر (۴)علم منافع الرجاء (۵)علم منافع الخوف (۶)علم فوائد الفقر (۷)علم فوائد الزہد (۸)علم فوائد التوکل (۹)علم فوائد المحبۃ (۱۰)علم فوائد الشوق (۱۱)علم فوائد الانس (۱۲)علم فوائد الرضا (۱۳)علم فوائد النیۃ (۱۴)علم فوائد الاخلاص (۱۵)علم فوائد الصدق (۱۶)علم فوائد المراقبۃ (۱۷)علم فوائد المحاسبۃ (۱۸)علم فوائد التفکر (۱۹)علم فوائد ذکر الموت والبعث والنشور۔

(ابجد العلوم ۱۸تا۲۰- کشف الظنون ج ۱ص ۱۴)

علم تصوف کے فرعی علوم کی تعداد واثبات

(الف) مذکورہ بالا فہرست میں بیان کردہ علم تصوف کے پانچ فرعی علوم کا تعلق عباوات سے ہے، جب کہ دس علوم کا تعلق عادات سے، بارہ علوم کا تعلق اخلاق مہلکات سے، انیس علوم کا تعلق اخلاق منجیات سے ہے۔ ان تمام کی مجموعی تعداد چھیالیس ہوتی ہے۔

(5+10+12+19=46)

(ب) علم تصوف کے مذکورہ بالا چھیالیس (46) فروع کو امام محمد غزالی شافعی قدس سرہ العزیز (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ) نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف "احیاء علوم الدین" میں بیان فرمایا ہے، اور امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے احیاء علوم الدین کا حاشیہ تحریر کیا ہے، پس علم تصوف کے ان تمام علوم فرعیہ کا ثبوت مجدد اسلام کے لیے ہوگیا۔

(ج) فرعی علوم تصوف کی تعداد چھیالیس (46) ہے۔ فرعی علوم قرآنیہ اور فرعی علوم حدیثیہ کی مجموعی تعداد دوسو باسٹھ ہے۔ چھیالیس اور دوسو باسٹھ کا مجموعہ تین سو آٹھ (308) ہوتا ہے۔ اس طرح علوم فرعیہ کی مجموعی تعداد تین سو آٹھ ہوئی۔

(262+46=308)

علوم وفنون کی مجموعی تعداد

باب چہارم میں دوسوستاون (257) علوم کی فہرست مرقوم ہوئی، اور باب پنجم میں تین سو آٹھ (308) فرعی علوم کا ذکر ہے۔ دوسوستاون (257) اور تین سو آٹھ (308) کی مجموعی تعداد پانچ سو پینسٹھ (565) ہوتی ہے۔

(257+308=565)

پانچ سو پینسٹھ (565) علوم وفنون کی تفصیل

فہرست جدید میں مذکور علوم وفنون:	257
الاتقان میں مذکور علوم القرآن:	080
فتح المغیث میں مذکور علوم الحدیث:	065
اضافی علوم قرآنیہ:	042
اضافی علوم حدیثیہ:	075
فروع علم التصوف:	046
کل علوم وفنون کی مجموعی تعداد	565

اسقاط مکررات

(الف) علوم فرعیہ میں سے بعض علوم کا شمار مکرر ہوگیا ہے، اسے مجموعی تعداد سے ساقط قرار دیا جائے۔ ذیل میں مکررات کی نشاندہی کردی جاتی ہے۔

(۱) علم آداب النبوۃ:

(فہرست جدید: باب علوم الباطن/ باب پنجم، فروع علم التصوف)

(۲) معرفۃ رسوم الخط وآداب کتابۃ القرآن:

(فہرست جدید: علوم القرآن/ باب پنجم، علوم القرن)

(۳) معرفۃ تاویل القرآن وتفسیرہ:

(فہرست جدید: علوم القرآن/ باب پنجم، علوم القرن)

(ب) ان شاء اللہ تعالیٰ حذف مکررات اور بعض علوم وفنون پر نقد وجرح کے باوجود

مجدد موصوف کے علوم وفنون کی مجموعی تعداد پانچ سو سے زائد ہوگی۔

(ج) تین مکررات کو ساقط کرنے کے بعد کل پانچ سو باسٹھ علوم وفنون ہوتے ہیں۔

(565_3=562)

علوم وفنون کی صحیح تعداد کا اندازہ مشکل

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کی تمام تصانیف دستیاب نہیں، اس لیے ان کے علوم و فنون کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ جب امام اہل سنت کی مزید تصانیف دستیاب ہوں گی، تو امید ہے کہ امام اہل سنت کے علوم وفنون کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا۔

اسی طرح مختلف علوم وفنون کے ماہرین امام اہل سنت کی موجودہ تصانیف پر تحقیق کریں تو مزید علوم وفنون کا انکشاف ہوسکتا ہے۔ امام اہل سنت کی بعض کتب ورسائل کسی حکمت کے سبب ان کے فرزندان گرامی اور تلامذہ وخلفا کے نام سے بھی شائع ہوئی تھیں۔

موجودہ وقت میں تمام کتب ورسائل کے نام بھی معلوم نہ ہوسکے ہیں۔ آخری رپورٹ یہ ہے کہ ماہر رضویات علامہ عبد الستار ہمدانی نے آٹھ سو انہتر (869) تصانیف کے نام جمع کیے ہیں۔ (مولانا احمد رضا خاں کی عربی زبان وادب میں خدمات: ڈاکٹر محمود حسین بریلوی ص ۲۳۵: ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی)

اضافی علوم قرآنیہ واضافی علوم حدیثیہ

(الف) اضافی علوم قرآنیہ بیالیس (42) اور اضافی علوم حدیثیہ پچھتر (75) ہیں۔ دونوں کی مجموعی تعداد ایک سو سترہ (117) ہوئی۔ ان فرعی علوم کا اثبات باب ششم میں ہے۔

(42+75=117)

(ب) الاتقان میں بیان کردہ اسی (80) علوم قرآنیہ کے اثبات کی ضرورت نہیں،

کیوں کہ امام اہل سنت نے الاتقان کا حاشیہ تحریر فرمایا ہے، اور محشی اس علم وفن سے واقف ہوتا ہے، جس عم وفن کی کتاب کا وہ حاشیہ رقم کیا ہے۔

(ج) مقدمہ ابن صلاح میں بیان کردہ پینسٹھ (65) علوم حدیثیہ کے بھی اثبات کی ضرورت نہیں، کیوں کہ فتح المغیث اور نزہۃ النظر میں ان پینسٹھ علوم حدیث کو بیان کیا گیا ہے، اور امام اہل سنت قدس سرہ نے ان دونوں کتابوں کا حاشیہ تحریر فرمایا ہے، اور محشی کا کتاب میں مندرج علوم وفنون سے واقف وآشنا ہونا لازم ہے، ورنہ وہ حاشیہ نویسی نہیں کر سکے گا۔

(د) اس طرح تین سو آٹھ (308) علوم فرعیہ میں سے ایک سو پینتالیس (145) علوم فرعیہ (اسی علوم قرآنیہ وپینسٹھ علوم حدیثیہ) کے لیے حوالہ کی ضرورت نہیں۔

(80+65=145)

(ہ) امام اہل سنت کے مرقوم یا منطوق سے صرف ایک سوسترہ (177) اضافی علوم فرعیہ (بیالیس علوم قرآنیہ اور پچھتر علوم حدیثیہ) کے اثبات کی ضرورت ہوگی۔

(42+75=117)

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم::والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم::وآلہ العظیم

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم : نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم : وجندہ العظیم

باب ششم

علوم فرعیہ کی تعریفات

فرعی علوم قرآنیہ اور فرعی علوم حدیثیہ کا ذکر جن کتابوں کے حوالوں سے مرقوم ہیں۔ ان علوم کی تعریفات وتوضیحات انہی کتابوں میں مرقوم ہیں۔ بخوف طوالت ہم نے درج رسالہ نہ کیا۔ علوم قرآنیہ کی تعریفات کے لیے البرہان فی علوم القرآن، الاتقان فی علوم القرآن ،کشف الظنون، اور ابجد العلوم کی طرف رجوع کیا جائے، اور علوم حدیثیہ کی تعریفات مقدمہ ابن صلاح ،نخبۃ الفکر للعسقلانی، فتح المغیث للسخاوی، تدریب الراوی للسیوطی وغیرہا کتب اصول میں مرقوم ہیں۔

<u>علوم وفنون کی تعریفات درج ذیل کتابوں میں مرقوم ہیں۔</u>

(۱) معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم:

از: امام سیوطی شافعی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ)

(۲) کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون:

از: الحاج خلیفہ کاتب چلپی (۱۰۱۷ھ-۱۰۶۷ھ)

(۳) مقدمہ تاریخ ابن خلدون:

از: مؤرخ عبدالرحمٰن ابن خلدون (۷۳۲ھ-۸۰۸ھ)

(۴) کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم:

از: شیخ محمد علی بن علی بن محمد تھانوی (م ۱۱۵۸ھ)

(۵) ابجد العلوم:

از: نواب صدیق حسن خاں بھوپالی (۱۲۴۸ھ-۱۳۰۷ھ)

(٦) کتاب التعریفات:

از: میر سید شریف جرجانی (۷۴۰ھ-۸۱۶ھ)

(۷) الفوائد الخاقانیہ:

از: شیخ محمد بن صدر الدین شروانی (م ۱۰۳٦ھ)

(۸) مفتاح السعادۃ ومصباح السیادہ:

از: شیخ عصام الدین المعروف بہ طاش کبریٰ زادہ (۹۰۱ھ-۹٦۸ھ)

(۹) مدینۃ العلوم:

از: ارنیقی تلمیذ قاضی زادہ موسیٰ بن محمود رومی شارح چغمینی (م ۸۴۰ھ)

فرعی علوم کی معرفت

فروعی علوم قرآنیہ کے اثبات کے لیے امام اہل سنت کا ''الاتقان فی علوم القرآن'' کا حاشیہ، اور فروعی علوم حدیث کے اثبات کے لیے ''فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث'' اور ''نزہۃ النظر شرح نخبۃ الفکر'' کا حاشیہ قوی دلیل ہے۔ اضافی فرعی علوم قرآنیہ واضافی فرعی علوم حدیثیہ کے اثبات کے لیے امام اہل سنت کی کتب ورسائل سے اشارات مرقوم ہیں۔

واضح رہے کہ اس رسالہ میں بیان کردہ تمام علوم وفنون پر امام اہل سنت کی مستقل تصانیف موجود نہیں، نہ ہی ہمارا یہ دعویٰ ہے، بلکہ امام اہل سنت علیہ الرحمۃ والرضوان جن علوم وفنون سے واقف وآشنا تھے، ان علوم وفنون سے شائقین کو مطلع کرنا مقصود ہے، نیز مستفیدین کو بھی اجمالی طور پر ان علوم وفنون کی معرفت واطلاع حاصل ہو جائے گی۔

ہم نے اس رسالہ میں علوم وفنون کو امام اہل سنت قدس سرہ الکریم کے مرقوم یا منطوق سے ثابت کرنے کا التزام کیا ہے۔ اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے فضل واحسان سے ہم اس میں کامیاب بھی ہوئے: فالحمد للہ حمدا وافرا والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ دائما

اضافی علوم فرعیہ کا اثبات

(۱) باب پنجم میں کل ایک سو بائیس (80+42=122) قرآنی علوم اور ایک سو چالیس (65+75+140) علوم حدیثیہ کا ذکر ہوا ہے۔

(۲) اضافی علوم قرآنیہ بیالیس (42) ہیں اور اضافی علوم حدیثیہ پچھتر (75) ہیں۔

(۳) 42: اضافی علوم قرآنیہ اور 75: اضافی علوم حدیثیہ یعنی ایک سو سترہ (117) فرعی علوم کو امام اہل سنت کے رسائل، کتب اور ملفوظات کے حوالوں سے ثابت کرنا ہے۔

(۴) اس باب میں ''الاتقان فی علوم القرآن'' میں بیان کردہ اسی (80) علوم قرآنیہ اور ''مقدمہ ابن صلاح'' میں مذکور پینسٹھ (65) علوم حدیثیہ کا بیان مندرج نہیں، کیوں کہ ''الاتقان'' اور ''فتح المغیث'' پر امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے حواشی بجائے خود ان علوم کی معرفت وآشنائی پر دلیل ہیں۔

(۵) ہمیں محض اضافی علوم فرعیہ کو امام اہل سنت کے مرقوم یا منطوق سے ثابت کرنا ہوگا۔ اضافی فرعی علوم سے وہ فرعی علوم مراد ہیں جن کا ذکر ''الاتقان'' یا ''مقدمہ ابن صلاح'' میں نہیں ہے، اس اصطلاح کو محفوظ کرلیا جائے۔

(۶) فتح المغیث میں بعض ان علوم حدیثیہ کا ذکر ہے، جن کا تذکرہ مقدمہ ابن صلاح میں نہیں ہے، پس اس طرح حاشیہ فتح المغیث کے حوالہ سے اکثر علوم حدیثیہ کا اثبات ہوجاتا ہے، بعض دیگر علوم حدیثیہ کے اثبات کے لیے دیگر کتب وفتاوی کے حوالہ جات مندرج ہیں۔ اضافی علوم قرآنیہ کا اثبات بھی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے رسائل وکتب اور فتاویٰ کے حوالوں سے کردیا گیا ہے۔

(۷) علوم قرآنیہ فرعیہ (اضافی) وعلوم حدیثیہ فرعیہ (اضافی) کے اثبات کے لیے اس باب میں چند اشارات مرقوم ہیں، استیعاب مقصود نہیں۔ ذیل میں اولاً فرعی علم کو تحریر کیا

گیا، پھر امام اہل سنت کی اس کتاب یا رسالہ کا نام مرقوم ہے، جس میں اس علم کا ذکر ہے۔

(۸) فتاویٰ رضویہ مترجم (۳۰: جلد، مطبوعہ جامعہ نظامیہ لاہور) اور فتاویٰ رضویہ غیر مترجم (۱۲: جلد، مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئ) دونوں کے حوالہ جات درج ہیں۔12: جلدوں تک مترجم وغیر مترجم کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔

(۹) بوقت اشتباہ اس باب اور باب ہشتم میں بھی مترجم وغیر مترجم ہر ایک میں مذکورہ صفحہ دیکھ لیں۔

اضافی علوم القرآن

(۱) معرفۃ تقسیم القرآن بحسب سورہ وترتیب السور والآیات وعددہا:

الملفوظ (ج ۱ ص ۹۱، ۹۲) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۲ ص ۲۵۴)

(۲) معرفۃ الآیات المتشابہات الواردۃ فی الصفات:

قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار (اردو)

(۳) معرفۃ الحروف الہجائیۃ من القرآن:

فتاویٰ رضویہ (ج ۲ ص ۱۵۳ - ج ۹ جز ۲ ص ۱۸۶)

(۴) معرفۃ احکام القرآن:

فتاویٰ رضویہ مترجم (فہرست/ضمنی مسائل/فوائد تفسیریہ)

(۵) معرفۃ آداب القاری والمقری:

فتاویٰ رضویہ (ج ۹ جز ۲ ص ۱۸۶، ۱۰۳)

(۶) معرفۃ معاضدۃ السنۃ للکتاب:

فتاویٰ رضویہ (ج ۲۸ ص ۱۳۷)

(۷) معرفۃ الفواصل والغایات:

فتاویٰ رضویہ (ج ۳ص ۱۴۳،۱۳۳،۱۶۴)

(۸) معرفۃ الآیات الواردۃ فی اثبات العقائد الاسلامیہ:

فتاویٰ رضویہ وکتب ردو ابطال

(۹) معرفۃ الآیات الواردۃ فی ابطال العقائد الفاسدۃ:

فتاویٰ رضویہ وکتب ردو ابطال

(۱۰) معرفۃ الآیات التی ہی قطعیۃ الدلالۃ علیٰ مدلولاتہا:

فتاویٰ رضویہ (ج ۱۵ص ۶۳۰)

(۱۱) معرفۃ الآیات التی ہی ظنیۃ الدلالۃ علیٰ مدلولاتہا:

فتاویٰ رضویہ (ج ۱۴ص ۴۵۵)

(۱۲) معرفۃ العام الباقی علیٰ عمومہ:

حاشیہ فواتح الرحموت علیٰ مسلم الثبوت

(۱۳) معرفۃ العام المخصوص:

حاشیہ فواتح الرحموت علیٰ مسلم الثبوت

(۱۴) معرفۃ العام الذی ارید بہ الخصوص:

حاشیہ فواتح الرحموت علیٰ مسلم الثبوت

(۱۵) معرفۃ ماخص فیہ الکتاب السنۃ:

حاشیہ فواتح الرحموت علیٰ مسلم الثبوت

(۱۶) معرفۃ ماخصت فیہ السنۃ الکتاب:

حاشیہ فواتح الرحموت علیٰ مسلم الثبوت

(۱۷) معرفۃ نواسخ القرآن:

فتاویٰ رضویہ (ج ۲۲ ص ۵۲۰، ج ۱۴ ص ۲۶۱، ج ۱۳ ص ۱۸۸، ج ۱۱ ص ۴۴۱)

(۱۸) معرفۃ قصص القرآن:

فتاویٰ رضویہ (ج ۲۳ ص ۵۳۹)

(۱۹) معرفۃ آداب ترجمۃ القرآن:

فتاویٰ رضویہ (ج ۲۹ ص ۶۰ - ج ۲۳ ص ۶۷۸)

(۲۰) معرفۃ اختلاف الالفاظ بزیادۃ اونقصان:

فتاویٰ رضویہ (ج ۳ ص ۹۲، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۲۱، ۱۳۵، ۱۴۴، ۱۳۰، ج ۱۵ ص ۲۶۷)

(۲۱) معرفۃ من یقبل تفسیرہ و یرد:

فتاویٰ رضویہ (ج ۲۸ ص ۵۳۱ تا ۵۵۹)

(۲۲) معرفۃ اقسام معنی الکلام:

فتاویٰ رضویہ (ج ۱۴ ص ۴۶۹، ۴۷۰، ج ۱۵ ص ۲۰۹، ۳۱۴، ۳۲۰، ج ۳۰ ص ۲۱۰)

(۲۳) معرفۃ قرائات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

فتاویٰ رضویہ مترجم (ج ۱۲ ص ۳۱۵)

(۲۴) معرفۃ ما تیسر من اسالیب القرآن:

فتاویٰ رضویہ (ج ۳۰ ص ۲۷۱)

(۲۵) معرفۃ مواعظ القرآن وزواجرہ:

حاشیہ الدرالمنثور فی تفسیر الماثور

(۲۶) معرفۃ توجیہ القرائات:

حاشیہ تفسیر البیضاوی، حاشیہ عنایۃ القاضی علی البیضاوی، حاشیہ تفسیر معالم التنزیل

(۲۷) معرفۃ علل القرائات:

حاشیہ تفسیر البیضاوی، حاشیہ عنایۃ القاضی، حاشیہ تفسیر معالم التنزیل، حاشیہ تفسیر الخازن

(۲۸) معرفۃ اسباب نسخ القرآن:

حاشیہ تفسیر البیضاوی، حاشیہ عنایۃ القاضی علی البیضاوی، حاشیہ تفسیر معالم التنزیل، حاشیہ الدر المنثور، حاشیہ تفسیر الخازن۔

(۲۹) معرفۃ وجوب تواتر القرآن:

حاشیہ شرح الشفاء لعلی القاری الحنفی

(۳۰) معرفۃ اسرار الفواتح:

حاشیہ الاتقان فی علوم القرآن

(۳۱) معرفۃ موہم المختلف:

حواشی تفاسیر القرآن لامام اہل السنۃ

(۳۲) معرفۃ المعرب من القرآن:

حواشی تفاسیر القرآن لامام اہل السنۃ

(۳۳) معرفۃ علی کم لغۃ نزل القرآن:

حاشیہ مرقاۃ المفاتیح، حاشیہ اشعۃ اللمعات، حاشیہ کنز العمال

(۳۴) معرفۃ ما عمل بہ واحد ثم نسخ:

حواشی علی التفاسیر للامام (تفسیر آیت نجویٰ)

(۳۵) معرفۃ ما کان واجبًا علیٰ واحد:

حواشی علی التفاسیر للامام (تفسیر آیت تہجد)

(۳۶) معرفۃ کون اللفظ او الترکیب احسن وافصح:

فتاویٰ رضویہ مترجم (فہرست، ضمنی مسائل)

(۳۷) معرفۃ انہ ہل یجوز فی التصانیف والرسائل والخطب استعمال بعض آیات القرآن (معرفۃ جواز الاقتباس من القرآن)

حدائق بخشش وتصانیف (اشعار وتصانیف میں اقتباس قرآنی)

(۳۸) معرفۃ ماعرف وقت نزولہ:

فتاویٰ رضویہ مترجم (ج ۷ ص ۴۹۹)

(۳۹) معرفۃ المسلسل وہذہ متعلقۃ بالسند:

وصاف الرجیح فی بسملۃ التراویح، حاشیہ شرح الشفاء

(۴۰) معرفۃ المناسبات بین الآیات:

حواشی تفاسیر لامام اہل السنۃ

(۴۱) معرفۃ تاریخ نزول القرآن:

فتاویٰ رضویہ (ج ۲۹ ص ۵۱۲)

(۴۲) معرفۃ القول بالموجب:

حاشیہ فواتح الرحموت علیٰ مسلم الثبوت (اقسام قرآنیہ کے احکام)

اضافی علوم الحدیث

''فتح المغیث'' میں بیان کردہ اضافی علوم حدیثیہ

فتح المغیث میں مقدمہ ابن صلاح میں بیان کردہ پینسٹھ علوم حدیث کے علاوہ درج ذیل علوم حدیث کا تذکرہ ہے، اور امام اہل سنت نے ''فتح المغیث'' کا حاشیہ تحریر فرمایا، پس امام ممدوح کے لیے ان علوم کی معرفت ثابت ہوئی۔ ذیل میں علم حدیث کے ذکر کے ساتھ فتح المغیث کی جلد وصفحہ کا حوالہ مرقوم ہے، جہاں اس علم کا ذکر مرقوم ہے۔

(۱) معرفۃ الخبر والحدیث والاثر (ج ۱ ص ۱۰۸، ۱۰۹)

(۲) معرفۃ الحدیث المتواتر (ج ۱ ص ۵۱، ۶۶، ۷۳، ۲۸۹، ج ۳ ص ۳۴، ۴۲، ۴۳)

(۳) معرفۃ العزیز من الحدیث (ج ۳ ص ۳۱ تا ۳۴)

(۴) معرفۃ الحدیث المستفیض (ج ۳ ص ۳۴)

(۵) معرفۃ الحدیث المعروف (ج ۱ ص ۲۰۲)

(۶) معرفۃ الحدیث المعنعن (ج ۱ ص ۲۹)

(۷) معرفۃ الحدیث المحفوظ (ج ۱ ص ۱۹۷)

(۸) معرفۃ المردود من الحدیث (ج ۱ ص ۷۳، ۲۰۰، ۳۳۸)

(۹) معرفۃ المقبول من الحدیث (ج ۱ ص ۹۶)

(۱۰) معرفۃ الحدیث المعلق (ج ۱ ص ۱۶، ۵۳، ۱۰۶، ۱۵۹، ۲۸۷)

(۱۱) معرفۃ الصالح من الحدیث (ج ۱ ص ۷۶، ج ۲ ص ۳۸۶، ج ۳ ص ۸۲)

(۱۲) معرفۃ الحدیث المتروک (ج ۱ ص ۲۷۱)

(۱۳) معرفۃ الصحیح لغیرہ (ج ۱ ص ۶۵، ۷۴)

(۱۴) معرفۃ الحسن لغیرہ (ج ۱ ص ۷۲، ۷۳، ۱۵۰)

(۱۵) معرفۃ المحکم (ج ۳ ص ۸۴)

(۱۶) معرفۃ المرفوع تصریحا وحکما (ج ۱ ص ۱۰۲ تا ۱۳۳)

(۱۷) معرفۃ الخبر المحتف بالقرائن (ج ۱ ص ۱۹، ۵۰ تا ۵۹، ۲۶ تا ۳۳)

(۱۸) معرفۃ الحدیث المحرف (ج ۲ ص ۲۵۷، ۳۱۴، ج ۳ ص ۱۸۶)

(۱۹) معرفۃ مراتب الاحادیث الصحیحۃ (ج ۱ ص ۴۲)

(۲۰) معرفۃ اقسام الاحادیث الضعیفۃ (ج ۱ ص ۹۶، ۹۷)

(۲۱) معرفۃ مرسل الصحابی: (ج ۱ ص ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵)

(۲۲)معرفۃ الروایۃ بالمعنٰی: (ج۲ص۲۴۱تا۲۴۹)

(۲۳)معرفۃ اختصار الحدیث: (ج۲ص۲۵۱تا۲۵۵)

(۲۴)معرفۃ معانی الاخبار و بیان المشکل منہا:

(ج۲ص۲۶۲،۲۷۷،ج۳ص۸۲)

(۲۵)معرفۃ اسباب الطعن: (ج۱ص۹۹)

(۲۶)معرفۃ مراتب الجرح واحکامہ: (ج۱ص۳۶۹)

(۲۷)معرفۃ مراتب التعدیل واحکامہ: (ج۱ص۳۶۱)

(۲۸)معرفۃ مجہول العین ومجہول الحال والمستور:

(ج۱ص۳۲۳تا۳۲۵،۳۲۰تا۳۲۳)

(۲۹)معرفۃ سبب الحدیث: (ج۳ص۸۳)

(۳۰)معرفۃ اصح الاسانید: (ج۱ص۲۰،۲۳،۲۴،۴۲)

(۳۱)معرفۃ اصح کتب الحدیث: (ج۱ص۲۶)

(۳۲)معرفۃ الاصح (من الاحادیث فی الباب اوالسند من الاسانید)

(ج۱ص۲۰،۲۳،۲۴،۲۵،۴۲،۷۸،۸۰،۸۳،۲۳۲،۳۵۳،ج۲ص۲۹۴،ج۳ص ۱۵۸،۱۸۹،۲۱۵)

(۳۳)معرفۃ شروط الائمۃ فی الحدیث: (ج۱ص۴۵تا۴۹)

(۳۴)معرفۃ المکثرین من رواۃ الحدیث:

(ج۱ص۳۴۸،ج۲ص۳۸۶،ج۳ص۱۱۶،۱۱۷،۲۸۱،۳۴۴)

(۳۵)معرفۃ تبع التابعین: (ج۳ص۱۵۳تا۱۵۸)

(۳۶)معرفۃ المخضرمین: (ج۳ص۱۶۲)

(۳۷) معرفۃ روایۃ الصحابۃ عن التابعین: (ج ۳ ص ۱۷۱، ۱۷۲)

(۳۸) معرفۃ روایۃ التابعین عن اتباعہم: (ج ۳ ص ۱۷۲)

(۳۹) معرفۃ روایۃ الصحابۃ بعضہم عن بعض: (ج ۳ ص ۱۷۵)

(۴۰) معرفۃ روایۃ التابعین بعضہم عن بعض: (ج ۳ ص ۱۷۵)

(۴۱) معرفۃ سن التحمل والاداء: (ج ۲ ص ۴)

(۴۲) معرفۃ من اتفق اسمہ واسم ابیہ وجدہ: (ج ۳ ص ۲۷۴)

(۴۳) معرفۃ من اتفق فی اسمہ واسم الاب والجد والنسبۃ جمیعا مع غیرہ من الرواۃ: (ج ۳ ص ۲۷۷)

(۴۴) معرفۃ الراوی الذی اتفق بین الراوی وشیخہ فی الاسم واسم الاب وکذا اسم الجد وجد الاب: (ج ۳ ص ۶۳)

(۴۵) معرفۃ من وافق اسمہ کنیۃ ابیہ: (ج ۳ ص ۲۷۸)

(۴۶) معرفۃ من وافقت کنیتہ کنیۃ زوجہ: (ج ۳ ص ۲۲۶)

(۴۷) معرفۃ من اتفق اسمہ وکنیتہ: (ج ۳ ص ۲۲۲)

(۴۸) معرفۃ من وافق اسم شیخہ اسم ابیہ: (ج ۳ ص ۲۸۳)

(۴۹) معرفۃ من لم یروالاحدیثا واحداً: (ج ۱ ص ۳۷۱، ۳۷۳)

(۵۰) معرفۃ صفۃ تصنیف الحدیث: (ج ۲ ص ۳۸۲)

(۵۱) معرفۃ تواریخ المتون: (ج ۳ ص ۶۸)

(۵۲) معرفۃ من اتفق اسم شیخہ والراوی عنہ: (ج ۳ ص ۶۲)

(۵۳) معرفۃ من اشترک رجال الاسناد فی فقہ او بلد او اقلیم: (ج ۳ ص ۶۲)

(۵۴) معرفۃ من وافقت کنیتہ اسم ابیہ: (ج ۳ ص ۲۷۸، ۲۲۶)

(۵۵)معرفۃ من اتفق اسمہ واسم ابیہ مع الاسم واسم الاب فصاعداً: (ج ۳ص ۶۳)

(فتح المغیث بشرح الفیۃ الحدیث: المکتبۃ الشاملہ)

توضیح: مذکورہ بالا پچپن علوم حدیثیہ کا ذکر فتح المغیث میں موجود ہے۔اب ذیل میں وہ فروعی علوم حدیثیہ مذکور ہیں، جن کا ذکر امام اہل سنت قدس سرہ کی کتب ورسائل میں ہیں۔

(۵۶)معرفۃ الاحادیث التی وردت فی اثبات العقائد الاسلامیہ:

فتاویٰ رضویہ وکتب ردوابطال

(۵۷)معرفۃ الاحادیث التی وردت فی ابطال العقائد الفاسدۃ:

فتاویٰ رضویہ وکتب ردوابطال

(۵۸)معرفۃ الاحادیث القدسیۃ:

تلألؤ الافلاک بجلال احادیث لولاک

(۵۹)معرفۃ الکلمات المفردۃ التی اخترعہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کقولہ فی غزاۃ اوطاس ''الآن حمی الوطیس'':

(۱)حاشیۃ شرح معانی الآثار للطحاوی (۲)حاشیۃ مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار لمحمد طاہر الصدیقی الفتنی الکجراتی (۹۱۰ھ-۹۸۶ھ)(عربی)

(۶۰)معرفۃ الاوائل والاواخر من الامور المبینۃ فی الاحادیث:

حواشی کتب الاحادیث لامام اہل السنۃ

(۶۱)معرفۃ مناسبۃ الحدیث للباب:

حاشیۃ عمدۃ القاری وحاشیۃ فتح الباری

(۶۲)معرفۃ رموز کتب الحدیث:

فتاویٰ رضویہ مترجم (ج ۵ص ۵۴۰،۵۷۵)

(٦٣) الجمع بین معنی الحدیث ومعنی القرآن وانتزاع معانی الحدیث من القرآن:

الزلال الانقٰی من بحر سبقۃ الاتقٰی

(٦٤) معرفۃ اقسام کتب الحدیث:

(۱) مدارج طبقات الحدیث (۲) فتاویٰ رضویہ مترجم (ج ۴ ص ۲۱۰ تا ۲۱۲، ج ۵ ص ۵۱۴، ۵۳۸، ۵۴۸، ۶۱۵، ج ۲ ص ۴۷۰، ج ۳۰ ص ۷۴۳)

(٦٥) معرفۃ طرق الحدیث:

البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص (عربی)

(٦٦) معرفۃ تفاوت الرواۃ لقولہم ہو دون فلان ولیس ہو عندی مثل فلان وغیر ذلک مما یدل علیٰ نقصہ بالنسبۃ الیٰ غیرہ:

فتاویٰ رضویہ مترجم (ج ۵ ص ۱۷۵، ۳۰۱، ۳۰۳، ۱۸۰، ج ۳ ص ۴۲۸، ج ۱ ص ۳۱۷)

(٦٧) معرفۃ حفاظ الحدیث:

حاشیۃ تذکرۃ الحفاظ للذہبی (۶۷۳ھ-۷۴۸ھ)

(٦٨) معرفۃ الرحلۃ للحدیث:

حواشی علیٰ کتب اسماء الرجال لامام اہل السنۃ

(☆) معرفۃ معانی الاخبار و بیان المشکل منہا:

حاشیۃ شرح معانی الآثار للطحاوی

درج ذیل علوم حدیثیہ کے حوالہ جات کی تلاش جاری ہے

(۱) معرفۃ من اتفق اسمہ واسم شیخہ وشیخ شیخہ (۲) معرفۃ من وافق اسمہ نسبہ (۳) معرفۃ الاسماء التی یشترک فیہا الرجال والنساء (۴) معرفۃ من اسند عنہ من الصحابۃ الذین ماتوا فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۵) معرفۃ ما رواہ الصحابۃ عن التابعین عن الصحابۃ (۶)

معرفۃ الاماکن واختلافہا وضبط اسمائہا (۷) معرفۃ من لم یروالاعن شخص واحد۔

وماتوفیقی الاباللہ العلی العظیم ::والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم::وآلہ العظیم

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم: بوجندہ العظیم

باب ہفتم

علوم وفنون کی تعریفات

باب چہارم میں ذکر کردہ علوم وفنون میں سے کچھ علوم منقولات میں سے ہیں اور کچھ معقولات میں سے، ان مذکورہ علوم میں سے عہد حاضر میں بعض مروج اور بعض غیر مروج ہیں ۔اس باب میں امام اہل سنت قدس سرہ القوی کے ایک سو اٹھتر علوم وفنون کی تعریفات افادۂ عام کے لیے سپرد قرطاس کی جاتی ہیں، تاکہ مستفیدین ان علوم وفنون سے بھی آشنا ہوسکیں۔

یہ تعریفات درج ذیل کتابوں سے ماخوذ ہیں۔

(۱) معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم (مطبوعہ: مکتبۃ الآداب قاہرہ)

مؤلف: امام سیوطی شافعی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ)

(۲) کشف الظنون عن اسامی الکتب والفنون (المکتبۃ الشاملہ)

مؤلف: الحاج خلیفہ مصطفیٰ بن عبد اللہ کاتب چلپی حنفی قسطنطینی (۱۰۱۷ھ-۱۰۶۷ھ)

(۳) مقدمہ تاریخ ابن خلدون (دار احیاء التراث العربی، بیروت)

مؤلف: مؤرخ عبد الرحمٰن ابن خلدون (۷۳۲ھ-۸۰۸ھ)

(۴) کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم (مطبوعہ: مکتبہ لبنان ناشرون بیروت)

مؤلف: شیخ محمد علی بن علی بن محمد تھانوی (م ۱۱۵۸ھ)

(۵) ابجد العلوم (مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ بیروت)

مؤلف: نواب صدیق حسن خاں بھوپالی (۱۲۴۸ھ-۱۳۰۷ھ)

تفصیل وتکثیر کے لیے متذکرہ بالا کتب اور میر سید شریف جرجانی (۷۴۰ھ-۸۱۶ھ) کی "کتاب التعریفات"/ شیخ محمد بن صدر الدین شروانی (م ۱۰۳۶ھ) کی کتاب "القوائد

الخاقانیہ'' / شیخ ابوالخیر عصام الدین احمد بن مصطفٰے بن خلیل المعروف بہ طاش کبریٰ زادہ (۹۰۱ھ-۹۶۸ھ-۱۴۹۵ء-۱۵۶۱ء) کی کتاب ''مفتاح السعادۃ ومصباح السیادہ'' / ارنیقی تلمیذ قاضی زادہ موسیٰ بن محمود رومی شارح چغمینی (م ۸۴۰ھ) کی کتاب ''مدینۃ العلوم'' کی طرف رجوع کیا جائے۔

تعریفات کے بیان میں بطور حوالہ جس کتاب کا نام اول نمبر پر ہو، عبارت اسی کتاب کی ہوگی، مابعد کی کتاب میں الفاظ وحروف کی قلیل تبدیلی بھی ہوسکتی ہے۔ تعریفات وتذکرۂ تصانیف کے باب میں فن تقاسیم العلوم کے اعتبار سے اصول وفروع کو یکجا بیان کیا گیا ہے، اور اب یہ رسالہ ''علم قوائم الکتب والفنون'' اور ''فن تقاسیم العلوم'' کا ایک مختصر سا مجموعہ بن گیا:

فالحمد للہ علیٰ ذلک حمدا وافرا:: والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ وآلہ دائما سرمدا

علوم شرعیہ وعلوم عقلیہ کے فرعی علوم

ذیل میں علوم شرعیہ وعلوم عقلیہ کے فروع کی تفصیل لکھ دی جاتی ہے، تاکہ مستفیدین کے لیے علوم اصلیہ وعلوم فرعیہ کی تمیز میں کچھ سہولت ہوجائے۔ ان میں سے جن علوم وفنون کا تذکرہ امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے کتب ورسائل، فتاویٰ وملفوظات میں مجھے دستیاب ہوگیا، میں نے ان علوم کو امام اہل سنت کے علوم وفنون میں شامل کردیا ہے۔ اگر بعض دیگر علوم وفنون کا ذکر بھی کسی تحریر یا ملفوظ میں مل جائے تو اسے بھی شامل کردیا جائے گا۔

علم قرآن وعلم حدیث کے بہت سے فرعی علوم کا ذکر باب پنجم میں مرقوم ہے۔ یہاں ان فرعی علوم کے علاوہ قرآن وحدیث کے دیگر فرعی علوم کا ذکر ہے۔

فروع علوم شرعیہ

علوم شرعیہ میں سے اولاً اصولی علوم درج کیے جاتے ہیں، پھر بالترتیب ان کے فروع

کا ذکر ہوگا۔علوم عقلیہ کے فروع میں بھی علوم اصلیہ کا بیان ہے، پھر فروع کا بیان۔

(۱)علم القرآن (۲)علم الحدیث (۳)علم تفسیر القرآن (۴)علم درایۃ الحدیث (۵)علم اصول الدین (۶)علم اصول الفقہ (۷)علم الفقہ۔

فروع علم القرآن

(۱)علم معرفۃ الشواذ وتفرقتہا من المتواتر (۲)علم مخارج الحروف (۳)علم مخارج الالفاظ (۴)علم الوقوف (۵)علم علل القرآت (۶)علم رسم کتابۃ القرآن (۷)علم آداب کتابۃ المصحف۔

فروع علم التفسیر

(۱)علم خواص الحروف (۲)علم معرفۃ الخواص الروحانیہ (۳)علم التصرف بالحروف والاسماء (۴)علم الحروف النورانیۃ والظلمانیہ (۵)علم التصرف بالاسم الاعظم (۶)علم الکسر والبسط (۷)علم الجفر والجامعہ (۸)علم الزائرجہ (۹)علم دفع مطاعن القرآن۔

فروع علم الحدیث (قسم اول)

(۱)علم شرح الحدیث (۲)علم اسباب ورود الاحادیث (۳)علم ناسخ الحدیث ومنسوخہ (۴)علم تاویل اقوال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۵)علم رموز اقوال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۶)علم غرائب لغات الحدیث (۷)علم دفع مطاعن الحدیث (۸)علم تلفیق الاحادیث (۹)علم احوال رواۃ الاحادیث (۱۰)علم طب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

فروع علم الحدیث (قسم دوم)

(۱)علم المواعظ (۲)علم الادعیۃ والاوراد (۳)علم الآثار (۴)علم الزہد والورع (۵)علم صلاۃ الحاجات (۶)علم المغازی۔

فروع علم اصول الفقہ

(۱)علم النظر (۲)علم المناظرۃ (۳)علم الجدل (۴)علم الخلاف۔

فروع علم الفقہ

(۱)علم الفرائض (۲)علم الشروط والسجلات (۳)علم معرفۃ حکم الشرائع (۴)علم الفتاویٰ (۵)علم القضاء۔

فروع علم التصوف

(۱)علم الدراسہ (۲)علم الوراثہ۔

فروع علم الوراثہ

(۱)علم الباطن (۲)علم التصوف (۳)علم الحال (۴)علم المکاشفۃ (۵)علم الحقائق۔

العلوم المتعلقۃ بالعبادات

(۱)علم اسرار الطہارۃ (۲)علم اسرار الصلوٰۃ (۳)علم اسرار الزکوٰۃ (۴)علم اسرار الحج (۵)علم اسرار الصوم۔

العلوم المتعلقۃ بالعادات

(۱)علم آداب الاکل (۲)علم آداب النکاح (۳)علم آداب الکسب (۴)علم آداب الصحبۃ والمعاشرۃ (۵)علم آداب العزلۃ (۶)علم آداب السفر (۷)علم آداب السماع والوجد (۸)علم آداب الاحتساب (۹)علم آداب النبوۃ (۱۰)علم آداب المعلم والمتعلم۔

العلوم المتعلقۃ بالاخلاق المہلکات

(۱)علم عجائب القلب (۲)علم ریاضۃ النفس وتہذیب الاخلاق (۳)علم فضیلۃ کسر

الشہوتین (۴) علم آداب اللسان وآفاتہ (۵) علم آفات الغضب (۶) علم آفات الدنیا (۷) علم آفات المال (۸) علم آفات الجاہ (۹) علم آفات الریا (۱۰) علم آفات الکبر (۱۱) علم آفات العجب (۱۲) علم آفات الغرور۔

العلوم المتعلقۃ بالاخلاق المنجیات

(۱) علم آداب التوبۃ (۲) علم فوائد الصبر (۳) علم منافع الشکر (۴) علم منافع الرجاء (۵) علم منافع الخوف (۶) علم فوائد الفقر (۷) علم فوائد الزہد (۸) علم فوائد التوکل (۹) علم فوائد المحبۃ (۱۰) علم فوائد الشوق (۱۱) علم فوائد الانس (۱۲) علم فوائد الرضا (۱۳) علم فوائد النیۃ (۱۴) علم فوائد الاخلاص (۱۵) علم فوائد الصدق (۱۶) علم فوائد المراقبۃ (۱۷) علم فوائد المحاسبۃ (۱۸) علم فوائد التفکر (۱۹) علم فوائد ذکر الموت والبعث والنشور۔

(ابجد العلوم ۱۸ تا ۲۰ - کشف الظنون ج ۱ ص ۱۴)

فروع علم الادب

علوم خطیہ

(۱) علم ادوات الخط (۲) علم قوانین الکتابۃ (۳) علم تحسین الحروف (۴) علم کیفیۃ تولید الخطوط عن اصولہا (۵) علم ترتیب حروف التہجی (۶) علم ترکیب اشکال بسائط الحروف (۷) علم املاء الخط العربی (۸) علم خط المصحف (۹) علم خط العروض۔

(کشف الظنون ج ۱ ص ۱۴ - ابجد العلوم ج ۲ ص ۹، ۱۰)

علوم الالفاظ

(۱) علم مخارج الحروف (۲) علم اللغۃ (۳) علم الوضع (۴) علم الاشتقاق (۵) علم الصرف (۶) علم النحو (۷) علم المعانی (۸) علم البیان (۹) علم البدیع (۱۰) علم العروض

(۱۱)علم القوافی (۱۲)علم قرض الشعر (۱۳)علم مبادی الشعر (۱۴)علم الانشاء (۱۵)علم مبادی الانشاء وادواتہ (۱۶)علم المحاضرۃ (۱۷)علم الدواوین (۱۸)علم التواریخ۔

فروع علم الادب

(۱)علم الامثال (۲)علم وقائع الامم (۳)علم استعمالات الالفاظ (۴)علم الترسل (۵)علم الشروط والسجلات (۶)علم الاحاجی والاغلوطات (۷)علم الالغاز (۸)علم المعمی (۹) علم التصحیف (۱۰)علم المقلوب (۱۱)علم الجناس (۱۲)علم مسامرۃ الملوک (۱۳)علم حکایات الصالحین (۱۴)علم اخبار الانبیاء علیہم السلام (۱۵)علم المغازی والسیر (۱۶)علم تاریخ الخلفاء (۱۷)علم طبقات القراء (۱۸)علم طبقات المفسرین (۱۹)علم طبقات المحدثین (۲۰)علم سیر الصحابۃ و التابعین (۲۱)علم طبقات الحنفیہ (۲۲)علم طبقات المالکیہ (۲۳)علم طبقات الشافعیہ (۲۴)علم طبقات الحنابلۃ (۲۵)علم طبقات النحاۃ (۲۶)علم طبقات الحکماء (۲۷)علم طبقات الاطباء۔ (کشف الظنون ج ۱ ص ۱۴- ابجد العلوم ج ۲ ص ۱۱،۱۲)

فروع علوم عقلیہ

علوم عقلیہ کی ابتدائی دو قسمیں ہیں۔علوم آلیہ اور علوم غیر آلیہ: علم آلی اگر خطا فی الفکر سے محفوظ رکھے تو وہ علم منطق ہے،اور اگر خطا فی الدرس سے محفوظ رکھے تو وہ علم آداب درس ہے،اور اگر مناظرہ میں خطا سے محفوظ رکھے تو وہ علم خلاف،علم جدل اور علم نظر ہے۔علم خلاف، علم جدل اور علم نظر کا ذکر علم اصول فقہ کے فروع میں ہو چکا ہے۔اگر علوم عقلیہ،علوم آلیہ میں سے نہ ہوں، بلکہ موجودات نفس الامریہ سے متعلق ہوں تو وہ علم حکمت ہے۔

علم حکمت کے فروع

علم حکمت کی ابتدائی دو قسمیں ہیں (۱) حکمت نظریہ (۲) حکمت عملیہ۔

اقسام حکمت نظریہ

(۱) علم اعلیٰ: علم الٰہی (۲) علم اوسط: علم ریاضی (۳) علم ادنیٰ: علم طبعی۔

فروع علم الٰہی

(۱) علم معرفۃ نفوس الانسانیہ (۲) علم معرفۃ نفوس الملکیۃ (۳) علم معرفۃ المعاد (۴) علم امارات النبوۃ (۵) علم مقالات الفرق (۶) علم تقاسیم العلوم۔

فروع علم طبعی (قسم اول)

(۱) علم الطب (۲) علم البیطرۃ والبیرزہ (۳) علم الفراسۃ (۴) علم تعبیر الرؤیا (۵) علم احکام النجوم (۶) علم السحر (۷) علم الطلسمات (۸) علم السیمیا (۹) علم الکیمیا (۱۰) علم الفلاحہ۔

فروع علم طبعی (قسم دوم)

(۱) علم النبات (۲) علم الحیوان (۳) علم المعادن (۴) علم الجواہر (۵) علم الکون والفساد (۶) علم قوس قزح۔

فروع علم طب

(۱) علم التشریح (۲) علم الکحالہ (۳) علم الصیدلۃ (۴) علم طبخ الاشربۃ والمعاجین (۵) علم قلع الآثار من الثیاب (۶) علم ترکیب انواع المداد (۷) علم الجراحۃ (۸) علم الفصد (۹) علم الحجامۃ (۱۰) علم المقادیر والاوزان (۱۱) علم الباہ (۱۲) علم الاطعمۃ۔

فروع علم الفراسۃ

(۱) علم الشامات والخیلان (۲) علم الاساریر (۳) علم الاکتاف (۴) علم قیافۃ البشر (۵) علم الاہتداء بالبراری والاقفار (۶) علم الریافۃ (۷) علم استنباط المعادن (۸) علم نزول

الغیث (۹) علم العرافۃ (۱۰) علم الاختلاج (۱۰) علم عیافۃ الاثر۔

فروع علم احکام النجوم

(۱) علم الاختیارات (۲) علم الرمل (۳) علم الفال (۴) علم القرعہ (۵) علم الطیرۃ والزجر

فروع علم السحر

(۱) علم دعوۃ الکواکب (۲) علم طلسمات (۳) علم الخواص (۴) علم النیر نجات (۵) علم الرقی (۶) علم العزائم (۷) علم الاستحضار (۸) علم تسخیر الجن (۹) علم الکہانۃ (۱۰) علم الاخفا (۱۱) علم الحیل الساسانیۃ (۱۲) علم القلفطیرات (۱۳) علم السر المکتوم (۱۴) علم کشف الدیک (۱۵) علم الشعبذۃ (۱۶) علم تعلق القلب (۱۷) علم الاستعانۃ بخواص الادویہ۔

فروع علم الریاضی

(۱) علم الہندسہ (۲) علم الہیئۃ (۳) علم العدد (۴) علم الموسیقی۔

فروع علم الہندسہ

(۱) علم عقود الابنیہ (۲) علم المناظر (۳) علم المرایا المحرقہ (۴) علم مراکز الاثقال (۵) علم جر الاثقال (۶) علم المساحۃ (۷) علم استنباط المیاہ (۸) علم الآلات الحربیہ (۹) علم الرمی (۱۰) علم التعدیل (۱۱) علم البنکامات (۱۲) علم الملاحہ (۱۳) علم السباحہ (۱۴) علم الاوزان والموازین (۱۵) علم الآلات المبنیۃ علیٰ ضرورۃ عدم الخلاء۔

فروع علم الہیئۃ

(۱) علم الزیجات والتقاویم (۲) علم کتابۃ التقاویم (۳) علم حساب النجوم (۴) علم کیفیۃ الارصاد (۵) علم الآلات الرصدیۃ (۶) علم المواقیت (۷) علم الآلات الظلیہ (۸) علم الاکر (۹) علم الاکر المتحرکہ (۱۰) علم تسطیح الکرۃ (۱۱) علم صور الکواکب (۱۲) علم مقادیر العلویات

(۱۳)علم منازل القمر (۱۴)علم جغرافیا(۱۵)علم مسالک البلدان والامصار (۱۶)علم البرد و مسافاتہا (۱۷) علم خواص الاقالیم (۱۸)علم الادوار والاکوار(۱۹)علم القرانات (۲۰)علم الملاحم (۲۱)علم مواسم السنۃ (۲۲)علم مواقیت الصلوٰۃ (۲۳)علم وضع الاصطرلاب (۲۴)علم عمل الاصطرلاب (۲۵) علم وضع الربع المجیب والمقنطرات (۲۶)علم عمل ربع الدائرۃ (۲۷)علم الآلات الساعۃ۔

فروع علم العدد

(۱)علم حساب الفرائض (۲)علم حساب التخت والمیل (۳)علم الجبر والمقابلہ(۴)علم حساب الخطائین (۵)علم حساب الدراہم والدینار (۶)علم حساب الدور والوصایا (۷)علم حساب العقود بالاصابع (۸)علم اعداد الوفق (۹)علم التعابی العددیۃ (۱۰)علم حساب الہواء (۱۱)علم خواص الاعداد۔

فروع علم الموسیقی

(۱)علم الآلات العجیبہ (۲)علم الرقص (۳)علم الغنج۔

فروع الحکمۃ العملیہ (قسم اول)

(۱)علم الاخلاق (۲)علم تدبیر المنزل (۳)علم السیاسۃ۔

فروع الحکمۃ العملیہ (قسم دوم)

(۱)علم آداب الملوک (۲)علم آداب الوزارۃ (۳)علم الاحتساب (۴)علم قود العساکر۔(ماخوذ از کشف الظنون ج۱ص۱۴-ابجد العلوم ج۲ص۱۲تا۱۷)

مذکورہ بالا علوم عقلیہ میں سے بہت سے علوم وفنون کا علم وادراک امام اہل سنت کو تھا، ان میں سے جن علوم وفنون سے متعلق مجھے معلوم ہوسکا، میں نے فہرست جدید میں اسے

شامل کر دیا ہے۔باقی ماندہ علوم وفنون کے اثبات کے لیے امام اہل سنت کی تصانیف وفتاویٰ کی تفتیش کرنی ہوگی۔علوم عقلیہ کے ماہرین کا تتبع وتفحص زیادہ نتیجہ خیز ہوگا۔

علوم وفنون کی تعریفات

امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کے ایک سو اٹھتر علوم وفنون کی تعریفات مرقومہ ذیل ہیں۔

العلوم الاسلامیه

علم القرآن

(۱){**علم القرآن**:اعلم ان العلوم الاعتقادية اما متعلقة بالنقل او فهم المنقول وتقريره وتشييده بالادلة اواستخراج الاحكام المستنبطة- فالنقل ان كان مما اتى به الرسول صلى الله عليه وسلم بواسطة الوحى فهو علم القران-اوبما صدر عن نفسه المؤيدة بالعصمة فعلم رواية الحديث - وفهم المنقول ان كان من كلام الله تعالىٰ فعلم تفسير القران-او من كلام الرسول صلى الله عليه وسلم فعلم دراية الحديث-والتقرير اما الأراء فعلم اصول الدين-اوالافعال فعلم اصول الفقه-او استخراج الاحكام من ادلتها فعلم الفقه}(ابجد العلوم ج۲ص ۱۷)

(ت) جان لو کہ علوم اعتقادیہ (علوم شرعیہ) یا تو نقل سے متعلق ہوگا یا فہم منقول،اس کے اثبات اور دلائل سے اسے مزین کرنے یا اس سے استنباط کیے جانے والے احکام کے استخراج سے متعلق ہوگا،پس نقل اگر اس کی ہو جسے حضرت سید کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی کے توسط سے لائے ہوں تو وہ علم قرآن ہے،یا نقل اس کی ہو جو حضرت تاجدار انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے صادر ہوا،جن کی مدد عصمت الٰہی سے کی گئی ہے تو وہ علم روایت حدیث

ہے، اور فہم منقول اگر کتاب اللہ کا ہوتو وہ علم تفسیر ہے، یا فہم منقول کلام رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ہوتو وہ علم درایت حدیث ہے ، اور تقریر و اثبات اگر (اعتقادیات سے متعلق) علما کے آرا کا ہوتو وہ علم الکلام ہے، یا افعال کا اثبات ہوتو وہ علم اصول فقہ ہے، یا اس کے دلائل سے احکام کے استنباط کا ہوتو وہ علم فقہ ہے۔

توضیح: حضرات انبیاورسل وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم عن الخطا ہیں۔

فروع علم القرآن

(۲){**التفسیر**:هو الكلام فی اسباب نزول الأية وشانها وقصتها و احكامها من طريق النقل} (معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم ص ۳۹)

〈ت〉 تفسیر: آیت کے اسباب نزول اور اس کی شان نزول اور اس کے قصہ اور بطریق نقل اس کے احکام کے بارے میں کلام کرنا ہے۔

توضیح: قرآنی آیات کی تفسیر، قرآن مجید، احادیث نبویہ، کلمات صحابہ واقوال اکابر تابعین کی روشنی میں ہوتی ہے۔

(۳){**علم معرفة شروط المفسر وآدابه** :قال العلماء: من اراد تفسير الكتاب العزيز، طلبه اولًا من القرآن -فما اجمل منه فی مكان فقد فسر فی موضع آخر -وما اختصر فی مكان فقد بسط فی موضع آخر منه} (الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی ج ۲ ص ۴۶۷)

〈ت〉 علم آداب شروط المفسر وآدابہ: علما نے فرمایا کہ جو تفسیر قرآن مجید کا ارادہ کرے تو وہ پہلے اسے قرآن میں تلاش کرے، کیونکہ قرآن میں جو ایک جگہ مجمل وارد ہوا، وہ دوسری جگہ میں مفسر وارد ہوا ہے، اور جو ایک جگہ اختصار کے ساتھ وارد ہوا، وہ دوسری جگہ مفصل وارد ہوا ہے۔

توضیح: افادۂ عامہ کے لیے تفسیر قرآن کے چند شرائط درج ذیل ہیں۔

(الف){فان اعیاہ ذلک، طلبہ من السنة فانها شارحة للقرآن وموضحة له} (الاتقان ج۲ص۴۶۷)

(ب){فان لم یجده فی السنة رجع الیٰ اقوال الصحابة- فانهم ادریٰ بذلک لما شاهدوه من القرائن والاحوال عند نزوله- ولما اختصوا من الفهم التام والعلم الصحیح والعمل الصالح- وقد قال الحاکم فی المستدرک- ان تفسیر الصحابی الذی شهد الوحی و التنزیل، له حکم المرفوع} (الاتقان ج۲ص۴۶۷)

(ج){وقال الامام ابوطالب المکی فی اوائل تفسیره- القول فی ادوات المفسر- اعلم ان من شرطه صحة الاعتقاد اولًا ولزوم سنة الدین - فان من کان مغموصًا علیه فی دینه، لا یؤتمن علی الدنیا فکیف علی الدین} (الاتقان فی علوم القرآن ج۲ص۴۶۷)

(د){ویجب ان یکون اعتماده علی النقل عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وعن اصحابه ومن عاصرهم- و یتجنب المحدثات- واذا تعارضت اقوالهم وامکن الجمع بینهما، فعل}(الاتقان ج۲ص۴۶۸)

(ہ){ومن شرطه صحة المقصد فیما یقول لیلقی التسدید- فقد قال اللّٰه تعالیٰ- والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا}(الاتقان ج۲ص۴۶۸)

(و){وتمام هذه الشرائط ان یکون ممتلئًا من عدة الاعراب، لایلتبس علیه اختلاف وجوه الکلام}(الاتقان ج۲ص۴۶۸)

(الف) پس اگر یہ اس سے عاجز ہو جائے تو تفسیر کو حدیث میں تلاش کرے، اس

لیے کہ حدیث قرآن کے لیے شارح اور قرآن کی توضیح کرنے والی ہے۔

(ب) پس اگر حدیث میں اسے نہ پائے تو صحابہ کرام کے اقوال کی طرف رجوع کرے، اس لیے کہ یہ حضرات تفسیر قرآن کو زیادہ جاننے والے ہیں، کیونکہ انہوں نے نزول قرآن کے وقت کے احوال وقرائن کا مشاہدہ فرمایا اور اس لیے کہ وہ (قرآن کی) مکمل فہم، علم صحیح اور عمل صالح کے ساتھ (منجانب اللہ) خاص کیے گئے، اور حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری (۳۲۱ھ-۴۰۵ھ) نے مستدرک علی الصحیحین میں فرمایا ہے کہ وحی اور نزول قرآن کے وقت حاضر رہنے والے صحابی کی تفسیر کا حکم، حدیث مرفوع کا حکم ہے۔

(ج) امام ابوطالب مکی (م ۳۸۶ھ) نے اپنی تفسیر قرآن کے شروع حصے میں فرمایا:

شرائط مفسر کے بارے میں کلام: جان لو کہ مفسر کی اولین شرط اس کا صحیح الاعتقاد اور سنن اسلام کا پابند ہونا ہے، اس لیے کہ جو دین کے بارے میں عیب دار ہو، اس پر دنیاوی امور میں اعتماد نہیں کیا جاتا ہے، پس دین کے بارے میں کیسے اعتماد کیا جائے گا؟

(د) اور ضروری ہے کہ اس کا اعتماد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور ان کے معاصرین سے منقولہ روایات پر ہو، اور نئے امور سے پرہیز کرے، اور جب صحابہ کے اقوال متعارض ہوں اور ان کے درمیان تطبیق ممکن ہو تو تطبیق کرے۔

(ہ) اور مفسر کے شرائط میں سے اپنی تفسیر میں صحیح المقصد ہونا ہے، تا کہ درستگی کو پالے، کیوں کہ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ''اور وہ لوگ جو میری راہ میں کوشش کریں، ضرور ہم انہیں اپنی راہ کی ہدایت دیں گے''۔

(و) اور ان شرائط کا تتمہ یہ ہے کہ وہ (قرآن کے) متعدد اعراب کا جانکار ہو، تا کہ کلام الٰہی کی صورتوں کا اختلاف اسے اشتباہ میں مبتلا نہ کردے۔

(۴) **التاویل**: صرف الکلام الٰی معنی محتمل موافق لما قبلها

وما بعدها غیر مخالف للکتاب والسنة علیٰ طریق الاستنباط}

(معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم ص ۳۹)

(ت) تاویل: کلام الٰہی کو بطریق استنباط اس کے احتمالی مفہوم کی طرف پھیر دینا ہے، جو اس کے سیاق وسباق کے موافق اور کتاب وسنت کے غیر مخالف ہو۔

(۵){**علم مخارج الحروف** :وهذا علم يبحث فيه عن احوال الالفاظ العربية خارجة وانها من اى موضع تخرج ويبحث عن صفاتها من الجهر و الهمس وامثالهما} (ابجد العلوم ج۲ ص۴۸۱)

(ت) علم مخارج الحروف: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں الفاظ عربیہ (حروف عربیہ) کے مخارج سے بحث کی جاتی ہے، اور وہ کس جگہ سے ادا ہوتے ہیں اور ان کی صفات یعنی جہر، ہمس وغیرہ سے بحث کی جاتی ہے۔

{**علم مخارج الحروف** :هو تصحيح مخارج الحروف كيفية وكمية وصفاتها العارضة لها بحسب ما تقتضيه طباع العرب}

(ابجد العلوم ج۲ ص۴۸۱)

(ت) علم مخارج الحروف: یہ مخارج حروف کی تصحیح کرنی ہے کیفیت اور کمیت اور اس کو عارض ہونے والی صفات کے اعتبار سے، اہل عرب کی طبعیت وفطرت کے تقاضے کے مطابق۔

(۶){**علم التجويد** :وهو علم باحث عن تحسين تلاوة القرآن العظيم من جهة مخارج الحروف وصفاتها وترتيل النظم المبين باعطاء حقها من الوصل والوقف والمد و القصر والادغام والاظهار والاخفاء والامالة والتحقيق والتفخيم والترقيق والتشديد والتخفيف والقلب والتسهيل الیٰ غير ذلک} (کشف الظنون ج۱ ص۳۵۳-ابجد العلوم ج۲ ص۱۴۴)

〈ت〉علم تجوید: یہ قرآن عظیم کی تلاوت کی تحسین سے بحث کرنے والا علم ہے مخارج حروف، ان کی صفات اور کلام الٰہی کی ترتیل کے اعتبار سے، اس کو اس کا حق دیتے ہوئے یعنی وقف، وصل، مد، قصر، ادغام، اظہار، اخفاء، امالہ، تحقیق تفخیم، ترقیق، تشدید، تخفیف، قلب تسہیل وغیر ہا(کی ادائیگی کے ساتھ)

(۷)}**علم القراء ة**:هو علم يبحث فيه عن صور نظم كلام الله تعالٰى من حيث وجوه الاختلافات المتواترة ومباديه مقدمات تواترية}

(کشف الظنون ج ۲ص ۱۳۱۷-ابجد العلوم ج ۲ص ۴۲۸)

〈ت〉علم قرأت: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں اختلافات متواترہ کے اعتبار سے کلام الٰہی کی نظم کی صورتوں کے بارے میں بحث کی جاتی ہے، اور اس کے مبادی متواتر مقدمات ہیں۔

توضیح: متواتر مقدمات یعنی جو عہد رسالت سے تواتر کے ساتھ مروی ہیں۔

{والغرض منه تحصيل ملكة ضبط الاختلافات المتواترة وفائدته صون كلام الله تعالٰى عن تطرق التحريف والتغير وقد يبحث فيه ايضًا عن صور نظم الكلام من حيث الاختلافات الغير المتواترة الواصلة الٰى حد الشهرة ومباديه مقدمات مشهورة اومروية عن الأحاد الموثوق بهم}

(کشف الظنون ج ۲ص ۱۳۱۷-ابجد العلوم ج ۲ص ۴۲۸)

〈ت〉علم قرأت کا مقصد متواتر اختلافات کے ضبط کا ملکہ حاصل کرنا ہے، اور اس کا فائدہ کلام اللہ کو تحریف وتغیر سے محفوظ رکھنا ہے، اور کبھی اس میں نظم کلام اللہ کی غیر متواتر صورتوں سے بھی بحث کی جاتی ہے جو شہرت کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں، اور اس کے مبادی مشہور مقدمات یا معتبر آحاد سے مروی مقدمات ہیں۔

(۸)}**علم الوقف** :قال فی کشف الظنون:هو من فروع القرأة—

وقال فی مدینة العلوم: الوقف عبارة عن قطع الصوت عن الکلمة زمانًا یتنفس فیه عادة بنیة الاستیناف،لابنیة الاعراض،ویکون فی رؤوس الآیی واوساطها ولایتأتی فی وسط الکلمة ولا فیما اتصل رسمًا}

(ابجد العلوم ج۲ص۵۷۰)

(ت) علم الوقف: کشف الظنون میں فرمایا کہ یہ علم قرأۃ کے فروع میں سے ہے،اور مدینۃ العلوم میں فرمایا: وقف کچھ وقت کے لیے استیناف کی نیت سے کلمہ سے آواز کو منقطع کرنے کا نام ہے،تا کہ اس (وقفہ) میں عادی طور پر سانس لے۔(یہ وقفہ) اعراض کی نیت سے نہ ہو،اور یہ وقف آیتوں کے اخیر میں اور بیچ میں ہوتا ہے،اور کلمہ کے بیچ میں اور اس کے درمیان میں نہیں ہوتا جو رسم الخط کے اعتبار سے متصل ہو۔

(۹){**علم آداب کتابة المصحف** :قال فی مدینة العلوم–وهو علم یتعرف منه کیفیة کتابة المصحف لیکون موافقًا للاٰداب المعتبرة فی الشرع والمستحسنة عند الشرع} (ابجد العلوم ج۲ص۳۶)

(ت) علم آداب کتابت مصحف:مدینۃ العلوم میں فرمایا:یہ ایسا علم ہے کہ اس سے مصحف شریف کی کتابت کی کیفیت معلوم ہوتی ہے،تا کہ قرآن کی کتابت،شریعت میں معتبر اور عند الشرع مستحسن آداب کے موافق ہو۔

{**علم خط المصحف** :علٰی ما اصطلح علیه الصحابة عند جمع القران الکریم علٰی ما اختاره زید بن ثابت رضی الله عنه–ویسمی الاصطلاح السلفی ایضًا} (کشف الظنون ج۱ص۷۱۳)

(ت) علم خط مصحف: (خط مصحف) وہ ہے جس پر تدوین قرآن کے وقت صحابہ کرام کی اصطلاح قائم ہوچکی،جیسا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اختیار فرمایا اور اس کو

اصطلاح سلفی بھی کہا جاتا ہے۔

توضیح: حاجی خلیفہ کاتب چلپی نے علم تفسیر کے فروع میں علم خواص الحروف، علم الخواص الروحانیۃ من الاوفاق، علم التصریف بالحروف والاسماء، علم الحروف النورانیۃ والظلمانیۃ، علم التصرف بالاسم الاعظم، علم الزایرجہ، علم رسم خط القرآن، علم الجفر والجامعۃ، علم الکسر والبسط وغیر ہا کوشمار کیا ہے۔ (کشف الظنون ج ۱ص ۱۴)

(۱۰)**{علم دفع مطاعن القرآن** :علم باحث عن دفع شبهات ارباب الضلال الموردة على القرآن الكريم بحسب لفظه اوبحسب معناه -ومباديه العلوم العربية وعلم الاصلين-والله اعلم} (ابجد العلوم ج ۲ص ۲۸۷)

(ت) علم دفع مطاعن قرآن: یہ گمرہوں کے شبہات کے دفع سے متعلق بحث کرنے والا علم ہے، جوشبہات قرآن کریم پر وارد کیے جاتے ہیں، قرآن کے لفظ یا معنی کے اعتبار سے، اور اس علم کے مبادی عربی علوم اور قرآن وسنت کا علم ہے۔

(۱۱)**{علم الاوفاق** :قال البونی:ولا تظن ان سر الحروف مما يتوصل اليه بالقياس العقلى وانما هوبطريق المشاهدة والتوفيق الالٰهى واما التصرف فى عالم الطبيعة بهذه الحروف والاسماء المركبة فيها وتأثر الاكوان عن ذلك فامر لاينكر لثبوته عن كثيرمنهم تواترًا}

(مقدمۃ ابن خلدون ص ۳۰۸)

(ت) علم اوفاق (علم اسرار حروف): شیخ احمد البونی نے فرمایا: تم یہ گمان نہ کرو کہ اسرار حروف ان میں سے ہے جسے قیاس عقلی کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے، اور یہ مشاہدہ اور توفیق الٰہی سے ہی معلوم ہوتا ہے، اور لیکن عالم موجودات میں ان حروف اور ان سے مرکب اسما کے ذریعہ تصرف کرنا اور موجودات کا اس سے متاثر ہونا تو یہ ایسا امر ہے کہ اس کا انکار نہیں

کیا جا سکتا، اس تصرف کے اہل تصرف میں سے بہت سے حضرات سے تواتر اً ثابت ہونے کی وجہ سے۔

توضیح: علم الاوفاق اور علم اسرار الحروف ایک ہی علم ہے۔

{قال فی مدینۃ العلوم: علم اعداد الوفق– والوفق جداول مربعۃ لها بیوت مربعۃ یوضع فی تلک البیوت ارقام عددیۃ او حروف بدل الارقام بشرط ان یکون اضلاع تلک الجداول واقطارها متساویۃ فی العدد وان لا یوجد عدد مکرر فی تلک البیوت– وذکروا ان لاعتدال الاعداد خواص فائضۃ من روحانیات تلک الاعداد والحروف وتترتب علیها آثار عجیبۃ وتصرفات غریبۃ بشرط اختیار اوقات متناسبۃ وساعات شریفۃ وهذا العلم من فروع علم العدد باعتبار توقفه علی الحساب ومن فروع علم الخواص باعتبار آثاره} (ابجد العلوم ج۲ص۷۹)

(ت) مدینۃ العلوم میں فرمایا: علم اعداد الوفق، اور وفق چوکور جداول ہیں جس کے چوکور خانے ہوتے ہیں۔ ان گھروں میں عددی نمبر یا نمبروں کے بدلے حروف رکھے جاتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ ان جداول کے ضلع اور قطر عدد میں مساوی ہوں اور ان گھروں میں کوئی مکرر عدد نہ پایا جائے، اور اہل علم نے بیان کیا کہ ان اعداد کے اعتدال کے وقت ان اعداد وحروف کی روحانیات کی جانب سے پہونچنے والے کچھ خواص ہیں اور ان پر تعجب خیز آثار اور نادر تصرفات مرتب ہوتے ہیں مناسب اوقات اور سعید ساعات کے اختیار کرنے کی شرط کے ساتھ، اور یہ علم عدد کے فروع میں سے ہے، اس کے حساب پر موقوف ہونے کی وجہ سے، اور علم خواص کے فروع میں سے ہے اپنے آثار کے اعتبار سے۔

(۱۲) {**علم الاسماء الحسنیٰ**: علم الاسماء ای الحسنیٰ

واسرارها وخواص تاثيراتها-قال البونی-ينال بها كل مطلوب ويتوسل بهـا الٰی كـل مـرغـوب-وبـمـلازمتهـا تـظهر الثمرات وصرائح الكشف والاطـلاع علٰی اسـرار الـمـغيبـات-واما افادة الدنيا فالقبول عند اهلها و الهيبة والتعـظيـم و البـركـات فی الارزاق والـرجـوع الٰی كلمتـه وامتثال الامرمنه وخرس الالسنة عن جوابه الابخيرالٰی غيرذلک من الأثار الظاهرة باذن اللّٰه تعالٰی فی المعانی والصور،وهذا سرعظيم من العلوم لا ينكرشرعًا ولاعقلًا -انتهٰی} (کشف الظنون ج ا ص ۸۱-ابجد العلوم ج ۲ ص ۶۱)

(ت) علم الاسماء الحسنٰی: علم الاسما یعنی اسمائے حسنٰی کا علم اوراس کے اسرار اوراس کی تاثیرات کی خاصیتوں کا علم: شیخ ابوالعباس احمد بن علی بن یوسف البونی (م ۶۲۲ھ) نے فرمایا:

ان اسمائے مبارکہ سے ہر مطلوب کو پایا جاسکتا ہے،اوران کے ذریعہ ہر پسندیدہ چیز کی طرف وسیلہ لیا جاسکتا ہے،اوران اسمائے حسنٰی (کے وظیفہ) کی پابندی سے فوائد ظاہر ہوتے ہیں اورصریح کشف اورغیبی اسرار پراطلاع ہوتی ہے،اورلیکن اس کا دنیاوی فائدہ تو اہل عالم کے یہاں قبولیت، ہیبت، تعظیم، رزق میں برکات، اس کے قول کی طرف رجوع اور اس کے حکم کی بجا آوری، زبانوں کا اس کے جواب سے عاجز ہوجانا مگر خیروبھلائی کے جواب سے اوران کے علاوہ معانی اورصورتوں (ظاہروباطن) میں رب تعالیٰ کے حکم سے ظاہر ہونے والے آثار، اور یہ علوم کے درمیان ایک راز (کی طرح) ہے،اس کا شرعاً اورعقلاً انکارنہیں کیاجاسکتا۔

{**علم الحروف والاسماء** :قال الشيخ داؤدالانطاكی: وهوعلم بـاحـث عن خواص الحروف افرادًا وتركيبًا وموضوعه الحروف الهجائية ومادته الاوفاق والتراكيب} (کشف الظنون ج ا ص ۶۵۰)

〈ت〉علم حروف واسمائے الٰہیہ: شیخ داؤد بن عمر انطا کی (م۱۰۰۸ھ) نے فرمایا: یہ انفرادی اور ترکیبی حالت میں حروف کے خواص سے بحث کرنے والا علم ہے، اور اس کا موضوع حروف تہجی ہے اور اس کا مادہ اوفاق اور تراکیب ہیں۔

(۱۳){**علم الجفروالجامعة** :وهو عبارة عن العلم الاجمالى بلوح القضاء والقدر المحتوى علىٰ كل ماكان وما يكون كليًا وجزئيًا- والجفر عبارة عن لوح القضاء الذى هو عقل الكل والجامعة لوح القدر الذى هو نفس الكل}(کشف الظنون ج۱ص۵۹۱-ابجد العلوم ج۲ص۲۱۴)

〈ت〉علم جفر وجامعہ: یہ لوح قضا وقدر کے اجمالی علم کا نام ہے جو تمام ما کان وما یکون کے علم کو کلی اور جزئی طریقے پر محیط ہے، اور جفر لوح قضا کا نام ہے جو عقل کل ہے اور جامعہ لوح قدر کا نام ہے جو نفس کل ہے۔

(۱۴)**علم تکسیر**: علم اسرار الحروف کی ایک قسم ہے۔

علم اسرار الحروف کے ذیل میں حاجی خلیفہ چلپی نے رقم فرمایا:

{حاصله عندهم وثمرته-تصرف النفوس الربانية فى عالم الطبعية بالاسماء الحسنىٰ و الكلمات الالٰهية الناشئة عن الحروف المحيطة بالاسرار السارية فى الاكوان ثم اختلفوا فى سر التصرف الذى فى الحروف-بم هو؟فمنهم من جعله للمزاج الذى فيه وقسم الحروف بقسمة الطبائع الىٰ اربعة اصناف كما للعناصر فتنوعت بقانون صناعى يسمونه التكسير}(کشف الظنون ج۱ص۶۵۰)

〈ت〉اہل تکسیر کے یہاں اس کا حاصل اور اس کا فائدہ، عالم طبعیہ (دنیا) میں اسمائے حسنیٰ اور کلمات الٰہیہ کے ذریعہ نفوس ربانیہ کا تصرف کرنا ہے۔ یہ اسمائے حسنیٰ اور کلمات الٰہیہ

ان حروف سے مرکب ہوتے ہیں جو ان اسرار کو محیط ہیں جو اسرار، عالم کائنات میں سرایت کیے ہوئے ہیں، پھر اہل تکسیر اس تصرف کے راز (سبب) میں مختلف ہوگئے جو حروف میں ہوتے ہیں کہ وہ تصرف کس وجہ سے ہے؟ پس بعض اہل تکسیر نے اس تصرف کو اس مزاج کی وجہ سے بتایا جو حروف میں ہے، اور حروف کو طبعی امور (دنیاوی اشیا) کی تقسیم کے اعتبار سے چار قسموں کی طرف منقسم کیا، جیسا کہ عناصر کے لیے ہے (یعنی خاکی، بادی، آتشی، آبی۔ حروف میں سے بعض کو آبی، بعض کو بادی، کچھ کو آتشی اور کچھ کو خاکی بنادیا)، پس حروف فنی قانون کے اعتبار سے منقسم ہوگئے، اسی کا نام علم تکسیر رکھتے ہیں۔

(۱۵){**علم الزائرجة** :هو من القوانين الصناعية لاستخراج الغيوب} (کشف الظنون ج۲ص۹۴۸-ابجد العلوم ج۲ص۳۱۱)

﴿ت﴾ علم زائرجہ: یہ غیبی امور کے انکشاف کے لیے فنی قوانین میں سے ہے۔

{هى كثيرة الخواص يولعون باستفادة الغيب منها بعملها وصورتها التى يقع العمل عندهم فيها دائرة عظيمة فى داخلها دوائر متوازية للافلاک والعناصر وللمكونات و للروحانيات الٰى غير ذلک من اصناف الكائنات و العلوم وكل دائرة منها مقسومة بانقسام فلكها الى البروج و العناصر وغيرهما وخطوط كل منها مارة الى المركز ويسمونها الاوتار وعلٰى كل وتر حروف متتابعة موضوعة-فمنها اعداد مرسومة برسوم الزمام التى هى اشكل الاعداد عند اهل الدواوين والحساب بالمغرب}

(کشف الظنون ج۲ص۹۴۸-ابجد العلوم ج۲ص۳۱۱)

﴿ت﴾ یہ بہت خاصیتوں والا علم ہے۔اس سے غیبی امور کے ادراک کے لیے لوگ فریفتہ ہوجاتے ہیں، اس کے عمل اور اس کی صورتوں کے ذریعہ جن میں اہل فن کے یہاں

عمل واقع ہوتا ہے،وہ ایک بڑا دائرہ ہوتا ہے،اس کے اندر افلاک،عناصر،موجودات، روحانیات وغیرہ کائنات موجودات اور علوم کے متوازن دائرے ہوتے ہیں اور ہر دائرہ اس کے فلک کے بروج،عناصر وغیرہما کی جانب انقسام کے اعتبار سے منقسم ہوتا ہے،اور ان تمام کے خطوط مرکز کی طرف جاتے ہیں اور اس کا نام وتر رکھتے ہیں اور ہر وتر پر پے در پے حروف رکھے ہوتے ہیں،پس انہی میں سے ''رسم الزمام'' میں لکھے ہوئے اعداد ہوتے ہیں جو مغربی اہل دواوین اور اہل حساب کے یہاں مشکل ترین اعداد میں سے ہیں۔

توضیح:ان مذکور ماقبل ومابعد علوم کے ذریعہ جو غیبی امور کا انکشاف ہوتا ہے،وہ سب ظنیات میں سے ہیں اور انہیں ظن کی حد تک ہی تسلیم کرنا جائز ہے،انہیں یقینی اعتقاد نہ کرے ۔ہاں،جو غیبی امور رب تعالیٰ یا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ بتائے جائیں، اسے یقینی اعتقاد کرے،کشف اولیائے کرام بھی ظنی ہیں۔

(۱۲){**علم الکسر والبسط**:وهو علم بوضع الحروف المقطعة بان يقطع حروف اسم من اسماء الله ويمزج تلك الحروف مع حروف مطلوبک-ويوضح فی سطر ثم يعمل علیٰ طرق يعرفها اهلها حتی يغير ترتيب الحروف الموجودة فی السطر الاول فی السطر الثانی-ثم الیٰ ان ينتظم عين السطر الاول فيوخذ منه اسماء ملائكة ودعوات يشتغل بها حتی يتم مطلوبه} (کشف الظنون ج۲ص۱۴۷۵)

(ت)علم الکسر والبسط:یہ حروف مقطعات کو(ایک خاص ترتیب سے)رکھنے کا علم ہے،بایں طور کہ اسمائے الٰہیہ میں سے کسی اسم کے حروف کو جدا جدا کر دیا جائے،اور ان حروف کے ساتھ اپنے مطلوب کو ملا دیا جائے،اور ایک سطر میں رکھا جائے،پھر اہل علم کے معروف طریقے پر عمل کیا جائے،یہاں تک کہ سطر اول میں موجود حروف کی ترتیب سطر ثانی

میں بدل دی جائے، پھر اسی طرح (مابعد کے سطور میں) عمل کیا جائے، یہاں تک کہ سطر اول کی ترتیب مکمل ہو جائے، پس اس سے ملائکہ کرام کے اسما اور دعاؤں کا اخذ کر کے مشغولیت اختیار کی جاتی ہے، تا کہ اس کا مقصود پورا ہو جائے۔

(۱۷){**علم التصرف بالاسم الاعظم**:ذکرہ المولٰی ابو الخیرمن فروع علم التفسیروقال:ھذا العلم قَلَّمَا وصل الیہ احد من الناس خلا الانبیاء والاولیاء-ولھذا لم یصنفوا فی شانہ تصنیفًا یعین ھذا الاسم- لان کشفہ علٰی آحاد الناس لایحل اصلًا-اذ فیہ فساد العَالَمِ وَ ارْتِفَاعُ نِظَامِ بَنِیْ آدَمَ-انتھی} (کشف الظنون ج۱ص۴۱۱-ابجد العلوم ج۲ص۱۵۱)

(**ت**) علم تصرف باسم اعظم: شیخ ابو الخیر طاش کبریٰ زادہ(۹۰۱ھ-۹۶۸ھ) نے اس کا تذکرہ علم تفسیر کے فروع میں کیا اور فرمایا: یہ ایسا علم ہے کہ حضرات انبیائے کرام واولیائے عظام کے علاوہ بہت کم ہی کوئی اس تک پہنچا، اسی لیے اس فن میں کوئی خاص تصنیف نہیں، جو اس اسم اعظم کو متعین کرے، اس لیے کہ عام لوگوں کے لیے اس کا اظہار بالکل حلال نہیں، اس لیے کہ اس میں دنیا کا فساد اور بنی آدم کے نظام کو ڈھانا ہے۔

(۱۸){**علم الرقی**:قال فی مدینۃ العلوم:ھوعلم باحث عن مباشرۃ افعال مخصوصۃ کعقد الخیط والشعروغیرھما-اوکلمات مخصوصۃ بعضھا بھلویۃ وبعضھا قبطیۃ و بعضھا ھندکیۃ تترتب علٰی تلک الاعمال والکلمات آثار مخصوصۃ من ابراء المرض و دفع اثرالنظرۃ وحل المعقود وامثال ذلک}(ابجد العلوم ج۲ص۳۰۳)

(**ت**) علم الرُقی (تعویذات کا علم): مدینۃ العلوم میں فرمایا: یہ مخصوص افعال کو عمل میں لانے سے بحث کرنے والا علم ہے، جیسے دھاگے اور بال وغیرہ میں گرہ لگانا، یا مخصوص کلمات ہیں، ان میں سے بعض بہلویہ ہیں، بعض قبطیہ ہیں، بعض ہندوؤں کے ہیں، ان اعمال اور

کلمات پر مخصوص آثار مرتب ہوتے ہیں جیسے مرض سے شفا ہونا اور نظر بد کا اثر دور ہونا اور سحر زدہ کے سحر کو توڑ دینا اور اسی جیسے اعمال۔

{والشرع اذن بالرقية لكن اذا كانت بكلمات معلومة من اسماء اللّٰه تعالىٰ و الأيات التنزيلية والدعوات الماثورة–وهذا الذى اذن به الشرع من الرقىٰ ليس من فروع علم السحر–بل من فروع علم القران}

(ابجد العلوم ج ۲ ص ۳۰۳)

﴿ت﴾ شریعت اسلامیہ نے تعویذات کی اجازت دی، جب کہ وہ معلوم کلمات یعنی اسمائے الٰہیہ اور آیات قرآنیہ اور منقول دعاؤں سے ہو، اور جس تعویذ کی شریعت نے اجازت دی، وہ علم سحر کے فروع میں سے نہیں ہے، بلکہ وہ علوم قرآنیہ کے فروع میں سے ہے۔

علم الحدیث

(۱۹) {**علم الحديث**: تتبع اقوال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم وافعاله} (معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم ص ۴۱)

﴿ت﴾ علم حدیث: حضور اقدس پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کا تتبع کرنا ہے۔

{علم الحديث وهوعلم يعرف به اقوال النبى صلى اللّٰه عليه وسلم وافعاله واحواله} (کشف الظنون ج ۱ ص ۶۳۵)

﴿ت﴾ علم حدیث: یہ ایسا علم ہے جس کے ذریعہ حضور اقدس سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال مبارکہ، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افعال مقدسہ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احوال شریفہ کی معرفت ہوتی ہے۔

فروع علم الحدیث

(۲۰){**علم اصول الحدیث** :وھو علم یبحث فیہ عن سنۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اسنادًا ومتنًا ولفظًا ومعنًی من حیث القبول والرد وما یتبع ذلک من کیفیۃ تحمل الحدیث وروایتہ وکیفیۃ ضبطہ وآداب رواتہ وطالبیہ} (ابجد العلوم ج۲ص۲۶)

〈ت〉 علم اصول حدیث: یہ ایسا علم ہے جس میں حدیث نبوی کی سند، متن، لفظ اور معنی کے بارے میں قبولیت اورعدم قبولیت کے اعتبار سے بحث ہوتی ہے، اوران کے تابع احوال سے بحث ہوتی ہے یعنی حدیث کو یاد رکھنے، اس کو روایت کرنے، اس کے ضبط کی کیفیت اوراس کے راویان وطالبین کے آداب سے بحث ہوتی ہے۔

(۲۱){**علم الجرح والتعدیل** :ھو علم یبحث فیہ عن جرح الرواۃ و تعدیلھم بالفاظ مخصوصۃ وعن مراتب تلک الالفاظ}

(کشف الظنون ج۱ص۵۸۲-ابجد العلوم ج۲ص۲۱۱)

〈ت〉 علم الجرح والتعدیل: یہ ایسا علم ہے جس میں مخصوص الفاظ کے ذریعہ راویوں کے جرح وتعدیل اوران الفاظ کے درجات سے بحث کی جاتی ہے۔

(۲۲){**علم درایۃ الحدیث** :علم تتعرف منہ انواع الروایۃ و احکامھا وشروط الروایۃ واصناف المرویات واستخراج معانیھا ویحتاج الی ما یحتاج الیہ علم التفسیر من اللغۃ والنحو والتصریف والمعانی والبیان والبدیع والاصول ویحتاج الی تاریخ النقلۃ}

(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج۱ص۱۰۶-ابجد العلوم ج۲ص۲۸۵)

〈ت〉 علم درایت حدیث: ایسا علم ہے جس سے روایت کے اقسام، اس کے احکام،

روایت کے شرائط، مرویات کی اقسام اوراس کے معانی کے استخراج کی معرفت ہوتی ہے، اوراس میں ان علوم کی ضرورت پیش آتی ہے، علم تفسیر میں جن علوم کی ضرورت پڑتی ہے، یعنی لغت، نحو، صرف، معانی، بیان، بدیع، اصول حدیث اور تاریخ راویان حدیث کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(۲۳){**علم شرح الحدیث**:قال فی مدینة العلوم-علم شرح الحدیث علم باحث عن مراد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من احادیثه الشریفة بحسب القواعد العربیة والاصول الشرعیة بقدر الطاقة البشریة ونفعه وغایته بمکان لایخفٰی علٰی انسان}(ابجد العلوم ج۲ص۳۳۶)

(ت) علم شرح حدیث: مدینۃ العلوم میں فرمایا: علم شرح حدیث، انسانی طاقت کے مطابق عربی قواعد اور اصول شرع کے اعتبار سے احادیث نبویہ مبارکہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مفہوم مرادی سے بحث کرنے والا علم ہے، اوراس کا فائدہ اوراس علم کا مقصد کسی انسان سے پوشیدہ نہیں ہے۔

(۲۴){**علم تخریج الاحادیث**:الدلالة علٰی موضع الحدیث فی مصادرھا الاصلیة من کتب السنة وابرازہ للناس مع بیان مرتبة الحدیث عند الحاجة}(علم التخریج ودورہ فی خدمۃ السنۃ النبویہ-محمد محمود بکارص۴)

(ت) علم تخریج حدیث: حدیث کے محل روایت کو بتانا ہے حدیث کی کتابوں میں سے اس کے اصلی مصادر (امہات الکتب) میں، اور بوقت ضرورت لوگوں کے لیے اسے ظاہر کرنا ہے حدیث کے درجے کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ۔

(۲۵){**علم احوال رواۃ الحدیث**:من وفیاتھم وقبائلھم واوطانھم و جرحھم وتعدیلھم وغیر ذلک}(کشف الظنون ج۱ص۱)

(ت) علم احوال راویان حدیث (فن اسماء الرجال): یعنی ان کی وفات، ان کے

قبائل، ان کے اوطان، اور ان کے جرح وتعدیل وغیرہا کو جاننا ہے۔

{ولایخفی انه علم اسماء الرجال فی اصطلاح اهل الحدیث}

(کشف الظنون ج ا ص ا)

(ت) مخفی نہیں ہے کہ علم احوال رواۃ حدیث، محدثین کی اصطلاح میں علم اسماء الرجال ہے۔

{**علم اسماء الرجال**:یعنی رجال الاحادیث فان العلم بها نصف علم الحدیث کما صرح به العراقی فی شرح الالفیة عن علی بن المدینی فانه سند و متن-السند عبارة عن الرواة فمعرفة احوالها نصف العلم علٰی ما لا یخفی}(کشف الظنون ج ا ص ۸۱)

(ت) علم اسماء الرجال: یعنی رجال احادیث کا علم، پس بے شک راویوں کا علم نصف علم حدیث ہے، جیسا کہ محدث زین الدین عراقی شافعی (۷۲۵ھ-۸۰۶ھ) نے شرح الفیۃ الحدیث میں امام الجرح والتعدیل علی بن مدینی (۱۶۱ھ-۲۳۴ھ) سے اس کی تصریح کی، اس لیے کہ حدیث سند اور متن (کا مجموعہ) ہے، پس راویوں کے احوال کی معرفت علم حدیث کا نصف ہے، جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔

(۲۶){**علم تلفیق الحدیث** :هو علم یبحث فیه عن التوفیق بین الاحادیث المتنافیة ظاهرًا-اما بتخصیص العام تارة اوبتقیید المطلق اخرٰی -او بالحمل علٰی تعدد الحادثة الٰی غیرذلک من وجوه التاویل}

(ابجد العلوم ج ۲ ص ۲۰۲)

(ت) علم تلفیق حدیث: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں ظاہری طور پر متنافی حدیثوں کی تطبیق سے بحث کی جاتی ہے، یا تو کبھی عام حدیث کی تخصیص کر کے، یا کبھی مطلق حدیث کی تقیید کر کے، یا متعدد حادثے پر محمول کر کے، اور ان کے علاوہ دیگر وجوہ تاویل کے ذریعہ تطبیق

بین الاحادیث سے بحث کی جاتی ہے۔

(۲۷){**علم تاویل اقوال النبی** صلی اللّٰہ علیہ وسلم :قد ذکرفی فروع علم الحدیث علم تاویل اقوال النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال :ھذا علم معلوم موضوعہ وبین نفعہ وظاھر غایتہ وغرضہ}

(کشف الظنون ج۱ص۳۳۴-ابجد العلوم ج۲ص۱۴۲)

(ت) علم تاویل اقوال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مولانا ابوالخیر نے علم حدیث کے فروع میں "علم تاویل اقوال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" کا ذکر کیا ہے،اور فرمایا: یہ ایسا علم ہے کہ اس کا موضوع معلوم،اس کا فائدہ واضح اور اس کی غرض وغایت ظاہر ہے۔

(۲۸){**علم رموز الحدیث** :قال فی مدینۃ العلوم:علم رموز اقوال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلمواشاراتہ-وھذا علم ظاھر الموضوع باھر النفع لا یخفی غایتہ وغرضہ}(ابجد العلوم ج۲ص۳۰۵)

(ت) علم رموز الحدیث :مدینۃ العلوم میں فرمایا:حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال کے رموز اوران کے اشارات کا علم ہے،اوراس علم کا موضوع اور نفع ظاہر ہے،اور اس کی غرض وغایت مخفی نہیں ہے۔

(۲۹){**علم الشمائل المحمدیۃ** :وھوعلم یبحث فی صفات رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلمالخِلْقیۃ والخُلُقیۃ-وکیفیۃ سیرتہ مع ربہ وسیرتہ فی نفسہ وفی اھلہ وفی اصحابہ والناس اجمعین-وان ذلک لھو القران کلہ مطبقًا و الاسلام کلہ حیًّا متحرکًا}(المفصل فی فقہ الدعوۃ الی اللہ ج۱۶ص۸۳-ارشیف المجلس العلمی ج۱۹۹۸ص۲۹-المکتبۃ الشاملۃ)

(ت) علم شمائل نبویہ: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں حضور اقدس تاجدار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تخلیقی اوراخلاقی صفات سے بحث کی جاتی ہے،اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کے اپنے رب کے ساتھ ان کے طریق کار اور اپنے آپ سے متعلق ان کے طریق کار اور اپنے اہل واصحاب اور تمام لوگوں کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریق کار سے بحث ہوتی ہے، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ مکمل قرآن کے مطابق اور زندہ متحرک اسلام ہے۔

(۳۰){**علم صلٰوۃ الحاجات** :الواردة فی الاحادیث وھی کثیرة جدا-اشھرھا الضحی والتھجد وصلٰوة التسبیح وغیرذلک من النوافل}

(ابجد العلوم ج۲ص ۳۴۸)

(ت) علم صلٰوۃ الحاجۃ: حدیث میں وارد ہونے والی نمازیں ہیں اور وہ بہت ہیں۔ان میں سب سے زیادہ مشہور نماز چاشت، نماز تہجد اور صلٰوۃ التسبیح وغیرہ نوافل ہیں۔

(۳۱){**علم الآثار** :وھو فن باحث عن اقوال العلماء الراسخین من الاصحاب والتابعین لھم و سائر السلف وافعالھم وسیرھم فی امرالدین و الدنیا-ومبادیه امور مسموعة من الثقات-والغرض منه معرفة تلک الامور لیقتدی بھم وینال مانالوه-وھذا الفن اشد ما یحتاج الیه علم الموعظة}

(کشف الظنون ج۱ص۱)

(ت) علم الآثار: صحابہ کرام، تابعین اور تمام اسلاف کرام میں سے علمائے راسخین کے دین ودنیا کے سلسلے میں ان کے اقوال، افعال اور کردار سے بحث کرنے والا علم ہے، اور اس کے مبادی معتبر حضرات سے سنے ہوئے امور ہیں، اور اس کا مقصد ان امور کی معرفت ہے، تاکہ ان کی پیروی کی جائے، اور وہ پایا جائے جو ان حضرات نے پایا، اور فن وعظ میں اس علم کی سخت ضرورت ہے۔

(۳۲){**علم الموعظة** :ویقال علم المواعظ-وھوعلم یعرف به ما ھو سبب الانزجار عن المنھیات-والانزعاج الی المامورات من الامور

الخطابية المناسبة لطباع عامة الناس -و مباديه الاحاديث المروية عن سيد المرسلين وحكايات العبادو الزهادو الصالحين و كذا حكايات الاشرار المبتلين بالبليات بسوء اعمالهم و فساد احوالهم}(ابجد العلوم ج۲ص۵۳۵)

(ت) علم الوعظ: اوراس کوعلم مواعظ کہا جاتا ہے۔ یہ ایسا علم ہے جس سے عوام الناس کی طبیعتوں کے موافق خطابی امور میں سے منہیات سے روکنے اور مامورات کی طرف راغب کرنے کے اسباب کا علم ہوتا ہے، اوراس کے مبادی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مروی احادیث اور عابدین، زاہدین وصالحین کی حکایات ہیں اور اسی طرح اپنی بدعملی اور اپنے فاسد احوال کی وجہ سے بلاؤں میں مبتلا ہونے والے اشرار کی حکایتیں ہیں۔

توضیح: علم مواعظ اور علم الترغیب والترہیب دونوں قریباً ایک ہی ہیں۔ اگر تحریری شکل میں ہوتو وہ علم الترغیب والترہیب ہے، اور خطابی شکل میں ہوتو وہ علم المواعظ ہے۔

(۳۳) **علم الترغیب والترھیب**: ایسا علم ہے جس میں اعمال صالحہ کی ترغیب اور اعمال سیہ سے خوف دلایا جائے۔

(۳۴){**علم الزهد والورع**: قال فی مدینة العلوم: الزهد الاعراض عن الدنيا -والورع ترك الحلال خوفًا من الوقوع فی الشبهات -وقيل: الزهد ترك الشبهات خوفًا من الحرام}(ابجد العلوم ج۲ص۳۱۴)

(ت) علم زہد وورع: مدینۃ العلوم میں فرمایا: زہد، دنیا سے اعراض کرنا ہے، اور ورع، شبہات میں واقع ہونے کے خوف سے حلال کو ترک کرنا ہے، اور ایک قول ہے کہ زہد، حرام کے خوف سے شبہات کو ترک کرنا ہے۔

(۳۵){**علم الادعية والاوراد**: وهو علم يبحث فيه عن الادعية الماثورة والاوراد المشهورة بتصحيحهما وضبطهما وتصحيح روايتهما وبيان خواصهما وعدد تكرارهما واوقات قرأتهما وشرائطهما}

(کشف الظنون ج ا ص ا - ابجد العلوم ج ۲ ص ۴۷)

(ت) علم ادعیہ واوراد: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں منقول دعاؤں اور مشہور اوراد ووظائف کی تصحیح، ان کے ضبط، ان کی روایت کی تصحیح، ان کے خواص کا بیان، ان کی تکرار کی تعداد، ان کے پڑھنے کے اوقات اور ان کے شرائط کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

(۳۶){**علم طب النبی** صلی اللہ علیہ وسلم :وھو علم باحث عن الطب الذی ورد فی الاحادیث النبویة الذی داوی به المرضیٰ}

(ابجد العلوم ج ۲ ص ۳۶۱)

(ت) علم طب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: یہ اس طب سے بحث کرنے والا علم ہے جو احادیث نبویہ میں وارد ہوئی، جس کے ذریعہ حضور اقدس نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مریضوں کا علاج فرمایا۔

علم الفقہ

(۳۷){**علم الفقه** :قال صاحب مفتاح السعادة—وھو علم باحث عن الاحکام الشرعیة الفرعیة العملیة من حیث استنباطها من الادلة التفصیلیة} (کشف الظنون ج ۲ ص ۱۲۸۲)

(ت) علم فقہ: صاحب مفتاح السعادہ نے فرمایا: یہ احکام شرعیہ فرعیہ عملیہ سے بحث کرنے والا علم ہے، اس کے تفصیلی دلائل سے استنباط کی حیثیت سے۔

فروع علم الفقہ

(۳۸){**علم الفرائض** :وھو علم بقواعد وجزئیات تعرف بها کیفیة صرف الترکة الی الوارث بعد معرفته—وموضوعه الترکة والوارث}

(کشف الظنون ج ۲ ص ۱۲۴۴)

﴿ت﴾ علم الفرائض (علم میراث): یہ ایسے قواعد اور مسائل جزئیہ کو جاننا ہے جس کی معرفت کے بعد اس علم کے ذریعہ ترکہ کو وارث کو دینے کی کیفیت کی معرفت ہو، اور اس کا موضوع ترکہ اور وارث ہے۔

(۳۹){**علم القضاء** :هو علم يبحث فيه عن اداب القضاة في احوا لهم وقضاياهم وفصل الخصومات ونحو ذلك} (ابجد العلوم ج ۲ ص ۴۳۴)

﴿ت﴾ علم القضاء: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں قاضیوں کے احوال، ان کے فیصلے، خصومات (مقدمات) کے فیصلہ کرنے وغیرہ کے بارے میں قاضیوں کے آداب سے بحث کی جاتی ہے۔

(۴۰){**علم الفتاوٰی** :قال في مدينة العلوم: هو علم تروى فيه الاحكا م الصادرة عن الفقهاء في الواقعات الجزئية ليسهل الامر على القاصرين من بعدهم} (ابجد العلوم ج ۲ ص ۳۹۵)

﴿ت﴾ علم الفتاویٰ: مدینۃ العلوم میں فرمایا: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں جزئی واقعات سے متعلق فقہا سے صادر ہونے والے احکام کی روایت کی جاتی ہے، تاکہ مابعد کے قلیل العلم حضرات کے لیے معاملہ آسان ہو جائے۔

(۴۱){**علم معرفة حكم الشرايع** :علم يبحث فيه عن حكم الشرائع ومحاسنها–و الفقهاء لم يتعرضوا لها اذ وظيفة العباد معرفة دلائل الاحكام والعمل بها.........الا ان بعض العلماء استنبطوا حكم الشرائع ومحاسنها علٰى وجه يطابق قواعد الشريعة بقدر الطاقة البشرية}

(ابجد العلوم ج ۲ ص ۴۹۶)

(ت) علم معرفۃ حکم الشرائع: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں شریعت کے احکام اور اس کے محاسن سے بحث کی جاتی ہے، اور فقہا اس جانب متوجہ نہ ہوئے، اس لیے کہ بندوں کا کام احکام کے دلائل کی معرفت اور اس پر عمل کرنا ہے، مگر بعض فقہا نے قوت بشریہ کے مطابق شریعت کے احکام اور اس کے محاسن کا استنباط کیا جو شریعت کے موافق ہے۔

(۴۲) **فن رسم المفتی**: یہ ایسا علم ہے جس میں افتا کے اصول وضوابط کا بیان ہو، اور حالات زمانہ کے اعتبار سے فتاویٰ کے تغیر وتبدل کے اسباب وعلل کی تفصیل ہو۔

علم اصول الفقہ

(۴۳) {**اصول الفقه**: معرفة دلائل الفقه اجمالاً وكيفية الاستفادة منها وحال المستفيد} (معجم مقاليد العلوم فی الحدود والرسوم ص ۶۲)

(ت) علم اصول فقہ: دلائل فقہیہ کی اجمالی معرفت اور دلائل سے (مسائل کے) استفادہ واستنباط کی کیفیت اور استنباط واستفادہ کرنے والے کے حال کی معرفت کا نام ہے۔

فروع علم اصول الفقہ

(۴۴) {**علم الجدل**: هو علم باحث عن الطرق التی يقتدر بها علىٰ ابرام ونقض - وهو من فروع علم النظر ومبنىٰ لعلم الخلاف ماخوذ من الجدل الذی هو احد اجزاء مباحث المنطق لكنه خص بالعلوم الدينية}

(کشف الظنون ج ۱ ص ۵۸۰ - ابجد العلوم ج ۲ ص ۲۰۸)

(ت) علم جدل: ایسے طریقوں سے بحث کرنے والا علم ہے جن سے (مطلوبہ وضع کو) لاجواب کرنے اور (مخالف وضع کو) توڑ دینے پر قدرت حاصل ہو، اور یہ علم مناظرہ کی فرع میں سے اور علم خلاف کا مبنیٰ ہے، اس جدل سے ماخوذ ہے جو علم منطق کے مباحث کا ایک جز

ہے، لیکن علم جدل علوم دینیہ کے ساتھ خاص ہوگیا۔

(۴۵){**علم النظر** :وهو القواعد المنطقية من حيث اجرائها فی الادلة السمعية فصورة تلك القواعد وان كانت جارية علٰى منهاج العقل لكن موادها مستنبطة من الشرع ولهذا الاعتبار جعل ابن الحاجب القواعد المنطقية من مبادی اصول الفقه}(ابجد العلوم ج ۲ص ۳۸۵)

(ت) علم النظر: وہ منطقی قواعد کو دلائل سمعیہ شرعیہ میں جاری کرنا ہے، پس ان قواعد کی صورت گرچہ عقلی و منطقی طریقے پر ہوتی ہے، لیکن اس کے مادے شریعت سے ماخوذ ہوتے ہیں، اوراسی لیے علامہ جمال الدین ابن حاجب مالکی (۵۷۰ھ-۶۴۶ھ) نے قواعد منطقیہ کو اصول فقہ کے مبادی میں سے قرار دیا۔

توضیح: علامہ محبّ اللہ بہاری (م ۱۱۱۹ھ) نے بھی قواعد منطقیہ کو مسلم الثبوت میں علم کلام کے مبادی میں سے قرار دیا۔

(۴۶){**علم آداب البحث** :ويقال له علم المناظرة-قال المولٰى ابو الخير فی مفتاح السعادة:وهو علم يبحث فيه عن كيفية ايراد الكلام بين المناظرين-وموضوعه الادلة من حيث انها يثبت بها المدعٰی علی الغير} (کشف الظنون ج ۱ص ۱)

(ت) علم آداب بحث: اوراسے علم مناظرہ بھی کہا جاتا ہے۔ مولانا ابوالخیر نے مفتاح السعادہ میں فرمایا: یہ ایسا علم ہے جس میں مناظرین کے درمیان کلام کو پیش کرنے کی کیفیت سے بحث کی جاتی ہے، اوراس کا موضوع دلائل ہیں اس حیثیت سے کہ ان کے ذریعہ غیر کے پاس مدعا کو ثابت کیا جائے۔

علم العقائد

(۴۷){**علم الکلام** :ما یبحث فیہ عن ذات اللّٰہ تعالٰی و صفاتہ واحوال الممکنات فی المبداء والمعاد علٰی قانون الاسلام}

(معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم ص ۷۰)

(ت) علم الکلام (علم العقائد): جس میں اسلامی قانون کے مطابق رب تعالٰی کی ذات وصفات اور دنیا وآخرت میں ممکنات (مکلفین) کے احوال سے بحث کی جائے۔

فروع علم العقائد

(۴۸){**علم مقالات الفرق** : ھو علم باحث عن ضبط المذاھب الباطلۃ المتعلقۃ بالاعتقادات الالٰھیۃ وھی علٰی ما اخبرنا بہ نبینا صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن ھذہ الامۃ اثنتان وسبعون فرقۃ} (ابجد العلوم ج ۲ ص ۵۱۵)

(ت) علم مقالات فرقہائے اسلام: یہ رب تعالٰی سے متعلق باطل اعتقادات والے مذاہب کے ضبط وحد بندی کے بارے میں بحث کرنے والا علم ہے، اور یہ بہتر (۷۲) فرقے ہیں جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اس امت کے بارے میں ہمیں خبر دیا۔

(۴۹){**علم الخلاف** :وھو علم یعرف بہ کیفیۃ ایراد الحجج الشرعیۃ ودفع الشبھۃ و قوادح الادلۃ الخلافیۃ بایراد البراھین القطعیۃ وھو الجدل الذی ھو قسم من المنطق الا انہ خص بالمقاصد الدینیۃ}

(کشف الظنون ج ۱ ص ۷۲۱-ابجد العلوم ج ۲ ص ۲۷۶)

(ت) علم خلاف: یہ ایسا علم ہے جس کے ذریعہ شرعی دلائل کو پیش کرنے اور شبہہ دفع کرنے کی کیفیت اور قطعی دلائل پیش کر کے مخالف دلیل کے عیوب کو پیش کرنے کی معرفت

ہوتی ہے اور یہ وہی جدل ہے جو علم منطق کی ایک قسم ہے، مگر یہ کہ یہ دینی مقاصد کے ساتھ خاص ہو گیا۔

علم الباطن

(۵۰){**علم الباطن**:هو معرفة احوال القلب والتخلية ثم التحلية وهذا العلم يعبر عنه بعلم الطريقة والحقيقة ايضًا—واشتهر علم التصوف به}

(کشف الظنون ج ا ص ۲۱۸)

(ت) علم الباطن: یہ قلب کے احوال کی معرفت، گوشہ نشینی، پھر (قلب کے احوال خاصہ سے) آراستگی کے احوال کی معرفت ہے، اور اس علم کو علم طریقت وعلم حقیقت سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے، اور علم تصوف اسی نام سے شہرت پایا۔

فروع علم الباطن

(۵۱){**علم التصوف**:هو علم يعرف به كيفية ترقى اهل الكمال من النوع الانسانى فى مدارج سعادتهم والامور العارضة لهم فى درجاتهم بقدر الطاقة البشرية} (کشف الظنون ج ا ص ۴۱۴-ابجد العلوم ج ۲ ص ۱۵۲)

(ت) علم تصوف: یہ ایسا علم ہے کہ جس کے ذریعہ انسانی طاقت کے مطابق سعادت مندی کے درجات میں بنی آدم میں سے اہل کمال کی ترقی کی کیفیت اوران کے درجات میں عارض ہونے والے امور کی کیفیت کی معرفت ہوتی ہے۔

(۵۲){**علم السلوک**:وهو معرفة النفس ما لها وما عليها من الوجدانيات} (کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج ا ص ۱۱۵-ابجد العلوم ج ۲ ص ۵۲۸)

(ت) علم سلوک: یہ انسان کا وجدانی امور میں سے اپنے لیے مفید اور مضر امور کو جاننا

ہے۔

{وموضوعه اخلاق النفس اذ يبحث فيه عن عوارضها الذاتية}

(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج اص ۱۱۷- ابجد العلوم ج ۲ص ۵۲۹)

〈ت〉اس کا موضوع اخلاق انسانی ہے،اس لیے کہ اس میں اخلاق کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جاتی ہے۔

(۵۳){**علم وحدة الوجود**:قيل ان بعض الكلمات خارجة عن طور العقل-وظاهرها مخالف لمتبادر النقل-فصارت سببًا بين الناس للفتنة خصوصًا هذه المسئلة-وبسببها يكفر بعض الناس بعضًا-وامرها يورث بين الطوائف عداوةً وبغضًا-بعض يقبلها ويرد مقابلها-وبعض ينكرها و يكفر قائلها}(کشف الظنون ج ۲ص ۲۰۰۵-ابجد العلوم ج ۲ص ۵۶۸)

〈ت〉علم وحدۃ الوجود:ایک قول ہے کہ اس کے بعض کلمات عقل کے اندازے سے خارج ہیں،اوراس کا ظاہر نقل سے متبادر ہونے والے مفہوم کے مخالف ہے،پس خاص کر یہ مسئلہ لوگوں کے درمیان فتنے کا سبب بن گیا اوراس کی وجہ سے بعض لوگ بعض کی تکفیر کرتے ہیں اوراس کا معاملہ مسلم جماعتوں کے درمیان عداوت وبغض پیدا کرتا ہے۔بعض اسے قبول کرتے ہیں اوراپنے مخالف کا رد کرتے ہیں اور بعض اس کا انکار کرتے ہیں اوراس کے قائل کی تکفیر کرتے ہیں۔

توضیح:شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اخبار الاخیار میں فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی نے بذریعہ تشریح اشکال کو دور فرما دیا۔مکتوبات مجدد الف ثانی میں ان کی تشریحات موجود ہیں۔

(۵۴){**علم آداب النبوة**:ولابد معرفتها ليقتدى بها لقوله تعالٰى﴿قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله ويغفرلكم ذنوبكم﴾ وكان النبى صلى الله عليه وسلم دائمًا يسأل من الله سبحانه و تعالٰى ان

یزین بمکارم الاخلاق والآداب–وکان یقولصلی اللّٰہ علیہ وسلم "بعثت لاتمم مکارم الاخلاق" وعن عائشة انھا سئلت عن خلق رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقالت کان خلقہ القران،وبھذا ظھران من اراد ان یتخلق باخلاق النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فعلیہ ان یتخلق بما فی القران من الاخلاق}(ابجد العلوم ج۲ص۴۲)

(ت) علم آداب النبوۃ:اس کی معرفت ضروری ہے تا کہ ان آداب کی پیروی کی جائے ،رب تعالیٰ کے فرمان کی وجہ سے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمادیں کہ اگرتم لوگ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہوتو میری پیروی کرو،رب تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت فرمائے گا،اور حضور اقدس سید دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ رب تعالیٰ سے دعا فرماتے کہ انہیں اخلاق وآداب حسنہ سے مزین کیا جائے ،اور فرمایا کرتے : میں اخلاقی خوبیوں کی تکمیل کے لیے مبعوث ہوا۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن (کے موافق) تھے،اور اس سے ظاہر ہوگیا کہ جو اخلاق مصطفوی سے آراستہ ہونا چاہے تو اس کے لیے ان اخلاق کو اختیار کرنا ضروری ہے جو قرآن میں ہیں۔

(۵۵){**علم المکاشفة**:ویسمّٰی بعلم الباطن–وھو عبارة عن نور یظھر فی القلب عند تطھیرہ و تزکیتہ من صفاتہ المذ مومة–وینکشف من ذلک النور امور کثیرة کان یسمع من قبل اسمائھا فیتوھم لھا معان مجملة غیر متضحة–فتتضح اذ ذاک حتّٰی تحصل المعرفة الحقیقیة بذ ات اللّٰہ سبحانہ وبصفاتہ الباقیات التامات وبافعالہ وبحکمتہ فی خلق الدنیا و الاٰخرة الٰی غیر ذلک مما یطول تفصیلہ–اذ للناس فی معانی ھذہ الامور

بعد التصدیق باصولها مقامات شتّٰی-ذکرها الغزالی فی الاحیاء}

(ابجد العلوم ج ۲ص ۵۱۷)

(ت) علم مکاشفہ: اوراس کا نام علم باطن ہے۔یہ ایسے نور کا نام ہے کہ دل کی پاکیزگی اور صفات مذمومہ سے اس کے تزکیہ کے بعد قلب میں ظاہر ہوتا ہے،اوراس نور سے بہت سے ایسے امور ظاہر ہوتے ہیں کہ انہیں اور ان کے اسما پہلے سنتا تھا تو غیر واضح مجمل معانی کا خیال کرتا، پس اس وقت وہ روشن ہوجاتے ہیں یہاں تک کہ اسے رب تعالیٰ کی ذات پاک اوراس کی باقی رہنے والی کامل صفات کی حقیقی معرفت (جوانسان کی شان کے لائق ہے) حاصل ہوتی ہے،اور تخلیق دنیا کے بارے میں رب تعالیٰ کی حکمت اوراس کے علاوہ دیگر امور کی معرفت حاصل ہوتی ہے جس کی تفصیل طویل ہے،اس لیے کہ ان اصول کی تصدیق کے بعد ان امور کے معانی کے بارے میں لوگوں کے مختلف مقامات ہیں۔امام محمد غزالی (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ) نے ''احیاء العلوم'' میں اس کا ذکر کیا۔

(۵۶){**علم العزائم**:العزائم ماخوذ من العزم وتصمیم الرأی والانطواء علی الامر والنیة فیه والایجاب علی الغیر-یقال عزمت علیک ای اوجبت علیک وحتمت علیک-وفی الاصطلاح-الایجاب و التشدید والتغلیظ علی الجن والشیاطین ما یبدو للحائم حوله المتعرض لهم به-وکلما تلفظ بقوله-عزمت علیکم فقد اوجب علیهم الطاعة والاذعان والتسخیر والتذلیل لنفسه-وذلک من الممکن الجائز عقلًا وشرعًا ومن انکرها لم یعبأ به -لانه یفضی علٰی انکارقدرة اللّٰه سبحانه وتعالٰی-لان التسخیر والتذلیل الیه وانقیادهم للانس من بدیع صنعه-وسئل آصف بن برخیا-هل یطیع الجن والشیاطین الانس بعد سلیمان علیه السلام؟فقال-یطیعونهم ما دام العالم باقیًا-وانما یتسق باسمائه الحسنٰی و

عزائمه الکبرٰی و اقسامه العظام و التقرب الیه فی السیر المرضیة–ثم هو فی اصله و قاعدته علٰی قسمین–محظور ومباح–الاول هو السحر المحرم–و اما المباح فعلی الضد و العکس–اذ لا یستثمر منه شیء الا بورع کامل وعفاف شامل و صفاء خلوة وعزلة عن الخلق و انقطاع الی اللّٰہ تعالٰی.

وقد علمت ان التسخیر الی اللّٰہ تعالٰی غیر ان المحققین اختلفوا فی کیفیة اتصاله بهم منه تعالٰی–فقیل: علٰی نهج لاسبیل لاحد دونه عز و جل–وقیل: بالعزیمة کالدعاء و اجابته–وقیل: بها و السیر المرضیة–وقیل: بالجواسیس الطائعین المنهیین المتهیئین–وقیل: بالمحتسبة و السیارة–و قیل: بالعمار–هذا ما یعتمد من کلام المحققین–قال فخر الائمة: اما الذی عندی انه اذا استجمع الشرائط وصوب العزائم، صیرها اللّٰہ تعالٰی علیهم نارًا عظیمة محرقة لهم مضیقة اقطار العالم علیهم کی لایبقی لهم ملجأً ولامتسعًا الا الحضور و الطاعة فیما یامرهم به–واعلٰی من هذا–انه اذا کان ماهرًا مسیرًا فی سیره الرضیة و اخلاقه الحمیدة المرضیة فانه تعالٰی یرسل علیهم ملائکة اقویاء غلاظًا شدادًا لیزجروهم و یسوقوهم الٰی طاعته وخدمته﴾ (کشف الظنون ج ۲ص ۱۱۳۷، ۱۱۳۸–ابجد العلوم ج ۲ص ۳۸۲)

اقول: قد علمت ان تسخیر الجن کسبی ووهبی–والامام ما التفت الی الکسبی کما فی الملفوظ (ج ۲ ص ۲) ولا اعلم حال الوهبی.

العلوم الادبیه

(۵۷) **علم الادب**: فی شرح المفتاح–اعلم ان علم العربیة المسمّٰی بعلم الادب علم یحترز به عن الخلل فی کلام العرب لفظًا او کتابة

-وينقسم علىٰ ما صرحوا به الىٰ اثنى عشر قسمًا-منها اصول هى العمدة فى ذلك الاحتراز ومنها فروع-اما الاصول فالبحث فيها اما عن المفردات من حيث جواهرها وموادها فعلم اللغة اومن حيث صورها وهيئاتها فعلم الصرف او من حيث انتساب بعضها الىٰ بعض بالاصلية والفرعية فعلم الاشتقاق واما عن المركبات على الاطلاق فاما باعتبار هيئاتها التركيبية وتأديتها لمعانيها الاصلية فعلم النحوو اما باعتبار افادتها لمعان زائدة فعلم البيان واما عن المركبات الموزونة فاما من حيث وزنها فعلم العروض اومن حيث اواخر ابياتها فعلم القافية-واما الفروع فالبحث فيها اماان يتعلق بنقوش الكتابة فعلم الخط اويختص بالمنظوم فعلم عروض الشعراء اوبالمنثور فعلم انشاء النثر من الرسائل اومن الخطب اولا يختص بشىء منهما فعلم المحاضرات ومنه التواريخ-واما البديع فقد جعلوه ذيلًا لعلمى البلاغة،لا قسمًا براسه}

(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج اص ۴۳)

(ت) علم ادب: شرح مفتاح میں ہے۔ جان لو کہ علم عربی جس کا نام علم ادب ہے، ایسا علم ہے جس سے عربی کلام میں لفظی وتحریری خلل سے بچا جاتا ہے، اور یہ بارہ قسم کی طرف منقسم ہوتا ہے جیسا کہ علمانے اس کی صراحت کی۔ ان بارہ علوم میں سے چند اصول ہیں جو اس احتراز (غلطی سے محفوظ رہنے) کے باب میں اصل ہیں، لیکن اصول تو بحث اس میں یا تو مفردات کے جواہر اور ان کے مادے سے ہوگی تو یہ علم لغت ہے، یا ان مفردات کی صورت اور شکل سے بحث ہوگی تو یہ علم صرف ہے، یا ان میں سے بعض کے بعض کی طرف اصیت اور فرعیت کی حیثیت سے انتساب سے بحث ہوگی تو یہ علم الاشتقاق ہے، یا تو مطلقاً مرکبات سے بحث ہوگی، پس یا تو اس کی صورت ترکیبیہ اور اس کے معانی اصلیہ کی ادائیگی کے اعتبار

سے بحث ہوگی تو یہ علم نحو ہے، یا اس کے زائد معانی کو بتانے کے اعتبار سے بحث ہوگی تو یہ علم بیان ہے، یا مرکبات موزونہ سے بحث ہوگی، پس یا تو اس کے وزن کے اعتبار سے بحث ہو گی تو یہ علم عروض ہے، یا اشعار کے آخری حصہ سے بحث ہوگی تو یہ علم قافیہ ہے، اور لیکن فروع، پس بحث اس میں یا تو نقوش کتابت سے متعلق ہوگی تو وہ علم رسم الخط ہے، یا بحث منظوم کے ساتھ خاص ہوگی تو یہ شعرا کا علم عروض ہے، یا نثر سے بحث ہوگی تو علم انشائے نثر ہے رسائل یا خطبات میں سے، یا بحث رسائل وخطبات کے ساتھ خاص نہ ہوگی تو علم محاضرات ہے، اور اسی (علم محاضرات) میں سے علم تواریخ ہے، اور لیکن علم البدیع تو اہل علم نے اسے علم بلاغت کی دونوں قسم (علم معانی وعلم بیان) کے ماتحت کردیا ہے اور اسے ایک مستقل قسم نہ بنایا۔

(۵۸){**علم اللغة** :وهو علم باحث عن مدلولات جواهر المفردات و هيئاتها الجزئية التى وضعت تلك الجواهر معها لتلك المدلولات بالوضع الشخصى وعما حصل من تركيب كل جوهر وهيأ تها الجزئية على وجه جزئى وعن معانيها الموضوع لها بالوضع الشخصى- وغايته الاحتراز عن الخطأ فى فهم المعنى الوضعية والوقوف على ما يفهم من كلمات العرب} (كشف الظنون ج۲ص۱۵۵۶- ابجد العلوم ج۲ص۴۶۹)

﴿ت﴾ علم لغت: یہ حروف مفردات کے جواہر کے مدلولات اور ان کی جزئی صورت سے بحث کرنے والا علم ہے، جن کے ساتھ یہ جواہر ان مدلولات کے لیے شخصی وضع کے طور پر وضع کیے گئے، اور یہ بحث کرنے والا علم ہے اس سے جو ہر جوہر کی ترکیب سے اور اس جزئی طریقے پر اس کی جزئی صورت سے حاصل ہو، اور یہ بحث کرنے والا علم ہے شخصی وضع کے طریقے پر ان کے موضوع لہٗ معانی سے، اور اس علم کا مقصد معنیٰ موضوع لہ کے سمجھنے میں خطا سے بچنا ہے، اور کلمات عربیہ سے سمجھے جانے والے مفہوم پر مطلع ہونا ہے۔

(۵۹){**علم الاشتقاق** :وهو علم باحث عن كيفية خروج الكلم

بعضها عن بعض بسبب مناسبة بين المخرج والخارج بالاصالة والفرعية باعتبار جوهرها—والقيد الاخير يخرج الصرف اذ يبحث فيه ايضًا عن الاصالة والفرعية بين الكلم لكن لابحسب الجوهرية بل بحسب الهيئة}

(کشف الظنون ج۱ص۸۱)

(ت) علم اشتقاق: یہ بعض کلمہ کے بعض کلمہ سے خروج کی کیفیت سے بحث کرنے والا علم ہے، (یہ خروج) خارج اور مخرج کے درمیان اس کے جوہر کے اعتبار سے اصالت اور فرعیت کی مناسبت کی وجہ سے ہوتا ہے، اور قید اخیر علم صرف کو خارج کر دیتی ہے، اس لیے کہ علم صرف میں بھی کلموں کے درمیان اصالت اور فرعیت کے اعتبار سے بحث ہوتی ہے، لیکن جوہریت کے اعتبار سے نہیں، بلکہ ہیئت وصورت کے اعتبار سے۔

(۶۰) {**علم التصريف**: وهو علم يبحث فيه عن الاعراض الذاتية لمفردات كلام العرب من حيث صورها وهيئاتها كالاعلال والادغام—اى للمفردات والهيئات التغييرية كبيان هيئة المعتلات قبل الاعلال وبعد الاعلال وكيفية تغيرها عن هيئاتها الاصلية على الوجه الكلى بالمقاييس الكلية كصيغ الماضى والمضارع ومعانيهما ومدلولاتهما—وموضوعه الصيغ المخصوصة من الحيثية المذكورة} (کشف الظنون ج۱ص۴۱۲)

(ت) علم صرف: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں کلام عرب کے مفردات کے اعراض ذاتیہ سے بحث ہوتی ہے، ان کی صورت وہیئت کے اعتبار سے، جیسے اعلال وادغام، یعنی مفردات کے اعلال وادغام اور ان کی بدلنے والی شکلوں کے اعتبار سے، جیسا کہ معتل (حرف علت والا کلمہ) کی صورت کا بیان تعلیل سے پہلے اور تعلیل کے بعد (یعنی صورت اصلیہ اور صورت مبدلہ کا بیان ہوتا ہے) اور ان کلمات کی صورت اصلیہ سے بدلنے کی کیفیت سے بحث ہوتی ہے، کلی طریقے پر قواعد کلیہ کے ساتھ (یہ تبدیلی قانونی طریقے پر ہوتی ہے، ان قوانین کا بیان

علم صرف کی کتابوں میں ہوتا ہے) جیسا کہ ماضی اور مضارع کے صیغے اور اس کے معانی اور ان کے مدلولات سے (صرف میں) بحث ہوتی ہے، اور اس علم کا موضوع مخصوص صیغے ہیں مذکورہ حیثیت کے ساتھ۔

(۶۱){**علم النحو**:ویسمّٰی علم الاعراب ایضًا علٰی ما مر فی شرح اللب-وهوعلم یعرف به کیفیة الترکیب العربی صحةً وسقمًا وکیفیة ما یتعلق بالالفاظ من حیث وقوعها فیه من حیث هو هو-او لاوقوعها فیه}(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج۱ص۸۲)}

(ت) علم نحو: اس کا نام علم اعراب بھی رکھا جاتا ہے جیسا کہ شرح لب میں گذرا۔ یہ ایسا علم ہے کہ اس سے صحیح اور فاسد ہونے کے اعتبار سے عربی ترکیب کی کیفیت معلوم ہوتی ہے، اور اس کی کیفیت سے بحث ہوتی ہے جو الفاظ سے متعلق ہو، ان الفاظ کے عربی ترکیب میں اپنی حیثیت سے واقع ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے (جیسے فاعل کے مذکر ہونے کے وقت فعل کے مؤنث صیغے کا استعمال ہوگا یا نہیں؟ یا مذکر صیغہ لازم ہے؟)

آئینہ ہند حضرت شیخ اخی سراج، عثمان چشتی اودھی (۶۵۶ھ-۷۵۸ھ) نے علم نحو کی تعریف، غرض وغایت اور موضوع کو بیان کرتے ہوئے رقم فرمایا:

{**النحو**:علم باصول یعرف بها احوال اواخر الکلم الثلث من حیث الاعراب والبناء وکیفیة ترکیب بعضها من بعض والغرض منه صیانة الذهن عن الخطاء اللفظی فی کلام العرب وموضوعه الکلمة والکلام}

(ہدایۃ النحو ص۳-مجلس برکات جامعہ اشرفیہ مبارکپور)

(ت) علم نحو ایسے اصول کا جاننا ہے جن کے ذریعے معرب ومبنی ہونے کی حیثیت سے تینوں کلموں (اسم، فعل وحرف) کے آخر کے احوال اور بعض کلموں کو بعض سے مرکب کرنے کی کیفیت معلوم ہو، اور علم نحو کی غرض وغایت ذہن کو کلام عرب میں لفظی خطا سے محفوظ کرنا

ہے،اور اس کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

(۶۲){**علم البیان** :ھو علم یعرف بہ ایراد المعنی الواحد بتراکیب مختلفة فی وضوح الدلالة علی المقصود بان تکون دلالة بعضھا اجلٰی من بعض-وموضوعه اللفظ العربی من حیث وضوح الدلالة علی المعنی المراد}(کشف الظنون ج۱ص۲۵۹)

〈ت〉علم البیان: یہ ایسا علم ہے کہ اس کے ذریعہ ایک معنٰی کو مفہوم مقصود پر دلالت کرنے کی وضاحت میں اختلاف رکھنے والی ترکیبوں (مختلف جملوں) کے ذریعہ پیش کرنے کا علم ہو، بایں طور کہ بعض ترکیب کی دلالت (مفہوم مقصود پر) بعض (دوسری) ترکیب سے زیادہ واضح ہو،اور اس کا موضوع لفظ عربی ہے معنٰی مقصود پر دلالت کی وضاحت کے اعتبار سے۔

(۶۳){**علم المعانی** :وھو علم تعرف به احوال اللفظ العربی التی بھا یطابق اللفظ لمقتضی الحال}

(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج۱ص۸۳)

〈ت〉علم المعانی: یہ ایسا علم ہے کہ اس کے ذریعہ لفظ عربی کے وہ احوال معلوم ہوتے ہیں جس کے ذریعہ وہ مقتضٰی حال کے مطابق ہوجائے۔

(۶۴){**علم البدیع** :ھو علم یعرف به وجوہ تفید الحسن فی الکلام بعد رعایة المطابقة لمقتضی المقام ووضوح الدلالة علی المرام- فان ھذہ الوجوہ انما تعد محسنة بعد تینک الرعایتین}

(کشف الظنون ج۱ص۲۳۲)

〈ت〉علم البدیع: یہ ایسا علم ہے کہ اس کے ذریعہ ان طریقوں کی معرفت ہوتی ہے جو مقتضی حال اور مقصود پر واضح دلالت کے بعد کلام میں حسن کا افادہ کرتے ہیں،اس لیے کہ یہ طریقے ان دونوں (مقتضٰی حال اور وضوح دلالت) کی رعایت کے بعد ہی محسّنہ (خوبصورتی

پیدا کرنے والے) شمار کیے جائیں گے۔

(۶۵){**علم العروض**:وھو علم تعرف بہ کیفیۃ الاشعار من حیث المیزان والتقطیع–والقید الاخیر احترازًا عن علم القافیۃ وموضوعہ اللفظ المرکب من حیث ان لہ وزنًا}(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج۱ص۹۲)

(ت) علم عروض: یہ ایسا علم ہے جس کے ذریعہ وزن اور تقطیع کے اعتبار سے اشعار کی کیفیت معلوم ہوتی ہے، اور قید اخیر علم قافیہ سے احتراز کے لیے ہے، اور اس کا موضوع لفظ مرکب ہے اس حیثیت سے کہ اس کے لیے وزن ہو۔

(۶۶){**علم القافیۃ** :وھو علم تعرف بہ کیفیۃ الاشعار من حیث التقفیۃ–والقید الاخیر احترازًا عن علم العروض–وموضوعہ اللفظ المرکب من حیث ان لہ قافیۃ}(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج۱ص۹۲)

(ت) علم قافیہ: یہ ایسا علم ہے کہ اس کے ذریعہ قافیہ کے اعتبار سے اشعار کی کیفیت معلوم ہوتی ہے، اور قید اخیر علم عروض سے احتراز کے لیے ہے، اور اس کا موضوع لفظ مرکب ہے اس اعتبار سے کہ اس کے لیے قافیہ ہو۔

(۶۷){**علم مبادی الشعر**:ھو علم باحث عن مقدمات تخییلیۃ یحصل منھا الترغیب او الترھیب وتختلف تلک المقدمات بحسب قوم وقوم–وموضوعہ الشعر من حیث مقدماتہ المناسبۃ من تتبع الامور التخییلیۃ–ومبادیہ تحصل من تتبع اشعار الناس بحسب قوم وقوم–و الغرض منہ تحصیل ملکۃ ایراد الکلام الشعری علٰی مواد متناسبۃ–وغایتہ الاحتراز عن الخطأ فیھا}(ابجد العلوم ج۲ص۴۷۸)

(ت) علم مبادی الشعر: یہ خیالی مقدمات سے بحث کرنے والا علم ہے جن سے ترغیب وترہیب حاصل ہوتی ہے، اور وہ مقدمات ہر ایک قوم کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں، اور

اس کا موضوع شعر ہے امور تخیلیہ سے تتبع شدہ اپنے مناسب مقدمات کی حیثیت سے، اور اس کے مبادی ایک ایک قوم کے اعتبار سے لوگوں کے اشعار کے تتبع سے حاصل ہوتے ہیں، اور اس کا مقصد مناسب مواد کے مطابق شعری کلام کو پیش کرنے کا ملکہ حاصل کرنا ہے، اور اس کی غایت مواد شعری میں خطا سے محفوظ رہنا ہے۔

(۲۸) {**علم الشعر**:الشعر بالکسر وسکون العین لغۃً الکلام الموزون المقفّٰی کما فی المنتخب—وعند اھل العربیۃ الکلام الذی قصد الٰی وزنہ و تقفیتہ قصدًا اولیًا—والمتکلم بھذا الکلام یسمی شاعرًا—فمن یقصد المعنٰی فیصدر عنہ کلام موزون مقفّٰی،لایکون شاعرًا—و علٰی ھذا فلا یکون القران والحدیث شعرًا لعدم القصد الٰی وزن اللفظ قصدًا اولیًا—ویؤید ما ذکرنا انک اذا تتبعت کلام الناس فی الاسواق،تجد فیہ ما یکون موزونًا واقعًا فی بحرمن بحور الشعر—ولایسمی المتکلم بہ شاعرًا—ولا الکلام شعرًا—لعدم القصد الی اللفظ اولًا—وبالجملۃ فالشعرما قصد وزنہ اولًا بالذات ثم یتکلم بہ مراعیً جانب الوزن فیتبعہ المعنٰی}

(ابجد العلوم ج ۲ص ۳۴۱)

(ت) علم الشعر:شعر (شین کے) کسرہ اور عین کے سکون کے ساتھ،لغت کے اعتبار سے موزون مقفّٰی کلام ہے، جیسا کہ منتخب میں ہے،اور اہل عربیہ کے یہاں ایسا کلام ہے، جس کے وزن اور قافیہ بندی کا قصد اولی ہو،اور اس کلام کا متکلم شاعر کہلاتا ہے،پس جو معنی کا قصد کرے،اور اس سے موزون مقفّٰی کلام صادر ہوتو وہ شاعر نہ ہوگا،اور اس بنیاد پر کتاب اللہ وحدیث نبوی شعر نہیں ہوں گی،لفظ کے وزن کے قصد اولی نہ ہونے کی وجہ سے،اور ہمارے مذکورہ امر کی تائید کرتا ہے یہ کہ جب تم بازاروں میں لوگوں کے کلام کا تتبع کروگے تو تم پاؤگے کہ اس میں موزون،شعر کے بحور میں سے کسی بحر میں واقع کلام ہے،اور اس کے متکلم کو شاعر

نہ کہا جائے گا اور نہ کلام کو شعر، لفظ شعر کے قصد اولی نہ ہونے کی وجہ سے (بلکہ کسی مفہوم کی ادائیگی مقصود ہوتی ہے)، اور حاصل کلام شعر وہ ہے کہ جس کے وزن کا اولاً بالذات قصد ہو، پھر وہ کلام وزن کی رعایت کرتے ہوئے بولا جائے، پس معنی کلام کے تابع ہوگا۔

توضیح: قیاس شعری سے متعلق ''شرح قاضی حمد اللہ علی سلم العلوم'' میں عمدہ تحقیق ہے۔ شعر سے متعلق علامہ فضل امام خیر آبادی (م ۱۲۴۴ھ) کی عبارت درج ذیل ہے۔

{**القياس الشعرى** :قياس مؤلف من المخيلات الصادقة او الكاذبة المستحيلة اوالممكنة المؤثرة فى النفوس قبضًا وبسطًا—وللنفس مطاوعة للتخييل كمطاوعتها للتصديق بل اشد منه والغرض من هذه الصناعة ان تنفعل النفس بالترهيب والترغيب—واشترط فى الشعر ان يكون الكلام جاريًا علٰى قانون اللغة مشتملًا علٰى استعارات بديعة رائقة و تشبيهات انيقة فائقة بحيث يؤثر فى النفس تاثيرًا عجيبًا ويورث فرحًا ويوجب ترحًا—ومن ثم لايجوز فيه استعمال الاوليات الصادقة ويستحسن استعمال المخيلات الكاذبة ...... ولايشترط الوزن فى الشعر عند ارباب الميزان—نعم يفيده حسنًا—والكلام الشعرى اذا انشد بصوت طيب ازداد تاثيره فى النفوس حتّٰى ربما يزيل فرط البهجة العمائم عن الرؤوس}

(مرقاۃ المنطق ص ۹۹)

(ت) قیاس شعری وہ قیاس ہے جو خیالی قضیوں سے مرکب ہو، خواہ وہ قضیے سچے ہوں، یا جھوٹے، محال ہوں، یا ممکن، وہ نفس انسانی میں اثر کرنے والے ہوں قبض وبسط کے اعتبار سے، اور نفس انسانی کے لیے تخیلات کی تابعداری ہے، جیسے اس کو تصدیق کی تابعداری ہے، بلکہ تصدیق سے زیادہ سخت تابعداری (تخیلات کی ہے)، اور اس صناعت سے مقصود یہ ہے کہ نفس ترہیب وترغیب سے متاثر ہو، اور شعر میں شرط یہ ہے کہ کلام قانون لغت پر جاری

ہو،اور عمدہ وانوکھے استعارات اور عمدہ وبلند رتبہ تشبیہات پر مشتمل ہو،اس حیثیت سے کہ وہ نفس میں عجیب اثر ڈالے،اور سرور پیدا کرے یا غم لاحق کرے،اور اسی وجہ سے اس میں اولیات صادقہ کا استعمال جائز نہیں،اور تخیلات کاذبہ کا استعمال اچھا سمجھا جاتا ہے۔..........
اور ارباب منطق کے یہاں شعر میں وزن کی شرط نہیں۔ہاں، وزن حسن کا فائدہ دیتا ہے اور کلام شعری جب عمدہ آواز میں گنگنایا جائے تو اس کی تاثیر نفوس میں بڑھ جاتی ہے، یہاں تک کہ بسا اوقات فرط مسرت سروں سے پگڑیاں گرادیتی ہیں۔

(۶۹){**علم قرض الشعر**:هو علم باحث عن احوال الكلمات الشعرية،لا من حيث الوزن والقافية-بل من حيث حسنها وقبحها من حيث انها شعر وحاصله تتبع احوال خاصة بالشعر من حيث الحسن والقبح والجواز والامتناع وامثالها}(کشف الظنون ج۲ص۱۳۲۵-ابجد العلوم ج۲ص۴۳۲)

(ت)علم قرض الشعر:یہ کلمات شعریہ کے احوال سے بحث کرنے والا علم ہے،لیکن وزن اور قافیہ کے اعتبار سے نہیں، بلکہ اس کے حسن اور قبح کے اعتبار سے،اس حیثیت سے کہ وہ شعر ہے،اور اس کا حاصل حسن و قبح، جواز وامتناع وغیرہا کے اعتبار سے شعر کے خاص احوال سے بحث کرنا ہے۔

(۷۰){**علم مبادی الانشاء وادواته**:هو علم باحث عما يحتاج اليه المنشئ من الخط و العربية والعلوم الشرعية والتواريخ وما يناسب ذلك-وموضوعه وغايته وغرضه ظاهر للمتدبر}

(ابجد العلوم ج۲ص۴۷۷)

(ت)علم مبادی انشاء واسباب انشاء:یہ ان امور سے بحث کرنے والا علم ہے کہ نثر نگار کو جن چیزوں کی حاجت ہوتی ہے،یعنی رسم الخط،عربی دانی،علوم شرعیہ،تواریخ اور اس کے مناسب امور،اور اس کا موضوع اور اس کی غرض وغایت تدبر والے کے لیے ظاہر ہے۔

(۷۱)**{علم الانشاء**: ای انشاء النثر–وھو علم یبحث فیه عن المنثور من حیث انه بلیغ و فصیح ومشتمل علی الأداب المعتبرة عندھم فی العبارات المستحسنة واللائقة بالمقام–وموضوعه وغرضه وغایته ظاھرة مما ذکر} (کشف الظنون ج۱ص۱۸۱)

(ت) علم الانشاء: یعنی انشائے نثر: یہ ایسا علم ہے جس میں منثور سے بحث کی جاتی ہے، اس اعتبار سے کہ وہ فصیح و بلیغ اور اہل عرب کے یہاں خوبصورت عبارتوں میں معتبر آداب اور مقتضی ومقام کے لائق آداب پر مشتمل ہو، اوراس کا موضوع اور اس کی غرض وغایت مذکورہ بیان سے ظاہر ہے۔

(۷۲)**{علم الامثال** : وھذا من فروع علم اللغة–وھو معرفة الالفاظ الصادرة عن البلیغ المشتھرة بین الاقوام بخصوص الفاظھا و ھیئاتھا وموردھا وسبب ورودھا وقائلھا وزمانھا ومکانھا لئلا یقع الغلط عند استعمالاتھا فی مضاربھا–وھی المواضع والمقامات المشبھة بمواردھا و لابد لمعانی تلک الالفاظ المذکورة من حیث ورودھا فی مواردھا مضاربھا بالنوع–ومبادیه مقدمات حاصلة بالتواتر من الفاظ الثقات– واما غرضه ومنفعته فغنیان عن البیان–فان الامثال اشد ما یحتاج الیه المنشئ والشاعر–لانھا تکسو الکلام حلة التزین و ترقیه اعلی درجات التحسین} (ابجد العلوم ج۲ص۱۱۲)

(ت) علم الامثال: یہ علم لغت کے فروع میں سے ہے، اور یہ بلیغ سے صادر ہونے والے، قوم کے درمیان خاص الفاظ اور خاص صورت کے ساتھ مشہور الفاظ کی معرفت اور ان کے محل ورود، سبب ورود، ان کے قائل اور موقع ومحل کی معرفت ہے، تاکہ ان کے پیش کرنے کے مقامات میں ان کے استعمال کے وقت خطا واقع نہ ہو، اور یہ مواضع ومقامات استعمال ان

کے اصل محل ورود کے مشابہہ ہوں، اوران الفاظ مذکورہ کے معانی کا ان کے اپنے اصل محل ورود میں واقع ہونے کے بہ نسبت (محل استعمال سے) نوعی تماثل ہونا ضروری ہے، اوران کے مبادی قابل اعتبار لوگوں کے الفاظ سے بطریق تواتر حاصل ہونے والے مقدمات ہیں، لیکن علم امثال کی غرض وفائدہ تو وہ بیان سے بے نیاز ہیں، کیونکہ نثر نگاراور شاعر کوامثال کی سخت ضرورت ہوتی ہے، اس لیے کہ امثال کلام کو زینت کالباس پہناتی ہیں اور کلام کو تحسین کے اعلیٰ درجات کی جانب لے جاتی ہیں۔

(۷۳){**علم ضروب الامثال** :قال المیدانی:ان عقود الامثال یحکم بانها عدیمة اشباه وامثال تتحلی بفرائدها صدور المحافل و المحاضر وتتسلی بفوائدها قلوب البادی والحاضروتقید اوابدها فی بطون الدفاتر والصحائف وتطیر نواهضها فی رؤوس الشواهق و ظهور التنایف ویحوج الخطیب والشاعرالیٰ ادماجها وادراجها لاشتمالها علیٰ اسالیب الحسن و الجمال-وکفاها جلالة قدر ان کتاب اللّٰہ تعالیٰ سبحانه لم یعر من وشاحها وان کلام نبیه صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم لم یخل فی ایراده واصداره} (کشف الظنون ج۲ص۱۰۸۶-ابجد العلوم ج۲ص۳۵۱)

(ت)علم ضروب الامثال:احمد بن محمد بن احمد میدانی نیشاپوری (م ۵۱۸ھ) نے فرمایا:امثال کی وضع بتاتی ہے کہ یہ عدیم النظیر وبے مثل ہے، محافل ومجالس اس کے مفردات سے مزین ہوتی ہیں، اوراس کے فوائد سے دہقانی وشہری کے دلوں کو تسلی ہوتی ہے، اور ہمیشہ چرچا میں رہنے والی امثال دفاتر وصحائف میں محفوظ کی جاتی ہیں اور بلند مرتبہ امثال پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند پہاڑوں کی پشت پر پرواز کرتی ہیں، اورخطیب وشاعران کے استعمال و اندراج کے حاجت مند ہوتے ہیں ان امثال کے حسن وجمال کے اسلوب پر مشتمل ہونے کی وجہ سے، اوران کی عظمت شان کے لیے یہ کافی ہے کہ کتاب الٰہی ان کی شمولیت سے عاری

نہیں، اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلام مبارک امثال کو پیش کرنے اور استعمال سے خالی نہیں۔

(۷۴){**النقد الادبی** :واما النقد الادبی فهو النظر فی الاثر العربی للحکم علیٰ قیمته–وله عدة مناهج کالمنهج التاریخی والاجتماعی و المنهج النفسی والمنهج الاصولی والمنهج الجمالی والمنهج التأثری و المنهج المثالی وغیرها}(المعجم الفلسفی ج۱ص۱۳۶)

〈ت〉نقد ادبی: لیکن نقد ادبی پس وہ عربی تحریر میں اس کے رتبے کا حکم لگانے کے لیے غور کرنا ہے، اور اس کے چند طریقے ہیں جیسے منہج تاریخی واجتماعی، منہج نفسی، منہج اصولی، منہج جمالی، منہج تاثری، منہج مثالی وغیرہ۔)

{نقد الکلام وانتقده–اظهر عیوبه ومحاسنه}(المعجم الفلسفی ج۱ص۱۳۳)

〈ت〉نقد الکلام وانتقدہ: کلام کے عیوب ومحاسن کو ظاہر کیا۔

(۷۵){**الخطابة**:فهی علم البلاغة–ولیس الغرض فیها تعلیم الکلام البلیغ فحسب–ولکن الغرض منه عرض الافکار باسلوب مقنع–ولها عند الادباء ثلاثة اقسام–الاول الاختراع–وهو الکشف عن الادلة والبراهین–والثانی الترتیب وهو معرفة النظام الذی یجب ان تسلسل فیه الادلة–والثالث البیان–وهو صیاغة کل دلیل من تلک الادلة بکلام واضح بین–وقد یضاف الیٰ هذه الاقسام قسم رابع وهو حسن الاشارة ودقة الاداء–وقسم خامس الذاکرة}(المعجم الفلسفی ج۱ص۴۵۸)

〈ت〉خطابت: پس یہ علم بلاغت (میں سے) ہے، اور اس کا مقصد کلام بلیغ کی تعلیم دینا نہیں ہے، بلکہ اس کا مقصد بلند اسلوب میں افکار کو پیش کرنا ہے، اور ادبا کے یہاں اس کے لیے تین قسمیں (چیزیں) لازم ہیں۔ پہلی قسم اختراع، اور یہ دلائل وبراہین کو بیان کرنا

ہے، اور دوسری قسم ترتیب، اور یہ اس نظام کی معرفت حاصل کرنی ہے جس کی وجہ سے دلائل میں تسلسل برقرار رہے، اور تیسری قسم بیان ہے، اور یہ ان دلائل میں سے ہر دلیل کو واضح صریح کلام کے ساتھ آراستہ کرنا ہے، اور کبھی ان قسموں میں ایک چوتھی قسم کا اضافہ کیا جاتا ہے، اور وہ حسن اشارہ اور دقت ادا ہے، اور پانچویں قسم قوت حافظہ ہے (تاکہ مدعا بھول نہ بیٹھے)

(۷۶){**علم التاریخ** :ھو معرفة احوال الطوائف وبلدانهم و رسومهم وعاداتهم وصنائع اشخاصهم وانسابهم ووفیاتهم الیٰ غیر ذلک}

(کشف الظنون ج ا ص ۲۷۱)

〈ت〉علم تاریخ: یہ جماعتوں، ان کے شہروں، ان کے رسوم و عادات، ان کے افراد کی صنعت، ان کے نسب، ان کی وفات وغیرہ کی معرفت ہے۔

{وموضوعه احوال الاشخاص الماضیة من الانبیاء والاولیاء والعلماء والحکماء والملوک والشعراء وغیرهم-والغرض منه الوقوف علی الاحوال الماضیة}(کشف الظنون ج ا ص ۲۷۱)

〈ت〉اس (علم تاریخ) کا موضوع زمانہ ماضی کے اشخاص یعنی انبیائے کرام، اولیائے کرام، علما، حکما، سلاطین، شعرا وغیرہم کے احوال کی معرفت ہے، اور اس کا مقصد ماضی کے احوال پر مطلع ہونا ہے۔

(۷۷){**علم السیر** :قال فی مدینة العلوم-علم سیر الصحابة والتابعین من فروع المحاضرات}(ابجد العلوم ج ۲ ص ۳۳۱)

〈ت〉علم سیر: مدینۃ العلوم میں فرمایا: سیر صحابہ و تابعین کا علم، علم محاضرات کے فروع سے ہے۔

توضیح: حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام و اولیائے کرام کی تاریخ کو بھی ”علم سیرت“ سے تعبیر کیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرات صحابہ کرام کی تواریخ کو علم سیر کہا جاتا ہے۔

(۷۸){**علم اخبار الانبیاء علیهم السلام**:ذکره المولٰی ابو الخیر من فروع التواریخ-وقال: قد اعتنی بها العلماء وافردوا فی التدوین-منها قصص الانبیاء لابن الجوزی وغیره- انتهٰی}

(کشف الظنون ج۱ص۱-ابجد العلوم ج۲ص۲۹)

(ت) علم اخبار الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام: صاحب مفتاح السعادہ نے اسے علم تواریخ کے فروع میں ذکر کیا اور انہوں نے فرمایا کہ علما اس بارے میں متوجہ ہوئے اور منفرد تدوین کیے۔اسی میں سے محدث ابن جوزی حنبلی (۵۰۸ھ-۵۹۷ھ) وغیرہ کی قصص الانبیا ہے۔

(۷۹) {**الاسرائیلیات** : اصطلاح اطلقه المدققون من علماء الاسلام علی القصص والاخبار الیهودیة والنصرانیة التی تسربت الی المجتمع الاسلامی بعد دخول جمع من الیهود والنصاری الی الاسلام او تظاهرهم بالدخول فیه}

(الاسرائیلیات واثرہا فی کتب التفسیر ص۷۳-الدکتور رمزی نعناعہ-دار القلم دمشق)

(ت) اسرائیلیات: ایک اصطلاح ہے، محقق علمائے اسلام نے اس کا اطلاق یہود ونصاریٰ کے ان قصص وروایات پر کیا ہے، جو جماعت و یہود ونصاریٰ کے مذہب اسلام میں داخل ہونے کے بعد مسلمانوں کے درمیان پھیل گئیں، یا اسلام میں داخل ہونے پر یہود ونصاریٰ کے (ان امور کو) بیان کرنے سے (مسلمانوں کے درمیان پھیل گئی)

(۸۰){**علم تاریخ الخلفاء** :وهو من فروع التواریخ-وقد افرد بعض العلماء تاریخ الخلفاء الاربعة-وبعضهم ضم معهم الامویین والعباسیین لاشتمال احوالهم علٰی مزید الاعتبار}

(کشف الظنون ج۱ص۳۳۳-ابجد العلوم ج۲ص۱۴۰)

(ت) علم تاریخ الخلفاء: یہ علم تواریخ کے فروع میں سے ہے، اور بعض علما نے خلفائے

اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تاریخ کو منفرد لکھا اور بعض علما نے خلفائے راشدین کے ساتھ اموی خلفا و عباسی خلفا کو منضم کر دیا، ان کے احوال کے زیادتی اعتبار پر مشتمل ہونے کی وجہ سے۔

(۸۱){**علم حکایات الصالحین** :قال المولیٰ ابو الخیر: وھو من فروع علم التواریخ و المحاضرۃ}

(کشف الظنون ج۱ص۶۷۴-ابجد العلوم ج۲ص۲۴۴)

〈ت〉علم حکایات الصالحین: مولانا ابو الخیر عصام الدین طاش کبریٰ زادہ نے کہا کہ یہ علم تواریخ اور علم محاضرہ کے فروع میں سے ہے۔

(۸۲){**تاریخ عمران العالم** :قال ابن خلدون-انه خبر عن الاجتماع الانسانی الذی ھو عمران العالم وما یعرض لطبیعۃ ذلک العمران من الاحوال مثل التوحش والتأنس والعصبیات واصناف التغلبات للبشر بعضھم علٰی بعض وما ینشأ عن ذلک من الملک والدول ومراتبھا وما ینتحلہ البشر باعمالھم ومساعیھم من الکسب والمعاش والعلوم و الصنائع و سائر ما یحدث فی ذلک العمران بطبیعته من الاحوال}

(المعجم الفلسفی ج۱ص۲۰۴)

〈ت〉علم تاریخ عمرانیات: ابن خلدون نے کہا کہ یہ اجتماع انسانی کی خبر (تاریخ) ہے جو کہ عمران عالم (دنیا کی آبادکاری) ہے، اور ان احوال کی خبر ہے جو اس آبادکاری کی فطرت کو عارض ہوتے ہیں، جیسے وحشت، انسیت والفت، تعصّبات اور انسانوں میں سے بعض کا بعض پر تغلب کی صورتیں، اور جو احوال اجتماع انسانی سے پیدا ہوتے ہیں، یعنی بادشاہت، مملکت اور اس کے مراتب (مثلاً وزارت، قضاوت، حکومت وغیرہا) اور انسان اپنے اعمال اور کوششوں کے سبب جن کی طرف منسوب ہوتے ہیں یعنی کسب ومعاش، علوم وصنعت اور وہ تمام احوال جو اس آبادکاری کی فطرت کو عارض ہوتے ہیں۔

(۸۳)**علم الانساب**:وھو علم یتعرف منہ انساب الناس و قواعدہ الکلیۃ و الجزئیۃ، و الغرض منہ الاحترازعن الخطأ فی نسب شخص وھو عظیم النفع و جلیل القدر}(کشف الظنون ج ۱ ص ۱۷۸-ابجد العلوم ج ۲ ص ۱۱۴)

(ت)علم الانساب: یہ ایسا علم ہے کہ اس سے لوگوں کے نسب اور اس کے کلی و جزئی قواعد کی معرفت ہوتی ہے، اور اس کا مقصد کسی شخص کے نسب میں خطا سے احتراز کرنا ہے، اور یہ بڑا فائدہ مند اور عظیم القدر فن ہے۔

(۸۴)**فن تاریخ گوئی** :ایسا فن ہے جس کے ذریعہ ایسے اسما یا جملوں کی تخریج پر قدرت حاصل ہو جو کسی کی ابتدا و انتہا، ولادت وفات، حادثہ و واقعہ کی تاریخ کو ظاہر کرے، جیسے تاریخی نام ان اسماء کو کہا جاتا ہے جو مسمّٰی کی تاریخ ولادت کو ظاہر کرے۔

العلوم الخطیہ

(۸۵)**خط نسخ**:(۱)عربی کی قدیم طرز تحریر۔

(فیروز اللغات متوسط و کلاں فصل ن س)

(۲)ایک عربی خط کا نام جسے خواجہ عماد الدین نے ایجاد کیا۔

(فیروز اللغات متوسط فصل خ ط)

(۸۶)**خط نستعلیق** :وہ ایرانی خط جو خط نسخ اور تعلیق سے ملا کر نکالا گیا ہے، اسی خط میں آجکل اردو لکھی جاتی ہے۔(فیروز اللغات متوسط فصل خ ط)

(۲)فارسی یا اردو کا ایک رسم الخط جو صاف اور سیدھا ہوتا ہے۔

(فیروز اللغات کلاں فصل ن س)

توضیح:تعلیق عربی لکھنے کا ایک رسم الخط ہے۔(ابجد العلوم ج ۲ ص ۲۷۰)

(۸۷)**خط شکستہ** :ایک قسم کا خط جو نستعلیق کے برخلاف گھسیٹ کر لکھا جاتا

ہے،اور جس کے حروف شکستہ ہوتے ہیں۔(فیروز اللغات کلاں فصل خ ط-۵۹۲)

(۸۸){**علم املاء الخط العربی**:ای الاحوال العارضة لنقوش الخطوط العربية-لامن حيث حسنه-بل من حيث دلالتها على الالفاظ}

(کشف الظنون ج ا ص ۱۳۷-ابجد العلوم ج ۲ ص ۲۷۴)

(ت) علم املاء خط عربی:یعنی وہ احوال جو خطوط عربیہ کے نقوش کو عارض ہوتے ہیں، اس کے حسن کے اعتبار سے نہیں، بلکہ اس کے الفاظ پر اپنے دلالت کرنے کے اعتبار سے۔

(۸۹){**علم خط العروض** :وهو ما اصطلح عليه اهل العروض فی تقطيع الشعر واعتمادهم فی ذلک علىٰ ما يقع فی السمع دون المعنی المعتد به فی صنعة العروض انما هو اللفظ-لانهم يريدون به عدد الحروف التی يقوم بها الوزن متحركًا وساكنًا فيكتبون التنوين نونًا ساكنة -ولايراعون حذفها فی الوقف-ويكتبون الحرف المدغم بحرفين ويحذفون اللام مما يدغم فيه فی الحروف الذی بعده كالرحمٰن والذاهب والضارب-ويعتمدون فی الحروف علىٰ اجزاء التفعيل}

(کشف الظنون ج ا ص ۱۳۷-ابجد العلوم ج ۲ ص ۲۷۴)

(ت) علم خط عروض:یہ وہ خط ہے جو شعر کی تقطیع میں اہل عروض کے یہاں مصطلح ہے، اور تقطیع کے بارے میں اہل عروض کے یہاں فن عروض میں قابل اعتماد وہ لفظ ہے جو سننے میں آتا ہے، نہ کہ معنی معتد بہ،اس لیے کہ وہ لوگ ان متحرک وساکن حروف کی تعداد مراد لیتے ہیں جس سے وزن قائم ہوتا ہے، پس تنوین کو وہ ایک نون ساکن لکھتے ہیں،اور وقف کے وقت اس کے حذف کا اعتبار نہیں کرتے ہیں،اور حرف مدغم کو دو حرف لکھتے ہیں ،اور لام تعریف کو حذف کر دیتے ہیں اس وجہ سے کہ اس کا ادغام ہوتا ہے ان حروف میں جو لام کے بعد ہوتا

ہے، جیسے الرحمن، الذاہب، الضارب، اور حروف میں اجزائے تفعیل پر اعتماد کرتے ہیں۔

توضیح: اجزائے تفعیل سے الفاظ بحر مراد ہیں جو مصدر تفعیل سے مشتق ہوتے ہیں، جیسے فاعلاتن، فاعلن وغیرہ۔

(۹۰){**علم تحسین الحروف** :قال فی مدینة العلوم-هوعلم یعرف منه تحسین تلک النقوش و ما یتعلق به من کیفیة استعمال ادوات الکتابة و تمییز حسنها عن ردیها-واسباب الحسن فی الحروف الةً و استعمالًا وترتیبًا ومبنٰی هذا الفن الاستحسانات الناشئة من مقتضی الطباع السلیمة وتختلف صورها بحسب العرف والعادة والمزاج بل بحسب کل شخص شخص-ولهذا لا یکاد یوجد خطان متماثلان من کل الوجوه- انتهٰی}(ابجد العلوم ج ۲ ص ۱۴۴)

(**ت**) علم تحسین حروف: مدینۃ العلوم میں فرمایا: یہ ایسا علم ہے جس سے ان نقوش (نقوش حروف) کی تحسین کی معرفت ہوتی ہے، اور اس کی معرفت ہوتی ہے جو کتابت کے آلات کی کیفیت کے استعمال سے اور اچھی اور بری کتابت کی تمیز سے تعلق رکھتا ہے، اور حروف میں حسن کے اسباب آلہ، استعمال اور ترتیب کے اعتبار سے ہے، اور اس فن کا مبنیٰ (نقوش حروف کی) وہ خوبیاں ہیں جو طبعیت سلیمہ سے پیدا ہوتی ہیں اور اس کی صورتیں عرف، عادت اور مزاج کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں، بلکہ ہر ایک ایک شخص کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں اور اسی لیے ہر اعتبار سے دو مماثل خط (تحریر) قریباً نا پید ہیں۔

علم الالسنہ

(۹۱)**عربی**: اہل عرب کی زبان۔

(۹۲)**فارسی**: وہ زبان جو فارس یعنی ملک ایران میں بولی جاتی ہے۔

(فیروز اللغات فصل ف ا)

(۹۳)**اردو:** پاک وہند کی وہ زبان جو مختلف زبانوں سے مل کر بنی ہے۔

(فیروز اللغات فصل ار)

(۹۴)**سنسکرت:** آریہ لوگوں کی اصلی زبان۔ (فیروز اللغات فصل س ن)

(۹۵)**ھندی:** ہند کی زبان (فیروز اللغات فصل ہ ن)

(۹۶)**فن ترجمہ نگاری:** ترجمہ ایک ایسا پیچیدہ اور مشکل عمل ہے جس کے ذریعے کسی تصنیف کو اس کی جملہ خصوصیات کے ساتھ اصل زبان سے کسی دوسری زبان میں کچھ اس طرح منتقل کیا جاتا ہے کہ ترجمے کی زبان میں اصل تصنیف دوبارہ اپنی پرانی شکل میں زندۂ جاوید ہو جاتی ہے۔ (اردو زبان وادب ص ۲۲۶-بی اے سال اول مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدر آباد)

(۹۷)**محاورہ:** وہ کلمہ یا کلام جسے اہل زبان نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص مفہوم کے لیے مخصوص کر لیا ہو۔ (فیروز اللغات فصل م ح)

(۹۸)**علم صرف(اردو):** صرف اس علم کا نام ہے، جس میں حروف وحرکات کے تغیر وتبدل سے مختلف طرح کے الفاظ اور مختلف قسم کے معانی پیدا ہوتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ بولنے والے کا لہجہ درست ہو۔.........جس علم میں الفاظ سے بحث ہوتی ہے یا جس علم میں لفظوں کے تغیر وتبدل اور کلمات بنانے کا طریقہ بیان ہو، اس کا نام علم صرف ہے۔ (اردو قواعد وانشا پردازی، حصہ دوم ص ۸- از: ماہ لقا رفیق: فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور)

(۹۹)**علم نحو(اردو):** نحو وہ علم ہے جس سے اجزائے کلام کو ترتیب وترکیب دینے کا طریقہ آتا ہے، اور کلمات کے ربط اور باہمی تعلق کا حال معلوم ہوتا ہے۔ اس

کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لکھنے والا درست لکھے اور بولنے والا صحیح بولے۔ علم نحو تحریر وتقریر میں غلطیوں کے امکان کو ختم کرتا ہے۔ اس کا موضوع کلام ہے۔ (اردو قواعد وانشا پردازی، حصہ دوم ص ۸۹- از: ماہ لقا رفیق: فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور)

(۱۰۰)**دستور زبان فارسی**: دستور زبان فارسی قواعدے است کہ بداں درست گفتن ودرست نوشتن را بیاموزند۔ آں چہ بداں مقاصد خود را بیان کنند، کلام وسخن نامند وکلام مرکب از کلمات وکلمہ مرکب از حروف باشد۔

(دستور زبان فارسی ص ۱۳: باہتمام: جہانگیر منصور-تہران ایران)

(ت) دستور زبان فارسی ایسے قواعد ہیں کہ جن سے صحیح بولنا اور صحیح لکھنا سیکھتے ہیں۔ جس سے اپنے مقصد کو بیان کرتے ہیں، ان کو کلام وسخن نام دیتے ہیں اور کلام کلمات سے مرکب ہوتا ہے اور کلمہ حروف سے مرکب ہوتا ہے۔

العلوم العقلیہ

العلوم الآلیہ

علوم عقلیہ کی ابتدائی دو قسمیں ہیں۔ علوم آلیہ اور علوم غیر آلیہ: علم آلی اگر خطا فی الفکر سے محفوظ رکھے تو وہ علم منطق ہے، اور اگر خطا فی الدرس سے محفوظ رکھے تو وہ علم آداب درس ہے، اور اگر مناظرہ میں خطا سے محفوظ رکھے تو وہ علم خلاف، علم جدل اور علم نظر ہے۔ عم خلاف، عم جدل اور عم نظر کا ذکر علم اصول فقہ کے فروع میں ہو چکا ہے۔ اگر علوم عقلیہ، علوم آلیہ میں سے نہ ہوں، بلکہ موجودات نفس الامریہ سے متعلق ہوں تو وہ علم حکمت ہے۔

(۱۰۱){**علم المنطق**: آلة قانونية تعصم مراعاتها الذهن عن الخطأ في الفكر} (معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم ص ۱۱۷)

﴿ت﴾علم منطق: ایسا قانونی آلہ ہے جس کی رعایت ذہن کوخطا فی الفکر سے بچاتی ہے۔

(۱۰۲)﴿**علم آداب الدرس** :وهو العلم المتعلق باٰداب تتعلق بالتلميذ والاستاذ وعكسه﴾ (کشف الظنون ج ۱ص ۱-ابجد العلوم ج ۲ص ۳۶)

﴿ت﴾علم آداب الدرس: یہ ایسا علم ہے جو شاگرد اور استاذ اور اس کے برعکس آداب سے تعلق رکھتا ہے۔

(۱۰۳)**علم الروح** :فلاسفہ اور اہل شریعت کے یہاں ایک علم ہے۔علم الروح سے متعلق فلاسفہ کے خیالات درج ذیل ہیں۔

(۱)﴿ان علم الروح لايبحث الا فى ارواح الاموات.

(۲)وانه يبنى نظرياته على التجربة–لا على الاستدلال.

(۳)وانه يلبس الروح ثوبًا ماديا يسمّٰى بالغشاء البخارى،لا يرى الافى ظروف خاصة.

(۴)وانه يعزوالى الروح تاثيرًا ماديا كتاثيرها فى تحريك الاجسام﴾
(المعجم الفلسفی ج ۱ص ۵۲۷)

﴿ت﴾(۱)علم الروح میں صرف ارواح اموات سے بحث کی جاتی ہے۔

(۲)علم الروح کے نظریات تجربہ پر مبنی ہیں، نہ کہ (دلائل سے) استدلال پر۔

(۳)روح مادی لباس کو اختیار کرتی ہے، جس کا نام غشائے بخاری (دھواں والا پردہ) ہے، وہ صرف خاص ظروف میں نظر آتی ہے۔

(۴)روح کی طرف مادی تاثیر منسوب ہوتی ہے، جیسے روح کا تحریک اجسام کی تاثیر پیدا کرنا۔

(۵)﴿والفرق بين علم الروح وعلم مابعد الطبيعة–ان علم مابعد

الطبیعة یحاول ان یفسر الظواھر التی یتکلم علیھا علماء الروح بتاثیر قوی اعلٰی من قوی النفس الانسانیة علٰی حین ان علم الروح یحاول تفسیرھا بتاثیر ارواح الاموات فی العالم المادی} (المعجم الفلسفی ج ا ص ۵۲۷)

(ت) علم الروح اور علم مابعد الطبیعہ (فلسفہ الٰہیات) میں فرق ہے، علم مابعد الطبیعہ کی تشریح ان ظواہر سے کی جا سکتی ہے جن کے بارے میں اہل علم کہتے ہیں کہ روح نفس انسانیہ کی قوتوں سے اعلیٰ اور قوی تاثیر والی ہے، جب کہ علم روح کی تفسیر کی جاتی ہے عالم مادی میں ارواح اموات کی تاثیر کے ذریعہ (یعنی علم الروح وہ علم ہے جس میں ارواح اموات کے مادی عالم میں تاثیر سے بحث کی جائے)

علم الحکمہ

(۱۰۴) {**علم الحکمة**: مایبحث فیه عن حقائق الاشیاء علٰی ما ھی علیه من الوجود بقدر الطاقة لتصیر النفس الانسانیة بتحصیلھا کاملة مضاھیة للعالم العقلی} (معجم مقالید العلوم فی الحدود و الرسوم ص ۱۳۰)

(ت) علم حکمت: جس میں طاقت انسانی کے مطابق اشیا کی حقیقت سے بحث کی جاتی ہے جیسی کہ وہ وجود میں ہیں، تاکہ نفس انسانی اس کی تحصیل سے کامل اور عالم عقلی کے مشابہ ہو جائے۔

{**علم الحکمة**: وھو علم یبحث فیه عن حقائق الاشیاء علٰی ما ھی علیه فی نفس الامر بقدر الطاقة البشریة-وموضوعه الاشیاء الموجودة فی الاعیان والاذھان-وعرفه بعض المحققین-باحوال الاعیان الموجودات علٰی ما ھی علیه فی نفس الامر بقدر الطاقة البشریة-فیکون موضوعه الاعیان الموجودة-وغایته ھی التشرف بالکمالات فی العاجل والفوز

بالسعادة الاخروية فی الأجل-وتلک الاعیان اماالافعال والاعمال التی وجودها بقدرتنا واختيارنا اَوْلاً.

فالعلم باحوال الاول من حيث يؤدی الٰی اصلاح المعاش والمعاد يسمّٰى **حكمة عملية**-والعلم باحوال الثانی يسمّٰى **حكمة نظرية**-لان المقصود منها ما حصل بالنظر-وكل منهما ثلاثة اقسام-اما العملية فلانها اما علم بمصالح شخص بانفراده ليتحلی بالفضائل ويتخلی عن الرذائل-ويسمی **تهذيب الاخلاق**-وقد ذكر فی علم الاخلاق-واما علم بمصالح جماعة متشاركة فی المنزل كالوالد والمولود والمالک والمملوک ويسمی **تدبيرالمنزل**-وقد سبق فی التاء-واما علم بمصالح جماعة متشاركة فی المدينة ويسمی **السياسة المدنية** وسيأتی فی السين.

واما النظرية فلانها اما علم باحوال ما لا يفتقر فی الوجود الخارجی والتعقل الی المادة كالاله وهو **العلم الالٰهی** -وقد سبق فی الالف-واما علم باحوال ما يفتقر اليها فی الوجود الخارجی دون التعقل كالكرة وهو **العلم الاوسط** ويسمی بالرياضی و التعليمی وسيأتی فی الراء-واما علم باحوال ما يفتقر لها فی الوجود الخارجی والتعقل كالانسان-وهو **العلم الادنٰی**ويسمی بالطبيعی-وسياتی فی الطاء}

(کشف الظنون ج ا ص ۶۷۶-ابجد العلوم ج ۲ ص ۲۴۵)

(ت) علم الحکمۃ: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں انسانی قوت کے مطابق اشیا کی حقیقتوں سے بحث کی جاتی ہے جیسی کہ وہ نفس الامر میں ہیں، اور اس کا موضوع خارج اور ذہن میں

موجود اشیا ہیں، اور بعض اہل علم نے علم حکمت کی تعریف میں کہا: علم حکمت ایسا علم ہے کہ اس میں انسانی قوت کے مطابق اشیائے موجودہ کے احوال سے بحث کی جاتی ہے جیسے کہ وہ احوال نفس الامر میں ہیں، پس اس کا موضوع اشیائے موجودہ ہوں گی، اور اس کی غرض وغایت دنیا میں کمالات سے مشرف ہونا اور اور آخرت میں اخروی سعادات سے فائز المرام ہونا ہے، اور وہ اشیا یا تو ایسے افعال واعمال ہوں جن کا وجود ہماری قدرت اور اختیار میں ہے یا ایسے افعال واعمال نہ ہوں۔

پس اول کے احوال کا علم اس حیثیت سے کہ وہ معاش ومعاد کی اصلاح کی طرف مؤدی ہوتا ہے، اس کا نام ''حکمت عملیہ'' رکھا جاتا ہے، اور دوسرے کے احوال کے علم کا نام ''حکمت نظریہ'' رکھا جاتا ہے، اس لیے کہ اس سے مقصود وہ ہے جو نظر وفکر سے حاصل ہو، اور ان دونوں میں سے ہر ایک کی تین قسمیں ہیں۔ رہی حکمت عملیہ تو اس لیے کہ وہ علم حکمت یا تو ایک منفرد شخص کی مصلحتوں کا علم ہوگا، تاکہ وہ عمدہ اخلاق سے آراستہ ہو اور بری عادتوں سے دور ہو، اور اس کا نام ''تہذیب اخلاق'' رکھا جاتا ہے، اور علم الاخلاق میں اس کا ذکر ہو چکا، یا تو وہ علم حکمت گھر میں مشترک جماعت کی مصلحتوں کا علم ہوگا جیسے باپ اور بیٹا، آقا اور غلام، اور اس کا نام ''تدبیر منزل'' رکھا جاتا ہے، اور تا کے باب میں اس کا ذکر ہو چکا، یا شہر میں مشترک جماعت کی مصلحتوں کا علم ہوگا، اور اس کا نام ''سیاست مدنیہ'' رکھا جاتا ہے، اور عنقریب سین کے باب میں اس کا ذکر آئے گا۔

لیکن حکمت نظریہ تو وہ یا تو ایسے امور کے احوال کا علم ہوگا جو وجود خارجی اور وجود ذہنی میں مادہ کا محتاج نہیں ہوگا جیسے رب تعالیٰ، اور یہ ''علم الٰہی'' ہے، اور یہ الف کے باب میں گذر چکا، یا ایسے امور کے احوال کا علم ہوگا جو وجود خارجی میں مادہ کا محتاج ہو، نہ کہ وجود ذہنی میں جیسے کرہ، اور یہ علم اوسط ہے، اور اس کا نام ''علم ریاضی اور علم تعلیمی'' رکھا جاتا ہے، اور

عنقریب را کے باب میں آئے گا، یا ایسے امور کے احوال کا علم ہو جو وجود خارجی اور وجود ذہنی میں مادہ کا محتاج ہو جیسے انسان، اور وہ علم ادنیٰ ہے، اور اس کا نام ''علم طبیعی'' رکھا جاتا ہے، اور عنقریب طا کے باب میں آئے گا۔

اقسام الحکمۃ النظریہ

(۱۰۵){**العلم الطبیعی**:علم مایجب ان یکون فی مادۃ غیر معینۃ-ویسمّٰی العلم الادنیٰ}(معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم ص ۱۳۱)

(ت)علم طبیعی:اس کا علم ہے جس کے لیے وجود میں کسی مادہ غیر معینہ میں ہونا ضروری ہے، اور اس کا نام علم ادنیٰ ہے۔

{**العلم الطبیعی**:وھو علم یبحث فیہ عن احوال الاجسام الطبیعیۃ-وموضوعہ الجسم}(کشف الظنون ج ۲ ص ۱۱۰۸)

(ت)علم طبیعی:یہ ایسا علم ہے کہ اس میں اجسام طبیعیہ کے احوال سے بحث کی جاتی ہے، اور اس کا موضوع جسم ہے۔

(۱۰۶){**علم الریاضی**:قسم من اقسام الحکمۃ النظریۃ-وھو علم باحث عن امور مادیۃ یمکن تجریدھا عن المادۃ فی البحث-یسمّٰی بہ لان من عادات الحکماء ان یرتاضوا بہ فی مبدأ تعالیمھم الٰی صبیانھم-ولذا یسمّٰی علما تعلیمیا ایضا وبالعلم الاوسط لتوسطہ بین ما لایحتاج الی المادۃ-وبین ما یحتاج الیھا مطلقًا لافتقارہ من وجہ وعدم افتقارہ من وجہ اخر}(کشف الظنون ج ۱ ص ۹۳۹-ابجد العلوم ج ۲ ص ۳۰۶)

(ت)علم ریاضی:حکمت نظریہ کی اقسام میں سے ایک قسم ہے، یہ ایسے امور مادیہ سے بحث کرنے والا علم ہے جس کو بحث میں مادہ سے خالی کرنا ممکن ہو، اس کا نام علم ریاضی اس

لیے رکھا جاتا ہے کہ حکما کی عادات میں سے ہے کہ وہ ابتدائی تعلیم میں اسی سے بچوں کی مشق کرتے ہیں، اور اسی لیے اس کا نام علم تعلیمی بھی رکھا جاتا ہے، اور اس کا نام علم اوسط رکھا جاتا ہے، اس کے غیر محتاج الی المادہ اور مطلقاً محتاج الی المادہ کے درمیان میں ہونے کی وجہ سے، اس کے من وجہ مادہ کے محتاج اور من وجہ مادہ کے غیر محتاج ہونے کی وجہ سے۔

{ولہ اصول–ولکل منہا فرع–فاصولہ اربعة–الھندسة والھیئة والحساب والموسیقی} (کشف الظنون ج ۱ ص ۹۳۹)

﴿ت﴾ علم ریاضی کے چار اصول ہیں اور ان میں سے ہر اصل کے فروع ہیں، پس اس کے اصول اربعہ، ہندسہ، ہیئت، حساب اور موسیقی ہیں۔

توضیح: علم الٰہی کو علم اعلیٰ، علم طبعی کو علم ادنیٰ اور علم ریاضی کو علم اوسط کہا جاتا ہے۔ حکمت نظریہ کی یہ تین اصولی اقسام ہیں اور ان تینوں کے بہت سے فروع ہیں، اسی طرح فروع کے بھی فروع ہیں۔

(۱۰۷){**العلم الالٰھی**: علم ما لایجب ان یکون فی مادة ویسمّٰی العلم الاعلیٰ} (معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم ص ۱۳۰)

﴿ت﴾ علم الٰہی: اس کا علم ہے جس کا وجود میں کسی مادہ میں ہونا ضروری نہیں، اور اس کا نام علم اعلیٰ ہے۔

{**العلم الالٰھی**: ھو علم باحوال لایفتقر فی الوجودین ای الخارجی والذھنی المادة و یسمّٰی ایضًا بالعلم الاعلیٰ وبالفلسفة الاولیٰ وبالعلم الکلی وبما بعد الطبیعة وبما قبل الطبیعة}

(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج ۱ ص ۱۳۵)

﴿ت﴾ علم الٰہی: یہ ایسے امور کے احوال کا علم ہے جو دونوں وجود یعنی وجود خارجی

اور وجود ذہنی میں مادہ کا محتاج نہ ہو، اور اس کا نام علم اعلیٰ، فلسفہ اولیٰ، علم کلی، علم ما بعد الطبیعیات اور علم ما قبل طبیعیات بھی رکھا جاتا ہے۔

فروع العلم الطبعی

(۱۰۸){**علم الحیوان** :هو علم باحث عن احوال خواص انواع الحیوانات وعجائبها ومنافعها ومضارها—وموضوعه جنس الحیوان البری والبحری والغرض منه التداوی والانتفاع بالحیوانات والاحتماء عن مضارها والوقوف علی عجائب احوالها وغرائب افعالها}

(کشف الظنون ج۱ص۶۹۵)

(ت) علم الحیوان: یہ اقسام حیوانات کے خاص احوال، ان کے تعجب خیز حالات اور ان کے فوائدونقصانات سے بحث کرنے والا علم ہے، اوراس کا موضوع حیوان بری وبحری ہے، اوراس کا مقصد دوا حاصل کرنا اور حیوانات سے فائدہ اٹھانا، ان کے نقصانات سے بچنا، ان کے عجیب احوال اور نادر افعال پر واقف ہونا ہے۔

(۱۰۹){**علم تعبیر الرؤیا** :وهو علم یتعرف منه المناسبة بین التخیلات النفسانیة والامور الغیبیة لینتقل من الاولی الی الثانیة ولیستدل بذلک علی الاحوال النفسانیة فی الخارج او علی الاحوال الخارجیة فی الأفاق—ومنفعته البشری اوالانذار بما یروه}

(کشف الظنون ج۱ص۴۱۶-ابجد العلوم ج۲ص۱۶۶)

(ت) علم تعبیر خواب: یہ ایسا علم ہے جس کے ذریعہ نفسانی تخیلات اور امور غیبیہ کے درمیان مناسبت معلوم ہوتی ہے، تاکہ اول (نفسانی تخیلات) سے ثانی (امور غیبیہ) کی طرف انتقال کیا جاسکے، اوراس کے ذریعہ خارج میں پائے جانے والے احوال نفسانیہ یا دنیا

میں پائے جانے والے احوال خارجیہ پر استدلال کیا جاسکے، اوراس کا فائدہ (خواب دیکھنے والے کو) اس کے بیان کردہ خواب کے ذریعہ خوشخبری دینا یا اسے ڈرانا ہے۔

{ثم اعلم ان علم التعبیر علم بقوانین کلیة یبنی علیها المعبر عبارة ما یقص علیه وتاویله کما یقولون البحر یدل علی السلطان}

(ابجد العلوم ج ۲ ص ۱۷۰)

﴿ت﴾ پھر جان لو کہ علم تعبیر ایسے قوانین کلیہ کا علم ہے جن پر معبر اس کے پاس بیان کی جانے والی عبارت اور اس کی تاویل کو محمول کرتا ہے جیسے معبرین کہتے ہیں کہ سمندر باشاہ پر دلالت کرتا ہے۔

(۱۱۰){**علم الکیمیا** :هو علم یعرف به طرق سلب الخواص من الجواهر المعدنیة وجلب خاصیة جدیدة وافادتها خواصًا لم تکن لها- والاعتماد فیه علی ان الفلزات کلها مشترکة فی النوعیة والاختلاف الظاهر بینهما انما هو باعتبار امور عرضیة یجوز انتقالها}

(ابجد العلوم ج ۲ ص ۴۵۶ - کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج ا ص ۱۴۰)

﴿ت﴾ علم کیمیا: یہ ایسا علم ہے جس کے ذریعہ معدنی جواہر (معدنیات) سے (ان کی) خاصیتوں کے سلب کے طریقے اور نئی خاصیت حاصل کرنے اور انہیں ایسی خاصیتیں دینے کے طریقے معلوم ہوں جو خاصیتیں ان کے اندر نہیں تھیں، اور اس باب میں اس پر اعتماد ہے کہ تمام دھاتیں نوعیت میں مشترک ہیں، اور ان میں اختلاف عرضی امور کی وجہ سے ہے، ان عرضی امور کا منتقل ہونا درست ہے۔

(۱۱۱){**علم المعادن** :ای معادن الابریز والجواهر وغیرذلک -قال فی مدینة العلوم: المعادن سبع مأة معدن-وهو علم یتعرف منه احوال

الفلزات من طبائعها والوانها وكيفية تولدها فى المعادن-وكيفية استخراجها واستخلاصها عن الاجزاء الارضية وتفاوت طبائعها و اوزانها -وغايته ومنفعته لاتخفى علىٰ احد حتى العوام} (ابجد العلوم ج۲ص۴۸۵)

(ت) علم المعادن: یعنی سونا اور جواہر وغیرہ کے معادن۔مدینۃ العلوم میں فرمایا: معادن سات سو ہیں۔یہ ایسا علم ہے کہ اس سے دھاتوں کے احوال یعنی ان کی طبعیت ،رنگ اور معادن میں ان کے پیدا ہونے کی کیفیت کی معرفت ہوتی ہے،اوران کے نکالنے ، اجزائے زمین سے انہیں جدا کرنے،ان کی طبعیتوں کا فرق اوران کے وزن کی معرفت ہوتی ہے،اوراس کی غرض ومنفعت کسی پر مخفی نہیں یہاں تک کہ عوام پر بھی نہیں۔

(۱۱۲){**علم الكون والفساد** :وهوعلم باحث عن كيفية الامطار والثلوج والرعد والبرق وامثالها-ووجودها فى بعض البلاد دون بعض-و فى بعض الازمان دون آخر-وسبب نفع بعضها وضرر الأخر الىٰ غير ذلك من الاحوال} (كشف الظنون ج۲ص۱۵۲۴)

(ت) علم الکون والفساد: یہ بارش، برف باری، رعدوبرق وغیرہا کی کیفیت سے بحث کرنے والاعلم ہے،اور بعض شہروں اور بعض زمانوں میں اس کے پائے جانے اور بعض شہروں اور بعض زمانوں میں اس کے نہ پائے جانے سے بحث کرنے والاعلم ہے،اور بعض کو اس کے فائدہ دینے اور بعض دوسرے کو مضر ہونے اوراس کے علاوہ احوال سے بحث کرنے والاعلم ہے۔

(۱۱۳){**علم نزول الغيث** :وهوباحث عن كيفية الاستدلال باحوال الرياح والسحاب والبرق علىٰ نزول المطر}

(ابجد العلوم ج۲ص۵۶۵-کشف الظنون ج۲ص۱۹۳۸)

﴿ت﴾ علم نزول غیث: یہ ہواؤں، بادل اور بجلی کے احوال سے بارش کے نزول پر استدلال کی کیفیت سے بحث کرنے والا علم ہے۔

(۱۱۴) {**علم الاثار العلوية والسفلية**: وهو علم يبحث فيه عن المركبات التى لامزاج لها — ويتعرف منه اسباب حدوثها — وهو ثلثة نوع — لان حدوثه اما فوق الارض اعنى فى الهواء وهو كائنات الجو — واما علىٰ وجه الارض كالاحجار والجبال — واما فى الارض كالمعادن}

(کشف الظنون ج ۱ ص ۱ - ابجد العلوم ج ۲ ص ۲۴)

﴿ت﴾ علم الآ ثار العلویہ والسفلیہ: یہ ان مرکبات سے بحث کرنے والا علم ہے جن کا کوئی مزاج نہیں ہے، اور اس سے ان کے حدوث کے اسباب کی معرفت ہوتی ہے، اور ان کی تین قسمیں ہیں، اس لیے کہ ان کا حدوث یا تو زمین کے اوپر یعنی ہوا میں ہوگا اور وہ فضائی کائنات ہے، یا اس کا حدوث زمین پر ہوگا جیسے پتھر اور پہاڑ، یا زمین میں ہوگا جیسے معادن۔

(۱۱۵) {**علم قوس قزح**: هو علم باحث عن كيفية حدوثه وسبب استدارته واختلاف الوانه وحصوله عقيب الامطار وطرفى النهار — و حصوله فى النهار كثيرًا وفى ضوء القمر فى الليل احيانًا — واحكام حدوثه فى عالم الكون والفساد الىٰ غير ذلك من الاحوال}

(کشف الظنون ج ۲ ص ۱۳۶۲ - ابجد العلوم ج ۲ ص ۴۳۵)

﴿ت﴾ علم قوس قزح: یہ علم اس کے حدوث کی کیفیت، اس کے مستدیر ہونے کے سبب، اس کے رنگوں کے مختلف ہونے کے سبب اور بارش کے بعد اور صبح وشام اس کے پائے جانے کے سبب سے بحث کرنے والا علم ہے، اور اس کا پایا جانا دن میں زیادہ ہوتا ہے، اور کبھی کبھی رات میں چاند کی روشنی میں پایا جاتا ہے، اور یہ عالم کون وفساد میں اس کے حدوث کے

احکام اور دیگر احوال سے بحث کرنے والا علم ہے۔

(۱۱۶){**علم الفراسة**:وهو علم تتعرف منه اخلاق الانسان من هيئته ومزاجه وتوابعه-وحاصله الاستدلال بالخلق الظاهر على الخلق الباطن} (کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج۱ص۱۳۹)

(ت) علم فراست: یہ ایسا علم ہے کہ اس سے انسان کی ظاہری صورت اوراس کے مزاج وتوابع مزاج سے اس کے اخلاق وکردار کی معرفت ہوتی ہے،اوراس علم کا حاصل خَلق ظاہری سے خُلق باطنی پر استدلال کرنا ہے۔

{**علم الفراسة** :وهو علم يعرف منه اخلاق الناس من احوالهم الظاهرة من الالوان والاشكال والاعضاء-وبالجملة الاستدلال بالخلق الظاهر على الخلق الباطن-وموضوعه ومنفعته ظاهران}

(کشف الظنون ج۲ص۱۲۴۱-ابجد العلوم ج۲ص۳۹۶)

(ت) علم فراست: یہ ایسا علم ہے کہ اس سے لوگوں کے ظاہری احوال یعنی رنگ،شکل وصورت اوراعضائے بدن سے ان کے اخلاق وکردار کی معرفت ہوتی ہے،اور حاصل کلام خَلق ظاہری سے خُلق باطنی پر استدلال کرنا ہے،اوراوراس کا موضوع اوراس کا فائدہ ظاہر ہے۔

(۱۱۷){**علم النباتات** :قال في مدينة العلوم:هو علم يبحث فيه عن خواص نوع النباتات وعجائبها واشكالها ومنافعها ومضارها-و موضوعه نوع النبات-وفائدته ومنفعته التداوي بها}(ابجد العلوم ج۲ص۵۵۱)

(ت) علم نباتات:مدینۃ العلوم میں فرمایا: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں نوع نباتات کی خاصیتوں،ان کے عجائب،ان کی شکلوں،ان کے فائدے اوران کے نقصانات سے بحث کی جاتی ہے،اوراس کا موضوع نوع نباتات ہے،اوراس کا فائدہ اور نفع اس سے دوا وعلاج کرنا

ہے۔

(۱۱۸){**علم الطب** :ما يعرف منه احوال بدن الانسان من جهة ما يصح ويزول عن صحته لتحفظ الصحة}

(معجم مقالید العلوم فی الحدود والرسوم ص ۱۷۵)

(ت) علم طب: ایسا علم ہے جس سے بدن انسانی کے احوال معلوم ہوتے ہیں صحت اور زوال صحت کے اعتبار سے، بدن انسانی کے تحفظ کے لیے۔

(۱۱۹){**علم النجوم** :وهو علم يعرف به الاستدلال على حوادث عالم الكون والفساد بالتشكيلات الفلكية وهى اوضاع الافلاک والكواكب كالمقارنة والمقابلة والتثليث والتسديس والتربيع الى غير ذلک} (کشف الظنون ج ۲ ص ۱۹۳۰- ابجد العلوم ج ۲ ص ۵۵۱)

(ت) علم نجوم: یہ ایسا علم ہے جس کے ذریعہ عالم کون وفساد (دنیا) کے حوادث پر استدلال کی معرفت ہوتی ہے، فلکی تشکیلات کے ذریعہ، اور فلکی تشکیلات افلاک اور ستاروں کی وضع ہے جیسے مقارنہ، مقابلہ، تثلیث، تسدیس، تربیع وغیرہ۔

{**علم النجوم** :وهو علم باصول تعرف بها احوال الشمس والقمر وغيرهما من بعض النجوم}

(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج ۱ ص ۱۵۲- ابجد العلوم ج ۲ ص ۵۵۱)

(ت) علم نجوم: یہ ایسے اصول وقوانین کا جاننا ہے جن سے آفتاب وماہتاب اور ان دونوں کے علاوہ بعض ستاروں کے احوال معلوم ہوں۔

{**علم النجوم ،اوعلم احكام النجوم** :هو العلم الذى يبحث فيه احوال الشمس والقمر وغيرهما من النجوم من حيث يمكن ان

تعرف بها احوال العالم—قال ابن سينا:احكام النجوم علم تخميني—والغرض فيه الاستدلال من اشكال الكواكب بقياس بعضها الٰى بعض—و بقياسها الٰى درج البروج—وبقياس جملة ذلك الى الارض علٰى مايكون من احوال ادوار العالم و الملك والممالك والبلدان والمواليد والتحاويل والتسايير والاختيارات والمسائل} (المعجم الفلسفی ج۱ص۹۸۲)

(ت) علم نجوم یا علم احکام النجوم: یہ ایسا علم ہے کہ جس میں سورج، چانداوران دونوں کے علاوہ ستاروں سے بحث کی جاتی ہے،اس حیثیت سے کہ ان سے دنیا کے احوال کی معرفت ہو۔ شیخ بوعلی ابن سینا(م ۴۲۸ھ مطابق ۱۰۳۷ء) نے کہا کہ علم احکام النجوم ایک تخمینی علم ہے، اوراس کا مقصد ستاروں کی شکلوں میں سے بعض کو بعض کی طرف قیاس کرتے ہوئے ،اوران تمام اشکال کو بروج کے درجات کی طرف قیاس کرتے ہوئے ،اوران تمام کو زمین کی طرف قیاس کرتے ہوئے ، اس پر استدلال کرنا ہے جو ہونے والا ہے،یعنی دنیا، سلطنت،ممالک،شہروں،ولادتیں،تبدیلیاں،وسعتیں،اختیارات اور مسائل کے احوال پر استدلال کرنا ہے۔

فروع علم الطب

(۱۲۰){**علم التشريح** :هوعلم باحث عن كيفية اجزاء البدن وترتيبها من العروق و الاعصاب والغضاريف والعظام واللحم وغيرذلك من احوال كل عضو—وموضوعه اعضاء بدن الانسان—والغرض والفائدة ظاهرة} (کشف الظنون ج۱ص۴۰۸-ابجد العلوم ج۲ص۱۴۹)

(ت) علم التشریح: یہ اعضائے بدن یعنی رگیں،اعصاب،نرم ہڈیاں،ہڈیاں،گوشت اوران کے علاوہ ہر عضو کے احوال کی کیفیت اوران کی ترتیب سے بحث کرنے والا علم

ہے، اوراس کا موضوع بدن انسان کے اعضا ہیں، اوراس کی غرض وغایت اور فائدہ ظاہر ہے۔

(۱۲۱){**علم الصيدلة**: من فروع علم الطب-وهوعلم يبحث فيه عن تمييز المتشابهات بين اشكال النبات من حيث انها صينية اوهندية او رومية-وعن معرفة زمانها،صيفية اوخريفية-وعن تمييزجيدها من الردى -وعن معرفة خواصها-والغرض والفائدة منه ظاهر-والفرق بينه وبين علم النباتات-ان علم الصيدلة باحث عن تمييز احوالها اصالةً-وعلم النباتات باحث عن خواصها اصالةً-والاول اشبه للعمل والثانى اشبه للعلم -وكل منهما مشترك بالأخر}

(کشف الظنون ج۲ص ۱۰۸۵-ابجد العلوم ج۲ص ۳۴۹)

(**ت**) علم صیدلہ:علم طب کے فروع میں سے ہے۔ یہ ایسا علم ہے کہ اس میں نباتات کی ملتی جلتی شکلوں سے بحث کی جاتی ہے، اس حیثیت سے کہ وہ چینی ہے یاہندی یارومی، اور اس کے (اگنے کے) زمانے سے بحث ہوتی ہے کہ وہ گرم موسم والی ہے یا موسم خریف میں اگنے والی، اورعمدہ اور بیکار نباتات کی تمیز سے اور نباتات کی خاصیتوں سے بحث ہوتی ہے، اوراس کا مقصد اور فائدہ ظاہر ہے، اورعلم صیدلہ وعلم نباتات کے درمیان فرق یہ ہے کہ علم صیدلہ نباتات کے احوال کی تمیز سے اصالۃً بحث کرتا ہے، اورعلم نباتات ان کی خاصیتوں سے اصالۃً بحث کرتا ہے، اوراول عمل کے زیادہ موافق ہے اوردوسرا علم کے زیادہ موافق، اور ان دونوں میں سے ہرایک دوسرے سے مشترک ہے۔

(۱۲۲){**علم الباه**: هوعلم باحث عن كيفية المعالجة المتعلقة بقوة المباشرة من الاغذية المصلحة لتلك القوة والادوية المقوية اوالملذذة للجماع اوالمعظمة اوالمضيقة و غير ذلك من الاعمال والافعال المتعلقة بها كذكر اشكال الجماع وادابه الذين لهما مدخل فى

اللذة وحصول امر الخیال}(ابجد العلوم ج ۲ص ۱۲۳-کشف الظنون ج ۱ص ۲۱۸)

اقول:اعلم ان المجدد ذکر الآداب الاسلامیة فی ھذا الباب فقط فی المجلد التاسع والخامس من الفتاوی الرضویة-وان صار ھذا العلم محترمًا فی ھذا الزمان-فلا ندعی له الاشتغال فی ھذا الباب وانه کان مشتغلًا فی تحریر الفتاوی وفی العلوم الاخریٰ طول حیاته.

فروع علم النجوم

(۱۲۳){**علم الاختیارات**:وھومن فروع علم النجوم-فھوعلم باحث عن احکام کل وقت وزمان من الخیروالشر-واوقات یجب الاحترازفیھا عن ابتداء الامور واوقات یستحب فیھا مباشرة الامور-واوقات یکون مباشرة الامورفیھا بین بین-ثم کل وقت له نسبة خاصة ببعض الامور بالخیریة-وببعضھا بالشریة-وذلک بحسب کون الشمس فی البروج والقمر فی المنازل-والاوضاع الواقعة بینھما من المقابلة والتربیع والتسدیس وغیرذلک-حتی یمکن بسبب ضبط ھذه الاحوال اختیارکل وقت لکل امر من الامور التی تقصدھا کالسفر والبناء وقطع الثوب الیٰ غیر ذلک من الامور-ونفع ھذا العلم بین لا یخفی علیٰ احد}

(کشف الظنون ج ۱ص ۱-ابجد العلوم ج ۲ص ۳۰)

〈ت〉علم الاختیارات:یہ علم نجوم کے فروع میں سے ہے،پس یہ ہر اچھے اور برے وقت اور زمانے سے بحث کرنے والا علم ہے،اور بعض اوقات ہیں کہ ان میں معاملات کے آغاز سے پرہیز کرنا ضروری ہے،اور بعض اوقات ہیں کہ ان میں معاملات کرنا اچھا ہے،اور بعض اوقات ہیں کہ ان میں معاملات کرنا برابر ہے،پھر ہر وقت کی بعض امور کے ساتھ

اچھائی کی اور بعض امور کے ساتھ برائی کی خاص نسبت ہے، اور یہ سورج کے بروج میں اور چاند کے اپنی منزلوں میں ہونے کے اعتبار سے اور ان وضع کے اعتبار سے ہوتی ہے جو سورج و چاند کے درمیان ہوتی ہے، یعنی مقابلہ، تربیع، تسدیس وغیرہ، یہاں تک کہ ان احوال کے ضبط کے سبب امور مقصودہ جیسے سفر، تعمیر، قطع ثوب وغیرہ امور میں سے ہر امر کے لیے وقت صحیح کو اختیار کرنا ممکن ہوتا ہے، اور اس علم کا نفع ظاہر ہے، کسی پر مخفی نہیں ہے۔

(۱۲۴){**علم الرمل**:وهو علم يعرف به الاستدلال علىٰ احوال المسئلة حين السوال باشكال الرمل–وهي اثناعشر شكلًا علىٰ عدد البروج–واكثر مسائل هذا الفن امور تخمينية مبنية على التجارب،فليس بتام الكفاية}(کشف الظنون ج ۱ص ۹۱۲-ابجد العلوم ج ۲ص ۳۰۴)

(**ت**)علم رمل: یہ ایسا علم ہے کہ اس سے سوال کے وقت رمل کے اشکال کے ذریعہ مسئلہ کے احوال پر استدلال کرنے کی معرفت ہوتی ہے، اور اس کی بارہ شکلیں ہیں بروج کی تعداد کے مطابق، اور اس فن کے اکثر مسائل تخمینی ہیں، تجربات پر مبنی ہیں، پس یہ مکمل کفایت کرنے والا فن نہیں۔

فروع علم الریاضی

عم ریاضی کے چار فروع ہیں (۱) علم الہندسہ (۲) علم الہیئۃ (۳) علم العدد (۴) عم الموسیقی۔ ان میں سے اول الذکر تین فروع کا بیان ہوگا۔ ہر فرع کی تعریف کے بعد اس کے فرعی علوم کی تعریفات مرقوم ہیں۔ ہر فرع کے فروع کا ذکر اسی باب کے آغاز میں مرقوم ہے۔

علم الہیئۃ (فرع علم الریاضی)

(۱۲۵){**علم الهيئة**:هو علم يعرف منه احوال الاجرام البسيطة

العلوية والسفلية واشكالها واوضاعها ومقاديرها وابعادها—وموضوعه الاجرام المذكورة من الحيثية المذكورة} (ابجد العلوم ج۲ص۵۷۵)

(ت) علم ہیئت: ایسا علم ہے جس سے اجرام بسیطہ علویہ وسفلیہ کے احوال اوران کی شکلیں اوران کی وضع اوران کی مقدار اوراس کے ابعاد معلوم ہوں، اوراس کا موضوع اجرام مذکورہ حیثیت مذکورہ کے اعتبار سے ہیں۔

فروع علم الهيئة

(۱۲۶){**علم الزيجات والتقاويم**:علم تتعرف منه مقادير حركات الكواكب السبعة السيارة منتزعًا من الاصول الكلية}

(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج۱ص۱۵۰)

(ت) علم زیجات وتقاویم: ایسا علم ہے جس سے کلی اصول وقوانین سے انتزاع کرتے ہوئے ساتوں سیاروں کی حرکتوں کی مقدار کی معرفت ہوتی ہے۔

{ومنفعته معرفة الاتصالات من الكواكب من المقارنة والمقابلة والتربيع والتثليث والتسديس والخسوف والكسوف وما يجرى فى هذا المجرى} (ابجد العلوم ج۲ص۳۱۴)

(ت) اوراس علم کا فائدہ ستاروں کے اتصالات یعنی مقارنہ، مقابلہ، تربیع، تثلیث، تسدیس، چاند گرہن، سورج گرہن اوراسی کے مماثل احوال کی معرفت ہے۔

{منفعته معرفة موضع كل واحد من الكواكب السبعة بالنسبة الى فلكه والى فلک البروج و انتقالاتها ورجوعها واستقامتها وتشريقها وتغريبها و ظهورها واختفائها فى كل زمان ومكان و ما اشبه ذلک من اتصال بعضها ببعض وكسوف الشمس وخسوف القمر وما يجرى هذا

المجری} (کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج۱ص۱۵۰-ابجد العلوم ج۲ص۳۱۴)

(ت) اس علم کا فائدہ کواکب سبعہ میں سے ہرایک کے محل کی معرفت ہے نسبت کرتے ہوئے ان کے فلک اور فلک بروج کی طرف، اور ہر زمان ومکان میں ان کے انتقالات، ان کے رجوع، ان کی استقامت، ان کے چمکنے، ان کے غروب ہونے، ان کے ظہور، ان کے چھپ جانے اور اسی کے مماثل ان کے احوال یعنی ان میں سے بعض کا بعض کے ساتھ اتصال اور سورج گرہن اور چاند گرہن اور اس جیسے احوال کی معرفت ہے۔

{والغرض منه امران-احدهما ما ينتفع به فی الشرع وهو معرفة اوقات الصلوة وسمت القبلة والساعات واحوال الشفق والفجر وثانيهما معرفة الاحكام الجارية فی عالم العناصر} (ابجد العلوم ج۲ص۳۱۵)

(ت) اور اس علم کا دو مقصد ہے۔ ان میں سے اول جس کے ذریعہ شریعت میں استفادہ کیا جاتا ہے، وہ اوقات نماز، سمت قبلہ، ساعات، احوال شفق اور وقت فجر کی معرفت ہے، اور اس کا دوسرا مقصد عالم عناصر میں جاری احکام کی معرفت ہے۔

(۱۲۷) {**علم مقادیر العلویات** :قال فی مدینة العلوم -هو علم باحث عن قدر الكواكب والافلاک بالاميال والفراسخ وقدر الشمس والقمر والارض-وبعد كل من هذه الاجرام بعضها عن بعض}

(ابجد العلوم ج۲ص۵۱۵)

(ت) علم مقادیر العلویات: مدینۃ العلوم میں فرمایا: یہ کواکب اور افلاک کے میل وفرسخ کی مقدار اور سورج، چاند اور زمین کی مقدار سے بحث کرنے والا علم ہے، اور ان اجرام میں سے بعض کے بعض سے بعد سے بحث کرنے والا علم ہے۔

(۱۲۸) {**علم صور الكواكب**:قال فی مدينة العلوم: هو علم يتعرف

منه الصور التی تخیلوها من اجتماع الکواکب الثابتة ومن تلک الصور اثنی عشر صورة تخیلوها علٰی منطقة فلک البروج–وسموا البروج الاثنی عشر باسماء تلک الصور ومنها ثمانیة وعشرون صورة هی منازل القمر و ضبطوا لهذه الصور مواضع الف واثنین وعشرین کوکبًا من الکواکب الثابتة} (ابجد العلوم ج۲ص ۳۴۹)

(ت) علم صور الکواکب: مدینۃ العلوم میں فرمایا: یہ ایسا علم ہے جس سے ان صورتوں کی معرفت ہوتی ہے، جو ثابت ستاروں کے اجتماع سے اہل ہیئت نے خیال کیا ہے، اور انہیں صورتوں میں سے بارہ صورتیں ہیں جن کو فلک البروج کے منطقہ (دائرہ) پر فرض کیا ہے، اور بارہ بروج کا نام ان صورتوں کے اعتبار سے رکھا ہے، اور انہیں میں سے اٹھائیس صورتیں چاند کی منزلیں ہیں، اور اہل ہیئت نے ان صورتوں کے لیے ثابت ستاروں میں سے ایک ہزار بائیس (۱۰۲۲) ستاروں کے مواضع کی حد بندی کی۔

(۱۲۹){**علم القرانات** :قال صاحب مفتاح السعادة:اعلم ان القران هو اجتماع کوکبین او اکثر من الکواکب السیارة فی درجة واحدة من برج واحد–ویبحث فی هذا العلم عن الاحکام الجاریة فی هذا العالم بسبب قران السبعة کلها او بعضها فی درجة واحدة من برج معین–انتهی}

(کشف الظنون ج ۲ص ۱۳۲۳-ابجد العلوم ج ۲ص ۴۳۱)

(ت) علم القرانات: صاحب مفتاح السعادہ نے فرمایا: جان لو کہ قران دو یا دو سے زیادہ سیاروں کا ایک برج کے ایک درجے میں جمع ہونا ہے، اور اس علم میں ساتوں سیارے یا ان میں سے بعض کے ایک معین برج کے ایک درجے میں جمع ہونے سے اس دنیا میں جاری ہونے والے احکام سے بحث کی جاتی ہے۔

(۱۳۰){**علم حساب النجوم** :وھو علم یتعرف منه قوانین حساب الدرج والدقائق والثوانی والثوالث بالضرب والقسمة والتجذیر والتفریق ومراتبھا فی الصعود والنزول}

(کشف الظنون ج ا ص ۶۶۴ - ابجد العلوم ج ۲ ص ۲۴۳)

(ت) علم حساب النجوم: یہ ایسا علم ہے کہ اس سے ضرب، تقسیم، تجذیر وتفریق کے ذریعہ گھنٹہ، منٹ، سیکنڈ اور لحظہ کے حساب کے قوانین کی معرفت ہوتی ہے، اور صعود ونزول میں ستاروں کے مراتب کی معرفت ہوتی ہے۔

(۱۳۱){**علم الاسطرلاب** :ھو علم یبحث فیه عن کیفیة استعمال الة معھودة یتوصل بھا الٰی معرفة کثیر من الامور النجومیة علٰی اسھل طریق واقرب ماخذ مبین فی کتبھا کارتفاع الشمس ومعرفة الطالع وسمت القبلة وعرض البلاد وغیر ذلک}

(کشف الظنون ج ا ص ۸۱ - ابجد العلوم ج ۲ ص ۶۵)

(ت) علم اسطرلاب: ایسا علم ہے جس میں ایک مخصوص آلہ کے استعمال کی کیفیت سے بحث ہوتی ہے، جس کے ذریعہ امور نجومیہ میں سے بہت سے امور کی معرفت آسان طریقے اور ان کی کتابوں میں بیان کردہ بہت قریب ماخذ کے طریقے پر حاصل ہوتی ہے، جیسے ارتفاع شمس، طالع، سمت قبلہ، عرض البلاد وغیرہ کی معرفت۔

(۱۳۲){**علم عمل الاصطرلاب** :علم یتعرف منه کیفیة استخراج الاعمال الفلکیة من الاسطرلاب بطریق خاصة فی کتبه، وھذا ایضًا علم نافع یستخرج منه کثیر من الاعمال من معرفة ارتفاع الشمس ومعرفة المطالع ومعرفة اوقات الصلٰوة وسمت القبلة ومعرفة طول الاشیاء

بالذراع و عرضها الى غیر ذلک} (ابجد العلوم ج۲ص۳۸۵)

﴿ت﴾ علم عمل اسطرلاب: ایسا علم ہے جس سے اصطرلاب کے ذریعہ اس کی کتابوں میں (مذکور) خاص طریقے پر اعمال فلکیہ کے استخراج کا طریقہ معلوم ہو، اور یہ بھی نفع بخش علم ہے، اس سے بہت سے اعمال کا استخراج ہوتا ہے، یعنی ارتفاع شمس کی معرفت، مطالع کی معرفت، اوقات نماز اور سمت قبلہ کی معرفت، گز کے ذریعہ اشیا کے طول وعرض کی معرفت، وغیرہ۔

(۱۳۳) {**علم الاکر**: وهو علم یبحث فیه عن الاحوال العارضة للکرة من حیث انها کرة من غیرنظر الى کونها بسیطة او مرکبة عنصریة او فلکیة فموضوعه الکرة بما هو کرة}

(کشف الظنون ج۱ص۸۱- ابجد العلوم ج۲ص۹۲)

﴿ت﴾ علم اکر: یہ ایسا علم ہے جس میں کرہ کو کرہ کی حیثیت سے عارض ہونے والے احوال سے بحث کی جائے، اس جانب نظر کیے بغیر کہ وہ بسیط ہو یا مرکب، عنصری ہو یا فلکی، پس اس کا موضوع کرہ ہے کرہ ہونے کی حیثیت سے۔

(۱۳۴) {**علم المواقیت**: وهو علم یتعرف منه ازمنة الایام واللیالی واحوالها و کیفیة التوصل الیها ومنفعته معرفة اوقات العبادات وتوخی جهتها والطوالع والمطالع من اجزاء البروج والکواکب الثابتة التی منها منازل القمر ومقادیر الاظلال والارتفاعات وانحراف البلدان بعضها عن بعض وسموتها}

(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج۱ص۱۵۰- ابجد العلوم ج۲ص۵۳۲)

﴿ت﴾ علم مواقیت (علم التوقیت): یہ ایسا علم ہے کہ اس سے دن اور رات کے

زمانوں کی معرفت اور ان کے احوال کی معرفت اور ان احوال تک پہونچنے کی معرفت ہوتی ہے، اور اس علم کا فائدہ عبادات کے اوقات کی معرفت، جہت قبلہ کی جانب متوجہ ہونے کی معرفت، طالع اور اجزائے بروج میں سے مطلع کی معرفت اور ان کواکب ثابتہ کی معرفت جو چاند کی منازل ہوتے ہیں، اور ظل وارتفاع کی معرفت اور بعض شہر کے بعض شہروں سے منحرف ہونے اور ان کی سمت وجہت کی معرفت ہوتی ہے۔

(۱۳۵){**علم مواقیت الصلوٰة**: علم یتعرف منه اوقات الصلوات الخمس علی الوجه الوارد فی الشرع ویفترض علم تلک المواقیت تقریبًا–واما علمه تحقیقًا ففرض کفایة–فلا بد فی کل بلد من یعرفها علٰی وجه التحقیق–کذا فی مدینة العلوم}(ابجد العلوم ج۲ص۵۳۲)

〈ت〉علم مواقیت الصلوٰۃ: ایسا علم ہے کہ اس سے شریعت میں بتائے گئے طریقے پر نماز پنج گانہ کے اوقات کی معرفت ہوتی ہے، اور ان اوقات کا تقریبی علم فرض ہے، اور لیکن ان کا تحقیقی علم تو فرض کفایہ ہے، پس ضروری ہے کہ ہر شہر میں ایسا شخص ہو جو بطریق تحقیق اس کی معرفت رکھتا ہو، ایسا ہی مدینۃ العلوم میں ہے۔

(۱۳۶){**علم منازل القمر**: قال فی مدینة العلوم: هو علم یتعرف منه صور المنازل الثمانیة و العشرین–واسمائها وخواص کل واحد منها و احکام نزول القمر فی کل منها الٰی غیر ذلک}(ابجد العلوم ج۲ص۵۱۹)

〈ت〉علم منازل القمر: مدینۃ العلوم میں فرمایا: یہ ایسا علم ہے جس سے چاند کی اٹھائیس منازل، اس کے اسما اور ان میں سے ہر ایک کی خاصیت کی معرفت حاصل ہو، اور ان منازل میں سے ہر ایک منزل میں چاند کے نزول کے احکام کی معرفت وغیرہ حاصل ہو۔

(۱۳۷){**علم الآلات الظلیة**: وهو علم یتعرف منه مقادیر ظلال

المقايس واحوالها والخطوط التی ترسم فی اطرافها واحوال الظلال المستوية والمنكوسة–ومنفعته معرفة ساعات النهار بهذه الآلات كالبسائط والقائمات والمائلات من الرخامات}

(کشف الظنون ج ۱ ص ۱۴۷- کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج ۱ ص ۱۵۱)

﴿ت﴾ علم آلات ظلیہ: یہ ایسا علم ہے جس سے مقیاس کے ظل (سایہ) کی مقدار کی معرفت، اس کے احوال اور ان نشانات کے احوال کی معرفت ہو جو اس مقیاس کے اطراف میں لکھے جاتے ہیں، اور ظل مستوی اور ظل منکوس کے احوال کی معرفت ہو، اور اس کا فائدہ ان آلات کے ذریعہ دن کے اوقات کی معرفت حاصل کرنا ہے، جیسے (زمین پر) بچھے ہوئے اور کھڑے اور جھکے ہوئے سنگ مرمر کے ٹکڑے۔

(۱۳۸) {**علم وضع ربع الدائرة**: وهو نوعان–احدهما المسمّٰى **بالمقنطرات** ويرسم عليها ربع الدوائر المرسومة على الكرة وهى تختلف باختلاف عروض البلدان–والآخر **الربع المجيب** ويرسم عليه خطوط مستقيمة متقاطعة} (ابجد العلوم ج ۲ ص ۵۶۹)

﴿ت﴾ علم وضع ربع دائرہ: اس کی دو قسمیں ہیں، ایک کا نام مقنطرات ہے، اور اس پر ربع دوائر کے نشانات لکھے جاتے ہیں جو کرہ پر مرسوم ہوتے ہیں اور یہ شہروں کے عرض بلد کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں، اور دوسری قسم کا نام ربع مجیب ہے، اور اس پر متقاطع مستقیم خطوط کے نشانات لکھے جاتے ہیں۔

(۱۳۹) {**علم الادوار والاكوار**: ذكره من فروع علم الهيئة وقال: الدور يطلق فى اصطلاحهم علىٰ ثلٰث مأة سنة وستين سنة شمسية–والكور عن مأة وعشرين سنة قمرية–ويبحث فى العلم المذكور عن تبدل

الاحوال الجارية فی کل دورو کور–وقال :هذا من فروع علم النجوم مع انه لم يذكره فی بابه}(کشف الظنون ج ۱ص ۱–ابجد العلوم ج ۲ص ۴۰)

(ت) علم الاکوار والادوار: علمانے علم ہیئت کے فروع میں اس کا ذکر کیا ہے، اور کہا کہ اہل علم کی اصطلاح میں دور تین سو ساٹھ شمسی سال کو بولا جاتا ہے، اور کور ایک سو بیس قمری سال کو بولا جاتا ہے، اور اس علم میں ہر دور و کور میں جاری احوال کی تبدیلی سے بحث کی جاتی ہے، اور بعض نے کہا کہ یہ علم نجوم کے فروع میں سے ہے، لیکن اس کا ذکر اس باب میں نہیں کیا۔

(۱۴۰){**علم كيفية الارصاد** :علم يعرف به كيفية التوصل الٰى تحصيل مقادير الحركات الفلكية واوضاع الافلاک ومقادير اجرامها و ابعادها بالٰات مخصوصة يعرفها اهلها–ومنفعته تكميل علم الهيئة و تحصيل الزيجات والاقتدار علٰى تدوينها وحصول عمله بالفعل}

(ابجد العلوم ج ۲ص ۴۵۴)

(ت) علم کیفیۃ الارصاد: ایسا علم ہے کہ اس سے حرکات فلکیہ کی مقدار کی کیفیت کی تحصیل کی طرف پہونچنے کی کیفیت، افلاک کی وضع کی کیفیت، افلاک کے اجرام کی مقدار اوران کے بُعد کی معرفت اہل فن کے یہاں مخصوص آلات کے ذریعہ ہوتی ہے، اور اس کا فائدہ علم ہیئت کی تکمیل، زیجات کی تحصیل، زیجات کی تدوین پر قدرت حاصل کرنا اور اس کا بالفعل علم حاصل کرنا ہے۔

(۱۴۱){**علم جغرافيا**:وهی كلمة يونانية بمعنٰى صورة الارض –ويقال جغراويا بالواو على الاصل–وهو علم يتعرف منه احوال الاقاليم السبعة الواقعة فی الربع المسكون من كرة الارض وعروض البلدان الواقعة فيها واطوالها وعدد مدنها وجبالها وبراريها وبحارها وانهارها الٰى

غیر ذلک من احوال الربع-کذا فی مفتاح السعادة}

(کشف الظنون ج ۱ص ۵۹۰-ابجد العلوم ج ۲ص ۲۱۲)

(ت) علم جغرافیا: یہ یونانی لفظ ہے صورت زمین کے معنی میں، اور اصل میں واؤ کے ساتھ جغراویا کہا جاتا ہے۔ یہ ایسا علم ہے کہ اس سے اقالیم سبعہ کے احوال کی معرفت ہوتی ہے جو کرۂ ارض کی آباد چوتھائی میں موجود ہیں، اوران میں واقع شہروں کے عروض، ان کا طول، ان کے شہروں، پہاڑوں، خشکیوں، سمندروں اور نہروں وغیرہ کی تعداد اور آباد چوتھائی کے دیگر احوال کی معرفت ہوتی ہے۔

(۱۴۲) {**علم کتابة التقاویم**: هوعلم يتعرف به كيفية اثبات ما خرج من حساب الزيج فى الاوراق الاثنى عشرعلىٰ وجه خاص وترتيب خاص يعرفه اهل هذا الشان} (ابجد العلوم ج ۲ص ۴۳۹)

(ت) علم کتابة التقاویم: یہ ایسا علم ہے کہ اس سے اس کے اثبات کی کیفیت کی معرفت ہوتی ہے جو حساب زیج سے بارہ اوراق میں خارج ہو، خاص طریقے پر اور خاص ترتیب کے ساتھ، جسے اس علم والا جانتا ہے۔

(۱۴۳) {**علم اليوم والليلة**: علم يبحث فيه عن اختلاف الليل والنهار ومقدار زمانهما وايهما اقدم فى الوجود وافضل من الآخر وما يتصل بذلك والغرض والغاية منه ظاهران-وموضوعه الزمان من حيث كونه منحصرًا فى الايام والليالى-وقد اقسم اللّٰه سبحانه بهما فى كتابه واناط الاحكام الشرعية باختلافهما فى كريم خطابه فقال: "والشمس وضحٰها، والقمر اذا تلٰها،والنهار اذاجلّٰها،والليل اذا يغشٰها"}

(ابجد العلوم ج ۲ص ۵۸۵)

﴿ت﴾علم الیوم واللیلہ : ایسا علم ہے کہ اس میں شب وروز کے اختلاف، ان دونوں کے وقت کی مقدار، ان دونوں میں وجود کے اعتبار سے مقدم، ایک دوسرے سے افضل اور اسی سے متعلق امور سے بحث کی جاتی ہے، اور اس کی غرض وغایت ظاہر ہے، اور اس کا موضوع زمانہ ہے روز وشب میں منحصر ہونے کے اعتبار سے، اور رب تعالیٰ نے اپنی کتاب میں شب وروز سے قسم یاد فرمایا اور قرآن کریم میں احکام شرعیہ کی بنیاد ان دونوں کے اختلاف پر رکھا، پس رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: سورج اور اس کی روشنی کی قسم، اور چاند کی جب اس کے پیچھے آئے، اور دن کی جب اسے چمکائے، اور رات کی جب اسے چھپائے۔

علم العدد (فرع علم الریاضی)

(۱۴۴){**علم العدد**:فهو علم تعرف به الطرق التي يستخرج بها عدد مجهول من عدد معلوم}(ابجد العلوم ج۲ص ۳۷۸)

﴿ت﴾علم عدد: یہ ایسا علم ہے جس کے ذریعہ عدد معلوم سے عدد مجہول کے استخراج کے طریقوں کی معرفت ہو۔

فروع علم العدد

(۱۴۵){**علم الحساب**:وهو علم بقواعد يعرف بها طرق استخراج المجهولات العددية من المعلومات العددية المخصوصة}

(کشف الظنون ج۱ ٦٦٤– ابجد العلوم ج۲ص ۲۳۸)

﴿ت﴾علم حساب: یہ ایسے قواعد کا جاننا ہے جن کے ذریعہ معلومات عددیہ مخصوصہ سے مجہول عددی کے استخراج کے طریقے معلوم ہوں۔

{وموضوعه العدد اذ يبحث فيها عن عوارضه الذاتية}

(کشف الظنون ج اص ۶۶۴-ابجد العلوم ج ۲ص ۲۳۸)

(ت) علم حساب کا موضوع عدد ہے، اس لیے کہ اس میں عدد کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جاتی ہے۔

(۱۴۶) {**علم الارثماطیقی**:هوعلم يبحث فيه عن خواص العدد من حيث التاليف اما على التوالى اوبالتضعيف} (ابجد العلوم ج ۲ص ۴۹)

(ت) علم ارثماطیقی: یہ ایسا علم ہے کہ اس میں عدد کی خاصیتوں سے بحث ہوتی ہے، تالیف کے اعتبار سے، تالیف یا تو پے در پے ہو یا بطریق تضعیف ہو۔

{**علم الارثماطيقى**:وهو معرفة خواص العدد وما يطابقها من معانى الموجودات} (کشف الظنون ج ۲ص ۱۲۸۹)

(ت) علم ارثماطیقی: یہ عدد کی خاصیتوں کی معرفت ہے، اور اس کی معرفت ہے، موجودات کے معانی میں سے جو اس کے مطابق ہو۔

(۱۴۷) **علم لوگارثم**: ایک قسم کا حساب، جو حساب کے پھیلاؤ کو بہت مختصر کر دیتا ہے۔ (فیروز اللغات کلاں فصل ل و-ص ۱۱۶۹)

(۱۴۸) {**علم الجبروالمقابلة**:وهو من فروع الحساب لانه يعرف فيه كيفية استخراج مجهولات عددية من معلومات مخصوصة- ومعنى الجبرزيادة قدرما نقص من الجملة المعا دلة بالاستثناء فى الجملة الاخرىٰ ليتعادلا-ومعنى المقابلة اسقاط الزائد من احدى الجملتين للتعادل} (کشف الظنون ج اص ۵۷۸-ابجد العلوم ج ۲ص ۲۰۵)

(ت) علم جبر ومقابلہ: یہ علم حساب کے فروع میں سے ہے، اس لیے کہ یہ ایسا علم ہے کہ اس میں مجہولات عددیہ کے معلومات عددیہ سے استخراج کی کیفیت معلوم ہوتی ہے، اور

جبر کا معنی مجموعی معادلہ سے کم ہو جانے والی مقدار کو بڑھا دینا ہے استثنا کے ساتھ دوسرے مجموعے میں، تاکہ دونوں ایک دوسرے کے مساوی ہو جائیں، اور مقابلہ کا معنی دونوں کو برابر کرنے کے لیے دونوں مجموعوں میں سے ایک سے زائد مقدار کو ساقط کر دینا ہے۔

(۱۴۹){**علم حساب الفرائض** :وهو علم يتعرف منه قوانين تتعلق بقسمة التركة مثل تصحيح السهام لذوى الفروض اذا تعددت وانكسرت-او زادت الفروض على المال-او كان فى الفريضة اقرار وانكار}(کشف الظنون ج اص ۶۶۴-ابجد العلوم ج ۲ص ۲۴۱)

(ت) علم حساب الفرائض: یہ ایسا علم ہے جس سے ترکہ کی تقسیم سے متعلق قوانین کی معرفت ہوتی ہے، جیسے اصحاب فرائض کے لیے سہام (حصے) کی تصحیح جب کہ اصحاب فرائض متعدد و منکسر ہوں، یا فروض مال سے زائد ہوں، یا حصے میں اقرار و انکار ہو۔

علم الہندسہ (فرع علم الریاضی)

(۱۵۰){**علم الهندسة** :وهو علم بقوانين تعرف منه الاحوال العارضة للكم من حيث هو كم}

(کشف الظنون ج ۲ص ۲۰۴۶-ابجد العلوم ج ۲ص ۵۷۳)

{وموضوعه المقادير المطلقة اعنى الجسم التعليمى والسطح و الخط ولواحقها من الزاوية والنقطة والشكل}

(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج اص ۱۴۲-ابجد العلوم ج ۲ص ۵۷۳)

(ت) علم ہندسہ: ایسے قوانین کا علم ہے جن سے کم (مقدار) کو کم کی حیثیت سے عارض ہونے والے احوال کا علم ہو، اور اس کا موضوع مقادیر مطلقہ یعنی جسم تعلیمی، سطح، خط اور اس کے ملحقات یعنی زاویہ، نقطہ اور شکل ہیں۔

فروع علم الہندسہ

(۱۵۱){**علم المساحة** :وهو علم تتعرف منه مقادير الخطوط و السطوح والاجسام وما يقدرها من الخط والمربع والمكعب–ومنفعته جليلة فى امر الخراج وقسمة الارضين وتقدير المساكن وغيرها}

(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج ۱ص ۱۴۴-ابجد العلوم ج ۲ص ۴۸۴)

(ت) علم المساحۃ: یہ ایسا علم ہے جس سے خطوط، سطوح اوراجسام کی مقدار کی معرفت ہو، اوراس کی مقدار کی معرفت ہوجواس کومحیط ہے، یعنی خط، مربع ومکعب، اورخراج کے معاملہ، زمینوں کی تقسیم اورگھروں کی حد بندی وغیرہ میں اس (علم) کا بڑا فائدہ ہے۔

(۱۵۲){**علم التعديل** :هو علم بتعرف منه كيفية تفاوت الليل والنهار–وتداخل الساعات فى الليل والنهار عند تفاوتها فى الصيف والشتاء–ونفع هذ االعلم عظيم} (کشف الظنون ج ۱ص ۴۱۹)

(ت) علم التعدیل: یہ ایسا علم ہے جس سے شب وروز کے تفاوت کی کیفیت معلوم ہوتی ہے، اور شب وروز کے جاڑا اور گرمی میں متفاوت ہونے کے وقت ایک کا وقت دوسرے میں داخل ہونے کا علم ہوتا ہے، اوراس علم کا بڑا نفع ہے۔

(۱۵۳){**علم المناظر** :وهو علم تتعرف منه احوال المبصرات فى كميتها وكيفيتهاباعتبار قربها وبعدها عن المناظر واختلاف اشكالها و اوضاعها وما يتوسط بين المناظر والمبصرات وعلل ذلک ومنفعته معرفة ما يغلط فيه البصرعن احوال المبصرات ويستعان به علىٰ مساحة الاجرام البعيدة والمرايا المحرفة ايضًا}(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج ۱ص ۱۴۴)

(ت) علم المناظر: یہ ایسا علم ہے جس سے کیفیت وکمیت میں مبصرات کے احوال کی

معرفت ہوتی ہے، مبصرات کے دیکھنے کی جگہوں سے دور اور نزدیک ہونے کے اعتبار سے، اور ان کی شکلوں اور ان کی وضع کے مختلف ہونے کے اعتبار سے، اور جو دیکھنے کے مقامات اور مبصرات کے مابین ہوتا ہے، اس کی اور اس کی علتوں کا علم ہوتا ہے، اور اس کا فائدہ اس کی معرفت حاصل کرنا ہے جو دیکھنے میں مبصرات کے احوال میں غلطی ہوتی ہے، اور اس علم کے ذریعہ دور میں رہنے والے اجرام (اجسام) کی پیمائش اور محرف (شکل اصلی کے علاوہ شکل میں) دیکھی جانے والی چیزوں کی بھی پیمائش میں مدد لی جاتی ہے۔

(۱۵۴) {**علم المرايا المحرفة** :وهو علم تتعرف منه احوال الخطوط الشعاعية المنعطفة والمنعكسة والمنكسرة ومواقعها وزواياها ومراجعها وكيفية عمل المرايا المنحرفة بانعكاس اشعة الشمس عنها ونصبها و محاذاتها ومنفعته بليغة فى محاصرات البلدان والقلعة}

(کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم ج ا ص ۱۴۴)

(ت) علم المرایا المحرفۃ: یہ ایسا علم ہے جس سے منعطف، منعکس اور منکسر شعاعی خطوط کے احوال کی معرفت ہوتی ہے، اور ان کے واقع ہونے کے مقامات، ان کے زاویہ، ان کے پلٹنے کی جگہوں کی معرفت اور منحرف دیکھی جانے والی چیزوں سے سورج کی شعاعوں کے منعکس ہونے کے عمل کی کیفیت کی معرفت اور اس کے اپنی جگہ قائم رہنے اور ان کے محاذات کی معرفت ہوتی ہے، اور شہروں اور قلعہ کے محاصرہ میں اس کا عمدہ فائدہ ہے۔

(۱۵۵) **علم المثلث** :وہ علم جس میں مثلث بنا کر زاویوں کی پیمائش کی جاتی ہے۔ (فیروز اللغات کلاں ص ۱۲۰۴۔ فصل م ث)

(۱۵۶) {**علم الاوزان والموازين** :وهذا العلم لضبط اثقال الاحجار فى البناء وضبط اثقال الاحمال—ومعرفة مقاديرها ومعرفة الآلات

التی توزن بها الاشیاء من المیزان والقسطاس والصاع والکیل وامثال ذلک—وضبط هذه الامور لا یتیسر الا لمن له حظ فی علم الهندسة کما لا تخفی}(ابجد العلوم ج۲ص۱۱۸)

(ت) علم الاوزان والموازین: یہ علم تعمیر میں پتھروں کے وزن کے ضبط اور بوجھ کے وزن کے ضبط کے لیے ہے، اوران کی مقدار کی معرفت اوران آلات کی معرفت کے لیے ہے جن سے اشیا کووزن کیاجاتا ہے، یعنی میزان ،قسطاس،صاع،کیل اوراسی کے مثل آلات وزن، اوران امورکاضبط اسی کے لیے آسان ہوگا جسے علم ہندسہ کی معرفت ہو، جیسا کہ مخفی نہیں ہے۔

(۱۵۷){**علم البنکامات**:وهو علم تتبین منه کیفیة ایجاد الألات المقدرة للزمان—ومنفعته معرفة اوقات العبادات واستخراج الطوالع من الکواکب واجزاء فلک البروج}(کشاف اصطلاحات العلوم والفنون ج۱ص۱۴۴)

(ت) علم البنکامات: یہ ایساعلم ہے کہ اس سے وقت کوبتانے والے آلات کی ایجاد کی کیفیت معلوم ہوتی ہے، اوراس کا فائدہ عبادات کے اوقات کی معرفت، ستاروں کے طالع کے استخراج کی معرفت اورفلک بروج کے اجزا کی معرفت ہوتی ہے۔

(۱۵۸){**علم الابعاد والاجرام**:وهو علم یبحث فیه عن ابعاد الکواکب عن مرکز العالم ومقدار جرمها—اما بعدها فیعلم بمقدار واحد کنصف قطر الارض الذی یمکن معرفته بالفراسخ والامیال—واما اجرامها فیعرف مقدارها کجرم الارض}(ابجد العلوم ج۲ص۲۳-کشف الظنون ج۱ص۱)

(ت) علم الابعاد والاجرام: یہ ایساعلم ہے کہ اس میں ستاروں کے مرکز عالم سے دوری اوراس کے جرم کی مقدار سے بحث کی جاتی ہے،لیکن اس کابعدتوایک مقدار سے اس کا

علم ہوتا ہے جیسے قطر ارض کا نصف جس کی معرفت فرسخ اور میل کے ذریعہ ممکن ہے، لیکن ستاروں کے اجرام تو جرم ارض کی طرح اس کی مقدار کی معرفت ہوتی ہے۔

فروع العلم الالٰہی

(۱۵۹) {**علم معرفة النفس الانسانية**: علم النفوس ای معرفة النفوس الانسانية بدأ وعودًا وانها قديمة اوحادثة او محشورة۔ وموضوعه وغرضه لا يخفى على الفطن} (ابجد العلوم ج۲ص۵۶۶)

(ت) علم معرفت نفس انسانیہ: علم النفوس یعنی نفوس انسانیہ کا علم پیدائش اور (جسم انسانی میں) عود کے اعتبار سے، اور اس کی معرفت کہ وہ قدیم ہے یا حادث ہے یا محشور ہے، اور اس کا موضوع وغایت اہل فطانت پر مخفی نہیں ہے۔

(۱۶۰) {**علم معرفة الملائكة**: هو العلم الباحث عن احوال المجردات التى لا تتصرف فى البدن واحوالها وكيفية صدورها عن مبدئها ۔وموضوعه و غايته وغرضه ظاهرة لمن تمهر فى العلم الالٰهى}

(ابجد العلوم ج۲ص۵۰۵)

(ت) علم معرفت ملائکہ: یہ ان مجردات سے بحث کرنے والا علم ہے جو کسی بدن میں (مجسم ہوکر) تصرف نہیں کرتے ہیں، اور اس کے اپنے خالق سے صدور سے بحث کرنے والا علم ہے، اور اس کا موضوع اور اس کی غرض وغایت اس کے لیے ظاہر ہے جو علم الٰہیات میں ماہر ہے۔

توضیح: امام اہل سنت قدس سرہ القوی کو حقیقت انسانیہ، ملائکہ اور روح کے بارے میں فلاسفہ اور اہل اسلام ہر ایک کی تشریح کا علم تھا۔ حقیقت انسانیہ کی تعریف اہل معقولات نے حیوان ناطق کے ذریعہ کی، آپ اسے رد کیا۔ الملفوظ (ج۴ص۷۷) میں تفصیل ہے۔

آپ کے یہاں انسان کی تعریف ''حیوان عاقل مکلّف وامین'' ہے۔

(۱۶۱){**علم تقاسیم العلوم**:وھوعلم یبحث عن التدرج من اعم الموضوعات الٰی اخصھا لیحصل بذلک موضوع العلوم المندرجة تحت ذلک الاعم–ولما کان اعم العلوم موضوعًا العلم الالٰھی–جعل تقسیم العلوم من فروعه–ویمکن التدرج فیه من الاخص الی الاعم علٰی عکس ما ذکر– لکن الاول اسهل وایسر–وموضوع ھذا العلم وغایته ظاھر}(کشف الظنون ج۱ص۴۶۳)

(ت)علم تقاسیم العلوم: یہ عام موضوع سے خاص موضوع کی طرف درجہ بدرجہ جانے کا علم ہے،تا کہ اس کے ذریعہ اس عام موضوع کے تحت مندرج علوم کا موضوع حاصل ہو، اور جب موضوع کے اعتبار سے تمام علوم میں سب سے عام علم الٰہی ہے تو فن تقسیم العلوم کو اس کے فروع میں سے کر دیا گیا،اور فن تقسیم العلوم میں مذکورہ طریقے کے برعکس خاص موضوع سے عام موضوع کی طرف درجہ بدرجہ جانا بھی ممکن ہے،لیکن پہلا طریقہ سہل اور آسان ہے، اور اس علم کا موضوع اور غایت ظاہر ہے۔

اقسام الحکمۃ العملیہ

(۱۶۲){**علم السیاسة**:قال فی مدینة العلوم–ھو علم یعرف منه احوال السیاسات والاجتماعات المدنیة واحوالها مثل احوال السلاطین والملوک والامراء واھل الاحتساب والقضاة والعلماء وزعماء الاموال و وکلاء بیت المال وما یجری مجری ھؤلاء}(ابجد العلوم ج۲ص۳۳۰)

(ت)علم سیاست:مدینۃ العلوم میں فرمایا:یہ ایسا علم ہے کہ اس سے سیاستوں اور شہری اجتماعات اور اس کے احوال مثلاً سلاطین،بادشاہ،امرا،اہل احتساب،قضاۃ علما،حکام

اموال، بیت المال کے ذمہ داران اور ان کے مماثل لوگوں کے احوال کی معرفت ہوتی ہے۔

(۱۶۳){**علم الاخلاق** :وهو قسم من الحكمة العملية-قال ابن صدر الدين فى الفوائد الخاقانية-وهو علم بالفضائل و كيفية اقتنائها لتتحلى النفس بها-وبالرذائل و كيفية توقيها عنها-فموضوعه الاخلاق و الملكات و النفس الناطقة من حيث الاتصاف بها}(کشف الظنون ج ۱ص ۱)

(ت)علم الاخلاق: یہ حکمت عملیہ کی ایک قسم ہے۔شیخ محمد بن صدر الدین شروانی نے فوائد خاقانیہ میں کہا: یہ (اخلاقی) فضائل کو جاننا اور ان کو حاصل کرنے کی کیفیت کا علم ہے، تاکہ انسان ان فضائل سے آراستہ ہو،اور (اخلاقی) برائیوں کو جاننا اور ان سے محفوظ رہنے کی کیفیت کا علم ہے، پس اس کا موضوع اخلاق وملکات اور نفس انسانی ہے ان سے متصف ہونے کے اعتبار سے۔

توضیح: آمد اسلام کے بعد فلسفیانہ اخلاقی تعلیم کی ضرورت نہیں رہی۔مسلمانوں کے درمیان یہ فن رواج نہ پاسکا۔یونانی فلسفہ اخلاق کی بجائے اسلامی اخلاق کی تعلیم ہوتی ہے۔

(۱۶۴){**علم تدبير المنزل** :وهو قسم من ثلاثة اقسام الحكمة العملية: وعرفوا بانه علم يعرف منه اعتدال الاحوال المشتركة بين الانسان وزوجته واولاده وخدامه وطريق علاج الامور الخارجة عن الاعتدال-وموضوعه احوال الاشخاص المذكورة من حيث الانتظام ونفعه عظيم لايخفى علىٰ احد}(کشف الظنون ج۱ص ۳۸۱- ابجد العلوم ج ۲ص ۱۴۵)

(ت)علم تدبیر منزل: یہ حکمت عملیہ کی تین قسموں میں سے ایک قسم ہے،اور حکما نے اس کی تعریف کی کہ وہ ایسا علم ہے جس سے انسان اور اس کی بیوی،اس کی اولاد اور اس کے خدام کے درمیان مشترک احوال کا اعتدال اور اعتدال سے خارج امور کا طریق علاج معلوم ہوتا ہے،اور اس کا موضوع اشخاص مذکورہ کے احوال ہیں انتظام کے اعتبار سے،اور اس علم کا

نفع عظیم ہے، کسی پر مخفی نہیں۔

(۱۶۵)**علم اقتصادیات :** (علم آداب الکسب والمعاش): وہ علم جس میں دولت کی پیدائش اور تقسیم سے بحث کی جاتی ہے۔ (فیروز اللغات فصل اق)

(۱۶۶){**علم الاقتصاد السیاسی** :هو العلم الذی یبحث فی قوانین انتاج الثروة و توزیعها و استهلاکها} (المعجم الفلسفی لکمال صلیبا ج ا ص ۹۷)

〈ت〉 علم اقتصاد سیاسی: یہ ایسا علم ہے جس میں دولت کی پیدائش، اس کی تقسیم اور اس کو صرف کرنے کے قوانین سے بحث کی جاتی ہے۔

{الثروة فی الاصطلاح تطلق علیٰ کل ما ینتفع به او تطلق علیٰ کل ما له قیمة فی التبادل} (المعجم الفلسفی ج ا ص ۹۷)

〈ت〉 دولت: اصطلاح میں ہر اس چیز کو بولا جاتا ہے جس سے نفع حاصل کیا جائے، یا اسے کہا جاتا ہے کہ تبادلے میں جس کی کوئی قیمت ہو۔

{وصناعة الاثراء فی علم الاقتصاد هی فن ربح المال بصرف النظر عن وجوه اکتسابه او منفعته او کیفیة انفاقه ومن جمع المال للمال فقط}
(المعجم الفلسفی ج ا ص ۳۲۹)

〈ت〉 فن اقتصاد میں مالداروں کا عمل، مال سے نفع اٹھانے کا ایک فن ہے، اس کے اکتساب کے طریقوں کی طرف توجہ مبذول کر کے، یا اس کی منفعت یا اس کے صرف کے طریقوں کی طرف توجہ کر کے، اور مال کو مال کے لیے جمع کرنا ہے۔

اقسام نظم

(۱۶۷)حمد: خدا کی تعریف۔ (فیروز اللغات: فصل ح م)

(۱۶۸)نعت: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں مدحیہ اشعار۔

(فیروز اللغات: فصل ن ع)

(۱۶۹)قصیدہ: نظم کی وہ قسم جس میں کسی کی تعریف یا ہجو ہو۔ اس کے پہلے دونوں مصرعوں میں اور بعد کے ہر شعر کے آخری مصرعہ میں قافیہ کا انتظام ہوتا ہے۔ اس کی شکل غزل سے ملتی جلتی ہو۔ (فیروز اللغات: فصل ق ص)

(۱۷۰)منقبت: انبیائے کرام کے علاوہ بزرگان دین کی مدح وثنا کرنا۔

(فیروز اللغات فصل م ن)

(۱۷۱) مرثیہ: (۱) وہ نظم جس میں مردے کے اوصاف بیان کیے گئے ہوں۔

(۲) وہ نظم جس میں شہدائے کربلا کے مصائب اور شہادت کا ذکر ہو۔

(فیروز اللغات فصل م ر)

توضیح: مرثیہ کی جگہ امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے حضرات اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے فضائل بیان فرمائے۔

(۱۷۲)غزل: نظم کی ایک صنف جس میں عشق ومحبت اور اخلاق وتصوف کا ذکر ہوتا ہے۔ غزل کا ہر شعر جداگانہ مضمون کا حامل ہوتا ہے۔ جس کا پہلا شعر مطلع اور آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔ (فیروز اللغات: فصل غ ز)

(۱۷۳)مثنوی: نظم کی وہ قسم جس میں کوئی بات مسلسل بیان کی جائے، اور اس کے ہر شعر کے دونوں مصرعوں میں قافیہ آئے، اور ہر شعر کا قافیہ پہلے شعر کے علاوہ کوئی اور ہو۔ مثنوی میں اشعار کی تعداد مقرر نہیں۔ (فیروز اللغات: فصل م ث)

(۱۷۴)قطعہ: نظم کی وہ قسم جس میں کوئی ایک چیز بیان کی جاتی ہے، اس میں مطلع نہیں ہوتا۔ (فیروز اللغات: فصل ق ط)

(۱۷۵)رباعی: وہ چار مصرعے جو اوزان مخصوص پر ہوں۔ اس کے پہلے،

دوسرے اور چوتھے مصرعہ کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے۔چوتھا مصرعہ عجیب ہوتا ہے کہ سننے والا متحیر ہو جائے۔رباعی کے چوبیس اوزان ہیں۔(فیروز اللغات: فصل ر ب)

(۱۷۶) **مثلث:** وہ نظم جس کے ہر بند میں تین مصرعے ہوں۔

(فیروز اللغات: فصل م ث)

(۱۷۷) **مخمس:** وہ نظم جس میں ہر بند پانچ مصرعوں کا ہو۔

(فیروز اللغات: فصل م خ)

(۱۷۸) **مسدس:** نظم کی وہ قسم جس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوں۔

(فیروز اللغات: فصل م س)

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم::والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم::وولہ العظیم

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم : : نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم : : وجندہ العظیم

باب ہشتم

کتب ورسائل سے علوم وفنون کا اثبات

باب ہشتم میں باب چہارم میں ذکر کردہ مختلف علوم وفنون سے متعلق امام اہل سنت کی تصانیف درج کی جاتی ہیں۔ بعض کتابوں میں چند علوم وفنون کا ذکر ہے، بعض کا اصلۃً بعض کا ضمناً۔ اس طرح ایک کتاب چند علوم کے لیے مثال ہوسکتی ہے۔

بعض علوم سے متعلق مجھے مستقل کتاب یا رسالے کا علم نہ ہوسکا تو میں نے فتاویٰ رضویہ میں ان کے فتاویٰ کا یا حیات اعلیٰ حضرت اور الملفوظ میں اس سے متعلقہ عبارت کا حوالہ دیا ہے۔

اس باب میں علوم وفنون کا ذکر اور اس کے ذیل میں وہ کتب ورسائل مندرج ہیں، جن کتب ورسائل میں ان فنون کا تذکرہ ہے۔ بعض کتب ورسائل ان علوم وفنون میں مستقلاً تحریر کیے گئے ہیں، اور بعض میں ان علوم وفنون کا ضمنی وبالتبع تذکرہ ہے۔

کسی علم پر مستقل تصنیف وتالیف یا ضمناً وبالتبع اس علم وفن کا تذکرہ اس علم وفن سے آشنائی اور اس کے علم ومعرفت کی دلیل ہے، اور اس باب میں یہی مقصود ہے۔

حوالہ جاتی کتب ورسائل

ملک العلما علامہ سید ظفر الدین بہاری (۱۸۸۰ء-۱۹۶۲ء) نے ''اَلْمُجْمِلُ الْمُعَدِّدُ لِتَالِیْفَاتِ الْمُجَدِّدِ'' میں تین سو پچاس تصانیف کا تذکرہ فرمایا ہے۔ بابائے اردو عبدالحق حیدر آبادی نے ''قاموس الکتب'' میں امام اہل سنت کی بہت سی کتابوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ملک العلما نے حیات اعلیٰ حضرت (ج ۲) میں قریباً چار سو کتابوں کا ذکر فرمایا۔

باب ہشتم میں امام اہل سنت کے علوم وفنون کے اعتبار سے کتابوں کے نام مرقوم ہیں۔
بدب نہم میں حروف تہجی کی ترتیب پر امام موصوف کی کتب ورسائل کی مستقل فہرست مرقوم ہے۔فہرست میں سات سو چار کتابوں کا ذکر ہے۔باب ہشتم وباب نہم میں امام اہل سنت کی کتب ورسائل کے نام درج ذیل کتابوں سے ماخوذ ہیں۔

(۱) حیات اعلیٰ حضرت: ملک العلما حضرت علامہ ظفر الدین بہاری

(امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف، قادریہ کتاب گھر بریلی شریف)

(۲) سوانح اعلیٰ حضرت: علامہ بدر الدین احمد رضوی (رضا اکیڈمی ممبئی)

(۳) رضا کوئز بک: پروفیسر محمد شکیل اوج پاکستانی (بزم فیضان رضا کرلا، ممبئی)

(۴) معارف العوارف فی انواع العلوم والمعارف (مجمع اللغۃ العربیہ دمشق)

از: عبد الحیٔ رائے بریلوی سابق ناظم ندوہ (لکھنو)

(۵) جامع الاحادیث: علامہ حنیف خاں رضوی بریلوی

(امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی شریف)

(۶) امام احمد رضا خاں کی عربی زبان وادب میں خدمات: ڈاکٹر محمود حسین بریلوی

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل (کراچی)

(۸) المصنفات الرضویہ:: علامہ عبد المبین نعمانی مصباحی چریا کوٹی

(المجمع الاسلامی مبارکپور اعظم گڈھ یوپی)

حسب ضرورت دیگر بعض کتب ورسائل سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔

آئندہ اوراق میں جن کتب ورسائل کا حوالہ مرقوم ہے۔اگر وہ کتاب یا رسالہ فتاویٰ رضویہ (۳۰: جلد: جامعہ نظامیہ لاہور) کی کسی جلد میں موجود ہے تو قوسین کے اندر جلد نمبر لکھ دیا گیا ہے۔شائقین تفصیل کے لیے ان کتب ورسائل کی جانب رجوع کریں۔

العلوم الاسلامیه

علم القرآن

(۱) حاشیۃ الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) (عربی)

(۲) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (اردو)

(قرآن مجید کا بے نظیر اردو ترجمہ)

(۳) جمع القرآن وبم عزوہ لعثمان (اردو=۲۶)

(تدوین قرآن کی کیفیت اور خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جامع القرآن کہنے کی وجہ)

(۴) دفعۃ الباس علیٰ جاحد الفاتحۃ والفلق والناس (اردو)

(جو سورہ فاتحہ یا معوذتین کی قرآنیت کا منکر ہے، وہ کافر ہے)

(۵) الحلاوۃ والطلاوۃ فی کلم توجب سجدۃ التلاوۃ (عربی)

(سجدہ تلاوت کب واجب ہوتا ہے؟)

(۶) ترجمہ قرآن کے شرائط (فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۶۰)

فروع علم القرآن

علم اصول التفسیر

(۱) حاشیۃ الاتقان فی علوم القرآن للامام جلال الدین السیوطی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) (عربی)

(۲) الزلال الانقٰی من بحر سبقۃ الاتقٰی (عربی)

علم التفسیر

(۱) حاشیۃ تفسیر البیضاوی للقاضی عبداللہ بن عمر البیضاوی (م ۶۸۵ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ الدر المنثور فی التفسیر الماثور للامام جلال الدین السیوطی (عربی)

(۳) حاشیۃ معالم التنزیل للحسین بن مسعود البغوی (۴۳۶ھ-۵۱۰ھ) (عربی)

(۴) حاشیۃ تفسیر الخازن لعلی بن محمد الخازن البغدادی (م ۷۲۵ھ) (عربی)

(۵) حاشیۃ علٰی حاشیۃ عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی علٰی تفسیر البیضاوی لشہاب الدین الخفاجی المصری (۹۷۷ھ-۱۰۶۹ھ) (عربی)

(۶) تفسیر سورۃ الضحیٰ (۸۰ جزء-ناتمام)

علم التاویل

(۱) الصمصام علٰی مشکک فی آیۃ علوم الارحام (اردو=۲۶)

(ڈاکٹروں اور پادریوں کے دعویٰ کا رد)

(۲) الزلال الانقیٰ من بحر سبقۃ الاتقیٰ (عربی=۲۸)

(آیت کریمہ "ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم" کی تفسیر اور صدیق اکبر کی فضیلت)

(۳) نائل الراح فی فرق الریح والریاح (فارسی: اطلاق ریح و ریاح کا فرق)

(۴) النفحۃ الفائحۃ من مسک سورۃ الفاتحۃ (اردو)

(سورہ فاتحہ سے فضائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ثبوت اور رد وہابیہ)

(۵) شرح المطالب فی مبحث ابی طالب (اردو=۲۹: ایمان ابوطالب کی بحث)

(۶) معتبر الطالب فی شیون ابی طالب (اردو: بحث ایمان ابوطالب)

(۷) انباء الحی ان کتابہ المصون تبیان لکل شیٔ (اردو)

(قرآن مجید میں تمام اشیا کا مفصل بیان)

علم دفع مطاعن القرآن

(۱) دفعۃ الباس علیٰ جاحد الفاتحۃ والفلق والناس (اردو)

تفسیر القرآن بالقرآن

(۱) فتاویٰ رضویہ مترجم (ج ۱۱ ص ۲۷۲)

تفسیر القرآن بالاحادیث

(۱) حاشیۃ الدر المنثور فی التفسیر الماثور للسیوطی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) (عربی)

تفسیر الآیات الکونیہ

(۱) نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان (اردو)

علم التجوید

(۱) نعم الزاد لروم الضاد (فارسی: حرف ضاد کی تحقیق واحکام-۶)

(۲) الجام الصاد عن سنن الضاد (اردو=۶)

(حرف ضاد کے مسائل اوراس کے ادا کرنے کا طریقہ)

(۳) حاشیۃ المنح الفکریۃ علیٰ متن الجزریۃ لملا علی القاری (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ) (عربی)

(۴) عذاب ادنیٰ بر داوادنیٰ (اردو: اوادنیٰ، باسقاط الف دوم پر اعتراض کا جواب)

علم الوقوف

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۲ ص ۱۱۳- ج ۳ باب القرأۃ)

علم القرأۃ

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۳ باب القرأۃ)

علم مخارج الحروف

(۱) یسر الزاد لمن ام الضاد (عربی: تحقیقات حرف ضاد۔مفقود)

علم رسم المصحف

(۱) جالب الجنان فی رسم احرف من القرآن (اردو)
(قرآن عظیم کے بعض کلمات کے رسم الخط کی تحقیق)

علم الاوفاق

(۱) الفوز بالآمال فی الاوفاق والاعمال (عربی، اردو)

علم الاسماء الحسنٰی

(۱) حاشیۃ کتاب الاسماء والصفات للبیہقی (۳۸۴ھ-۴۵۸ھ) (عربی)

(۲) مجموعہ اعمال رضا، از قاضی عبدالرحیم بستوی (از افادات امام احمد رضا قادری)

علم الرقٰی

(۱) شمع شبستان رضا، از صوفی اقبال نوری (از افادات امام احمد رضا قادری)

(۲) مجموعہ اعمال رضا، از قاضی عبدالرحیم بستوی (از افادات امام احمد رضا قادری)

علم الکسر والبسط

(۱) شمع شبستان نوری، از صوفی اقبال نوری (از افادات امام احمد رضا قادری)

علم الجفر والجامعہ

(۱) الجداول الرضویہ للاعمال الجفریہ (عربی)
(علم جفر سے متعلق مصنف کے ایجادی جداول)

(۲) الوسائل الرضویۃ للمسائل الجفریۃ (عربی)

(۳) الجفر الجامع (عربی)

(۴) رسالۃ فی علم الجفر (عربی)

(۵) سفر السفر عن الجفر بالجفر (اردو)

(ساٹھ سوال وجواب، جفر سے جفر کو واضح کرنے والی کتاب)

(۶) الشواقب الرضویۃ علی الکواکب الدریۃ فی الاصول الجفریۃ للعمری عثمان بن علی

(م ۱۱۹۳ھ) (عربی)

(۷) الاجوبۃ الرضویۃ للمسائل الجفریۃ

(عربی: سوالات جفر سے متعلق مصنف کے جوابات)

(۸) مجتلی العروس ومراد النفوس (عربی: تحقیق وقواعد)

(۹) حاشیۃ الدر المکنون والجوہر المصون للشیخ محی الدین ابن العربی

(۵۶۰ھ-۶۳۸ھ) (عربی)

علم التکسیر

(۱) اطائب الاکسیر فی علم التکسیر (عربی: علم تکسیر اور مصنف کی ایجادات کثیرہ)

(۲) رسالہ در علم تکسیر (فارسی)

علم التصرف بالاسم الاعظم

(۱) حیات اعلیٰ حضرت (ج ۱ ص ۲۳۵، ۲۳۶)

علم الزائرجہ

(۱) ازکی الہیا فی قوۃ الکواکب وضعفہا (فارسی)

(زائچہ ولادت میں ستارہ کن وجھوں سے اہل نجوم کے یہاں قوی یا ضعیف ہوتا ہے)

علم الحدیث

(۱) الاحادیث الراویۃ لمدح الامیر معاویہ (عربی، اردو)

(فضائل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی احادیث)

(۲) اسماع الاربعین فی شفاعۃ سید المحبوبین (اردو=۲۹)

(شفاعت نبوی سے متعلق چالیس احادیث)

(۳) انباء الحذاق بمسلک النفاق (عربی، اردو: نفاق اعتقادی وعملی کا فرق)

(۴) حاشیۃ الکشف عن تجاوز ہذہ الامۃ عن الالف للسیوطی الشافعی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ)

(عربی)

(۵) لمعۃ الضحٰی فی اعفاء اللحٰی (عربی، اردو=۲۲: داڑھی سے متعلق احادیث واحکام)

(۶) البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص (عربی)

(احادیث خصائص رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الفاظ واسانید کا بیان)

(۷) المنۃ الممتازۃ فی دعوات الجنازۃ (عربی=۹)

(جنازہ کی دعاؤں کا حدیث سے استخراج)

(۸) ماقل وکفٰی من ادعیۃ المصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (عربی)

(صبح وشام واوقات مخصوصہ کی کارآمد دعائیں)

فروع علم الحدیث

علم تخریج الاحادیث

(۱) الروض البہیج فی آداب التخریج (عربی)

(حدیث کی تخریج میں کن باتوں کا لحاظ ضروری ہے؟)

(۲) النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب (عربی)

(فضائل علم میں رسالہ والد ماجد کی احادیث کی تخریج)

(۳) تلالؤ الافلاک بجلال حدیث لولاک (عربی، اردو: حدیث لولاک کا اثبات)

علم درایۃ الحدیث

(۱) الہاد الکاف فی حکم الضعاف (عربی، اردو=۵: حدیث ضعیف پر عمل کے احکام)

(۲) منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین (عربی، اردو=۵)

(اذان میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم مبارک سن کر انگوٹھا چومنے کا جواز)

(۳) حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین (اردو=۵)

(سفر میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا جائز نہیں)

(۵) شمول الاسلام لآباء الرسول الکرام (عربی، فارسی=۳۰)

(والدین رسول علیہ الصلوۃ والسلام موحد تھے)

علم دفع الطعن عن الحدیث

(۱) منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین (عربی، اردو)

(۲) شمول الاسلام لآباء الرسول الکرام (عربی، فارسی)

(۳) حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین (اردو)

(۴) فتاویٰ رضویہ (ج ۲۵ ص ۱۷۰)

علم الجرح والتعدیل

(۱) الفضل الموہبی اذا صح الحدیث فہو مذہبی (اردو=۲۷)

(الموسوم باعز النکات بجواب سوال ارکات)

(جرح وتعدیل کے احکام اور حدیث پر عمل کے شرائط کا بیان)

(۲) شمائم العنبر فی آداب النداء امام المنبر (عربی = ۲۸: اذان خطبہ کہاں ہو؟)

(۲) منیر العینین فی حکم تقبیل الابہامین (عربی، اردو = ۵)

(۳) حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین (اردو = ۵)

(۴) فتاوی رضویہ (ج ۲۵ ص ۱۶۱ تا ۲۰۲)

علم طبقات الحدیث

(۱) مدارج طبقات الحدیث (اردو = ۵)

علم الاحادیث الموضوعہ

(۱) حاشیہ اللآلی المصنوعہ للسیوطی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) (عربی)

(۲) حاشیہ الموضاعات الکبری لملا علی القاری (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ) (عربی)

(۳) حاشیہ العلل المتناہیۃ فی الاحادیث الواہیۃ لابن الجوزی (۵۰۸ھ-۵۹۷ھ) (عربی)

(۴) حاشیۃ المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ للسخاوی (عربی)

علم رموز الحدیث

(۱) البدور الاجلہ (اردو)

(۲) ہدایۃ الجنان باحکام رمضان (اردو)

علم تلفیق الحدیث

(۱) حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین (اردو = ۵)

علم تاویل اقوال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) الفضل الموہبی اذا صح الحدیث فہو مذہبی (اردو=۲۷)

علم اسماء الرجال

(۱) حاشیۃ الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ للعسقلانی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ تذکرۃ الحفاظ للذہبی (۶۷۳ھ-۷۴۸ھ) (عربی)

(۳) حاشیۃ میزان الاعتدال لشمس الدین الذہبی (۶۷۳ھ-۷۴۸ھ) (عربی)

(۴) حاشیۃ تہذیب التہذیب للعسقلانی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ) (عربی)

(۵) حاشیۃ خلاصۃ تہذیب الکمال لاحمد بن عبد اللہ الخزرجی (۹۰۰ھ-۹۲۳ھ) (عربی)

(۶) حاشیۃ تقریب التہذیب للعسقلانی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ) (عربی)

علم اصول الحدیث

(۱) حاشیۃ فتح المغیث لشمس الدین السخاوی (۸۳۱ھ-۹۰۲ھ) (عربی)

(۲) الافادات الرضویہ (عربی)

(ترتیب ملک العلما سید ظفر الدین بہاری تلمیذ امام اہل سنت)

علم شرح الحدیث

(۱) حاشیۃ صحیح البخاری (عربی)

(۲) حاشیۃ صحیح لمسلم (عربی)

(۳) حاشیۃ جامع الترمذی (عربی)

(۴) حاشیۃ سنن النسائی (عربی)

(۵) حاشیہ سنن ابن ماجہ (عربی)

(۶) حاشیہ مسند الامام الاعظم ابی حنیفہ (عربی)

(۷) حاشیہ کتاب الآثار للامام محمد بن الحسن الشیبانی (۱۳۲ھ-۱۸۹ھ) (عربی)

(۸) حاشیہ مسند الامام احمد بن حنبل (۱۶۴ھ-۲۴۱ھ) (عربی)

(۹) حاشیہ کنز العمال لعلی المتقی بن حسام الدین البرہان فوری (۸۸۵ھ-۹۷۵ھ) (عربی)

(۱۰) حاشیہ شرح معانی الآثار للطحاوی (۲۳۸ھ-۳۲۱ھ) (عربی)

(۱۱) حاشیہ سنن الدارمی لعبد اللہ بن عبد الرحمٰن الدارمی (۱۸۱ھ-۲۵۵ھ) (عربی)

(۱۲) حاشیہ کتاب الحجج للقاضی عیسی بن ابان الحنفی (م ۲۲۱ھ) (عربی)

(۱۳) حاشیہ عمدۃ القاری لبدر الدین العینی الحنفی (۷۶۲ھ-۸۵۵ھ) (عربی)

(۱۴) حاشیہ فتح الباری لابن الحجر العسقلانی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ) (عربی)

(۱۵) حاشیہ ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری لاحمد بن محمد القسطلانی المصری (۸۵۱ھ-۹۲۳ھ) (عربی)

(۱۶) حاشیہ نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ لفخر الدین الزیلعی الحنفی (م ۷۴۳ھ) (عربی)

(۱۷) حاشیہ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر لعبد الرؤف المناوی (۹۵۲ھ-۱۰۳۱ھ) (عربی)

(۱۸) حاشیہ التیسیر شرح الجامع الصغیر للمناوی (عربی)

(۱۹) حاشیہ مرقاۃ المفاتیح لملا علی القاری (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ) (عربی)

(۲۰) حاشیہ اشعۃ اللمعات للشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی (۹۵۸ھ-۱۰۵۲ھ)

(عربی)

(۲۱) حاشیۃ مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار لمحمد طاہر الصدیقی الفتنی الگجراتی (۹۱۰ھ-۹۸۶ھ) (عربی)

(۲۲) حاشیۃ القول البدیع فی احکام الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع للسخاوی (عربی)

(۲۳) حاشیہ نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار للقاضی محمد بن علی الشوکانی الیمنی (۱۱۷۳ھ-۱۲۵۰ھ) (عربی)

علم الشمائل النبویہ

(۱) حاشیۃ جمع الوسائل فی شرح الشمائل لملا علی القاری (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ) (عربی)

علم الخصائص النبویہ

(۱) حاشیۃ الخصائص الکبریٰ للسیوطی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ) (عربی)

(۲) البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص (عربی)

علم الادعیۃ والاوراد

(۱) انوار الحکم فی معانی استجیب لکم (فارسی)

(قبولیت دعا کے معانی اور عدم ظہور اثر کے اسباب)

(۲) ذیل المدعا لاحسن الوعا (اردو)

(دعا کے آداب واوقات، مقامات واسباب قبولیت کا بیان)

(۳) زہر الصلوٰۃ من شجرۃ اکارم الہداۃ (عربی)

(درود میں شجرہ طیبہ کے اوراد کا ذکر)

(۴) ماقل وکفٰی من ادعیۃ المصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (عربی، اردو)

علم الزہد والورع

(۱) حواشی کتب الاحادیث (ابواب الزہد)

علم طب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۹ باب المرض والتداوی)

علم الآثار

(۱) الملفوظ (اردو: اس میں صالحین کے کارآمد اقوال موجود ہیں)

علم صلوٰۃ الحاجات

(۱) ازہار الانوار من صبا صلوٰۃ الاسرار (عربی = ۷: نماز غوثیہ کے فوائد واسرار)

(۲) انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار (اردو = ۷: نماز غوثیہ کا ثبوت)

(۳) رعایۃ المنۃ فی ان التہجد نفل اوسنۃ (عربی، اردو)

(۴) فتاویٰ رضویہ (ج ۳ ص ۴۵۲ تا ۴۷۱)

علم المواعظ

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۱ ص ۲۱۱)

(۲) حیات اعلیٰ حضرت (ج ۱ ص ۹۴ تا ۱۳۱)

علم الترغیب والترہیب

(۱) حاشیۃ کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر لابن حجر المکی الشافعی (۹۰۹ھ-۹۷۳ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ الترغیب والترہیب لعبد العظیم بن عبد القوی المنذری (۵۸۱ھ-۶۵۶ھ)

(عربی)

علم الفقہ

(۱) العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ (اکثر فتاوی اردو، بعض عربی، بعض فارسی)

(۲) حاشیۃ الھدایۃ لشیخ الاسلام برہان الدین المرغینانی (۵۳۰ھ-۵۹۳ھ)

(عربی)

(۳) حاشیۃ فتح القدیر للامام ابن الھمام کمال الدین (۷۹۰ھ-۸۶۱ھ) (عربی)

(۴) حاشیۃ بدائع الصنائع لملک العلماء علاء الدین الکاسانی (م۵۸۷ھ) (عربی)

(۵) حاشیۃ الجوہرۃ النیرۃ لابی بکر بن علی الحداد (م۸۰۰ھ) (عربی)

(۶) حاشیۃ مراقی الفلاح لحسن بن عمار الشرنبلالی (۹۹۴ھ-۱۰۶۹ھ) (عربی)

(۷) حاشیۃ جامع الرموز لشمس الدین محمد القھستانی (م۹۶۳ھ) (عربی)

(۸) حاشیۃ البحر الرائق لابن نجیم المصری (۹۲۶ھ-۹۷۰ھ) (عربی)

(۹) حاشیۃ تبیین الحقائق لابن الشلبی المصری (م۹۴۷ھ) (عربی)

(۱۰) حاشیۃ علیٰ حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار للسید احمد بن محمد الطحطاوی (م۱۲۳۱ھ)

(عربی)

(۱۱) حاشیۃ العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ لابن عابدین الشامی (عربی)

(۱۲) جد الممتار حاشیۃ رد المحتار لابن عابدین الشامی (۱۱۹۸ھ-۱۲۵۲ھ) (عربی)

(۱۳) حاشیۃ الاسعاف فی احکام الاوقاف لابراہیم بن موسی الطرابلسی (م۹۲۲ھ)

(عربی)

(۱۴) حاشیۃ کتاب الخراج للامام ابی یوسف (۱۱۳ھ-۱۸۲ھ) (عربی)

(۱۵) حاشیۃ جواہر الاخلاطی لابراہیم بن ابی بکر الاخلاطی (عربی)

(۱۶) حاشیۃ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر لعبد الرحمٰن بن محمد الحنفی المعروف بشیخی زادہ (م ۱۰۷۸ھ) (عربی)

(۱۷) حاشیۃ جامع الفصولین لمحمود بن اسرائیل المعروف بابن قاضی سماونۃ (م ۸۲۳ھ) (عربی)

(۱۸) حاشیۃ غنیۃ المتملی فی شرح منیۃ المصلی لابراہیم بن محمد الحلبی (م ۹۵۶ھ) (عربی)

(۱۹) حاشیۃ رسائل الارکان لبحر العلوم الفرنجی محلی (م ۱۲۲۵ھ) (عربی)

(۲۰) حاشیۃ رسائل ابن عابدین الشامی (۱۱۹۸ھ-۱۲۵۲ھ) (عربی)

(۲۱) حاشیۃ رسائل قاسم بن قطلو بغا (۸۰۲ھ-۸۷۹ھ) (عربی)

(۲۲) حاشیۃ الاصلاح علیٰ متن الایضاح لابن کمال پاشا الحنفی (م ۹۴۰ھ) (عربی)

(۲۳) حاشیۃ کتاب الانوار لاحمد بن داؤد الدینوری الحنفی (م ۲۸۲ھ) (عربی)

(۲۴) حاشیۃ فوائد کتب عدیدہ (عربی)

(۲۵) فتاویٰ افریقہ (اردو: افریقہ سے آئے ہوئے سوالات کے جوابوں کا مجموعہ)

(۲۶) احکام شریعت (اردو)

(۲۷) عرفان شریعت (اردو)

رسائل فقہیہ (عربی)

احکام الصلوٰۃ

(۱) الجود الحلو فی ارکان الوضوء (عربی، اردو=۱: وضو کے عملی واعتقادی فرائض)

(۲) الاحکام والعلل فی اشکال الاحتلام والبلل (عربی، اردو=۱)

(احتلام اور تری دیکھنے کے احکام)

(۳) تنویر القندیل فی احکام المندیل (عربی، اردو=۱)

(بعد وضو وغسل بدن پوچھنے کے احکام)

(۴) الطراز المعلم فیما ھو حدث من احوال الدم (عربی، اردو=۱)

(کیسے خون نکلنے سے وضو نہیں جاتا؟)

(۵) لمع الاحکام ان لا وضوء من الزکام (عربی، اردو=۱: زکام سے وضو نہیں ٹوٹتا)

(۶) نبہ القوم ان الوضوء من ای نوم (عربی، اردو=۱: کونسی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا)

(۷) الظفر لقول الزفر (عربی=۳)

(وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمّم کے بارے میں قول امام زفر کی تقویت)

(۸) عبقری الحسان فی اجابۃ الاذان (عربی)

(اذان کا جواب دینا زبان سے واجب ہے)

(۹) جمال الاجمال لتوقیت حکم الصلوٰۃ فی النعال (عربی)

(نیا جوتا پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟)

(۱۰) شمامۃ العنبر فی محل النداء باز اء المنبر (عربی=مفقود)

(اذان جمعہ منبر کے سامنے بیرون مسجد ہو)

(۱۱) شمائم العنبر فی آداب النداء امام المنبر (عربی=۲۸)

(اذان جمعہ منبر کے سامنے بیرون مسجد ہو)

(۱۲) شوارق النساء فی حد المصر والفناء (عربی: مصر و فنائے مصر کی تعریف)

(۱۳) لمعۃ الشمعۃ فی اشراط المصر للجمعۃ (عربی)

(جمعہ کے لیے شرط شہر ہونے کا ثبوت)

(۱۴) حسن البراعۃ فی تنفیذ حکم الجماعۃ (عربی)

(جماعت اولیٰ مسجد میں واجب ہے)

(۱۵) الطرۃ فی ستر العورۃ (عربی)

(مرد وزن کے ستر عورت کا بیان)

(۱۶) رعایۃ المنۃ فی ان التہجد نفل او سنۃ (عربی، اردو: تہجد نفل ہے یا سنت)

(۱۷) القطوف الدانیۃ عن حسن الجماعۃ الثانیہ (عربی، اردو)

(جماعت ثانیہ کا جواز اور تفصیل)

(۱۸) جمان التاج فی بیان الصلوٰۃ قبل المعراج (عربی، اردو=۵)

(معراج نبوی سے پہلے نماز کس طرح تھی؟)

(۱۹) الخطبات الرضویۃ فی المواعظ والعیدین والجمعہ (عربی)

(جمعہ وعیدین وغیرہا کے عربی خطبات)

(۲۰) الحرف الحسن فی الکتابۃ علی الکفن (عربی=۹: کفن پر کلمہ وغیرہ لکھنے کا بیان)

احکام النکاح والطلاق

(۱) الکاس الدہاق باضافۃ الطلاق (عربی: طلاق میں زوجہ کی طرف نسبت ضروری)

(۲) نقد البیان لحرمۃ ابنۃ اخی اللبان (عربی: رضاعی بھتیجی حرام)

(۳) حق الاحقاق فی حادثۃ من نوازل الطلاق (عربی، اردو: مسئلہ طلاق کی تحقیق)

(۴) اللؤلؤ المعقود لبیان حکم امرأۃ المفقود (عربی، اردو)

(مفقود شوہر کی بیوی کے احکام)

احکام الاضاحی

(۱) الصافیۃ الموحیۃ لحکم جلود الاضحیہ (عربی=۲۰)

(چرم قربانی مسجد و مدرسہ میں صرف کرنے کا حکم)

متفرقات

(۱) المنح الملیحۃ فیما نہی عن اجزاء الذبیحہ (عربی)

(ذبیحہ سے بائیس چیزیں کھانے کی ممانعت)

(۲) صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین (عربی)

(جس کے والدین اس کے محتاج ہوں، اس کے حرمین طیبین میں سکونت کا حکم-۱۰)

(۳) ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال (عربی: بوسہ تعظیمی کا بیان-۲۲)

(۴) فتح الملیک فی حکم التملیک (عربی=۱۹)

(تملیک نامہ و ہبہ نامہ میں کوئی فرق نہیں)

(۵) أجل ابداع فی حد الرضاع (عربی)

(مدت رضاعت کے بارے میں قول امام کی تحقیق)

(۶) الفقہ التسجیلی فی عجین النارجیلی (عربی=۲۵)

(دربارۂ اشربہ قول امام اعظم کی تحقیق)

(۷) لب الشعور باحکام الشعور (عربی: موئے سر و بال وغیرہ کے احکام)

رسائل فقہیہ (فارسی)

(۱) لوامع البہاء فی المصر للجمعۃ والاربع عقیبہا (فارسی)

(جمعہ کے لیے شرط شہر اور اس کے بعد چار رکعت نماز سنت کا بیان-مفقود)

(۲) تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب (فارسی=۷)

(محراب میں امام کے قیام کے احکام)

(۳) آکد التحقیق بباب التعلیق (فارسی، اردو=۱۳: تعلیق طلاق کا بیان)

(۴) الجوہر الثمین فی علل نازلۃ الیمین (فارسی=۱۳)

(کن باتوں سے شرعی قسم واقع ہوتی ہے)

رسائل فقہیہ (اردو)

احکام الماء والوضوء والتیمم

(۱) تبیان الوضوء (اردو=۱: وضو وغسل کے احتیاطی احکام)

(۲) قوانین العلماء فی متیمم علم عند زید ماء (اردو=۴)

(کسی کے پاس پانی پائے جانے کے باوجود تیمّم کے احکام)

(۳) الطلبۃ البدیعۃ فی قول صدر الشریعۃ (اردو=۴)

(تنگی وقت نماز کی وجہ سے تیمّم کا حکم اور بعد میں نماز کا اعادہ)

(۴) بارق النور فی مقادیر ماء الطہور (اردو=۱: وضو وغسل کے پانی کی مقدار)

(۵) برکات السماء فی حکم اسراف الماء (اردو=۱)

(بلاضرورت پانی خرچ کرنے کے احکام)

(۶) ارتفاع الحجب عن وجوہ قرأۃ الجنب (اردو=۱)

(بحالت جنابت قرآن پڑھنے کی مختلف صورتوں کا بیان)

(۷) مجلی الشمعۃ لجامع حدث ولمعۃ (اردو=۱: حدث ولمعہ والے کے احکام)

(۸) الدقۃ والتبیان لعلم الرقۃ والسیلان (اردو=۳: پانی کی رقت وسیلان کا بیان)

(۹) حسن التعمم لبیان حد التیمم (اردو=۳: تیمّم کی ماہیت وتعریف)

(۱۰) سمع الندری فیما یورث العجز من الماء (اردو=۳)

(پانی سے عاجز ہونے کی ایک سو پچھتر صورتوں کا بیان)

(۱۱) المطر السعید علیٰ نبت جنس الصعید (اردو=۴: جنس زمین کی اقسام کا بیان)

(۱۲) الجد السدید فی نفی الاستعمال عن الصعید (اردو=۳)

(تیمّم کی وجہ سے جنس زمین پانی کی طرح مستعمل ہوتی ہے یا نہیں؟)

(۱۳) النور والنورق لاسفار الماء المطلق (اردو=۲: آب مطلق کی تحقیق)

(۱۴) ہبۃ الحبیر فی عمق ماء کثیر ()(اردو=۲)

(آب کثیر کے بارے میں مقدار عمق کی تحقیق)

(۱۵) عطاء النبی لافاضۃ احکام ماء الصبی (اردو=۲)

(بچہ کے بھرے ہوئے پانی کے احکام)

(۱۶) رحب الساحۃ فی میاہ لایستوی وجہہا وجوفہا فی المساحۃ (اردو=۲)

(اس پانی کے احکام جس کی مساحت اوپر کم نیچے دہ در دہ ہو)

(۱۷) الہنیٔ النمیر فی الماء المستدیر (اردو=۲)

(آب مستدیر کی مساحت دہ در دہ کا بیان)

(۱۸) النمیقۃ الانقیٰ فی فرق الملاقی والملقیٰ (اردو=۲)

(ملنے والے اور ڈالے گئے پانی میں فرق)

(۱۹) الطرس المعدل فی حد الماء المستعمل (اردو=۲)

(مستعمل پانی کی تعریف واحکام)

احکام الصلوٰۃ

(۱) ہدایۃ المتعال فی حد الاستقبال (اردو=۶: سمت قبلہ کہاں تک ہے؟)

(۲) ازین کافل لحکم القعدۃ فی المکتوبۃ والنوافل (اردو)

(فرض ونفل میں قعدہ فرض ہے یا واجب)

(۳) تفاسیر الاحکام لفدیۃ الصلوٰۃ والصیام (اردو=۱۰)

(بعد موت نماز و روزہ کے فدیہ کے احکام)

(۴) مفاد الحبر فی الصلوٰۃ بمقبرۃ او جنب القبر (اردو)

(قبر یا مقبرہ کے پاس نماز پڑھنے کے احکام)

احکام الجمعۃ والعیدین

(۱) ما تجلی الاصر عن تحدید المصر (اردو=مفقود)

(شہر کا مفہوم اور نماز جمعہ وعیدین کے احکام)

(۲) مرقاۃ الجمان فی الھبوط عن المنبر لمدح السلطان (اردو=۸)

(خطبہ میں مدح سلطان کے وقت ایک سیڑھی نیچے اترنے کے احکام)

(۳) اوفی اللمعۃ فی اذان الجمعہ (اردو=۸)

(جمعہ کی اذان ثانی بیرون مسجد ہونی چاہئے)

(۴) رعایۃ المذہبین فی الدعاء بین الخطبتین (اردو=۸)

(دونوں خطبوں کے درمیان دعا کے احکام)

(۵) سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلوٰۃ العید (اردو=۸)

(نماز عید کے بعد دعا کا ثبوت)

(۶) وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید (اردو=۸)

(عید کے بعد معانقہ اور نمازوں کے بعد مصافحہ جائز ہے)

(۷) اجلی انوار رضا (اردو: اذان خطبہ کی بحث)

احکام الاضاحی

(۱) ہادی الاضحیۃ بالشاۃ الہندیہ (اردو=۲۰: چھ ماہ کے بھیڑ کی قربانی کا جواز)

احکام المساجد

(۱) التحریر الجید فی بیع حق المسجد (اردو=۱۶: مسجد کی اشیا کے بیچنے کے احکام)

(۲) التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد (اردو=۸: مسجد کا صحن بھی مسجد ہے)

(۳) احسن المقاصد فی بیان ماتنزہ عنہ المساجد (اردو=مفقود)

(کون سے کام مسجد میں ناجائز ہیں؟)

(۴) ابحج الضد فی حفظ المسجد (اردو: مسجد قدیم سے دعوؤں کا رد)

احکام الجنائز

(۱) الوفاق المتین بین سماع الدفین و جواب الیمین (اردو=۹: سماع موتی کا بیان)

(۲) النہی الحاجز عن تکرار الجنائز (اردو=۹)

(ایک جنازہ پر دوبار نماز کے عدم جواز کی بحث)

(۳) الامر باحترام المقابر (اردو: قبور مسلمین کے احترام کے احکام)

(۴) الہادی الحاجب عن جنازۃ الغائب (اردو=۹)

(غائبانہ نماز جنازہ عند الاحناف جائز نہیں)

(۵) ایذان الاجر فی اذان القبر (اردو=۹: قبر کے پاس اذان دینے کا جواز)

احکام الصوم

(۱) بدایۃ الجنان باحکام رمضان (اردو=۹: مسائل متعلقہ رمضان وسحری)

(۲) الاعلام بحال البخور فی الصیام (اردو=۱۰: دھوئیں سے روزے کے احکام)

(۳) وصاف الرجیح فی بسملۃ التراویح (اردو=۷)

(ختم تراویح میں بسم اللہ ایک بار پڑھنے کا حکم)

(۴) العروس المعطار فی زمن دعوۃ الافطار (اردو=۱۰)

(دعائے افطار کے وقت کا بیان)

احکام رویت ہلال

(۱) معدل الزال فی اثبات الہلال (اردو)

(انجمن اسلامیہ بریلی کے اثبات ہلال میں غلط فہمی کا ازالہ)

(۲) ازکی الاہلال بابطال ما احدث الناس فی امر الہلال (اردو=۱۰)

(چاند کی خبر میں تار اور خط کا اعتبار نہیں)

(۳) طرق اثبات ہلال (اردو=۱۰: ثبوت ہلال کے سات شرعی طریقوں کا بیان)

(۴) البدور الاجلۃ فی امور الاہلۃ (اردو=۱۰: تحقیق ہلال کے شرعی مسائل)

(۵) نور الادلۃ للبدور الاجلۃ (اردو=۱۰: رسالہ سابقہ کی شرح)

(۶) رفع العلۃ عن نور الادلۃ (اردو=۱۰: شرح سابق پر حاشیہ)

(۷) برأت نامہ انجمن اسلامیہ بانس بریلی

(انجمن رویت ہلال کی کاروائی)

احکام الزکوٰۃ

(۱) الزہر الباسم فی حرمۃ الزکوٰۃ علی بنی ہاشم (اردو=۱۰)

(سادات کرام کے لیے زکات حرام ہے)

(۲) تجلی المشکوٰۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوٰۃ (اردو=۱۰: مسائل زکات کا بیان)

(۳) اعز الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوٰۃ (اردو=۱۰)

(جو زکات نہ دے، اس کے صدقات قبول نہیں)

احکام الحج

(۱) انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ (اردو=۱۰: حج وزیارت کے مسائل)

احکام النکاح والطلاق

(۱) ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار (اردو=۱۱: بدمذہبوں سے شادی کے احکام)

(۲) ہبۃ النساء فی تحقیق المصاہرۃ بالزنا (اردو=۱۱)

(ساس کو شہوت کے ساتھ چھونے کے احکام)

(۳) رحیق الاحقاق فی کلمات الطلاق (اردو=۱۲: الفاظ طلاق کا بیان)

(۴) تجویز الرد عن تجویز الابعد (اردو=۱۱: ولی ابعد کے کیے ہوئے نکاح کے احکام)

(۵) البسط المسجل فی امتناع الزوجۃ بعد الوطی للمعجل (اردو=۱۱)

(زوجہ بعد وطی مہر معجّل لینے کے واسطے اپنے نفس کو روک سکتی ہے)

(۶) عباب الانوار ان لا نکاح بمجرد الاقرار (اردو=۱۱)

(صرف اقرار مرد وزن سے ہی نکاح نہیں)

(۷) حکم رجوع من ولی فی نفقۃ العرس والجہاز والحلی (اردو)

(دلہن کے جہیز، زیور یا شادی میں خرچ وغیرہ کا حکم، اگر شوہر سے واپسی مطالبہ کرے تو کیا حکم ہے؟)

(۸) الطراز المہذب فی التزویج بغیر الکفو ومخالف المذہب (اردو)

(غیر کفو وخلاف مذہب سے نکاح کے احکام)

(۹) اطائب التہانی فی النکاح الثانی (اردو=۱۲)

(نکاح ثانی کے لیے تشدد سے ممانعت کے احکام)

(۱۰) ماحی الدلالۃ فی انکحۃ الہندو بنجالۃ (اردو=۱۱)

(ہندو بنگال کے رائج نکاحوں کی اصلاح)

(۱۱) الجلی الحسن فی حرمۃ ولد اخی اللبن (اردو=۱۱)

(رضاعی بھائی کی اولاد سے نکاح حرام)

(۱۲) حق الاحقاق فی حادثۃ من نوازل الطلاق

(اردو: طلاق کے ایک مسئلہ کی تحقیق)

احکام البیوع والشرکۃ والمعاملات

(۱) احکام الاحکام فی التناول من ید من مالہ حرام (اردو)

(مال حرام والے کے ساتھ معاملات اور ان کے احکام)

(۲) اجود القریٰ لمن یطلب الصحۃ فی اجارۃ القریٰ (اردو=۱۹)

(دیہات کا رائج ٹھیکہ حرام ہے اور جواز کی ایک صورت ہے)

(۳) الاحلی من السکر لطلبۃ سکر روسر (اردو=۴)

(روسر ضلع شاہجہاں پور کی شکر بنانے والی انگریزی تجارتی کمپنی میں شرکت کے احکام)

(۴) افقہ المجادبۃ عن حلف الطالب علیٰ طلب المواثبۃ (اردو: شفیع کا طلب مواثبہ)

(۵) جوال العلو لتبیین الخلو (اردو=۱۶: خلو کی تعریف اور اس کے شرعی احکام)

مسائل الحظر والاباحہ

(۱) حک العیب فی حرمۃ تسوید الشیب (اردو=۲۳: سیاہ خضاب حرام ہے)

(۲) حقۃ المرجان لمہم حکم الدخان (اردو=۲۵: حقہ اور تمباکو کے احکام)

(۳) المطیب الوجیز فی امتۃ الورق والابریز (اردو=۲۲)

(چاندی سونے کے برتن کے استعمال کا حکم)

(۴) باب غلام مصطفےٰ (اردو: غلام مصطفےٰ نام رکھنے کا جواز)

(۵) ستر جمیل فی مسائل السراویل (اردو: پاجامہ پہننے کا حکم)

(۶) النور والضیاء فی احکام بعض الاسماء (اردو=۲۴: بعض ناموں کے احکام)

(۷) نسیم الصباء فی ان الاذان یحول الوباء (اردو)

(دفع وبا کے لیے اذان دینے کا جواز)

(۸) راد القحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء (اردو=۲۳)

(قحط و وبا کے دفع کے لیے دعا وصدقہ)

(۹) مروج النجاء لخروج النساء (اردو=۲۲)

(عورتوں کے پردے کا بیان اور عورتوں کو کہاں جانا جائز ہے اور کہاں ناجائز؟)

(۱۰) رفیع المدارک فی حکم السوائب وما طرح المما لک (اردو)

(گنگا میں گہنا وغیرہ ڈالنے کا بیان)

(۱۱) الحق المجتلی فی حکم المبتلی (اردو=۲۴: جذامی سے بھاگنے اور نہ بھاگنے کا بیان)

(۱۲) تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون (اردو=۲۴: طاعون سے بھاگنا جائز نہیں)

(۱۳) الرمز المرصف علی سوال مولانا السید آصف (اردو=۲۱)

(کفار سے معاملات، مرتدہ کے احکام اور ایک اخبار کے مندرجات کے احکام)

(۱۴) الحلیۃ الاسما لحکم بعض الاسماء (اردو: بعض ناموں کے جواز وعدم جواز کی بحث)

(۱۵) رد القضاۃ الی حکم الولاۃ (اردو)

(مختلف ریاستوں کے فتاویٰ جو بطور مرافعہ آئے)

فروع علم الفقہ

علم الفرائض

(۱) تجلیۃ السلم فی مسائل من نصف العلم (اردو، عربی=۲۶)

(مسائل وراثت کی تحقیق اور بعض سوالوں کے جوابات)

(۲) المقصد النافع فی عصوبۃ الصنف الرابع (اردو=۲۶)

(جو عصبہ مثلاً بیس پشت پر جا کر ملے، اس کی وراثت میں شبہات کے جوابات)

(۳) طیب الامعان فی تعدادالجہات والابدان (عربی=۲۶)

(ذوی الارحام میں تعدد جہات فرع سے تعدد اصل کی تحقیق)

علم الوصایا

(۱) الشرعۃ البہیۃ فی تحدید الوصیۃ

(اردو: وصیت کی تعریف اور اس کی دونوں قسموں کا بیان-۲۵)

فن رسم المفتی

(۱) اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علیٰ قول الامام (عربی)

(۲) فصل القضاء فی رسم الافتاء (عربی)

علم مراتب کتب الفقہ

(۱) حاشیہ فتاوی رضویہ (ج ۱ص ۸۱۰،۶۷۶-۳۷۶-ج ۵ص ۴۷۰-ج ۱۰ص ۹۴ مترجم)

علم الفتاویٰ

(۱) حاشیۃ خلاصۃ الفتاوی لطاہر بن احمد البخاری (۴۸۲ھ-۵۴۲ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ الفتاوی الخیریۃ لخیر الدین الرملی الحنفی (۹۹۳ھ-۱۰۸۱ھ) (عربی)

(۳) حاشیۃ الفتاوی عزیزیۃ للمحدث عبدالعزیز الدہلوی (۱۱۵۹ھ-۱۲۳۹ھ)

(فارسی)

(۴) حاشیۃ الفتاوی الغیاثیۃ لداؤد بن یوسف الخطیب الحنفی (عربی)

(۵) حاشیۃ الفتاوی الزینبیۃ لنور الہدی الزینبی البغدادی الحنفی (۴۲۰ھ-۵۱۲ھ)
(عربی)

(۶) حاشیۃ الفتاوی السراجیۃ لعلی الاوشی (م ۵۷۵ھ) (عربی)

(۷) حاشیۃ الفتاوی البزازیۃ لمحمد بن محمد بن شہاب البزازی (م ۸۲۷ھ) (عربی)

(۸) حاشیۃ الفتاوی العالمکیریۃ لعلماء الہند بحکم سلطان الہند عالمکیر (۱۰۲۸ھ-۱۱۱۸ھ)
(عربی)

(۹) حاشیۃ الفتاوی التاتارخانیۃ لعالم بن علاء الحنفی (م ۷۸۶ھ) (عربی)

علم القضاء

(۱) حاشیۃ معین الحکام فیما یتردد بین الخصمین من الاحکام لعلی بن خلیل الطرابلسی الحنفی
(م ۸۴۴ھ) (عربی)

(۲) انفع الحکومۃ فی فصل الخصومۃ (اردو: ایک مقدمہ کا فیصلہ-۱۸)

علم حکم الشرائع: (مسائل جدیدہ)

(۱) کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (عربی=۱۷)
(کاغذ کے نوٹ سے متعلق مسائل شرعیہ کا بیان)

(۲) الکشف شافیا فی حکم فونوجرافیا (اردو=۲۳)
(فونوگرافی سے قرآن وغیرہ سننے کے احکام)

(۳) المنی والدرر لمن عمد منی آرڈر (اردو=۱۹: منی آرڈر کرنا جائز ہے)

(۴) منزع المرام فی التداوی بالحرام (عربی: حرام چیز بطور دوا استعمال نہیں ہو سکتی)

(۵) الہبۃ الاحمدیۃ فی الولایۃ الشرعیۃ والعرفیہ (اردو=۱۸)
(ولایت شرعی وعرفی کا بیان)

(۶) کاسر السفیہ الواہم فی ابدال قرطاس الدراہم (عربی=۱۷)

(الملقب بالذیل المنوط لرسالۃ النوط: رشید احمد گنگوہی و مولانا عبدالحیٔ لکھنوی کا رد)

(۷) افصح البیان فی حکم مزارع ہندوستان (عربی، اردو=۱۰)

(ہندوستان کی زمین پر شرعی وظیفہ کا حکم)

(۸) نور الجوہرۃ فی استمسرۃ الموکرۃ (عربی: سمندروں کے بیمہ کے احکام)

(۹) الفقہ التسجیلی فی عجین النارجیلی (عربی=۲۵: دربارۂ اشربہ قول امام کی تحقیق)

(۱۰) الاحلی من السکر لطلبۃ سکر روسر (اردو=۴)

(روسر ضلع شاہجہاں پور کی شکر بنانے والی انگریزی تجارتی کمپنی میں شرکت کے احکام)

علم اسرار الاحکام

(۳) حاشیہ احیاء علوم الدین للامام محمد الغزالی (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ) (عربی)

(۲) زواہر الجنان من جواہر البیان شرح جواہر البیان فی اسرار الارکان (اردو)

(والد ماجد کے رسالہ "جواہر البیان" کے بعض حصص کی شرح)

علم آداب الآثار

(۱) بدر الانوار فی آداب الآثار (اردو: آثار و تبرکات کے احکام-۲۱)

(۲) شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ (اردو)

(نقشہ روضہ مبارکہ و نعل مبارک کے آداب و فضائل-۲۱)

فقہ مذاہب اربعہ

(۱) حاشیۃ فتح المعین للمخدوم زین الدین الملیباری (۹۳۸ھ-۹۹۱ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ میزان الشریعۃ الکبریٰ للشعرانی (۸۹۸ھ-۹۷۳ھ) (عربی)

(۳) حاشیۃ الفتاوی الحدیثیۃ لابن الحجر المکی الشافعی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ) (عربی)

(۴) النیرۃ الوضیۃ شرح الجواہر المضیۃ لحسین بن صالح جمل اللیل الشافعی المکی (م ۱۳۰۱ھ) (عربی: شافعی فقہ کی کتاب کی شرح -۱۰)

(۵) الطرۃ الرضیۃ شرح الجواہر المضیۃ لجمل اللیل الشافعی

(عربی: شافعی فقہ کی کتاب کی شرح -۱۰)

(۶) حاشیۃ کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ لعبد الوہاب الشعرانی الشافعی (۸۹۸ھ-۹۷۳ھ)

(عربی)

علم اصول الفقہ

(۱) حاشیۃ فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت لبحر العلوم الفرنجی محلی (م ۱۲۲۵ھ)

(عربی)

فروع اصول الفقہ

علم النظر

(۱) اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علیٰ قول الامام (قواعد منطقیہ کا استعمال)

(۲) مختلف فتاویٰ ورسائل میں قواعد منطقیہ کا استعمال

(۳) فتاویٰ رضویہ (ج ۲۸ ص ۶۱۶، ۶۱۷)

علم القواعد الفقہیہ

(۱) تبویب الاشباہ والنظائر لابن نجیم المصری (۹۲۶ھ-۹۷۰ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر لشہاب الدین الحسینی المکی الحموی (م ۱۰۹۸ھ) (عربی)

(۳) جمل مجلیۃ ان المکروہ تنزیہا لیس بمعصیۃ

(عربی: مکروہ تنزیہی کا ارتکاب گناہ نہیں)

(۴) حاشیۃ اتحاف الابصار والبصائر فی شرح الاشباہ والنظائر لمحمد ابی الفتح الحنفی الاسکندری (م ۱۲۹۴ھ) (عربی)

(۵) جلی النص فی اماکن الرخص

(اردو: بعض اوقات بعض ممنوعات جائز ہو جاتے ہیں-۲۱)

علم الجدل

(۱) نور عینی فی الانتصار للامام العینی (عربی)

(محدث بدرالدین عینی (۷۶۲ھ-۸۵۵ھ) سے متعلق چند سوالوں کے جوابات)

(۲) رادع التعسف عن الامام ابی یوسف (اردو=۱۰)

(حیلہ زکات کے بارے میں حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر غیر مقلدوں کے اعتراض کا جواب)

(۳) حجب العوار عن مخدوم بہار (اردو=۱۵)

(مخدوم بہاری سلطان المحققین حضرت شیخ شرف الدین احمد بن یحیٰ منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہما (۶۶۱ھ-۷۸۲ھ) کی ایک عبارت کی تشریح)

(۴) السیوف الخیفۃ علی عائب ابی حنیفہ (اردو)

(فتاویٰ عالمگیری کی عبارت ''جو شخص قیاس امام اعظم کو ناحق کہے، کافر ہے'' کی تشریح)

(۵) دفع زیغ زاغ (اردو=۲۷: کوا کی حرمت کا بیان، رد گنگوہی)

(۶) اجتناب العمال عن فتاوی الجہال (اردو=۷)

(قنوت نازلہ کے بارے میں ایک وہابی کا رد)

(۷) الاسد الصول علیٰ اجتہاد الطرار الجہول (فارسی)

(مسئلہ رضاعت میں ایک وہابی کا رد)

(۸) القلادۃ المرصعۃ فی نحر الاجوبۃ الاربعۃ (اردو=۷)

(اشرف علی تھانوی کے چار فتاویٰ کا رد)

(۹) سلب الثلب عن القائلین بطہارۃ الکلب (اردو=۴)

(کتا کے ناپاک ہونے کا بیان)

(۱۰) الراد الاشد البہی فی ہجر الجماعۃ علی الگنگوہی (اردو)

(جماعت ثانیہ سے متعلق گنگوہی کا رد)

(۱۱) سیف ولایتی بروہم ولایتی (اردو: روشنی کے مسئلہ میں ایک واہم کا رد)

(۱۲) الرد الناہر علیٰ ذام النہی الحاجز (اردو: بعض جاہلوں کی زبان درازی کا جواب)

(۱۳) نفی العار من معائب المولوی عبد الغفار (اردو: اذان خطبہ کی بحث)

(۱۴) سد الفرار (اردو: اذان خطبہ کی بحث)

(۱۵) اجلی نجوم رجم برایڈیٹر النجم (اردو) (۱۶) السیف الصمدانی (اردو)

(۱۷) الطاری الداری لہفوات عبد الباری (اردو)

(مولانا عبد الباری فرنگی محلی (۱۸۷۷ء-۱۹۲۶ء) کے بعض کلمات کے احکام، بعد میں وہ تائب ہوئے اور امام اہل سنت نے کتاب کے تمام نسخے جلا دینے کا حکم دیا)

(۱۸) ابانۃ المتواری فی مصالحۃ عبد الباری (اردو)

(کانپور کی ایک مسجد سے متعلق شرعی فتویٰ اور مولانا عبد الباری کے فیصلے کا رد-۱۶)

علم العقائد

(۱) حاشیۃ کتاب الاسماء والصفات للبیہقی (۳۸۴ھ-۴۵۸ھ) (عربی)

(۲) المعتمد المستند حاشیۃ المعتقد المنتقد لفضل رسول البدایونی (۱۲۱۳ھ-۱۲۸۹ھ)

(عربی)

(۳) حاشیۃ الاعلام بقواطع الاسلام لابن الحجر المکی الشافعی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ)

(عربی)

(۴) حاشیۃ الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر للشعرانی الشافعی (۸۹۸ھ-۹۷۳ھ)

(عربی)

(۵) حاشیۃ منح الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر لعلی القاری (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ)

(عربی)

(۶) حاشیۃ علیٰ حاشیۃ الخیالی علیٰ شرح التفتازانی علی العقائد النسفیۃ لاحمد بن موسی الخیالی

(۸۲۹ھ-۸۶۱ھ) (عربی)

(۷) حاشیۃ شرح العقائد العضدیۃ لجلال الدین الدوانی الشافعی م ۹۲۸ھ (عربی)

(۸) حاشیۃ شرح المواقف للسید الشریف الجرجانی (۷۴۰ھ-۸۱۶ھ) (عربی)

(۹) حاشیۃ شرح المقاصد للتفتازانی الشافعی (۷۲۲ھ-۷۹۲ھ) (عربی)

(۱۰) حاشیۃ التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ للامام الغزالی (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ)

(عربی)

(۱۱) حاشیۃ المسامرۃ شرح المسایرۃ لابن ابی شریف الشافعی (۸۲۲ھ-۹۰۶ھ)

(عربی)

(المسایرۃ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرۃ للامام ابن الہمام (۷۹۰ھ-۸۶۱ھ)

(۱۲) حاشیۃ تحفۃ الاخوان فی مسائل الایمان لعلی بن عطیۃ علوان (م ۹۳۶ھ)

(عربی)

(۱۳) حاشیۃ مفتاح السعادۃ (عربی)

کتب ورسائل کلامیہ

(۱) البارقۃ اللمعا علیٰ من نطق بالکفر طوعاً

(عربی: جو قصداً کلمہ کفر بولے، کافر ہے۔مفقود)

(۲) المقالۃ المفسر ۃ عن احکام البدعۃ المکفر ۃ

(عربی: بدعت کفریہ والا تمام احکام میں مثل مرتد ہے)

(۳) المجمل المسدد ان ساب المصطفیٰ مرتد (عربی، اردو)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ادنیٰ گستاخی کفر ہے۔مفقود)

(۴) المقال الباہر ان منکر الفقہ کافر (اردو: فقہ کا منکر کافر ہے۔مفقود)

(۵) ضوء النہایۃ فی اعلام الحمد والہدایۃ (عربی: حمد وہدایت کی تعریف)

(۶) الفرق الوجیز بین السنی العزیز والوہابی الرجیز (اردو: سنی اور وہابی کا فرق)

(۷) الجبل الثانوی علیٰ کلمۃ التھانوی (اردو: کلمہ طیبہ اور درود شریف میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسم گرامی کی جگہ اشرف علی کہنے والے کا حکم۔۱۵)

(۸) امور عشرین در امتیاز سنیین (اردو:۔۲۹)

(۹) ثلج الصدر لایمان القدر (اردو: تقدیر کی حقیقت اور احکام۔۲۹)

(۱۰) القیام المسعود بتنقیح المقام المحمود (مقام محمود کی تحقیق)

فروع علم العقائد

علم آداب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) تمہید ایمان بآیات قرآن (اردو)

(۲) المعتمد المستند (عربی)

(۳) فتاویٰ رضویہ (ج ٦)

علم الفضائل النبویہ

(۱) حاشیۃ القصیدۃ الھمزیۃ فی المدائح النبویۃ للامام شرف الدین محمد بن سعید البوصیری المصری (٦٠٨ھ-٦٩٦ھ) (عربی)

(۲) الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اردو=۳۰)

(فضائل رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان ورد وہابیہ)

(۳) نفقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب (اردو=۲۱: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہنشاہ کہنا جائز اور انسانوں کے قلوب پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکمرانی ہے)

(۴) تجلی الیقین بان نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید المرسلین (اردو=۳۰)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے افضل)

(۵) منبہ المنیۃ لوصول الحبیب الی العرش والرویۃ (اردو=۳۰)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار الٰہی اور سیر عرش کا بیان)

(٦) سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ (اردو)

(تمام جہانوں پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حکومت کا ثبوت)

(۷) نفی الفیَ عمن بنورہ استنار کل شیَ (اردو=۳۰)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا)

(۸) ہدی الحیر ان فی نفی الفیَ عن شمس الاکوان (فارسی، اردو)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سایہ نہ ہونے کا بیان)

(۹) قمر التمام فی نفی الفیَ عن سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام (عربی، فارسی=۳۰)

(سایہ نبوی نہ ہونے کا بیان)

(۱۰) صلاۃ الصفا فی نور المصطفٰی (اردو=۳۰: نور نبوی کا بیان)

(۱۱) اجلال جبریل بجعلہ خادما للمحبوب الجلیل (اردو)

(حضرت جبریل امین خادم مصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں)

(۱۲) غروس الاسماء الحسنٰی فیما لنبینا من الاسماء الحسنٰی (عربی، اردو)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہزار سے زائد اسمائے مبارکہ کا بیان)

(۱۳) اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر بما کان وما یکون (اردو)

(علم غیب نبوی کا مفصل بیان)

(۱۴) الموہبۃ الجدیدۃ فی وجود الحبیب فی مواضع عدیدۃ (اردو)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک وقت میں کئی جگہ تشریف فرما ہونا)

احیاء السنۃ

(۱) شمائم العنبر فی آداب النداء امام المنبر (عربی)

(۲) منیر العینین فی حکم تقبیل الابہامین (عربی، اردو)

رد البدعات والمنکرات

(۱) ہادی الناس فی اشیاء من رسوم الاعراس (اردو=۲۳)

(شادی کے رسوم سے متعلق اسلامی احکام)

(۲) العطایا القدیر فی حکم التصویر (اردو=۲۴: تصویر کے احکام)

(۳) اعالی الافادۃ فی تعزیۃ الہند وبیان الشہادۃ (اردو=۲۴)

(تعزیہ داری کا مفصل بیان)

(۴) جلی الصوت لنہی الدعوۃ امام الموت (اردو=۹)

(اہل میت کی طرف سے اغنیا کی دعوت کی ممانعت کا حکم)

(۵) جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور (عربی، اردو=۹)

(عورتوں کی قبر پر حاضری کا حکم)

(۶) الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ (اردو=۲۲: سجدہ تعظیمی کی حرمت کا بیان)

(۷) صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین (اردو=۲۲)

(مصافحہ دونوں ہاتھ سے سنت ہے)

(۸) اجل التحبیر فی حکم السماع والمزامیر (اردو=۲۴)

(رسالہ مسائل سماع، قوالی، مزامیر اور وجد کے احکام)

(۹) انتصار الہدیٰ من شعوب الہویٰ (اردو)

(ختم تراویح میں ۱۴: بار بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنے کا رد)

علم مقالات الفرق

(۱) باب العقائد والکلام (عربی، اردو=۱۵)

(رب تعالیٰ سے متعلق مختلف جماعتوں کے عقائد کا بیان)

(۲) قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار (اردو=۲۹)

(وہابیہ کے قول کا رد کہ رب تعالیٰ عرش پر بیٹھا ہے)

(۳) السعی المشکور فی حق ابداء الحق المجہور (عربی)

(صفات باری تعالیٰ کا بیان وتحقیق مذہب اہل سنت)

علم المناظرۃ

(۱) فتح خیبر (اردو: مناظران تفضیلیہ کے فرار کا واقعہ)

(۲) ابراء المجنون علیٰ انتہا که العلم المکنون (عربی)

(مسئلہ علم غیب نبوی میں ابراز المکنون کا رد)

(۳) الجلاء الکامل لعین قضاۃ الباطل (عربی)

(علم غیب نبوی میں البیان الصائب کا رد)

(۴) اراحۃ جوانح الغیب عن ازاحۃ العیب (عربی)

(علم غیب نبوی میں ازاحۃ العیب کا رد)

(۵) ماحیۃ العیب بایمان الغیب (اردو: علم غیب نبوی میں عین القضاۃ دیو بندی کا رد)

(۶) میل الہداۃ لبرء عین القضاۃ (عربی: علم غیب میں التحقیق المجتبیٰ کا رد)

(۷) الاسئلۃ الفاضلۃ علی الطوائف الباطلۃ (اردو)

(وہ سوالات جو متعدد بدمذہبوں سے کیے گئے اور وہ جواب سے عاجز رہے)

(۸) نہایۃ النصر برد اجوبۃ العشر (اردو: ایک وہابی کے دس مسائل کا رد)

(۹) جوابہائے ترکی بہ ترکی (اردو)

(۱۰) ظفر الدین الجید الملقب بطش غیب (اردو)

(مسئلہ علم غیب نبوی سے متعلق دیو بندیوں سے سوالات)

(۱۱) تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال (اردو: چھ خاتم النبیین ماننے والوں کا رد)

(۱۲) اخباریہ کی خبر گیری (اردو: امکان کذب باری کا رد)

(۱۳) ازاحۃ العیب بسیف الغیب (اردو=۲۹)

(علم غیب پر دیابنہ کے بعض شبہات کا ازالہ)

(۱۴) پردہ در امرتسری (اردو: ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کا رد مع رد نیچریہ و وہابیہ)

(۱۵) سبحان القدوس عن تقدیس نجس منکوس (اردو)

(دیو بندیوں کے رسالہ تقدیس القدیر اور امکان کذب کا رد)

فروع علم الخلاف

(۱) رد دیوبندیہ

کفریات دیابنہ

(۱) تمہید ایمان بآیات القرآن (اردو=۳۰: شان رسالت میں ادنیٰ گستاخی کفر ہے)

(۲) حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین (عربی)

(دیابنہ کے عناصر اربعہ اور قادیانی کی تکفیر پر علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات)

(۳) مبین احکام وتصدیقات اعلام (اردو)

(حسام الحرمین کا اردو ترجمہ: مرتب مولانا حسنین رضا خاں)

(۴) خلاصہ فوائد فتاویٰ (اردو: حسام الحرمین کے مضامین کا خلاصہ)

(۵) ابحاث اخیرہ (اردو=۱۵: تھانوی کو آخری مراسلہ برائے حل مسئلہ تکفیر)

تقدیس باری تعالیٰ ورد امکان کذب

(۱) سبحان السبوح عن عیب کذب مقبوح (اردو=۱۵)

(امکان کذب باری تعالیٰ کے بارے میں گنگوہی کا مبسوط رد)

(۲) دامان باغ سبحان السبوح (اردو=۱۵)

(امکان کذب باری تعالیٰ کے بارے میں وہابیہ کا رد)

(۳) القمع المبین لآمال المکذبین (اردو=۱۵: امکان کذب باری تعالیٰ کا رد)

(۴) اخباریہ کی خبر گیری (اردو: امکان کذب کے بارے میں دیوبندی تحریر کا رد)

علم غیب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۱) الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیہ (عربی)

(مکہ مقدسہ میں علم غیب نبوی پر تحریر کردہ رسالہ: اس پر علمائے عرب کی تصدیقات ہیں)

(۲) الفیوضات المکیۃ لمحب الدولۃ المکیہ (عربی: حاشیۃ الدولۃ المکیہ)

(۳) انباء المصطفٰی بحال سرواخفٰی (عربی، فارسی=۲۹: علم غیب نبوی کا بیان)

(۴) خالص الاعتقاد (اردو=۲۹: علم غیب نبوی کا اثبات)

(۵) رماح القہار علٰی کفر الکفار (اردو=۲۹: خالص الاعتقاد کا مقدمہ)

(۶) مآلی الحبیب بعلوم الغیب (عربی: علم غیب سے متعلق احادیث واقوال ائمہ)

مراسم اہل سنت وجماعت

(۱) اقامۃ القیامۃ علٰی طاعن القیام لنبی تہامہ (اردو=۲۶)

(میلاد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے وقت قیام کا بیان)

(۲) رشاقۃ الکلام فی حواشی اذاقۃ آثام (اردو)

(میلاد وقیام کے جواز سے متعلق والد ماجد کے رسالہ پر حاشیہ)

(۳) النعیم المقیم فی فرحۃ مولد النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام (اردو)

(جواز میلاد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

(۴) الجزاء المہیا لغلمۃ کنہیا (اردو)

(میلاد النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے بارے میں فتوٰی گنگوہی کا رد)

(۵) انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ (اردو=۲۹: یارسول اللہ کہنے کا جواز)

(۶) نہج السلامۃ فی حکم تقبیل الابہامین فی الاقامۃ (اردو: رد تھانوی-۵)

(۷) نشاط السکین علٰی حلق البقر السمین (اردو)

(مسئلہ فاتحہ وتقبیل ابہامین کا بیان اور رد وہابیہ)

(۸) الحجۃ الفائحۃ لطیب التعیین والفاتحہ (اردو=۹)

(کسی امر مشروع کے لیے دن معین کرنا اور فاتحہ کے جواز کا بیان)

(۹) حیات الموات فی بیان سماع الاموات (اردو)

(مردوں کے دیکھنے اور سننے کا بیان)

(۱۰) اتیان الارواح لدیارہم بعد الرواح (اردو=۹)

(روحوں کا بعد موت اپنے گھر آنا، گنگوہی کا رد)

(۱۱) مرتجی الاجابات لدعاء الاموات (اردو)

(مردوں کی دعا کے قبول و نا قبول ہونے کا بیان)

(۱۲) اہلاک الوہابیین علیٰ توہین قبور المسلمین (اردو=۹)

(قبر مسلم پر چلنے و مکان بنانے کے احکام)

(۱۳) برکات الامداد لاہل الاستمداد (اردو=۲۱)

(حضرات اولیائے کرام سے استعانت کا ثبوت)

(۱۴) الاہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال (اردو)

(اولیائے کرام سے بعد وصال فیض حاصل کرنے کا ثبوت)

(۱۵) طوالع النور فی حکم السراج علی القبور (اردو)

(قبروں کے پاس چراغ جلانے کے احکام)

(۱۶) بریق المنار بشموع المزار (اردو=۹)

(مزارات اولیاء اللہ کے پاس روشنی کے جواز کی بحث)

(۱۷) سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء (اردو=۲۰)

(ذبیحہ برائے ایصال ثواب اولیا کے جواز کا بیان)

(۱۸) فیح النسرین بجواب الاسئلة العشرین (اردو)

(وہابیہ کے متعلق بیس سوالوں کے جوابات)

(۱۹) البارقۃ الشارقۃ علی المارقۃ المشارقۃ (عربی، فارسی، اردو)

(ردوہابیہ پر متعدد فتاویٰ کا مجموعہ)

(۲۰) سیف المصطفٰی علیٰ ادیان الافتراء (اردو)

(وہابیہ کے پیشوا کی نقل عبارت میں خیانت کی نشاندہی)

(۲) رداہل حدیث

(۱) اکمل البحث علیٰ اہل الحدث (اردو)

(وہابیہ کو مسجد سے نکالنے کی بحث جو داخل کورٹ ہوئی)

(۲) اصلاح النظیر (اردو)

(مساجد اہل سنت میں غیر مقلدوں کے آنے پر نظیر محمود کا جواب)

(۳) چابک لیث بر اہل حدیث (اردو)

(خداعزوجل ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق وہابیہ کے عقائد کا بیان ورد)

(۴) النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید (اردو=۶)

(غیر مقلدوں کے پیچھے نماز ناجائز ہے)

(۵) السہم الشہابی علیٰ خداع الوہابی (اردو=۲۷: ایک غیر مقلد کی کتاب کارد)

(۶) النیر الشہابی علیٰ تدلیس الوہابی (اردو=۲۷)

(تقلید سے متعالق غیر مقلدوں کے شبہات کارد)

(۷) بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلوٰۃ الجنائز (اردو=۹)

(نماز جنازہ کے بعد میت کے لیے دعا کا جواز)

(۸) اظہار الحق الجلی (اردو)

آرہ (بہار) کے غیر مقلدین کے مقدمہ پر مجسٹریٹ کی نمائندہ ٹیم نے بریلی آکر آپ سے غیر مقلدوں سے متعلق ایک سو چھتیس سوالات کیا، آپ نے ان کے جوابات دیئے)

(۹) معارک الجروح علی التوہب المقبوح (اردو)

(چھیانوے جرح جو مقدمہ مذکورہ میں اہل سنت کی طرف سے کورٹ میں داخل کی گئی)

(۱۰) صمصام حدید برکولی بے قید عدو تقلید (اردو: رد غیر مقلدین)

(۱۱) نہایۃ النصرۃ برد الاجوبۃ العشرۃ (اردو: ایک وہابی کے دس مسائل کا رد)

(۱۲) پردہ در امرتسری (اردو: ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کا رد)

(۳) رد ابن تیمیہ حرانی (۶۶۱ھ-۷۲۸ھ)

(۱) حاشیۃ شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام تقی الدین السبکی الشافعی (۶۸۳ھ-۷۵۶ھ) (عربی)

(۲) فتاویٰ رضویہ (ج ۲۹ ص ۱۵۹)

(۴) رد اسماعیل دہلوی

(۱) حل خطاء الخط (عربی: رد خط اسماعیل دہلوی (۱۱۹۳ھ-۱۲۴۶ھ)

(۲) الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیہ (اردو=۱۵)

(ستر وجوہ سے دہلوی پر فقہا کے نزدیک لزوم کفر کا بیان)

(۳) سل السیوف الہندیۃ علیٰ کفریات بابا النجدیہ (اردو=۱۵)

(کفریات اسماعیل دہلوی کا بیان)

(۴) مبین الہدیٰ فی نفی امکان المصطفٰی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اردو)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل محال ہے)

(۵) صمصام سنیت بگلوئے نجدیت (اردو)

(ایک وہابی کی جانب سے کفریات دہلوی کے جواب کا رد)

(۵) رد طیب عرب مکی رامپوری

(۱) اطائب الصیب علیٰ ارض الطیب (عربی = ۲۷)

(طیب عرب مکی مدرس مدرسہ عالیہ رامپور کے رد میں مختلف تحریروں کا مجموعہ)

(۲) البرق المخیب علیٰ بقاع طیب (رد اول)

(۳) العطر المطیب لنبت شفۃ الطیب (رد دوم)

(۴) الامۃ القاصفۃ لکفریات الملاطفۃ (رد سوم)

(۵) الحائقۃ علیٰ تہافت الملاطفۃ (رد چہارم)

(۶) سیاط المؤدب علیٰ رقبۃ المستعرب (رد پنجم)

(۶) رد نذیر حسین دہلوی

(۱) النذیر الحائل لکل جلف الجاہل (اردو)

(میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق نذیر دہلوی کے فتویٰ کا رد)

(۲) حاجز البحرین (اردو = ۵)

(۷) رد رشید احمد گنگوہی

(۱) سبحان السبوح عن کذب عیب مقبوح (اردو)

(۲) دامان باغ سبحان السبوح (اردو)

(۸) رد اشرف علی تھانوی

(۱) نہج السلامۃ فی حکم تقبیل الابہامین فی الاقامہ (اردو = ۵)

(۹) ردقاسم نانوتوی

(۱) المبین ختم النبیین (اردو=۱۴: فرمان ربانی خاتم النبیین میں لام کی تحقیق)

(۱۰) ردغلام احمد قادیانی

(۱) السوء والعقاب علی المسیح الکذاب (اردو=۱۵: قادیانی کی تکفیر)

(۲) قہر الدیان علیٰ مرتد بقادیان (اردو=۱۵: قادیانی کے خیالات باطلہ کی تردید)

(۳) الجزار الدیانی علی المرتد القادیانی (اردو=۱۵)

(۴) جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ (اردو=۱۵)

(۱۱) ردصلح کلیت

(۱) فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین (عربی)

(ردنظریات ندوہ مع تصدیقات علمائے عرب)

(۲) ترجمۃ الفتویٰ وجہ ہدم البلویٰ (اردو: فتاوی الحرمین کا ترجمہ)

(۳) خلص فوائد فتویٰ (اردو: فتاوی الحرمین کا خلاصہ)

(۱۲) ردنیچری

(۱) الدلائل القاہرۃ علی الکفرۃ النیاشرۃ (اردو)

(۱۳) ردروافض

(۱) رسالہ ردالرفضہ (اردو=۱۴: روافض، اہل سنت کے وارث وکفو نہیں)

(۲) الادلۃ الطاعنۃ فی اذان الملاعنہ (اردو=۲۳)

(روافض کی اذان میں کلمہ بلافصل کی حرمت)

(۱۴) ردتفضیلیہ

(۱) البشری العاجلۃ من تحف آجلہ (عربی: تفضیلیہ ومفسقان امیر معاویہ کارد)

(۲) الرائحۃ العنبریۃ عن المجمرۃ الحیدریہ (اردو)

(مسئلہ تفضیل سے متعلق مختلف وجوہ کا بیان)

(۳) لمعۃ الشمعۃ لہدی شیعۃ الشنعہ (اردو)

(تفضیلیہ وتفسیقیہ سے متعلق سات سوالوں کے جوابات)

(۱۵) ردنواصب

(۱) اعتقادالاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب (اردو=۲۹)

(اللہ ورسول (عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)، صحابہ کرام واہل بیت کے بارے میں اہل سنت وجماعت کے اعتقادات برخلاف نواصب وخوارج)

(۱۶) ردمفسقہ

(۱) الجرح الوالج فی بطن الخوارج (اردو: تفضیلیہ ومفسقہ کارد)

(۲) الصمصام الحیدری علیٰ عنق العیار المفتری (اردو: تفضیلیہ ومفسقہ کارد)

(۳) ذب الاہواء الواہیۃ فی باب الامیر معاویہ (اردو)

(حضرت امیر معاویہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرنے والوں کارد)

(۱۷) ردمجسمہ

(۱) قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار (اردو)

(۱۸) ردمتصوفہ

(۱) مقال العرفاء باعزاز شرع وعلماء (اردو=۲۱)

(شریعت وطریقت میں تفریق کرنے والا بددین ہے)

(۲) المعتمد المستند (عربی)

(۳) اجل التحبیر فی حکم السماع والمزامیر (اردو)

(۱۹) رد اہل قرآن

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۶ ص ۸۸، ۹۰ - ج ۱۱ ص ۹۲ - ج ۱ مترجم ص ۹۶۴)

(۲۰) رد ندوہ کمیٹی

(۱) فتاویٰ القدوۃ لکشف دفین الندوۃ (اردو: رد عقائد ندوہ)

(۲) مراسلات سنت وندوہ (اردو)

(ناظم ندوہ سے ندوہ کے بارے میں خطوط کا مجموعہ)

(۳) سوالات حقائق نما برؤس ندوۃ العلما (اردو)

(ندوہ سے متعلق ستر سوالوں کا مجموعہ)

(۴) اشتہارات خمسہ (اردو: رد ندوہ)

(۵) سیوف العوۃ علیٰ ذمائم الندوۃ (اردو: رد ندوہ)

(۶) غزوۃ لہدم سماک الندوۃ (اردو: خرافات ندوہ کا رد)

(۷) ندوہ کا تیجہ رو داد سوم کا نتیجہ (اردو: ندوہ کی تیسری روداد کا رد)

(۸) بارش بہاری بر صدف بہاری (اردو: ایک ندوی تحریر کا رد)

(۹) صمصام القیوم علیٰ تاج الندوۃ عبد القیوم (اردو: رد تحریر رکن ندوہ)

(۱۰) سولات علما و جوابات ندوۃ العلما (اردو: خیالات ندوہ کا بے مثل رد)

(۱۱) سرگذشت وماجرائے ندوہ (ندوہ کے ساتھ بریلی میں کیا ہوا)

(۱۲) التحفۃ الحنفیۃ لمعارضۃ ندوۃ العلما (اردو: ندوہ کے خلاف ایک مکتوب)

(۱۳) سکین ونورہ بر کاکل پریشان ندوہ (اردو: ندوہ کے ایک قصیدہ پر اعتراضات)

(۲۱) رد نصاریٰ

(۱) بیبل مزدہ آراو کیفر کفران نصاریٰ (اردو)

(بائیبل سے اسلام کی حقانیت اور بطلان نصرانیت کا ثبوت)

(۲) ندم النصرانی والتقسیم الایمانی (فارسی)

(وراثت کے مسائل سے متعلق بعض پادریوں کے سوالوں کے جوابات)

(۲۲) رد ہنود

(۱) انفس الفکر فی قربان البقر (اردو=۱۴)

(گائے کی قربانی سے متعلق ہنود کے خیالات کا رد)

(۲۳) رد آریہ

(۱) کیفر کفر آریہ (اردو)

(۲) آریہ دھرم پر چار حرف حاشیہ ورد "آریہ دھرم پرچار" (اردو)

(۲۴) رد عقائد فلاسفہ

(۱) الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمہ (اردو)

(۲) مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید (اردو)

فروع علم الباطن

علم التصوف

(۱) التلطف بجواب مسائل تصوف (اردو: تصوف سے متعلق سوالات کے جوابات)

(۲) حاشیہ احیاء علوم الدین للامام محمد الغزالی (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ) (عربی)

(۳) نقاء السلافۃ فی احکام البیعۃ والخلافۃ (اردو: بیعت وخلافت کے احکام-۲۱)

(۴) حاشیۃ الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ لعبد الغنی النابلسی (۱۰۵۰ھ-۱۱۴۳ھ) (عربی)

(۵) حاشیۃ المدخل الی تنمیۃ الاعمال بتحسین النیۃ لابن الحاج المکی العبدری المالکی (م ۷۳۷ھ) (عربی)

(۶) کشف حقائق واسرار دقائق (اردو=۲۶)

(تصوف سے متعلق سوالوں کے جوابات)

علم السلوک

(۱) الیاقوتۃ الواسطۃ فی عقد قلب الرابطۃ (اردو=۲۱: تصور شیخ سے متعلق احکام)

(۲) حاشیۃ کتاب الابریز من کلام سیدی عبد العزیز لاحمد بن مبارک اللمطی المالکی (۱۰۹۰ھ-۱۱۵۶ھ) (عربی)

علم وحدۃ الوجود

(۱) الملفوظ (ج ۱ ص ۵۵، ۵۶، ۱۱۴)

(۲) فتاویٰ رضویہ (ج ۶ ص ۱۲۲، ۱۳۲، ۱۳۳)

علم الکشف

(۱) وصایا شریف (اردو: مرتبہ مولانا حسنین رضا خاں قادری بریلوی)

علم آداب النبوۃ

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۹، متفرق صفحات ودیگر مجلدات وتصانیف)

علم الاخلاق

(۱) شرح الحقوق لطرح العقوق (اردو=۲۴)

(والدین، زوجین، استاد وغیرہم کے حقوق کا بیان)

(۲) مشعلۃ الارشاد الیٰ حقوق الاولاد (اردو=۲۴: اولاد کے حقوق کا بیان)

(۳) اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد (اردو=۲۴: حقوق العباد کا بیان)

العلوم الادبیه

علم النحو

(۱) شرح ہدایۃ النحو للمولیٰ اخی سراج عثمان الجشتی الاودھی (۶۵۶ھ-۷۵۸ھ)

(عربی: علم النحو)

(۲) فتاویٰ رضویہ مترجم (متفرق صفحات: فہرست ضمنی مسائل)

علم الاشتقاق

(۱) تبلیغ الکلام الیٰ درجۃ الکمال فی تحقیق اصالۃ المصدر والافعال (عربی)

علم الصرف

(۱) التاج المکلل فی انارۃ مدلول کان یفعل (عربی)

(کان یفعل دوام میں نص نہیں)

علم اللغۃ

(۱) حاشیۃ تاج العروس للسید مرتضیٰ الحسینی البلجرامی (۱۱۴۵ھ-۱۲۰۵ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ علی الصراح ترجمۃ الصحاح لمحمد بن عمر القرشی (م ۶۱۸ھ) (عربی)

توضیح: ''الصحاح'' اسماعیل بن حماد الجوہری (م ۳۹۳ھ) کی تصنیف ہے۔

علم معانی، بیان، بدیع

(۱) فتاویٰ رضویہ مترجم

(فہرست، ضمنی مسائل، ج ۲۸ ص ۴۷، ج ۲۹ ص ۴۶، ج ۳۰ ص ۶۷)

علم العروض والقوافی

(۱) حاشیہ میزان الافکار شرح معیار الاشعار للقاضی محمد سعد اللہ المراد آبادی (م ۱۲۹۳ھ)

(فارسی)

علم العروض

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۲ ص ۱۸۰ تا ۱۸۵)

علم قرض الشعر

(۱) الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الخمریہ (اردو)

(قصیدہ غوثیہ پر شعری ونحوی سوالوں کے جواب)

(۲) مشرقستان اقدس (اردو: قصیدہ مشرقستان قدس پر اعتراض کا جواب)

(۳) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۲ ص ۱۸۰ تا ۱۸۵، ج ۶ ص ۱۹۴ تا ۲۱۱)

النقد الادبی

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۱ ص ۳۴۱)

حاشیہ نگاری

مختلف علوم وفنون کی قریباً ڈیڑھ سو کتابوں پر حواشی تحریر فرمائے۔

علم الامثال

(۱) فن شاعری اور حسان الہند (ص ۲۵۸ تا ۲۶۱: شاعری میں استعمال کی تفاصیل)

علم الخطابہ

(۱) حیات اعلیٰ حضرت (ج۱ ص ۱۷۷ تا ۱۹۸: خطابت کے متعدد واقعات وحقائق)

علم التاریخ

(۱) حاشیۃ خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لنور الدین علی السمہودی (۸۴۴ھ-۹۱۱ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ لعبد الحیٔ الفرنجی محلی (۱۲۶۴ھ-۱۳۰۴ھ) (عربی)

(۳) اعلام الصحابۃ الموافقین للامیر معاویۃ وام المومنین (اردو: کون کون صحابہ کرام حضرت امیر معاویہ وام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھے؟)

(۴) نطق الہلال بارخ ولاد الحبیب والوصال (اردو=۲۶) (تاریخ ولادت نبوی وتاریخ وصال نبوی کی تحقیق)

علم السیر

(۱) حاشیۃ شرح الشفاء لعلی القاری الحنفی (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ لاحمد بن عبد الباقی الزرقانی المالکی المصری (۱۰۵۵ھ-۱۱۲۲ھ) (عربی)

(۳) حاشیۃ بہجۃ الاسرار لابی الحسن الشطنوفی الشافعی (۶۴۴ھ-۷۱۳ھ) (عربی)

علم اخبار الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

(۱) الملفوظ (واقعات وتواریخ)

(۲) فتاویٰ رضویہ (ج ۲،۱۱،۱۲- متفرق واقعات)

علم اسرائیلیات

(۱) مصنف اعظم نمبر (مقالہ علم اسرائیلیات ص ۶۵۸ تا ۶۷۲)

علم تاریخ الخلفا

(۱) فتاویٰ رضویہ مترجم

(متفرق صفحات: فتاویٰ رضویہ کی فہرست ضمنی مسائل میں تفصیل)

علم حکایات الصالحین

(۱) فتاویٰ کرامات غوثیہ (اردو = ۲۸: حضور غوث اعظم کی بعض کرامتوں کا بیان)

(۲) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۱،۱۲)

(۳) الملفوظ (متفرق حکایات واقعات)

فضائل اہل بیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

(۱) حاشیۃ الصواعق المحرقۃ لابن الحجر الہیتمی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ) (عربی)

(۲) اراءۃ الادب لفاضل النسب (اردو=۲۳)

(۳) احیاء القلب المیت بنشر فضائل اہل البیت (فضائل ومناقب آل پاک)

علم المناقب

(۱) الکلام البہی فی تشبیہ الصدیق بالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اردو)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صدیق اکبر میں بعض مشابہت)

(۲) وجہ المشقوق بجلوۃ اسماء الصدیق والفاروق (اردو)

(صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کے حدیث میں بیان کردہ اسما کا بیان)

(۳) مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین (اردو: تفضیل شیخین کریمین کی تحقیق)

(۴) غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق (اردو: ۲۸)

(۵) اظلال السحابۃ باجلال الصحابہ (اردو: صحابہ کرام کی تعظیم کا بیان)

(۶) تنزیہ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمۃ عہد الجاہلیۃ (اردو = ۲۸)

(حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ موحد تھے)

(۷) عرش الاعزاز والاکرام لاول ملوک الاسلام (اردو)

(حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل)

(۸) جمیل ثناء الائمۃ علیٰ علم سراج الامہ (عربی وفارسی)

(ائمہ اسلام کی زبانی امام اعظم ابوحنیفہ کے علم وفضل کی مدح سرائی)

(۹) طرد الافاعی عن حمی ہادٍ رفع الرفاعی (اردو = ۲۸: فضائل غوث اعظم)

تاریخ عمران العالم

(۱) حاشیۃ مقدمۃ عبد الرحمٰن ابن خلدون (۷۳۲ھ-۸۰۸ھ) (عربی)

فن تاریخ گوئی

(۱) حیات اعلیٰ حضرت (ج ۱ ص ۱۴۱ تا ۱۵۰، ۲۶۲)

علم الاسانید التعلیمیۃ واسانید الطریقہ

(۱) حاشیۃ الحصر الشارد فی اسانید محمد عابد للمحدث محمد عابد السندی (م ۱۲۵۷ھ) (عربی)

(۲) الاجازات الرضویۃ لمجبل مکۃ البہیہ (عربی)

(علمائے مکہ معظّمہ کو دی گئی سند اجازت کا مجموعہ)

(۳) الاجازات المتینۃ لعلماء مکۃ و المدینہ (عربی: علمائے حرمین طیبین کو دی گئی سند اجازت و دیگر اسانید کا مجموعہ: مرتب، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں (۱۲۹۲ھ-۱۳۶۲ھ)

(۴) النور والبہاء فی اسانید الحدیث وسلاسل اولیاء اللہ (عربی)

(اسانید حدیث و اسانید سلاسل طریقت کا بیان)

علم الانساب

(۱) شمول الاسلام لآباء الرسول الکرام (اردو)

(۲) فتاویٰ رضویہ (ج ۵ باب الکفایۃ)

(۳) اراءۃ الادب لفاضل النسب (اردو=۲۳)

(قبیلہ قریش اور نسب نبوی کے فضائل و احوال)

علم موضوعات العلوم

(۱) حاشیۃ کشف الظنون للحاج الخلیفۃ مصطفٰی بن عبداللہ الکاتب الجلبی (۱۰۱۷ھ-۱۰۶۷ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ مقدمۃ تاریخ ابن خلدون (۷۳۲ھ-۸۰۸ھ) (عربی)

العلوم الخطیہ

خوش خطی

(۱) حیات اعلیٰ حضرت (ج ۱ ص ۱۷۳)

خط شکستہ

(۱) حیات اعلیٰ حضرت (ج ۱ ص ۱۷۳)

علم خط العروض

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۲ ص ۱۸۰ تا ۱۸۵)

علم املاء الخط العربی

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۱ ص ۳۴۱)

خط نستعلیق

(۱) رسالہ مقامع الحدید خط نستعلیق میں مخطوط (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۱۷۴)

علوم الالسنہ

عربی نثر

(۱) الصنائع البدیعہ (عربی، فارسی)

(۲) بہت سی کتابیں اور فتاویٰ عربی زبان میں ہیں۔

عربی نظم

(۱) دیوان القصائد (عربی: قصائد و نعت و منقبت کا مجموعہ)

(۲) حمائد فضل رسول (عربی: علامہ فضل رسول بدایونی (۱۲۱۳ھ-۱۲۸۹ھ) کی مدح)

(۳) مدائح فضل رسول (عربی: علامہ فضل رسول بدایونی قدس سرہ العزیز کی مدح)

(دونوں قصیدوں کا مجموعہ "قصیدتان رائعتان" کے نام سے مشہور ہے)

(۴) انجاء البری عن وسواس المفتری (عربی وفارسی)

(شیخ اکبر محی الدین ابن عربی (۵۶۰ھ-۶۳۸ھ) کی شان میں قصیدہ)

(۵) آمال الابرار وآلام الاشرار (عربی: ردندوہ کمیٹی میں ایک نظم)

فارسی نثر

متعدد کتب ورسائل اور فتاویٰ فارسی زبان میں ہیں۔

فارسی نظم

(۱) نظم معطر (رباعیات درشان غوث اعظم)

(۲) اکسیر اعظم (قصیدہ غوث اعظم)

(۳) مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم (فضائل غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۴) سلسلۃ الذہب نافیۃ العرب (شجرہ عالیہ قادریہ)

(۵) وظیفہ قادریہ (قصیدہ غوثیہ کا منظم فارسی ترجمہ مع تشریح)

اردو نثر

(۱) شرح مقالہ مذاقیہ (اردو: ایک مدعی ادب کے جہالات عربی ادب کا جواب)

(۲) فتح المعطی بمعنی الخاطی والمخطی (اردو: خاطی ومخطی میں کیا فرق ہے)

(۳) انعاف العلی لبکر فکر السنبلی (اردو)

(۴) بے شمار کتب ورسائل اردو زبان میں ہیں۔

اردو نظم

(۱) حدائق بخشش (مجموعہ نعتیہ اشعار)

(۲) ذریعہ قادریہ (منقبت غوث اعظم)

(۳) فضائل فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) سراپا نور (قصیدۂ نور، اردو)

(۵) چراغ انس (قصیدہ مدحیہ در شان تاج الفحول بدایونی)

(۶) مشرقستان قدس (قصیدہ در شان نوری میاں مارہروی)

(۷) نعت واستعارات (استعارات وغیرہ پر مشتمل نعتیہ کلام)

(۸) مناقب صدیقہ (ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل)

(۹) حضور جان نور (مدینہ طیبہ میں کہی ہوئی نعتوں کا مجموعہ)

(۱۰) نذر گدا در تہنیت اسریٰ (معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان)

(۱۱) سلام وسیر (اردو)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت سے وصال تک کا بیان)

ہندی زبان

(۱) مشہور زمانہ حمد "لم یات نظیرک" چار زبان عربی، فارسی، اردو و ہندی میں ہے۔

سنسکرت زبان

(۱) فن شاعری اور حسان الہند (ص ۲۵۸ تا ۲۶۱: شاعری میں استعمال کی تفصیل)

علم محاورات

(۱) فن شاعری اور حسان الہند (ص ۲۵۸ تا ۲۶۱: شاعری میں استعمال کی تفاصیل)

فارسی صرف ونحو

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ ص ۱۶۱، ۱۶۲- جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

اردو صرف ونحو

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۱ ص ۱۶۱، ۱۶۲- جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور)

ترجمہ نگاری

(۱) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (اردو)

(اردو زبان میں سب سے مشہور ومعتمد ترجمہ قرآن)

(۲) فتاویٰ رضویہ (ج۲۹ص۶۰: اصول وہدایات برائے ترجمہ قرآن)

(۳) ترجمۃ الفتویٰ وجہ ہدم البلویٰ (اردو: فتاوی الحرمین کا ترجمہ)

(۴) خلص فوائد فتویٰ (اردو: فتاوی الحرمین کا خلاصہ)

(۵) خلاصہ فوائد فتاویٰ (اردو: حسام الحرمین کے مضامین کا خلاصہ)

مضمون نگاری

(۱) مجدد گرامی کے مضامین مندرجہ ذیل اخبار وجرائد میں طبع ہوتے رہے۔

(الف) دبدبہ سکندری (رام پور) (۲) تحفہ حنفیہ (پٹنہ) (۳) الفقیہ (امرتسر)

☆☆☆☆☆

العلوم العقلیه

علم المنطق

(۱) حاشیۃ علیٰ حاشیۃ میر زاہد (محمد بن محمد بن اسلم الھروی، میر زاہد (م ۱۱۰۱ھ)
علیٰ شرح الدوانی (محمد بن اسعد، جلال الدین الدوانی الصدیقی الشافعی (م ۹۲۸ھ)
علیٰ تہذیب المنطق لسعد الدین التفتازانی الشافعی (۷۲۲ھ-۷۹۲ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ تحریر القواعد المنطقیۃ فی شرح الشمسیۃ المعروف بالرسالۃ القطبیہ
لقطب الدین محمد بن محمد الرازی التحتانی (۶۹۴ھ-۷۶۶ھ) (عربی)

علم آداب الدرس

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۹ بحث علم و تعلیم)

فلسفہ (علم الحکمۃ)

(۱) حاشیۃ الشمس البازغۃ شرح الحکمۃ البالغۃ لمحمود بن محمد الفاروقی الجونفوری (م ۱۰۶۲ھ)
(عربی)

(۲) الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمۃ لوہاء الفلسفۃ المشئمہ (اردو = ۲۷)
(فلسفہ قدیمہ کا رد فلسفہ قدیمہ کی روشنی میں)

(۳) مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید (اردو = ۲۷)
(محمد حسن سنبھلی کی کتاب "المنطق الجدید لناطق الکالہ الحدید" کے خرافات کا رد)

(۴) حاشیہ اصول طبعی (اردو)

علم الروح

(۱) بوارق تلوح من حقیقۃ الروح (عربی: روح کی حقیقت کا بیان)

(۲) اتیان الارواح لدیارہم بعد الرواح (اردو)

(موت کے بعد روحوں کا اپنے گھروں کو آنا)

(۳) الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمۃ لوہاء الفلسفۃ المشئمۃ (اردو)

(۴) مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید (فلسفیانہ مباحث)

الحکمۃ النظریہ

فروع العلم الطبیعی

علم الطبعیات

(۱) الدقۃ والتبیان لعلم الرقۃ والسیلان (اردو)

علم الکون والفساد

(۱) حیات اعلیٰ حضرت (ج ۱ ص ۲۵۴)

(۲) فوز مبین در رد حرکت زمین (اردو)

(۳) معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین (اردو)

(۴) فتاویٰ رضویہ مترجم (ج ۲۷ ص ۹۳ تا ۱۰۲)

(۵) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۲ ص ۱۸۹ تا ۱۹۳)

علم نزول الغیث

(۱) الملفوظ (ج ۴ ص ۷۸) (۲) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۲ ص ۱۸۹ تا ۱۹۳، ۱۰۰)

علم المعادن

(۱) المطر السعید علیٰ نبت جنس الصعید (اردو: اجمالی بیان)

علم الآثار العلویۃ والسفلیہ

(۱) المطر السعید علیٰ نبت جنس الصعید (اردو)

(۲) الدقۃ والتبیان لعلم الرقۃ والسیلان (عربی، اردو)

(۳) الکلمۃ الملہمہ (۴) معین مبین (۵) کتب ہیئت وزیجات

علم ارضیات

(۱) المطر السعید علیٰ نبت جنس الصعید (اردو)

علم الحجر

(۱) المطر السعید علیٰ نبت جنس الصعید (اردو)

علم کیمیا

(۱) حسن التعمم فی بیان حد التیمم (اردو)

(۲) الاحلیٰ من السکر لطلبۃ سکر روسر (اردو: علم کیمیا کا اجمالی بیان)

علم الحیوان

(۱) احکام شریعت (فتویٰ اولیٰ)

(۲) دفع زیغ زاغ (اردو) (۳) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۲ ص ۱۹۳)

علم تعبیر الرویا

(۱) حاشیہ تعطیر الانام فی تعبیر المنام لعبد الغنی النابلسی (۱۰۵۰ھ-۱۱۴۳ھ) (عربی)

علم قوس قزح

(۱) ہدایۃ الجنان باحکام رمضان (اردو)

(۲) درء القبح عن درک وقت الصبح (اردو)

علم النجوم

(۱) حاشیۃ حدائق النجوم لراجہ رتن سنگھ اللکھنوی (النسخۃ الاصلیۃ فی الفارسیہ) (عربی)

(۲) حاشیۃ خزانۃ العلم للدیوان خاں جی البطناوی الہندی (عربی)

فروع علم النجوم

علم الاختیارات

(۱) حیات اعلیٰ حضرت

(ج ۱ ص ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲ - مکتوب ۷، ۸، ۹ - قادری کتاب گھر بریلی شریف)

علم الطب

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۹ باب المرض والتداوی)

(۲) حیات اعلیٰ حضرت (ج ۱ ص ۲۷۸، ۳۱۸، ۳۲۰ - قادری کتاب گھر بریلی)

فروع علم الطب

علم التشریح

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۱۲ ص ۱۹۴)

علم الباہ

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۹، اجمالی بیان)

علم الصیدلہ

(۱) حیات اعلیٰ حضرت (ج ۱ ص ۲۷۸، ۳۱۸، ۳۲۰ - قادری کتاب گھر بریلی)

علم الریاضی

(۱) عزم البازی فی جو الریاضی (عربی، فارسی، اردو)

(علم ریاضی کی مختلف اقسام کی تحقیقات)

(۲) الجداول الریاضی (عربی، فارسی: جداول میل وظلال وغیرہا کا استخراج)

(۳) کسور اعشاریہ (فارسی)

(۴) الکسری العشری (عربی)

فروع علم الریاضی

علم الہیئۃ

(۱) حاشیۃ شرح تذکرۃ الطوسی فی الہیئۃ للسید الشریف علی بن محمد الجرجانی

(۷۴۰ھ-۸۱۶ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ رفع الخلاف فی عمل دقائق الاختلاف لعبد القادر بن محمد الفیومی (م ۱۰۷۹ھ)

(عربی)

(۳) حاشیۃ علم الہیئۃ لجابر بن حیان الکوفی (م ۲۰۰ھ) (عربی)

(۴) حاشیۃ کتاب الصور لابی بکر محمد بن عمر بن حفص بن الفرخان الطبری (عربی)

(۵) اقمار الانشراح لحقیقۃ الاصباح (عربی)

(صبح کیسے ہوتی ہے؟ اس بارے میں امام رازی کے ایک اعتراض کا جواب)

(۶) جادۃ الطلوع والممر للسیارۃ والنجوم والقمر (عربی)

(قمر و متحیرات وثوابت کے طلوع وغروب، نصف النہار نکالنے کا بیان)

علم الہیئۃ الجدیدۃ

(۱) الصراح الموجز فی تعدیل المرکز (فارسی)

(ہیئت قدیمہ وجدیدہ پر مرکز شمس کی تعدیل معلوم کرنے کا طریقہ)

(۲) فوز مبین در رد حرکت زمین (اردو=۲۷)

(امریکی منجم پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کارد)

(۳) معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین (اردو=۲۷)

(امریکی منجم پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کارو)

(۴) نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان (اردو=۲۷: ہیئت جدیدہ کارد)

فروع علم الہیئۃ

علم تقویم الکواکب

(۱) استخراج تقویمات کواکب (فارسی)

(۲) ترجمہ قواعد نائیٹکل المنک (اردو)

(۳) البرہان القویم علی العرض والتقویم (اردو)

علم الادوار والاکوار

(۱) جدول برائے جنتری شصت سالہ (فارسی)

(۲) فتاویٰ رضویہ (ج ۳۰ ص ۱۲۳)

(۳) معدن علومی در سنین ہجری و عیسوی و رومی (اردو)

(۴) نطق الہلال بارخ ولاد الحبیب والوصال (اردو)

علم الاسطرلاب وربع المجیب

(۱) ہدایۃ المتعال فی حد الاستقبال (عربی، اردو: اجمالی ذکر)

علم الزیجات

(۱) مسفر المطالع للتقویم والطالع (اردو)

(المنک سے ستاروں کی تقویم اور وقت کا طالع نکالنے کا طریقہ)

(۲) حاشیۃ شرح الزیج السلطانی لعبد العلی بن محمد الحنفی البرجندی (م ۹۳۵ھ)

(عربی)

(۳) حاشیۃ زلالات البرجندی (عربی)

(۴) حاشیہ زیج بہادر خانی (فارسی)

(۵) حاشیہ فوائد بہادر خانی (فارسی)

(۶) حاشیۃ زیج الغخانی (عربی)

(۷) حاشیہ جامع بہادر خانی (فارسی)

علم التوقیت

(۱) تاج توقیت (فارسی: اوقات نماز پنجگانہ وسحری وافطار نکالنے کے قواعد)

(۲) جداول اوقات (اردو)

(۳) استنباط الاوقات (اردو)

(۴) حاشیہ طیب النفس بمعرفۃ الاوقات الخمس لادریس راغب (م ۱۳۴۷ھ)

(عربی)

(۵) الانجب الانیق طرق التعلیق (فارسی)

(نماز و روزہ کے اوقات کلیہ سے ہر مہینہ کے اوقات جزئیہ استخراج کرنے کے قواعد)

(۶) درءالقبح عن درک وقت الصبح (اردو=۱۰)

(وقت سحر کی تحقیق اور اسے رات کا ساتواں حصہ ماننا غلط)

(۷) ہدایۃ الجنان باحکام رمضان (اردو: اجمالی بیان)

(۸) حاشیۃ لآلی الطل الندیۃ علی الباکورۃ الجنیۃ فی عمل الآلۃ الجیبیۃ لمحمد بن یوسف الخیاط الفلکی الموقت (م ۱۳۰۳ھ) المتن منظوم والشرح منثور وکلاہما للخیاط۔

(۹) حاشیہ زبدۃ المنتخب (فارسی: علم توقیت)

(۱۰) حاشیہ جامع الافکار (فارسی: علم توقیت)

علم مواقیت الصلوٰۃ

(۱) زیج الاوقات الصوم والصلوٰۃ (اردو)

(ہندو ایشیا کے شہروں کی نماز و روزہ کے اوقات کا استخراج)

(۲) حیات اعلیٰ حضرت (ج ۱ ص ۱۶۱)

علم منازل القمر

(۱) طلوع و غروب نیرین (اردو) (۲) طلوع و غروب کواکب وقمر (اردو)

علم صور الکواکب

(۱) معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین (اردو)

(۲) الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمہ (اردو)

(۲) الملفوظ (ج ۴ ص ۹، ۶۳، ۶۴)

علم الآلات الظلیہ

(۱) الجمل الدائرۃ فی خطوط الدائرۃ (فارسی)

(جیب وظل وسہم ووتر وقاطع کے بیان اور طریق استخراج)

(۲) المعنی المجلی للمغنی والظلی (فارسی)

علم القرانات

(۱) حیات اعلیٰ حضرت (ج ۱ ص ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۹۱)

(۲) فوز مبین در رد حرکت زمین (اردو)

(۳) معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین (اردو)

علم جغرافیہ

(۱) حاشیہ مقدمۃ ابن خلدون (عربی)

علم حساب النجوم

(۱) ستارے کو دیکھ کر گھڑی ملانے کا واقعہ (حیات اعلیٰ حضرت ج ۱ ص ۲۵۷)

علم مقادیر العلویات

(۱) فوز مبین در رد حرکت زمین (اردو)

(۲) معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین (اردو)

(۳) الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمہ (اردو)

علم کیفیۃ الارصاد

(۱) فوز مبین در رد حرکت زمین (اردو)

(۲) معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین (اردو)

(۳) الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمہ (اردو)

علم کتابۃ التقاویم

(۱) مسفر المطالع للتقویم والطالع (اردو)

علم الیوم واللیلہ

(۱) جادۃ الطلوع الممر للسیارۃ والنجوم والقمر (عربی)

(قمر و متحیرات و ثوابت کے طلوع و غروب اور نصف النہار نکالنے کا بیان)

(۲) طلوع و غروب کواکب و قمر (اردو) (۳) طلوع و غروب نیرین (اردو)

(۴) حیات اعلیٰ حضرت (ج ا ص ۲۵۷) (۵) الملفوظ (ج ا ص ۱۵)

فروع علم العدد

علم الجبر والمقابلہ

(۱) حل سادا تہائے درجہ سوم (فارسی)

(۲) حل المعادلات لقوی المکعبات (فارسی)

(جبر و مقابلہ کے مساوات درجہ سوم کی بحث)

(۳) رسالہ جبر و مقابلہ (فارسی)

(۴) حاشیۃ القواعد الجلیلہ (عربی)

علم حساب الفرائض

(۱) مستولیات السہام (اردو)

(۲) المقصد النافع فی عصوبۃ الصنف الرابع (اردو)

الحساب الستینی

(۱) ستین ولوگارثم (اردو)

علم الحساب

(۱) کلام الفہیم فی سلاسل الجمع والتقسیم (عربی)

(جمع وتفریق، ضرب وتقسیم کا بیان وقواعد جدیدہ کا اضافہ)

علم لوگارثم

(۱) رسالہ در علم لوگارثم (اردو)

علم الارثماطیقی

(۱) کتاب الارثماطیقی (فارسی)

(اعمال اربعہ حسابیہ اوران کے نتائج اور باہمی کے اعلیٰ حقائق کا بیان)

(۲) البدور فی اوج المجذور (فارسی: مربع ومکعب وغیرہ قوتوں کے متعلق فوائد)

علم الہندسہ

(۱) حاشیہ شرح چغمینی للسید الشریف علی بن محمد الجرجانی (۷۴۰ھ-۸۱۶ھ)

(عربی)

(۲) حاشیہ تصریح شرح چغمینی (عربی)

(۳) الاشکال الاقیدس لنکس اشکال اقلیدس (عربی)

(اقلیدس کے بعض اشکال پر مؤلف کا اعتراض)

(۴) حاشیہ اصول الہندسہ لمحمد عطاء اللہ الرومی الحنفی المعروف بشانی زادہ (م۱۲۴۲ھ)

(عربی)

(۵) حاشیۃ تحریر اقلیدس فی اصول الہندسۃ والحساب لمحمد بن محمد النصیر الطوسی الشیعی

(م۶۷۲ھ) (عربی)

(۵) کشف العلۃ عن سمت القبلہ (اردو)

(براہین ہندسیہ سے ہر شہر کی صحیح سمت قبلہ نکالنے کا طریقہ)

(۶) الجمل الدائرۃ فی خطوط الدائرۃ (فارسی)

(جیب وظل وسہم ووتر وقاطع کا بیان اور طریق استخراج)

(۷) اعالی العطایا فی الاضلاع والزوایا (عربی، فارسی)

فروع علم الہندسہ

علم المساحۃ

(۱) احسن الجلوۃ فی تحقیق المیل والذراع والفرسخ والغلوۃ (عربی)

(۲) الہنیئ النمیر فی الماء المستدیر (اردو)

علم المرایا المحرفہ

(۱) حیات اعلیٰ حضرت (ج ا ص ۱۵۲، ۱۵۳)

(۲) درء القبح عن درک وقت الصبح (اردو: اجمالی بیان)

(۳) ہدایۃ الجنان الی احکام رمضان (اردو: اجمالی بیان)

علم التعدیل

(۱) سر الاوقات (اردو: تعدیل ایام کا بے مثل بیان)

(۲) تسہیل التعدیل (اردو)

(۳) میل الکواکب وتعدیل الایام (اردو)

علم المناظر

(۱) زاویہ اختلاف منظر (فارسی)

علم الاوزان والموازین

(۱) بارق النور فی مقادیر ماء الطہور (اردو)

(۲) تفاسیر الاحکام لفدیۃ الصلوٰۃ والصیام (اردو)

(۳) فتاویٰ رضویہ مترجم (ج ۱۰ ص ۱۱۸، ۲۹۶ - ج ۱۲ ص ۱۳۶)

علم البنکامات

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۲ ص ۳۵۳)

(۲) الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمہ (اردو) (۳) استخراج تقویمات کواکب (فارسی)

علم المثلث

(۱) رسالہ در علم مثلث (فارسی)

(۲) حاشیہ رسالہ علم مثلث (فارسی)

علم المثلث الکروی

(۱) تلخیص علم مثلث کروی (فارسی)

(۲)وجوہ زوایا مثلث کروی (فارسی)

علم المثلث المسطح

(۱)اعالی العطایا فی الاضلاع والزوایا (عربی وفارسی: مثلث مسطح، مثلث کروی، اضلاع وزوایا میں معلوم سے مجہول جاننے کا طریقہ اور شکل مغنی وظلی ونافع کا بیان)

علم المربعات

(۱)الموہبات فی المربعات (عربی: ہم ایک مربع بنانا چاہتے ہیں کہ جس قدر مربع منظور ہوں، ان کا مجموعہ ہو، اور ایسے مربعات کے سلاسل کا بیان)

(۲)۱۱۵۲: مربعات (اردو)

علم الابعاد والاجرام

(۱)معین مبین

(۲)فوز مبین

(۳)الکلمۃ الملہمہ

(۴)الملفوظ (ج۴ص۹،۶۳،۶۴)

فروع العلم الالٰہی

علم معرفۃ الملائکہ

(۱)الہدایۃ المبارکۃ فی تخلیق الملائکۃ (اردو: فرشتوں کی پیدائش وموت کا بیان)

(۲)الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمہ (اردو)

(۳)مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید (اردو)

علم معرفۃ النفس الانسانیہ

(۱) الکلمۃ الملہمۃ (۲) مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید (اردو)

انسان کی تعریف اہل معقولات کے یہاں ''حیوان ناطق'' ہے۔ اعلیٰ حضرت کے یہاں انسان کی تعریف ''حیوان عاقل مکلّف وامین'' ہے۔ (الملفوظ ج۴ ص ۷۷،۷۸)

علم تقاسیم العلوم

(۱) حاشیۃ کشف الظنون فی اسامی العلوم والفنون للحاج الخلیفہ (۱۰۱۷ھ-۱۰۶۷ھ) (عربی)

(۲) حاشیۃ مقدمۃ تاریخ ابن خلدون (۷۳۲ھ-۸۰۸ھ) (عربی)

فروع الحکمۃ العملیہ

علم آداب الکسب والمعاش

(۱) تدبیر فلاح ونجات واصلاح (اردو=۱۵: چار نکاتی معاشی تجویز)

(۲) خیر الآمال فی حکم الکسب والسوال (عربی=۲۳)

(کمانے اور سوال کرنے کے احکام)

(۳) التحبیر بباب التدبیر (اردو=۲۹)

(تقدیر پر ایمان کے ساتھ تدبیر سنت اور منکر گمراہ)

(۴) فتاویٰ رضویہ (ج۹ باب الکسب)

علم السیاسۃ

(۱) اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام (عربی=۱۴: ہندوستان دار الحرب نہیں)

(۲) اتمام حجت نامہ (اردو: ترک موالات کے حامی علما سے ستر سوالات)

(۳) المحجۃ الموتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ (اردو=۱۴)

(تحریک ترک موالات کے خلاف مسلمانوں کی صحیح سیاسی رہنمائی کرنے والا رسالہ)

(۴) جدید فرقہ گاندھیہ (اردو) (امام اہل سنت کا ایک تاریخی فتویٰ جو اکتوبر ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا تھا، اور یہی فتویٰ دو قومی نظریہ کی بنیاد قرار پایا)

(۵) نابغ النور علیٰ سوالات جبلفور (اردو)

(سیاست حاضرہ سے متعلق مختلف سوالوں کے جوابات)

(۶) دوام العیش فی ان الائمۃ من قریش (اردو=۱۴)

(اسلامی خلیفہ کا قریشی ہونا شرط ہے، اس بارے میں مسلمانوں کی دینی وسیاسی رہنمائی کرنے والا رسالہ: ہندوستانی خلافت کمیٹی کا رد)

علوم عقلیہ سے متعلق ایجادی قواعد واضافات

علم التکسیر

(۱) اطائب الاکسیر فی علم التکسیر (عربی)

(۲) اسہل الکتب فی جمیع المنازل (عربی)

علم الجفر

(۱) الجداول الرضویۃ فی المسائل الجفریہ (عربی)

علم الہندسہ

(۱) الاشکال الاقیدس لنکس اشکال اقلیدس (عربی)

(۲) مقالہ مفردہ (اردو: علم الہندسہ)

علم الهیئة القدیمہ

(۱) ہدایۃ الجنان باحکام رمضان (اردو)

(۲) اقمار الانشراح لحقیقۃ الاصباح (عربی)

(۳) درء القبح عن درک وقت الصبح (اردو)

(۴) قانون رویۃ اہلہ (اردو: علم الہیئۃ)

(۵) مبحث المعادلۃ فات الدرجۃ الثانیہ (عربی: علم الہیئۃ)

(۶) رویۃ الہلال (فارسی: علم الہیئۃ)

علم الحساب

(۱) کلام الفہیم فی سلسلۃ الجمع والتقسیم (عربی)

علم الحکمۃ النظریہ

(۱) الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمہ (اردو)

علم الریاضی

(۱) عزم البازی فی جوالریاضی (عربی، فارسی، اردو)

علم الہیئۃ الجدیدۃ

(۱) فوز مبین در رد حرکت زمین (اردو)

(۲) معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین (اردو)

علم المربعات

(۱) تئیس سو (۲۳۰۰) طریقے سے مربعات کی خانہ پری

(حیات اعلیٰ حضرت ج ا ص ۲۵۹)

علم الزیجات

(۱) مسفر المطالع فی التقویم والطالع (اردو)

(۲) حیات اعلیٰ حضرت (ج ا ص ۲۶۳، ۲۶۴)

علم التوقیت

(۱) درء القبح عن درک وقت الصبح (اردو)

(۲) ہدایۃ الجنان باحکام رمضان (اردو)

(۳) اقمار الانشراح لحقیقۃ الاصباح (عربی)

(۴) حیات اعلیٰ حضرت (ج ا ص ۲۵۷)

علم النجوم

(۱) حاشیۃ حدائق النجوم (راجہ رتن سنگھ بہادر ہوشیار جنگ زخمی لکھنوی: تین جلد)
(عربی)

(۲) استخراج وصول قمر برراس (فارسی: علم نجوم)

(۳) رسالۃ ایعاد قمر (عربی: علم نجوم)

العلوم الجدیدہ

جدید سائنس سے متعلق اکتشافات

(۱) وجود خلا (space) کا اثبات۔ (فوز مبین)

(۲) نظریہ کشش ثقل (laws of gravitation) کا ابطال۔ (فوز مبین)

(۳) جزء الذی لا تجزی (atom) کا اثبات۔ (الکلمۃ الملہمہ)

(۴) آسمان میں خرق والتیام کا اثبات۔ (الکلمۃ الملہمہ)

(۵) پانی میں مسام نہیں۔ (الملفوظ ج ۱ ص ۱۲۳)

(۶) زمین گول ہے۔ (الملفوظ ج ۴ ص ۷۵)

(۷) فلک کا وجود ہے۔ (فوز مبین، معین مبین، الکلمۃ الملہمہ)

علم الصوت

(۱) الکشف شافیا حکم فونوجرافیا (اردو: فونوگرافی کی آواز کی تحقیق)

علم ایجادات

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۳۰ ص ۱۲۳)

علم خلاپیمائی

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۲ ص ۲۱۳ تا ۲۱۶)

(۲) فوز مبین در رد حرکت زمین (اردو)

(۳) معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین (اردو)

علم موسمیات

(۱) فتاویٰ رضویہ مترجم (ج ۵ ص ۳۲۱)

علم الحرکۃ

(۱) الملفوظ (ج ۴ ص ۸)

(۲) فوز مبین در رد حرکت زمین (اردو)

(۳) معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین (اردو)

علم وبائیات

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۹ باب المرض والتداوی)

علم المعاشرۃ

(۱) فتاویٰ رضویہ (ج ۹، متفرق صفحات)

علم بین الاقوامی امور

(۱) دوام العیش فی ان الائمۃ من قریش (اردو)

(۲) کتب علم سیاسیات، معاشیات وسماجیات

علم بینک کاری

(۱) فلاح تدبیر ونجات (اردو)

(۲) کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (عربی)

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم::والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم::وآلہ العظیم

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم: نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم: وجندہ العظیم

باب نہم

امام اہل سنت کے پانچ سو پینسٹھ علوم وفنون

باب چہارم میں دوسوستاون (257) اصلی وفرعی علوم وفنون بیان کیے گئے ہیں اور باب پنجم میں تین سو آٹھ (308) فرعی علوم وفنون کا ذکر ہے۔ان تمام کی مجموعی تعداد پانچ سو پینسٹھ (565) ہے۔ان تمام کی یک جائی فہرست مندرجہ ذیل ہے۔

فہرست جدید

علوم شرعیہ

علم قرآن وفروع علم قرآن

(۱)علم القرآن (۲) حفظ القرآن الجید (۳)علم التفسیر (۴) اصول التفسیر (۵) عم تاویل القرآن (۶) علم آداب کتابۃ المصحف (۷) علم مخارج الحروف (۸) عم القرأۃ

(۹) عم التجوید (۱۰) علم الوقوف (۱۱) تلاوۃ القرآن مع التجوید (فن اجرائے قواعد التجوید)

(۱۲) علم الجفر والجامعۃ (۱۳) علم التکسیر (۱۴) علم الزائرجہ (۱۵) علم الرقیٰ (۱۶) عم الکسر والبسط (۱۷) علم الاوفاق/علم اعداد الوفق (۱۸) علم الاسماء الحسنٰی (۱۹) علم دفع مطاعن القرآن (۲۰) علم التصرف بالاسم الاعظم (۲۱) تفسیر القرآن بالقرآن (۲۲) تفسیر القرآن بالاحادیث (۲۳) تفسیر الآیات الکونیہ۔

علم حدیث وفروع علم حدیث

(۲۴)علم الحدیث (۲۵)علم اصول الحدیث (علم اصطلاح الحدیث)(۲۶)علم شرح الحدیث (۲۷)علم تخریج الاحادیث (۲۸)علم درایۃ الحدیث (۲۹)علم دفع الطعن عن الحدیث (۳۰)علم تلفیق الحدیث (۳۱)علم تاویل اقوال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

(۳۲)علم رموز الحدیث (۳۳)علم اسماء الرجال (۳۴)علم الجرح والتعدیل (۳۵) علم مدارج طبقات الحدیث (۳۶)علم الشمائل النبویۃ (۳۷)علم الخصائص النبویہ (۳۸)علم صلوۃ الحاجات (۳۹) علم المواعظ (۴۰)علم الترغیب والترہیب (۴۱)علم الآ ثار (۴۲)علم الادعیۃ والاوراد (۴۳)علم الطب النبوی (۴۴)علم المغازی (۴۵)علم الزہد والورع۔

علم فقہ وفروع علم فقہ

(۴۶)الفقہ الحنفی (۴۷)الفقہ المالکی (۴۸)الفقہ الشافعی (۴۹)الفقہ الحنبلی (۵۰) عم الفرائض (۵۱)علم حکم الشرائع (۵۲)علم القضاء (۵۳)علم الفتاوی (۵۴)عم آداب الآ ثار (۵۵)علم اسرار الاحکام (علم اسرار الدین)

علم اصول فقہ وفروع علم اصول فقہ

(۵۶)علم اصول الفقہ (۵۷)علم القواعد الفقہیۃ (۵۸)رسم المفتی (۵۹)عم النظر (۶۰)عم المناظرۃ (علم آداب البحث)(۶۱)علم الجدل (الجدل الفقہی)(۶۲)عم مراتب کتب الفقہ۔

علم عقائد وفروع علم عقائد

(۶۳)علم العقائد والکلام (۶۴)علم آداب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (۶۵)عم الفضائل النبویہ(۶۶)علم مقالات الفرق (۶۷)علم الخلاف (الجدل العقدی) (۶۸)

احیاء السنۃ (۶۹) رد البدعات والمنکرات۔

فروع علم خلاف

(۷۰) رد دیوبندیہ (مقلد وہابیہ) (۷۱) رد اہل حدیث (۷۲) رد ابن تیمیہ حرانی (۷۳) رد اسماعیل دہلوی (۷۴) رد طیب عرب مکی رامپوری (۷۵) رد نذیر حسین دہلوی (۷۶) رد گنگوہی (۷۷) رد تھانوی (۷۸) رد نانوتوی (۷۹) رد قادیانیہ (۸۰) رد صلح کلیت (۸۱) رد نیچری (۸۲) رد روافض (۸۳) رد تفضیلیہ (۸۴) رد نواصب (۸۵) رد مفسقہ (۸۶) رد مجسمہ (۸۷) رد متصوفہ (۸۸) رد اہل قرآن (۸۹) رد ندوہ کمیٹی (۹۰) رد نصاریٰ (۹۱) رد ہنود (۹۲) رد آریہ (۹۳) رد عقائد فلاسفہ۔

علم باطن وفروع علم باطن

(۹۴) علم الباطن (۹۵) علم الکشف (۹۶) علم التصوف (۹۷) علم السلوک (۹۸) علم وحدۃ الوجود (۹۹) علم آداب النبوۃ (۱۰۰) علم الاخلاق (۱۰۱) علم التسخیر (علم العزائم)

علوم ادبیہ

(☆) علوم البلاغۃ (۱۰۲) علم المعانی (۱۰۳) علم البیان (۱۰۴) علم البدیع (۱۰۵) عم النحو (۱۰۶) علم الصرف (۱۰۷) علم الاشتقاق (۱۰۸) علم اللغۃ (۱۰۹) النقد الادبی (۱۱۰) عم العروض (۱۱۱) علم القوافی (۱۱۲) علم قرض الشعر (۱۱۳) علم الخطابۃ (۱۱۴) عم مبادی الشعر (۱۱۵) عم مبادی الانشاء (۱۱۶) علم الانشاء (۱۱۷) علم الشعر (۱۱۸) علم ضروب الامثال

(۱۱۹) فن حاشیہ نویسی (۱۲۰) علم موضوعات العلوم واسماء الکتب (علم قوائم الکتب والفنون) (۱۲۱) عم السیر (۱۲۲) علم التواریخ (۱۲۳) علم اخبار الانبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام (۱۲۴) عم

اسرائیلیات (۱۲۵) علم حکایات الصالحین (۱۲۶) علم تاریخ الخلفا (۱۲۷) علم المناقب (۱۲۸) علم تاریخ عمرانیات (علم تاریخ عمران العالم) (۱۲۹) علم الانساب (۱۳۰) فن تاریخ گوئی۔

علوم خطیہ

(۱۳۱) خط نسخ (۱۳۲) خط نستعلیق (۱۳۳) خط شکستہ (۱۳۴) خوش خطی (علم تحسین الحروف) (۱۳۵) علم خط العروض (۱۳۶) علم املاء الخط العربی۔

علم السنہ

(۱۳۷) عربی نظم (۱۳۸) فارسی نظم (۱۳۹) اردو نظم (۱۴۰) عربی نثر (۱۴۱) فارسی نثر (۱۴۲) اردو نثر (۱۴۳) ہندی زبان (اللغۃ الہندیہ) (۱۴۴) سنسکرت زبان (۱۴۵) اردو نحو و صرف (۱۴۶) فارسی نحو وصرف (۱۴۷) مضمون نگاری (۱۴۸) ترجمہ نگاری (۱۴۹) علم محاورات (۱۵۰) عربی زبان (نظم ونثر) (۱۵۱) فارسی زبان (نظم ونثر) (۱۵۲) اردو زبان (نظم ونثر)

اصناف نظم

(۱۵۳) حمد (۱۵۴) نعت (۱۵۵) منقبت (۱۵۶) قصیدہ (۱۵۷) غزل (۱۵۸) قطعہ (۱۵۹) رباعی (۱۶۰) مثنوی (۱۶۱) مثلث (۱۶۲) مخمس (۱۶۳) مسدس (۱۶۴) فضائل ومناقب اہل بیت (مرثیہ کا متبادل)

علوم عقلیہ

(۱۶۵) علم المیزان (علم المنطق)

(☆) علم الحکمہ (۱۶۶) علم الروح (۱۶۷) علم آداب الدرس۔

فروع علم حکمت

(☆)علم الحکمۃ النظریہ (☆)علم الحکمۃ العملیہ۔

فروع حکمت نظریہ

(۱۶۸)العلم الطبیعی (۱۶۹)علم الریاضی (۱۷۰)العلم الالٰہی۔

فروع علم طبعی

(۱۷۱)علم احکام النجوم (۱۷۲)علم الکیمیا (۱۷۳)علم تعبیر الرؤیا (۱۷۴)علم الطب (۱۷۵)علم الآثار العلویۃ والسفلیہ (۱۷۶)علم الارض (۱۷۷)علم الحیوان (۱۷۸)علم قوس و قزح (۱۷۹)علم الکون والفساد (۱۸۰)علم المعادن (۱۸۱)علم نزول الغیث (۱۸۲)عمم النبات (۱۸۳)عمم نفسیات (علم الفراسۃ) (۱۸۴)علم حشریات (علم الحشرات) (۱۸۵)علم الحجر۔

فروع علم احکام نجوم

(۱۸۶)علم الاختیارات (۱۸۷)علم الرمل۔

فروع علم طب

(۱۸۸)علم تشریح الابدان (۱۸۹)علم ادویات (علم الصیدلہ) (۱۹۰)علم الباہ۔

فروع علم ریاضی

علم ہیئت وفروع علم ہیئت

(۱۹۱)علم الہیئۃ (۱۹۲)علم الاکر (۱۹۳)علم الزیجات (۱۹۴) علم الاصطرلاب (عمم وضع الاصطرلاب) (۱۹۵)علم الادوار والاکوار (۱۹۶)علم الربع المجیب (علم وضع الربع المجیب والمقنطرات) (۱۹۷)علم منازل القمر (۱۹۸)علم الآلات الظلیۃ (۱۹۹)علم القرانات

(۲۰۰) علم حساب النجوم (۲۰۱) علم مقادیر العلویات (۲۰۲) علم صور الکواکب (۲۰۳) علم التوقیت (علم المواقیت) (۲۰۴) علم مواقیت الصلوٰۃ (۲۰۵) علم تقویم الکواکب (۲۰۶) علم کیفیۃ الارصاد (۲۰۷) علم جغرافیا (۲۰۸) علم کتابۃ التقاویم (۲۰۹) علم الیوم واللیلہ۔

علم عدد وفروع علم عدد

(۲۱۰) علم العدد (۲۱۱) علم حساب الفرائض (۲۱۲) علم الحساب (۲۱۳) علم الارثماطیقی (۲۱۴) علم الجبر والمقابلہ (۲۱۵) الحساب الستینی (۲۱۶) علم لوغارثمات۔

علم ہندسہ وفروع علم ہندسہ

(۲۱۷) علم الہندسہ (۲۱۸) علم المناظر (۲۱۹) علم المرایا المحرفہ (۲۲۰) علم المساحہ (۲۲۱) علم التعدیل (۲۲۲) علم الاوزان والموازین (۲۲۳) علم الہنکامات (۲۲۴) علم الابعاد والاجرام (۲۲۵) علم خلاپیمائی (۲۲۶) علم المثلث (۲۲۷) علم المثلث الکروی (۲۲۸) علم المثلث المسطح (۲۲۹) علم المربعات۔

فروع علم الٰہی

(۲۳۰) علم معرفۃ النفس الملکیہ (۲۳۱) علم معرفۃ النفس الانسانیہ (۲۳۲) علم تقسیم العلوم

فروع حکمت عملیہ

(۲۳۳) علم السیاسۃ (۲۳۴) علم آداب الکسب والمعاش (علم معاشیات)

علوم جدیدہ

(۲۳۵) جدید سائنس (جدید اکتشافات) (۲۳۶) علم الہیئۃ الجدیدۃ (۲۳۷) علم ایجادات (۲۳۸) علم موسمیات (۲۳۹) علم الصوت (۲۴۰) علم بین الاقوامی امور (۲۴۱) علم

الحرکۃ (۲۴۲) علم شماریات (۲۴۳) علم ساجیات (۲۴۴) علم وبائیات (۲۴۵) علم بینک کاری

علوم قدیمہ وجدیدہ میں ایجادات واضافات

(۲۴۶) منتہیٰ علم الجفر (۲۴۷) منتہیٰ علم المربعات (۲۴۸) منتہیٰ علم الھیئۃ الجدیدۃ (۲۴۹) منتہیٰ علم الریاضی (۲۵۰) منتہیٰ علم الحکمۃ النظریہ (۲۵۱) منتہیٰ علم الزیجات والتقاویم (۲۵۲) منتہیٰ علم التوقیت (۲۵۳) منتہیٰ علم النجوم (۲۵۴) منتہیٰ علم الحساب (۲۵۵) منتہیٰ علم الھیئۃ (۲۵۶) منتہیٰ علم الہندسہ (۲۵۷) منتہیٰ علم التکسیر۔

فروع علم القرآن

(۱) معرفۃ المکی والمدنی من القرآن (۲) معرفۃ السفری والحضری (۳) معرفۃ النہاری واللیلی (۴) معرفۃ الصیفی والشتائی (۵) معرفۃ الفراشی والنومی (۶) معرفۃ الارضی و السمائی (۷) معرفۃ اول مانزل (۸) معرفۃ آخر مانزل (۹) معرفۃ اسباب النزول (۱۰) معرفۃ مانزل علیٰ لسان بعض الصحابۃ (۱۱) معرفۃ ماتکرر نزولہ (۱۲) معرفۃ ماتأخر حکمہ عن نزولہ وماتأخر نزولہ عن حکمہ (۱۳) معرفۃ مانزل مفرقًا ومانزل جمعًا (۱۴) معرفۃ مانزل مشیعًا وما نزل مفرداً (۱۵) معرفۃ ما انزل من القرآن علیٰ بعض الانبیاء ومالم ینزل منہ علیٰ احد قبل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۱۶) معرفۃ کیفیۃ انزال القرآن (۱۷) معرفۃ اسماء القرآن واسماء سورہ (۱۸) معرفۃ جمع القرآن وترتیبہ (۱۹) معرفۃ عدد سورہ وآیاتہ وکلماتہ وحروفہ (۲۰) معرفۃ حفاظ القرآن ورواتہ۔

(۲۱) معرفۃ العالی والنازل من القرآن (۲۲) معرفۃ المتواتر من القراءات (۲۳) معرفۃ المشہور (۲۴) معرفۃ الآحاد (۲۵) معرفۃ الشاذ (۲۶) معرفۃ الموضوع (۲۷) معرفۃ المدرج (۲۸) معرفۃ الوقف والابتداء (۲۹) معرفۃ الموصول لفظًا والمفصول معنًی (۳۰)

معرفۃ الامالۃ والفتح و مابینہما (۳۱) معرفۃ الادغام والاظہار والاخفاء والاقلاب (۳۲) معرفۃ المد والقصر (۳۳) معرفۃ تخفیف الہمزۃ (۳۴) معرفۃ کیفیۃ تحمل القرآن (۳۵) معرفۃ آداب تلاوۃ القرآن (۳۶) معرفۃ غریب القرآن (۳۷) معرفۃ ماوقع فی القرآن بغیر لغۃ الحجاز (۳۸) معرفۃ ماوقع فی القرآن بغیر لغۃ العرب (۳۹) معرفۃ الوجوہ والنظائر (۴۰) معرفۃ معانی الادوات التی یحتاج الیہا المفسر۔

(۴۱) معرفۃ اعراب القرآن (۴۲) معرفۃ قواعد مہمۃ یحتاج المفسر الی معرفتہا (۴۳) معرفۃ المحکم والمتشابہ (۴۴) معرفۃ مقدم القرآن ومؤخرہ (۴۵) معرفۃ خاص القرآن وعامہ (۴۶) معرفۃ مجمل القرآن ومبینہ (۴۷) معرفۃ ناسخ القرآن ومنسوخہ (۴۸) معرفۃ مشکل القرآن وموہم الاختلاف والتناقض (۴۹) معرفۃ مطلق القرآن ومقیدہ (۵۰) معرفۃ منطوق القرآن ومفہومہ (۵۱) معرفۃ وجوہ مخاطبات القرآن (۵۲) معرفۃ حقیقۃ القرآن ومجازہ (۵۳) معرفۃ تشبیہ القرآن واستعاراتہ (۵۴) معرفۃ معرفۃ کنایات القرآن وتعریضہ (۵۵) معرفۃ الحصر و الاختصاص (۵۶) معرفۃ الایجاز و الاطناب (۵۷) معرفۃ الخبر والانشاء (۵۸) معرفۃ بدائع القرآن (۵۹) معرفۃ فواصل الآی (۶۰) معرفۃ فواتح السور۔

(۶۱) معرفۃ خواتم السور (۶۲) معرفۃ مناسبۃ الآیات والسور (۶۳) معرفۃ الآیات المتشابہات (۶۴) معرفۃ اعجاز القرآن (۶۵) معرفۃ العلوم المستنبطۃ من القرآن (۶۶) معرفۃ امثال القرآن (۶۷) معرفۃ اقسام القرآن (۶۹) معرفۃ الاسماء والکنی والالقاب الواردۃ فی القرآن (۷۰) معرفۃ مبہمات القرآن (۷۱) معرفۃ اسماء من نزل فیہم القرآن (۷۲) معرفۃ فضائل القرآن (۷۳) معرفۃ افضل القرآن وفاضلہ (۷۴) معرفۃ مفردات القرآن (۷۵) معرفۃ خواص القرآن (۷۶) معرفۃ رسوم الخط وآداب کتابۃ القرآن (۷۷) معرفۃ تاویل القرآن وتفسیرہ و بیان شرفہ والحاجۃ الیہ (۷۸) معرفۃ شروط المفسر و

آدابہ (۷۹) معرفۃ غرائب التفسیر (۸۰) معرفۃ طبقات المفسرین۔

(۸۱) معرفۃ ماعرف وقت نزولہ (۸۲) معرفۃ قرائات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۸۳) معرفۃ المسلسل وہذہ متعلقۃ بالسند (۸۴) معرفۃ المعرب من القرآن (۸۵) معرفۃ العام الباقی علیٰ عمومہ (۸۶) معرفۃ العام المخصوص (۸۷) معرفۃ العام الذی ارید بہ الخصوص (۸۸) معرفۃ ماخص فیہ الکتاب السنۃ (۸۹) معرفۃ ماخصت فیہ السنۃ الکتاب (۹۰) معرفۃ ماعمل بہ واحد ثم نسخ (۹۱) معرفۃ ما کان واجبا علیٰ واحد (۹۲) معرفۃ القول بالموجب (۹۳) معرفۃ الفواصل والغایات (۹۴) معرفۃ آداب القاری والمقری (۹۵) معرفۃ من یقبل تفسیرہ ویرد (۹۶) معرفۃ تاریخ نزول القرآن (۹۷) معرفۃ المناسبات بین الآیات (۹۸) معرفۃ اسرار الفواتح (۹۹) معرفۃ علیٰ کم لغۃ نزل القرآن (۱۰۰) معرفۃ تقسیمہ بحسب سورہ وترتیب السور والآیات وعددہا۔

(۱۰۱) معرفۃ کون اللفظ او الترکیب احسن وافصح (۱۰۲) معرفۃ اختلاف الالفاظ بزیادۃ اونقصان (۱۰۳) معرفۃ توجیہ القرائات (۱۰۴) معرفۃ انہ ہل یجوز فی التصانیف والرسائل والخطب استعمال بعض آیات القرآن (معرفۃ جواز الاقتباس من القرآن) (۱۰۵) معرفۃ موہم المختلف (۱۰۶) معرفۃ حکم الآیات المتشابہات الواردۃ فی الصفات (۱۰۷) معرفۃ وجوب تواتر القرآن (۱۰۸) معرفۃ معاضدۃ السنۃ للکتاب (۱۰۹) معرفۃ اقسام معنی الکلام (۱۱۰) معرفۃ ماتیسر من اسالیب القرآن (۱۱۱) معرفۃ احکام القرآن۔

(۱۱۲) معرفۃ علل القرائات (۱۱۳) معرفۃ الحروف الہجائیۃ من القرآن (۱۱۴) معرفۃ آداب ترجمۃ القرآن (۱۱۵) معرفۃ قصص القرآن (۱۱۶) معرفۃ نواسخ القرآن (۱۱۷) معرفۃ اسباب نسخ القرآن (۱۱۸) معرفۃ الآیات الواردۃ فی اثبات العقائد الاسلامیۃ (۱۱۹) معرفۃ الآیات الواردۃ فی ابطال العقائد الفاسدۃ (۱۲۰) معرفۃ مواعظ القرآن

وزواجرہ (۱۲۱) معرفۃ الآیات التی ہی قطعیۃ الدلالۃ علیٰ مدلولاتہا (۱۲۲) معرفۃ الاٰیات التی ہی ظنیۃ الدلالۃ علیٰ مدلولاتہا۔

فروع علم الحدیث

(۱) معرفۃ الصحیح (۲) معرفۃ الحسن (۳) معرفۃ الضعیف (۴) معرفۃ المسند (۵) معرفۃ المتصل (۶) معرفۃ المرفوع (۷) معرفۃ الموقوف (۸) معرفۃ المقطوع وہو غیر المنقطع (۹) معرفۃ المرسل (۱۰) معرفۃ المنقطع (۱۱) معرفۃ المعضل ویلیہ تفریعات منہا الاسناد المعنعن ومنہا فی التعلیق (علم المعلق من الحدیث) (۱۲) معرفۃ التدلیس وحکم المدلس (۱۳) معرفۃ الشاذ (۱۴) معرفۃ المنکر (۱۵) معرفۃ الاعتبار والمتابعات والشواہد (۱۶) معرفۃ زیادات الثقات وحکمہا (۱۷) معرفۃ الافراد (۱۸) معرفۃ الحدیث المعلل (۱۹) معرفۃ المضطرب من الحدیث (۲۰) معرفۃ المدرج فی الحدیث۔

(۲۱) معرفۃ الحدیث الموضوع (۲۲) معرفۃ المقلوب (۲۳) معرفۃ صفۃ من تقبل روایتہ ومن ترد روایتہ (۲۴) معرفۃ کیفیۃ سماع الحدیث وتحملہ وفیہ بیان انواع الاجازۃ و احکامہ وسائر وجوہ الاخذ والتحمل (۲۵) معرفۃ کتابۃ الحدیث وکیفیۃ ضبط الکتاب وتقییدہ (۲۶) معرفۃ کیفیۃ روایۃ الحدیث وشرط اداءٖ وما یتعلق بذلک (۲۷) معرفۃ اداب المحدث (۲۸) معرفۃ اداب طالب الحدیث (۲۹) معرفۃ المشہور من الحدیث (۳۰) معرفۃ الغریب والعزیز من الحدیث (۳۲) معرفۃ غریب الحدیث (۳۳) معرفۃ المسلسل (۳۴) معرفۃ ناسخ الحدیث ومنسوخہ (۳۵) معرفۃ المصحف من اسانید الحدیث ومتونہا (۳۶) معرفۃ مختلف الحدیث (۳۷) معرفۃ المزید فی متصل الاسانید (۳۸) معرفۃ المراسیل الخفی ارسالہا (۳۹) معرفۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم (۴۰) معرفۃ التابعین رضی اللہ عنہم۔

(۴۱) معرفۃ الاکابر الرواۃ عن الاصاغر (۴۲) معرفۃ المدبَّج وماسواہ من روایۃ

الاقران بعضہم عن بعض (۴۳) معرفۃ الاخوۃ والاخوات من العلماء والرواۃ (۴۴) معرفۃ روایۃ الآباء عن الابناء (۴۵) معرفۃ روایۃ الابناء عن الآباء (۴۶) معرفۃ من اشترک فی الروایۃ عنہ راویان متقدم ومتاخر، تباعد مابین وفاتیہما (معرفۃ السابق واللاحق) (۴۷) معرفۃ من لم یروعنہ الاراوواحد (۴۸) معرفۃ من ذکر باسماء مختلفۃ اونعوت متعددۃ (۴۹) معرفۃ المفردات من اسماء الصحابۃ والرواۃ والعلماء (۵۰) معرفۃ الاسماء والکنٰی (۵۱) معرفۃ کنی المعروفین بالاسماء دون الکنٰی (۵۲) معرفۃ القاب المحدثین (۵۳) معرفۃ المؤتلف والمختلف (۵۴) معرفۃ المتفق والمفترق (۵۵) معرفۃ نوع یترکب من ہذین النوعین المذکورین (معرفۃ المتشابہ والمشتبہ المقلوب) (۵۶) معرفۃ الرواۃ المتشابہین فی الاسم والنسب المتمایزین بالتقدیم والتاخیر فی الابن والاب (۵۷) معرفۃ المنسوبین الی غیر آبائہم (۵۸) معرفۃ الانساب التی باطنہا علٰی خلاف ظاہرہا (۵۹) معرفۃ المبہمات (۶۰) معرفۃ تواریخ الرواۃ فی الوفیات وغیرہا۔

(۶۱) معرفۃ الثقات والضعفاء من الرواۃ (۶۲) معرفۃ من خلط فی آخر عمرہ من الثقات (۶۳) معرفۃ طبقات الرواۃ والعلماء (۶۴) معرفۃ الموالی من الرواۃ والعلماء (۶۵) معرفۃ اوطان الرواۃ وبلدانہم (۶۶) معرفۃ المعلق (۶۷) معرفۃ المعنعن (۶۸) معرفۃ الحدیث المتواتر (۶۹) معرفۃ العزیز من الحدیث (۷۰) معرفۃ الحدیث المستفیض (۷۱) معرفۃ الحدیث المحفوظ (۷۲) معرفۃ الحدیث المعروف (۷۳) معرفۃ الحدیث المتروک (۷۴) معرفۃ الحدیث المحرف (۷۵) معرفۃ اتباع التابعین (۷۶) معرفۃ روایۃ الصحابۃ بعضہم عن بعض (۷۷) معرفۃ روایۃ التابعین بعضہم عن بعض (۷۸) معرفۃ مارواہ الصحابۃ عن التابعین عن الصحابۃ (۷۹) معرفۃ من وافقت کنیتہ اسم ابیہ (۸۰) معرفۃ من وافق اسمہ کنیۃ ابیہ۔

(۸۱) معرفۃ من وافقت کنیتہ کنیۃ زوجہ (۸۲) معرفۃ من وافق اسم شیخہ اسم ابیہ

(۸۳) معرفۃ من اتفق اسمہ واسم ابیہ وجدہ (۸۴) معرفۃ من اتفق اسمہ واسم شیخہ وشیخ شیخہ (۸۵) معرفۃ من اتفق اسم شیخہ والراوی عنہ (۸۶) معرفۃ من اتفق اسمہ وکنیتہ (۸۷) معرفۃ من وافق اسمہ نسبہ (۸۸) معرفۃ الاسماء التی یشترک فیہا الرجال و النساء (۸۹) معرفۃ اسباب الحدیث (۹۰) معرفۃ تواریخ المتون (۹۱) معرفۃ من لم یرو الا حدیثاً واحداً (۹۲) معرفۃ من اسند عنہ من الصحابۃ الذین ماتوا فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۹۳) معرفۃ حفاظ الحدیث (۹۴) معرفۃ من لم یرو الا عن شخص واحد (۹۵) معرفۃ روایۃ الصحابۃ عن التابعین (۹۶) معرفۃ من اشترک رجال الاسناد فی فقہ اوبلد اواقلیم (۹۷) معرفۃ تفاوت الرواۃ لقولہم ہودون فلان ولیس ہو عندی مثل فلان وغیر ذلک ممایدل علی نقصہ بالنسبۃ الی غیرہ (۹۸) معرفۃ الاوائل والاواخر من الامور المبینۃ فی الاحادیث (۹۹) معرفۃ الاصح (من الاحادیث فی الباب اوالسند) (۱۰۰) معرفۃ الجمع بین معنی الحدیث ومعنی القرآن وانتزاع معانی الحدیث من القرآن۔

(۱۰۱) معرفۃ الکلمات المفردۃ التی اخترعہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کقولہ فی غزاۃ اوطاس ''الآن حمی الوطیس'' (۱۰۲) معرفۃ الاماکن واختلافہاوضبط اسمائہا (۱۰۳) معرفۃ اقسام کتب الحدیث (۱۰۴) معرفۃ الراوی الذی اتفق بین الراوی وشیخہ فی الاسم واسم الاب وکذا اسم الجد وجدالاب (۱۰۵) معرفۃ مناسبۃ الحدیث (۱۰۶) معرفۃ المکثرین من رواۃ الحدیث (۱۰۷) معرفۃ شروط الائمۃ فی الحدیث (۱۰۸) معرفۃ رموز کتب الحدیث (۱۰۹) معرفۃ الصالح من الحدیث (۱۱۰) معرفۃ الاحادیث القدسیۃ (۱۱۱) معرفۃ الاحادیث التی وردت فی اثبات العقائد الاسلامیۃ (۱۱۲) معرفۃ الاحادیث التی وردت فی رد العقائد الفاسدۃ (۱۱۳) معرفۃ روایۃ التابعین عن اتباعہم (۱۱۴) معرفۃ مراتب الاحادیث الصحیحۃ (۱۱۵) معرفۃ اقسام الاحادیث الضعیفۃ (۱۱۶) معرفۃ من اتفق اسمہ واسم ابیہ مع الاسم واسم الاب فصاعداً (۱۱۷) معرفۃ اصح کتب الحدیث (۱۱۸) معرفۃ من اتفق اسمہ واسم الاب والجد والنسبۃ جمیعا (۱۱۹)

معرفۃ الخبر والحدیث والاثر (۱۲۰) معرفۃ طرق الحدیث۔
(۱۲۱) معرفۃ الخبر المحتف بالقرائن (۱۲۲) معرفۃ الصحیح لغیرہ (۱۲۳) معرفۃ الحسن لغیرہ (۱۲۴) معرفۃ اصح الاسانید (۱۲۵) معرفۃ المردود من الحدیث (۱۲۶) معرفۃ المقبول من الحدیث (۱۲۷) معرفۃ المحکم (۱۲۸) معرفۃ مجھول العین ومجھول الحال والمستور من الراوی (۱۲۹) معرفۃ المرفوع تصریحا وحکما (۱۳۰) معرفۃ مرسل الصحابی (۱۳۱) معرفۃ مراتب الجرح واحکامہ (۱۳۲) معرفۃ مراتب التعدیل واحکامہ (۱۳۳) معرفۃ اسباب الطعن فی الراوی (۱۳۴) معرفۃ اختصار الحدیث (۱۳۵) معرفۃ الروایۃ بالمعنٰی (۱۳۶) معرفۃ سن التحمل والاداء (۱۳۷) معرفۃ معانی الاخبار وبیان المشکل منھا (۱۳۸) معرفۃ المخضر مین (۱۳۹) معرفۃ صفۃ التصنیف فی علوم الحدیث (۱۴۰) معرفۃ الرحلۃ للحدیث۔

فروع علم التصوف

العلوم المتعلقۃ بالعبادات

(۱) علم اسرار الطھارۃ (۲) علم اسرار الصلوٰۃ (۳) علم اسرار الزکوٰۃ (۴) علم اسرار الحج (۵) علم اسرار الصوم۔

العلوم المتعلقۃ بالعادات

(۶) علم آداب الاکل (۷) علم آداب النکاح (۸) علم آداب الکسب (۹) علم آداب الصحبۃ والمعاشرۃ (۱۰) علم آداب العزلۃ (۱۱) علم آداب السفر (۱۲) علم آداب السماع والوجد (۱۳) علم آداب الاحتساب (۱۴) علم آداب النبوۃ (۱۵) علم آداب المعلم والمتعلم۔

العلوم المتعلقۃ بالاخلاق المھلکات

(۱۶) علم عجائب القلب (۱۷) علم ریاضۃ النفس وتھذیب الاخلاق (۱۸) علم فضیلۃ

کسر الشھوتین (۱۹)علم آداب اللسان وآفاتہ (۲۰)علم آفات الغضب (۲۱)عم آفات الدنیا (۲۲)علم آفات المال (۲۳)علم آفات الجاہ (۲۴)علم آفات الریا (۲۵)عم آفات الکبر (۲۶)عم آفات العجب (۲۷)علم آفات الغرور۔

العلوم المتعلقۃ بالاخلاق المنجیات

(۲۸)علم آداب التوبۃ (۲۹)علم فوائد الصبر (۳۰)علم منافع الشکر (۳۱)علم منافع الرجاء (۵)علم منافع الخوف (۳۲)علم فوائد الفقر (۳۳)علم فوائد الزہد (۳۴)علم فوائد التوکل (۳۵)علم فوائد المحبۃ (۳۶)علم فوائد الشوق (۳۷)علم فوائد الانس (۳۸)علم فوائد الرضا (۳۹)عم فوائد النیۃ (۴۰)علم فوائد الاخلاص (۴۱)علم فوائد الصدق (۴۲)علم فوائد المراقبۃ (۴۳)علم فوائد المحاسبۃ (۴۵)علم فوائد التفکر (۴۶)علم فوائد ذکر الموت والبعث والنشور۔

علوم وفنون کی مجموعی تعداد: پانچ سو پینسٹھ (565)

علوم وفنون: فہرست جدید: دوسو ستاون (257)

فروع علوم القرآن: ایک سو بائیس (122)

فروع علوم الحدیث: ایک سو چالیس (140)

فروع علم التصوف: چھیالیس (046)

{257+122+140+46=565}

تین مکررات کو ساقط کرنے کے بعد کل پانچ سو باسٹھ علوم وفنون ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

فہرست کتب اعلیٰ حضرت قدس سرہ

(باعتبار حروف تہجی)

(الف)

(۱۶)اظلال السحابۃ باجلال الصحابہ (علم المناقب)

(۱۷)الجام الصاد عن سنن الضاد (اردو: علم التجوید)

(۱۸)ابانۃ المتواری فی مصالحۃ عبدالباری (اردو: علم الجدل)

(۱۹)اجلی نجوم رجم برائیڈیٹر النجم (اردو: علم الجدل)

(۲۰)الاجازات الرضویۃ لمبجل مکۃ البہیۃ (عربی: علم الاسانید التعلیمیہ)

(۲۱)الاجازات المتینۃ لعلماء مکۃ والمدینہ (علم الاسانید التعلیمیہ)

(۲۲)احکام شریعت (اردو: مسائل فقہیہ)

(۲۳)انجح الجد فی حفظ المسجد (اردو: مسجد قدیم سے دعووں کا رد)

(۲۴)اجتناب العمال عن فتاوی الجہال (اردو)

(قنوت نازلہ کے مسئلہ میں ایک وہابی کا رد)

(۲۵)الاسد الصئول علی اجتہاد الطرار الجہول (فارسی)

(مسئلہ رضاعت میں ایک وہابی کا رد)

(۲۶)الاعلام بحال البخور فی الصیام (اردو: دھوئیں سے روزہ ٹوٹنے کا حکم)

(۲۷)اذان من اللہ لقیام سنۃ نبی اللہ (سنت نبوی کا بیان)

(۲۸)ازکی الاہلال بابطال ما احدث الناس فی امر الہلال (اردو: رویت ہلال)

(۲۹)ایذان الاجر فی اذان القبر (اردو: قبر کے پاس اذان دینے کا جواز)

(۳۰)انوار البشارۃ فی مسائل الحج والزیارۃ (اردو: حج وزیارت کے مسائل)

(۳۱)اعز الاکتناہ فی رد صدقۃ مانع الزکوۃ (اردو)

(جو زکات نہ دے، اس کے صدقات قبول نہیں)

(۳۲)الاحکام والعلل فی اشکال الاحتلام والبلل (عربی، اردو)

(احتلام اور تری دیکھنے کے احکام)

(۳۳) ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار (اردو: بدمذہبوں سے شادی کے احکام)

(۳۴) امام الکلام فی القرأۃ خلف الامام (اردو: امام کے پیچھے قرأت کرنے کے احکام)

(۳۵) افاضات اضافات (عربی)

(۳۶) اطائب التہانی فی النکاح الثانی (اردو)

(نکاح ثانی کے لیے تشدد سے ممانعت کے احکام)

(۳۷) احکام الاحکام فی التناول من ید من مالہ حرام (اردو: علم الفقہ)

(۳۸) اجود القریٰ لمن یطلب الصحۃ فی اجارۃ القریٰ (اردو: علم الفقہ)

(۳۹) أجلی ابداع فی حد الرضاع (عربی: مدت رضاعت اور قول امام کی تحقیق)

(۴۰) ابر المقال فی استحسان قبلۃ الاجلال (عربی: بوسہ تعظیمی کا بیان)

(۴۱) احسن القاصد فی بیان ماتنزہ عنہ المساجد (اردو)

(کون سے کام مسجد میں ناجائز ہیں؟)

(۴۲) افقہ المجادیۃ عن حلف الطالب علیٰ طلب المواثبۃ (اردو: شفیع کا طلب مواثبہ)

(۴۳) الاحلیٰ من السکر لطلبۃ سکر روسر (اردو: علم مسائل جدیدہ)

(۴۴) افصح البیان فی حکم مزارع ہندوستان (عربی، اردو: علم مسائل جدیدہ)

(۴۵) ارتفاع الحجب عن وجوہ قرأۃ الجنب (اردو: بحالت جنابت قرآن پڑھنے کا حکم)

(۴۶) ازین کافل لحکم القعدۃ فی المکتوبۃ والنوافل (اردو)

(فرض ونفل میں قعدہ فرض ہے یا واجب؟)

(۴۷) اوفی اللمعۃ فی اذان الجمعۃ (اردو: جمعہ کی اذان ثانی بیرون مسجد ہونی چاہیے)

(۴۸) اجلیٰ انوار رضا (اردو: اذان خطبہ کی بحث)

(۴۹) اسنی المشکوٰۃ فی تنقیح احکام الزکوٰۃ (اردو: مسائل زکات کا بیان)

(۵۰) آکد التحقیق بباب التعلیق (فارسی، اردو: تعلیق طلاق کا بیان)

(۵۱)افح الحکومۃ فی فصل الخصومہ(اردو:علم القضا)

(۵۲)اجلی الاعلام ان الفتویٰ مطلقاً علیٰ قول الامام(عربی:فن رسم المفتی)

(۵۳)ازہار الانوار من صبا صلوٰۃ الاسرار(عربی::علم صلوٰۃ الحاجات)

(۵۴)انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار(اردو:علم صلوٰۃ الحاجات)

(۵۵)انوار الحکم فی معانی استجیب لکم(فارسی:علم الادعیۃ والاوراد)

(۵۶)اتیان الارواح لدیارہم بعد الرواح(اردو:علم الروح)

(۵۷)اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد(اردو:علم الاخلاق)

(۵۸)اعجب الامداد فی مکفرات حقوق العباد(اردو:علم الاخلاق)

(۵۹)انباء الحی ان کتابہ المصون تبیان لکل شیء(اردو:علم التاویل)

(۶۰)اعلام الصحابۃ الموافقین للامیر معاویۃ وام المومنین(اردو:علم التاریخ)

(۶۱)اول من صلی الصلوات الخمس(اردو:علم التاریخ)

(۶۲)الاہلال بفیض الاولیاء بعد الوصال(اردو:مراسم اہل السنۃ)

(۶۳)الاسئلۃ الفاضلۃ علی الطوائف الباطلۃ(اردو:علم المناظرۃ)

(۶۴)اہلاک الوہابیین علیٰ توہین قبور المسلمین(اردو)

(قبر مسلم پر چلنے ومکان بنانے کے احکام)

(۶۵)الامر باحترام المقابر(اردو:قبور مسلمین کے احترام کے احکام)

(۶۶)اتیان الارواح لدیارہم بعد الرواح(اردو)

(روحوں کا بعد موت اپنے گھر آنا، گنگوہی کا رد)

(۶۷)ابحاث اخیرہ(اردو:تھانوی کو آخری مراسلہ برائے حل مسئلہ تکفیر)

(۶۸)اخبار یہ کی خبر گیری(اردو:امکان کذب کے بارے میں دیوبندی تحریر کا رد)

(۶۹)اکمل البحث علیٰ اہل الحدث(اردو:رد اہل حدیث)

(۷۰)اصلاح النظیر (اردو)

(رد اہل حدیث، مساجد اہل سنت میں بد مذہبوں کے آنے کے احکام)

(۷۱)اظہار الحق الجلی (اردو: رد اہل حدیث)

(۷۲)اعتقاد الاحباب فی الجمیل والمصطفیٰ والآل والاصحاب (اردو)

(نواصب وخوارج کے غلط عقائد کا رد)

(۷۳)الادلۃ الطاعنۃ فی اذان الملاعنۃ (اردو: رد روافض)

(۷۴) آمال الابرار وآلام الاشرار (عربی: رد ندوہ کمیٹی میں ایک نظم)

(۷۵)اشتہارات خمسہ (اردو: رد ندوہ)

(۷۶)اطائب الصیب علیٰ ارض الطیب (عربی: رد طیب عرب مکی)

(۷۷)الامۃ القاصفۃ لکفریات الملاطفۃ (ردسوم، عربی: رد طیب عرب مکی)

(۷۸)اجل التحبیر فی حکم السماع والمزامیر (اردو: رد البدعات والمنکرات)

(۷۹)انتصار الہدیٰ من شعوب الہویٰ (اردو: رد البدعات والمنکرات، رد گنگوہی)

(۸۰)اعالی الافادۃ فی تعزیۃ الہند وبیان الشہادۃ (اردو: رد البدعات والمنکرات)

(۸۱)انفس الفکر فی قربان البقر (اردو: رد ہنود)

(۸۲) آریہ دھرم پر چار حرف حاشیہ ورد آریہ دھرم پرچار (اردو: رد آریہ)

(۸۳)افتائے حرمین کا تازہ عطیہ (اردو: ترجمہ تقریظات الدولۃ المکیہ)

(۸۴)اکسیر اعظم (فارسی: قصیدہ در شان حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۸۵)انجاء البری عن وسواس المفتری (عربی وفارسی: نظم در شان محی الدین ابن عربی)

(۸۶)اتحاف العلی لبکر فکر السنبلی (اردو: فن اردو ادب)

(۸۷)استخراج تقویمات کواکب (فارسی: علم تقویم الکواکب)

(۸۸)استنباط الاوقات (اردو: علم التوقیت)

(۸۹) اسہل الکتب فی جمیع المنازل (عربی: جفر وتکسیر)

(۹۰) استخراج وصول قمر برراس (فارسی: ہیئت، ہندسہ، ریاضی)

(۹۱) اقمار الانشراح لحقیقۃ الاصباح (عربی: علم التوقیت)

(۹۲) الاشکال الاقیدس لنکس اشکال اقلیدس (عربی: علم الہندسہ)

(۹۳) اطائب الاکسیر فی علم التکسیر (عربی: علم تکسیر)

(۹۴) اعلام الاعلام بان ہندوستان دار الاسلام (عربی: علم السیاسۃ)

(۹۵) اتمام حجت نامہ (اردو: علم السیاسۃ)

(۹۶) اعالی العطایا فی الاضلاع والزوایا (عربی، فارسی: علم المثلث المسطح، علم الہندسہ)

(۹۷) استخراج تقویمات کواکب (علم الہنکامات)

(۹۸) احسن الجلوۃ فی تحقیق المیل والذراع والفرسخ والغلوۃ (عربی: علم المساحۃ)

(۹۹) الانجب الانیق طرق التعلیق (فارسی: علم التوقیت)

(۱۰۰) کتاب الارثماطیقی (فارسی: علم الارثماطیقی)

(۱۰۱) ازکی الہہانی قوۃ الکواکب وضعفہا (فارسی: علم الزائرجہ)

(۱۰۲) الاجوبۃ الرضویۃ للمسائل الجفریۃ (عربی: سوالات جفر سے جوابات)

(ب)

(۱۰۳) البحث الفاحص عن طرق احادیث الخصائص (عربی: علم طرق الحدیث)

(۱۰۴) باب غلام مصطفٰے (اردو: غلام مصطفٰے نام رکھنے کا جواز)

(۱۰۵) بدر الانوار فی آداب الآثار (اردو: آثار وتبرکات کے احکام)

(۱۰۶) برکات الامداد لاہل الاستمداد (اردو: اولیائے کرام سے استعانت کا ثبوت)

(۱۰۷) بریق المنار بشموع المزار (اردو)

(مزارات اولیاء اللہ کے پاس روشنی کے جواز کی بحث)

(۱۰۸) البسط المسجل فی امتناع الزوجۃ بعد الوطی للمعجل: (اردو: مہر نکاح کا حکم)

(۱۰۹) برأت نامہ انجمن اسلامیہ بانس بریلی (متعلق کاروائی انجمن رویت ہلال)

(۱۱۰) البدور الاجلۃ فی امور الاہلۃ (اردو: تحقیق ہلال کے شرعی مسائل)

(۱۱۱) بارق النور فی مقادیر ماء الطہور (اردو: وضو وغسل کے پانی کی مقدار)

(۱۱۲) برکات السماء فی حکم اسراف الماء (اردو: بلاضرورت پانی خرچ کرنے کے احکام)

(۱۱۳) بوارق تلوح من حقیقۃ الروح (عربی: علم الروح)

(۱۱۴) باب العقائد والکلام (عربی، اردو: علم مقالات الفرق)

(۱۱۵) البارقۃ اللمعاعلیٰ من نطق بالکفر طوعاً (عربی: جو قصداً کلمہ کفر بولے، کافر ہے)

(۱۱۶) البارقۃ الشارقۃ علی المارقۃ المشارقۃ (عربی، فارسی، اردو

(ردوہابیہ پر متعدد فتاویٰ کا مجموعہ)

(۱۱۷) البرق المخیب علیٰ بقاع طیب (رد اول، عربی: رد طیب عرب مکی)

(۱۱۸) بارش بہاری بر صدف بہاری (اردو: ایک ندوی تحریر کا رد)

(۱۱۹) البشری العاجلۃ من تحف آجلۃ (عربی: تفضیلیہ ومفسقان امیر معاویہ کا رد)

(۱۲۰) بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلوٰۃ الجنائز (اردو: رد اہل حدیث)

(۱۲۱) جبل مژدہ آرا و کیفر کفران نصاریٰ (اردو: رد نصاریٰ)

(۱۲۲) البدور فی اوج المجذور (فارسی: علم الارثماطیقی)

(۱۲۳) بارق النور فی مقادیر ماء الطہور (اردو: علم الاوزان والموازین)

(۱۲۴) البرہان القویم علی العرض والتقویم (اردو: علم تقویم الکواکب)

(پ)

(۱۲۵) پردہ در امرتسری (اردو: ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد کا رد)

(۱۲۶) پیکان جاں گداز بر جان مکذبان بے نیاز (اردو: رد امکان کذب)

(ت)

(۱۲۷) تجلی الیقین بان نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سید المرسلین (اردو)

(علم الفضائل النبویہ)

(۱۲۸) تمہید ایمان بآیات القرآن (اردو: شان رسالت میں ادنیٰ گستاخی کفر ہے)

(۱۲۹) تلالؤ الافلاک بجلال حدیث لولاک (عربی، اردو: علم تخریج الاحادیث)

(۱۳۰) تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال (اردو: چھ خاتم النبیین ماننے والوں کا رد)

(۱۳۱) تفسیر سورۃ الضحیٰ (عربی: علم التفسیر)

(۱۳۲) تفسیر باء بسم اللہ (اردو: علم تفسیر)

(۱۳۳) تبیان الوضوء (اردو: وضوو غسل کے احتیاطی احکام)

(۱۳۴) تنویر القندیل فی احکام المندیل (عربی، اردو)

(بعد وضوو غسل بدن پوچھنے کے احکام)

(۱۳۵) تفاسیر الاحکام لفدیۃ الصلوٰۃ والصیام (اردو)

(بعد موت نماز و روزہ کے فدیہ کے احکام)

(۱۳۶) تیجان الصواب فی قیام الامام فی المحراب (فارسی: علم الفقہ)

(۱۳۷) تجلیۃ السلم فی مسائل من نصف العلم (اردو، عربی: علم الفرائض)

(۱۳۸) التحریر الجید فی بیع حق المسجد (اردو: مسجد کی اشیا کے بیچنے کے احکام)

(۱۳۹) التبصیر المنجد بان صحن المسجد مسجد (اردو: مسجد کا صحن بھی مسجد ہے)

(۱۴۰) تجلی المشکوٰۃ لانارۃ اسئلۃ الزکوٰۃ (اردو: مسائل زکوٰۃ کا بیان)

(۱۴۱) تعبیر خواب وہوائے احباب (اردو: اذان ثانی جمعہ کا بیان)

(۱۴۲) تجویز الردعن تجویز الابعد (اردو: ولی ابعد کے کیے ہوئے نکاح کے احکام)

(۱۴۳) تیسیر الماعون للسکن فی الطاعون (اردو: طاعون سے بھاگنا جائز نہیں)

(۱۴۴) التلطف بجواب مسائل تصوف (اردو: علم التصوف)

(۱۴۵) تنزیہ المکانۃ الحیدریۃ عن وصمۃ عہد الجاہلیۃ (اردو: علم المناقب)

(۱۴۶) تبویب الاشباہ والنظائر لابن نجیم المصری (۹۲۶ھ-۹۷۰ھ) (عربی)

(علم القواعد الفقہیہ)

(۱۴۷) تبلیغ الکلام الی درجۃ الکمال فی تحقیق اصالۃ المصدر والافعال (عربی)

(علم الاشتقاق)

(۱۴۸) التاج المکلل فی انارۃ مدلول کان یفعل (عربی: علم الصرف)

(۱۴۹) التحفۃ الحنفیۃ لمعارضۃ ندوۃ العلماء (اردو: ندوہ کے خلاف ایک مکتوب)

(۱۵۰) ترجمۃ الفتویٰ وجہ ہدم البلویٰ (اردو: فتاوی الحرمین کا ترجمہ)

(۱۵۱) ترجمہ شمائم العنبر (اردو: مسئلہ اذان ثانی جمعہ)

(۱۵۲) تحبیر البحر بقصم الجبر (اردو)

(۱۵۳) تدبیر فلاح ونجات واصلاح (اردو: علم آداب الکسب والمعاش)

(۱۵۴) التحبیر بباب التدبیر (اردو: علم آداب الکسب والمعاش)

(۱۵۵) تلخیص علم مثلث کروی (فارسی: علم المثلث الکروی)

(۱۵۶) تسہیل التعدیل (اردو: علم التعدیل)

(۱۵۷) تاج توقیت (فارسی: علم التوقیت)

(۱۵۸) ترجمہ قواعد نائیٹکل المنک (اردو: علم تقویم الکواکب)

(۱۵۹) تحقیقات سال مسیحی (اردو: علم الزیج)

(ث)

(۱۶۰) ثلج الصدر لایمان القدر (اردو: تقدیر کی حقیقت اور احکام)

(۱۶۱) الثواقب الرضویۃ علی الکواکب الدریۃ فی الاصول الجفریۃ للعمری عثمان بن علی

(م ۱۱۹۳ھ)(عربی:علم الجفر والجامعہ)

(ج)

(۱۶۲)الجلاء الکامل لتعیین قضاۃ الباطل

(عربی:علم غیب نبوی میں البیان الصائب کارد)

(۱۶۳)الجبل الثانوی علیٰ کلمۃ التھانوی (اردو:علم العقائد)

(۱۶۴)جمیل ثناء الائمۃ علیٰ علم سراج الامۃ (عربی،فارسی:علم المناقب)

(۱۶۵)الجوہر الثمین فی علل نازلۃ الیمین (فارسی:علم الفقہ)

(۱۶۶)الجد السدید فی نفی الاستعمال عن الصعید (اردو)

(تیمّم سے جنس زمین مستعمل ہوتی یا نہیں؟)

(۱۶۷)الجلی الحسن فی حرمۃ ولد اخی اللبن (اردو)

(رضاعی بھائی کی اولاد سے نکاح حرام)

(۱۶۸)جوال العلو لتبیین الخلو (اردو:خلو کی تعریف اور اس کے شرعی احکام)

(۱۶۹)جمال الاجمال لتوقیت حکم الصلوٰۃ فی النعال (عربی)

(نیا جوتا پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟)

(۱۷۰)جمان التاج فی بیان الصلوٰۃ قبل المعراج (عربی،اردو)

(معراج نبوی سے قبل نماز)

(۱۷۱)الجود الحلو فی ارکان الوضوء (عربی،اردو:وضو کے عملی واعتقادی فرائض)

(۱۷۲)جلی النص فی اماکن الرخص (اردو:علم القواعد الفقہیہ)

(۱۷۳)جمل مجلیۃ ان المکروہ تنزیہا لیس بمعصیۃ (عربی:علم القواعد الفقہیہ)

(۱۷۴)جالب الجنان فی رسم احرف من القرآن (اردو:علم رسم المصحف)

(۱۷۵)جمع القرآن وبم عزوہ لعثمان (اردو:علم تدوین القرآن)

(۱۷۶) جلی الصوت لنہی الدعوۃ امام الموت (اردو: ردالبدعات والمنکرات)

(۱۷۷) جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور (عربی، اردو: ردالبدعات والمنکرات)

(۱۷۸) جوابہائے ترکی بہ ترکی (اردو: علم المناظرہ)

(۱۷۹) جزاء اللہ عدوہ باباہ ختم النبوۃ (اردو: ردقادیانی)

(۱۸۰) الجزار الدیانی علی المرتد القادیانی (اردو: ردقادیانی)

(۱۸۱) الجرح الوالج فی بطن الخوارج (اردو: تفضیلیہ ومفسقہ کارد)

(۱۸۲) الجزاء المہیا لغلمۃ کنہیا (اردو: میلادنبوی سے متعلق فتوی گنگوہی کارد)

(۱۸۳) الجداول الرضویۃ فی المسائل الجفریۃ (عربی: علم الجفر)

(۱۸۴) الجداول الرضویۃ للاعمال الجفریہ (عربی)

(علم جفر سے متعلق مصنف کے ایجادی جداول)

(۱۸۵) الجفر الجامع (عربی: علم الجفر والجامعہ)

(۱۸۶) جدید فرقہ گاندھیہ (اردو: علم السیاسۃ)

(۱۸۷) الجمل الدائرۃ فی خطوط الدائرۃ (فارسی: علم الہندسہ)

(۱۸۸) جادۃ الطلوع الممر للسیارۃ والنجوم والقمر (عربی: علم الیوم واللیلۃ)

(۱۸۹) جداول اوقات (اردو: علم التوقیت)

(۱۹۰) جدول برائے جنتری شصت سالہ (فارسی: علم الادوار والاکوار)

(۱۹۱) جداول الریاضی (عربی، فارسی: علم الریاضی)

(۱۹۲) جدول الضرب (نجوم، فلکیات)

(چ)

(۱۹۳) چابک لیث براہل حدیث (اردو: رداہل حدیث)

(۱۹۴) چراغ انس (اردو: قصیدہ مدحیہ درشان تاج الفحول بدایونی)

(ح)

(۱۹۵) حاسم المفتری علی السید البری (اردو: علم غیب نبوی کا اثبات)

(۱۹۶) حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر والمین (عربی)

(کفریات دیابنہ وفتاویٰ علمائے حرمین طیبین)

(۱۹۷) حسن التعمم لبیان حد التیمم (اردو: تیمّم کی ماہیت وتعریف)

(۱۹۸) حسن البراعۃ فی تنفیذ حکم الجماعۃ (عربی: جماعت اولیٰ مسجد میں واجب ہے)

(۱۹۹) حک العیب فی حرمۃ تسوید الشیب (اردو: سیاہ خضاب حرام ہے)

(۲۰۰) حقۃ المرجان لمہم حکم الدخان (اردو: حقہ اور تمباکو کے احکام)

(۲۰۱) حق الاحقاق فی حادثۃ من نوازل الطلاق (اردو: طلاق کے ایک مسئہ کی تحقیق)

(۲۰۲) حکم رجوع من ولی فی نفقۃ العرس والجہاز والحلی (اردو: علم الفقہ)

(۲۰۳) الحق المجتلی فی حکم المبتلی (اردو: جذامی سے بھاگنے اور نہ بھاگنے کا بیان)

(۲۰۴) الحلیۃ الاسما لحکم بعض الاسماء (اردو: بعض ناموں کے جواز وعدم جواز کی بحث)

(۲۰۵) الحرف الحسن فی الکتابۃ علی الکفن (عربی: کفن پر کلمہ وغیرہ لکھنے کا بیان)

(۲۰۶) حق الاحقاق فی حادثۃ من نوا الطلاق (عربی، اردو: مسئلہ طلاق کی تحقیق)

(۲۰۷) الحلاوۃ والطلاوۃ فی کلم توجب سجدۃ التلاوۃ (عربی)

(سجدۂ تلاوت کا وجوب کب؟)

(۲۰۸) حجب العوار عن مخدوم بہار (اردو: علم الجدل)

(۲۰۹) حل خطاء الخط (عربی: رد خط اسماعیل دہلوی (۱۱۹۳ھ-۱۲۴۶ھ))

(۲۱۰) الحائفۃ علیٰ تہافت الملاطفۃ (رد چہارم، عربی: رد طبیب عرب مکی)

(۲۱۱) الحجۃ الفائحۃ لطیب التعیین والفاتحۃ (اردو: تعیین ایام کا بیان، رد وہابیہ)

(۲۱۲) حیات الموات فی بیان سماع الاموات (اردو)

(مردوں کے دیکھنے اور سننے کا بیان، ردوہابیہ)

(۲۱۳) حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلوتین (اردو)

(علم تلفیق الحدیث، رد نذیر حسین دہلوی)

(۲۱۴) حدائق بخشش (اردو، فارسی وعربی: مجموعہ نعتیہ اشعار)

(۲۱۵) حضور جان نور (اردو: مدینہ طیبہ میں کہی ہوئی نعتوں کا مجموعہ)

(۲۱۶) حمائد فضل رسول البدایونی (عربی)

(نظم در شان علامہ فضل رسول بدایونی (۱۲۱۳ھ-۱۲۸۹ھ)

(۲۱۷) الحجۃ الموتمنۃ فی آیۃ الممتحنۃ (اردو: علم السیاسۃ)

(۲۱۸) حل ساداتہائے درجہ سوم (فارسی: علم الجبر والمقابلہ)

(۲۱۹) حل المعادلات لقوی المکعبات (فارسی: علم الجبر والمقابلہ)

(۲۲۰) حق کی فتح مبین (اردو: مکالمات مولانا عبدالباری فرنگی محلی کا خلاصہ)

(خ)

(۲۲۱) خالص الاعتقاد (اردو: علم غیب نبوی کا اثبات)

(۲۲۲) خلص فوائد فتویٰ (اردو: فتاوی الحرمین کا خلاصہ)

(۲۲۳) خلاصہ فوائد فتاویٰ (اردو: حسام الحرمین کے مضامین کا خلاصہ)

(۲۲۴) الخطبات الرضویۃ فی المواعظ والعیدین والجمعۃ (عربی)

(جمعہ وعیدین کے خطبات)

(۲۲۵) خیر الآمال فی حکم الکسب والسوال (عربی: علم آداب الکسب والمعاش)

(د)

(۲۲۶) الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ (عربی: علم غیب نبوی کا معقول ومدلل اثبات)

(۲۲۷) دامان باغ سبحٰن السبوح (اردو: ردامکان کذب باری)

(۲۲۸) دفعۃ الباس علیٰ جاحد الفاتحۃ والفلق والناس (اردو: علم دفع مطاعن القرآن)

(۲۲۹) الدلائل القاہرۃ علی الکفرۃ النیاشرۃ (اردو: ردنیچری)

(۲۳۰) دفع زیغ زاغ (الملقب بہ "رامی زاغیاں") (اردو)

(کوا کی حرمت کا بیان، ردگنگوہی)

(۲۳۱) دیوان القصائد (عربی: قصائد نعت ومنقبت کا مجموعہ)

(۲۳۲) دافع الفساد عن مراد آباد (اردو: مراسلت بنام تھانوی)

(۲۳۳) دوامغ الحمیر (اردو)

(۲۳۴) الدقۃ والتبیان لعلم الرقۃ والسیلان (اردو: علم طبعیات)

(۲۳۵) دوام العیش فی ان الائمۃ من قریش (اردو: علم السیاسۃ)

(۲۳۶) درء القبح عن درک وقت الصبح (اردو: علم التوقیت)

(ذ)

(۲۳۷) ذیل المدعا لاحسن الوعا (اردو:: علم الادعیۃ والاوراد)

(۲۳۸) ذب الاہواء الواہیۃ فی باب الامیر معاویۃ (اردو: ردمفسقہ)

(۲۳۹) ذوالفقار (اردو)

(۲۴۰) ذریعہ قادریہ (اردو: منقبت غوث اعظم)

(ر)

(۲۴۱) رماح القہار علی کفر الکفار (اردو: علم غیب نبوی کا اثبات)

(۲۴۲) رشاقۃ الکلام فی حواشی اذاقۃ آثام (اردو: میلاد وقیام کا ثبوت)

(۲۴۳) الروض البہیج فی آداب التخریج (عربی: علم تخریج الاحادیث)

(۲۴۴) رفع العروش الخاویۃ من ادب الامیر معاویہ (فضائل امیر معاویہ رضی اللہ عنہ)

(۲۴۵) رعایۃ المسنۃ فی ان التہجد نفل اوسنۃ (عربی، اردو: تہجد نفل ہے یا سنت؟)

(۲۴۶) الرمز المرصف علیٰ سوال مولانا السید آصف (اردو: علم الفقہ)

(۲۴۷) الرمز الراسف علیٰ سوال مولانا آصف (عربی)

(مولانا آصف کے سوالوں کے جواب)

(۲۴۸) رحیق الاحقاق فی کلمات الطلاق (اردو: الفاظ طلاق کا بیان)

(۲۴۹) رفع العلۃ عن نور الادلۃ (اردو: تحقیق ہلال کے شرعی مسائل)

(۲۵۰) رویت ہلال رمضان (فارسی: احکام ومسائل)

(۲۵۱) رویت ہلال کا ضروری فتویٰ (اردو: احکام ومسائل)

(۲۵۲) رفیع المدارک فی حکم السوائب وماطرح الممالک (اردو)

(گنگا میں گہنا وغیرہ ڈالنے کا حکم)

(۲۵۳) رعایۃ المذہبین فی الدعاء بین الخطبتین (اردو)

(دونوں خطبوں کے درمیان دعا کے احکام)

(۲۵۴) الرائحۃ العنبریۃ عن الجمرۃ الحیدریہ (اردو)

(مسئلہ تفضیل سے متعلق مختلف وجوہ کا بیان)

(۲۵۵) رادع التعسف عن الامام ابی یوسف (اردو: علم الجدل)

(۲۵۶) رادالقحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء (اردو: قحط ووبا کا بیان)

(۲۵۷) ردالقضاۃ الی حکم الولاۃ (اردو: مختلف ریاستوں کے فتاوی جو بطور مرافعہ آئے)

(۲۵۸) رحب الساحۃ فی میاہ لایستوی وجہہا وجوفہا فی المساحۃ (اردو)

(دہ در دہ پانی کی کیفیت)

(۲۵۹) رسالہ ردالرفضۃ (اردو: رد روافض میں ایک بے مثال تصنیف)

(۲۶۰) الراد الاشد البہی فی ہجر الجماعۃ علی الکنکوہی (اردو)

(جماعت ثانیہ سے متعلق گنگوہی کا رد)

(۲۶۱) الرد الناہر علیٰ ذام النہی الحاجز (اردو: رسالہ ''النہی الحاجز'' پر اعتراض کا جواب)

(۲۶۲) رسالہ در علم تکسیر (فارسی: علم تکسیر)

(۲۶۳) رسالہ در علم مثلث (فارسی: علم المثلث)

(۲۶۴) رسالۃ العاد قمر (عربی: ہیئت، ہندسہ، ریاضی)

(۲۶۵) رسالہ جبر و مقابلہ (فارسی: علم الجبر والمقابلہ)

(۲۶۶) رسالہ در علم لوگارثم (اردو: علم لوگارثم)

(۲۶۷) رویۃ الہلال (فارسی: علم الہیئۃ)

(۲۶۸) رسالۃ فی علم الجفر (عربی: علم الجفر والجامعہ)

(۲۶۹) رسالہ منطق (عربی: علم المنطق)

(۲۷۰) رسالہ صبح (عربی: علم الہیئۃ)

(ز)

(۲۷۱) الزلال الانقیٰ من بحر سبقۃ الاتقیٰ (عربی: علم التفسیر)

(۲۲۷۲) الزہر الباسم فی حرمۃ الزکوٰۃ علی بنی ہاشم (اردو)

(سادات کرام کے لیے زکوٰۃ حرام ہے)

(۲۷۳) الزمزمۃ القمریۃ فی الذب عن الخمریۃ (اردو: علم قرض الشعر)

(۲۷۴) زواہر الجنان من جواہر البیان شرح جواہر البیان فی اسرار الارکان (اردو)

(علم اسرار الاحکام)

(۲۷۵) زہر الصلوٰۃ من شجرۃ اکارم الہداۃ (عربی: درود میں شجرہ طیبہ کے اوراد)

(۲۷۶) الزبدۃ الزکیۃ لتحریم سجود التحیۃ (اردو: رد البدعات والمنکرات)

(۲۷۷) زاویہ اختلاف منظر (فارسی: علم المناظر)

(۲۷۸) زیج الاوقات الصوم والصلوٰۃ (اردو: علم مواقیت الصلوٰۃ)

(س)

(۲۷۹) سبحان السبوح عن کذب عیب مقبوح (اردو: رد امکان کذب باری تعالیٰ)

(الملقب بہ "دوصد تازیانہ برفرق جہول زمانہ")

(۲۸۰) سبحان القدوس عن تقدیس نجس منکوس (اردو)

(رسالہ تقدیس القدیر اور امکان کذب کارد)

(۲۸۱) سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ (اردو)

(حضو اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بادشاہت ہر جگہ ہے)

(۲۸۲) سمع وطاعۃ فی احادیث الشفاعۃ (احادیث شفاعت کا بیان)

(۲۸۳) سرور العید السعید فی حل الدعاء بعد صلوٰۃ العید (اردو)

(نماز عید کے بعد دعا کا ثبوت)

(۲۸۴) ستر جمیل فی مسائل السراویل (اردو: پاجامہ پہننے کا حکم)

(۲۸۵) سلب الثلب عن القائلین بطہارۃ الکلب (اردو: کتا کے ناپاک ہونے کا بیان)

(۲۸۶) سیف ولایتی بروہم ولایتی (اردو: روشنی کے مسئلہ میں ایک واہم کارد)

(۲۸۷) سمح الندریٰ فیما یورث العجز من الماء (اردو)

(پانی سے عاجز ہونے کی ایک سو چھتر صورتیں)

(۲۸۸) سد الفرار (اردو: اذان ثانی جمعہ کی بحث)

(۲۸۹) سلامۃ اللہ لاہل السنۃ (اردو: احکام اذان ثانی جمعہ)

(۲۹۰) السعی المشکور فی حق ابداء الحق المجہور (عربی: علم مقالات الفرق)

(۲۹۱) السیف الصمدانی علی التہانی والمکرانی (اردو: علم الجدل)

(۲۹۲) السیوف الخفیفۃ علی عائب ابی حنیفۃ (اردو: علم الجدل)

(۲۹۳) سیف العرفان لدفع حزب الشیطان (اردو)

(۲۹۴) السوء والعقاب علی المسیح الکذاب (اردو: قادیانی کی تکفیر)

(۲۹۵) سل السیوف الہندیۃ علیٰ کفریات بابا النجدیۃ (اردو: کفریات دہلوی کا بیان)

(۲۹۶) سبل الاصفیاء فی حکم الذبح للاولیاء (اردو)

(ذبیحہ برائے ایصال ثواب اولیا کے جواز کا بیان)

(۲۹۷) سیف المصطفیٰ علیٰ ادیان الافتراء (اردو: نقل عبارت میں خیانت وہابیہ)

(۲۹۸) سوالات حقائق نما برؤوس ندوۃ العلما (اردو)

(ندوہ سے متعلق ستر سوالوں کا مجموعہ)

(۲۹۹) سوالات علماء وجوابات ندوۃ العلماء (اردو: خیالات ندوہ کا بے مثل رد)

(۳۰۰) سرگذشت وماجرائے ندوہ (اردو)

(اہل ندوہ کے ساتھ بریلی میں پیش آنے والے حالات)

(۳۰۱) سیوف العنوۃ علیٰ ذمائم الندوۃ (اردو: رد ندوہ)

(۳۰۲) سکین ونورہ بر کاکل پریشان ندوہ (اردو: ندوہ کے ایک قصیدہ پر اعتراضات)

(۳۰۳) سیاط المؤدب علیٰ رقبۃ المستعرب (رد پنجم، عربی: رد طیب عرب مکی)

(۳۰۴) السہم الشہابی علیٰ خداع الوہابی (اردو: رد اہل حدیث)

(۳۰۵) سلام وسیر (اردو)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت سے وصال تک کا بیان)

(۳۰۶) سلسلۃ الذہب نافیۃ العرب (فارسی: منظوم شجرہ عالیہ قادریہ)

(۳۰۷) سراپا نور (اردو: قصیدۂ نور)

(۳۰۸) سفر السفر عن الجفر بالجفر (اردو: علم جفر سے جفر کو واضح کرنے والی کتاب)

(۳۰۹) سر الاوقات (اردو: علم التعدیل)

(۳۱۰) ستین ولوگارثم (اردو: علم الحساب الستینی)

(ش)

(۳۱۱) شمول الاسلام لآباء الرسول الکرام (اردو: علم الانساب)

(۳۱۲) شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ (اردو

(نقشہ روضہ مبارکہ ونعل مبارک کے آداب)

(۳۱۳) شرح المطالب فی مبحث ابی طالب (اردو: علم العقائد)

(۳۱۴) شمامۃ العنبر فی محل النداء بازاء المنبر (عربی)

(اذان جمعہ منبر کے سامنے بیرون مسجد ہو)

(۳۱۵) شمائم العنبر فی آداب النداء امام المنبر (عربی)

(اذان جمعہ منبر کے سامنے بیرون مسجد ہو)

(۳۱۶) شوارق الصبا فی حد المصر والفناء (عربی: مصر وفنائے مصر کی تعریف)

(۳۱۷) الشرعۃ البہیۃ فی تحدید الوصیۃ (اردو: علم الوصایا)

(۳۱۸) شرح الحقوق لطرح العقوق (اردو: علم الاخلاق)

(۳۱۹) شرح مقامہ مذاقیہ (اردو: فن اردو ادب)

(۳۲۰) شجرہ طیبہ قادریہ برکاتیہ (اردو: شجرہ منظوم وبعض تعلیمات شریعت وطریقت)

(۳۲۱) شلاق بہ بے ادب بدمذاق (اردو: اردو زبان وادب)

(ص)

(۳۲۲) صلاۃ الصفا فی نور المصطفٰی (اردو: نور نبوی کا بیان)

(۳۲۳) الصمصام علیٰ مشکک فی آیۃ علوم الارحام (اردو: علم التاویل)

(۳۲۴)الصافیۃ الموحیۃ لحکم جلود الاضحیہ (عربی)

(چرم قربانی مسجد ومدرسہ میں صرف کرنے کا حکم)

(۳۲۵)صیقل الرین عن احکام مجاورۃ الحرمین (عربی)

(حرمین طیبین میں سکونت کے احکام)

(۳۲۶)صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین (اردو: ردالبدعات والمنکرات)

(۳۲۷)صمصام سنیت بگلوئے نجدیت (اردو: کفریات دہلوی کے جواب کارد)

(۳۲۸)صمصام القیوم علیٰ تاج الندوۃ عبدالقیوم (اردو: ردتحریررکن ندوہ)

(۳۲۹)الصمصام الحیدری علیٰ عنق العیار المفتری (اردو: تفضیلیہ ومفسقہ کارد)

(۳۳۰)صمصام حدید برکولی بےقید عدو تقلید (اردو: ردغیر مقلدین)

(۳۳۱)الصارم الالٰہی علیٰ عمائد المشرب الواہی (اردو: ردبد مذہباں)

(۳۳۲) الصنائع البدیعہ (عربی، فارسی: عربی ادب)

(۳۳۳)الصراح الموجز فی تعدیل المرکز (فارسی: علم الہیئۃ)

(ض)

(۳۳۴)ضوء النہایۃ فی اعلام الحمد والہدایۃ (عربی: حمد وہدایت کی تعریف)

(ط)

(۳۳۵)طرد الافاعی عن حمی ہادٍ رفع الرفاعی (اردو: علم المناقب)

(۳۳۶)طوالع النور فی حکم السراج علی القبور (اردو)

(قبروں کے پاس چراغ جلانے کے احکام)

(۳۳۷)الطراز المعلم فیما ہو حدث من احوال الدم (عربی، اردو)

(کب خون نکلنے سے وضو نہیں جاتا)

(۳۳۸)الطرۃ فی ستر العورۃ(عربی:مردوزن کے سترعورت کا بیان)

(۳۳۹)الطرس المعدل فی حد الماء المستعمل (اردو: مستعمل پانی کی تعریف واحکام)

(۳۴۰)طرق اثبات ہلال(اردو:ثبوت ہلال کے سات شرعی طریقوں کا بیان)

(۳۴۱)الطیب الوجیز فی امتعۃ الورق والابریز(اردو)

(چاندی سونے کے برتن کے استعمال کا حکم)

(۳۴۲)الطلبۃ البدیعۃ فی قول صدر الشریعۃ(اردو)

(تنگی وقت نماز کی وجہ سے تیمّم اور اعادۂ نماز)

(۳۴۳)الطراز المعلم فی التزویج بغیر الکفو ومخالف المذہب(اردو)

(غیر کفو سے شادی کا حکم)

(۳۴۴) طیب الامعان فی تعداد الجہات والابدان(عربی:علم الفرائض)

(۳۴۵)الطاری الداری لہفوات عبد الباری(اردو:ردمولانا عبد الباری فرنگی محلی)

(۳۴۶)طلوع وغروب کواکب وقمر(اردو:علم الیوم واللیلۃ)

(۳۴۷)طلوع وغروب نیرین(اردو:علم الیوم واللیلۃ)

(ظ)

(۳۴۸)ظفر الدین الجید الملقب بطش غیب(اردو)

(مسئلہ علم غیب نبوی سے متعلق سوالات)

(۳۴۹)الظفر لقول الزفر(عربی)

(وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمّم کے بارے میں قول زفر کی تقویت)

(ع)

(۳۵۰)عروس مملکۃ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم(اردو)

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دولہا اور کعبہ کو دولہن کہنے کا جواز)

(۳۵۱) العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ (اردو، عربی، فارسی: علم الفتاویٰ)

(۳۵۲) عطاء النبی لافاضۃ احکام ماء الصبی (اردو: بچہ کے بھرے ہوئے پانی کے احکام)

(۳۵۳) العروس المعطار فی زمن دعوۃ الافطار (اردو: دعائے افطار کے وقت کا بیان)

(۳۵۴) عبقری الحسان فی اجابۃ الاذان (عربی: اذان کا جواب دینا زبان سے واجب)

(۳۵۵) عباب الانوار ان لا نکاح بمجرد الاقرار (اردو)

(صرف اقرار مرد وزن سے نکاح نہیں ہوتا)

(۳۵۶) عرفان شریعت (اردو: متفرق مسائل فقہیہ)

(۳۵۷) عرش الاعزاز والاکرام لاول ملوک الاسلام (اردو: علم المناقب)

(۳۵۸) عذاب ادنیٰ برداوادنیٰ (اردو: علم التجوید)

(۳۵۹) العطایا القدیر فی حکم التصویر (اردو: رد البدعات والمنکرات)

(۳۶۰) العذاب البئیس (٠)

(۳۶۱) العطر المطیب لنبت شفقۃ الطبیب (عربی: رد دوم طبیب عرب مکی)

(۳۶۲) عزم البازی فی جو الریاضی (عربی، فارسی، اردو: علم الریاضی)

(غ)

(۳۶۳) غروس الاسماء الحسنٰی فیما لنبینا من الاسماء الحسنٰی (عربی، اردو: علم اسمائے نبویہ)

(۳۶۴) غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق (اردو: علم المناقب)

(۳۶۵) غزوۃ لہدم سماک الندوۃ (اردو: خرافات ندوہ کا رد)

(ف)

(۳۶۶) فقہ شہنشاہ وان القلوب بید المحبوب (اردو: علم الفضائل النبویہ)

(۳۶۷)الفیوضات المکیۃ لمحب الدولۃ المکیہ (عربی: حاشیۃ الدولۃ المکیۃ)

(۳۶۸)فتح الملیک فی حکم التملیک (عربی: تملیک نامہ وہبہ نامہ میں کوئی فرق نہیں)

(۳۶۹)الفقہ التسجیلی فی عجین النارجیلی (عربی: علم مسائل جدیدہ)

(۳۷۰)فتاویٰ افریقہ (اردو: علم الفتاویٰ)(السنیۃ الانیقۃ فی فتاویٰ افریقہ)

(۳۷۱)فوائد رد المحتار لابن عابدین الشامی (عربی: علم الفقہ)

(۳۷۲)فوائد کتب فقہیہ (عربی: علم الفقہ، 26: کتب فقہ کے فوائد کا مجموعہ)

(۳۷۳)فصل القضاء فی رسم الافتاء (عربی: فن رسم المفتی)

(۳۷۴)فتاویٰ کرامات غوثیہ (اردو: علم حکایات الصالحین)

(۳۷۵)الفضل الموہبی اذا صح الحدیث فہو مذہبی (اردو)

(علم تاویل اقوال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(الموسوم باعز النکات بجواب سوال ارکات)

(۳۷۶)الفرق الوجیز بین السنی العزیز والوہابی الرجیز (اردو: سنی اور وہابی کا فرق)

(۳۷۷)فتح خیبر (اردو: مناظران تفضیلیہ کے فرار کا واقعہ)

(۳۷۸)فیح النسرین بجواب الاسئلۃ العشرین (اردو)

(وہابیہ کے متعلق بیس سوالوں کے جوابات)

(۳۷۹)فتاویٰ الحرمین برجف ندوۃ المین (عربی: رد نظریات ندوہ)

(۳۸۰)فتاویٰ القدوۃ لکشف دفین الندوۃ (اردو: رد عقائد ندوہ)

(۳۸۱)فضائل فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اردو: نظم)

(۳۸۲)فتح المعطی بمعنی الخاطی والمخطی (اردو: فن اردو ادب)

(۳۸۳)الفوز بالآمال فی الاوفاق والاعمال (عربی، اردو: علم الاوفاق)

(۳۸۴)فوز مبین در رد حرکت زمین (اردو: علم الہیئۃ الجدیدہ)

(ق)

(۳۸۵) القمع المبین لآمال المکذبین (اردو: امکان کذب باری تعالیٰ کا رد)

(۳۸۶) قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام (عربی، فارسی: سایہ نبوی نہ ہونے کا بیان)

(۳۸۷) قوانین العلماء فی متیمم علم عند زید ماء (اردو)

(پانی کے باوجود تیمّم کی بعض صورتیں)

(۳۸۸) القطوف الدانیۃ عن حسن الجماعۃ الثانیہ (عربی، اردو)

(جماعت ثانیہ کا جواز وتفصیل)

(۳۸۹) القلادۃ المرصعۃ فی نحر الاجوبۃ الاربعہ (اردو)

(اشرف علی تھانوی کے چار فتاویٰ کا رد)

(۳۹۰) القیام المسعود بتنقیح المقام المحمود (مقام محمود کی تحقیق)

(۳۹۱) قہر الدیان علیٰ مرتد بقادیان (اردو: قادیانی کے خیالات باطلہ کی تردید)

(۳۹۲) قوارع القہار علی المجسمۃ الفجار (اردو: رد مجسمہ)

(۳۹۳) قانون رویۃ اہلہ (اردو: ہیئت وہندسہ)

(ک)

(۳۹۴) کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن (اردو: علم القرآن)

(۳۹۵) الکلام البہی فی تشبیہ الصدیق بالنبی (اردو: علم المناقب)

(۳۹۶) کفل الفقیہ الفاہم فی احکام قرطاس الدراہم (عربی)

(نوٹ سے متعلق مسائل کا بیان)

(۳۹۷) کاسر السفیہ الواہم فی ابدال قرطاس الدراہم (عربی: علم مسائل جدیدہ)

(الملقب بالذیل المنوط لرسالۃ النوط، رشید احمد گنگوہی و مولانا عبدالحیٔ لکھنوی کا رد)

(۳۹۸) الکاس الدہاق باضافۃ الطلاق (عربی)

(طلاق میں زوجہ کی طرف نسبت ضروری)

(۳۹۹) کشف حقائق واسرار دقائق (اردو: علم التصوف)

(۴۰۰) الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ (اردو: رد اسماعیل دہلوی)

(۴۰۱) کیفر کفر آریہ (اردو: رد آریہ)

(۴۰۲) کشکول فقیر قادری (اردو: شجرہ وسراپائے غوث اعظم وغیرہ)

(۴۰۳) الکشف شافیا حکم فونو جرافیا (اردو: علم الصوت)

(۴۰۴) کشف العلۃ عن سمت القبلۃ (اردو: علم الهندسۃ)

(۴۰۵) کلام الفہیم فی سلسلۃ الجمع والتقسیم (عربی: علم الحساب)

(۴۰۶) الکلمۃ الملہمۃ فی الحکمۃ المحکمۃ (اردو: فلسفہ)

(۴۰۷) کسور اعشاریہ (فارسی: علم الریاضی)

(۴۰۸) الکسری العشری (عربی: علم الریاضی)

(ل)

(۴۰۹) اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر بما کان وما یکون (اردو)

(علم غیب نبوی کا مفصل بیان)

(۴۱۰) لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی (عربی، اردو: داڑھی رکھنے سے متعلق احادیث طیبہ)

(۴۱۱) لب الشعور باحکام الشعور (عربی: موئے سر وبال وغیرہ کے احکام)

(۴۱۲) لوامع البہاء فی المصر للجمعۃ والاربع عقیبہا (فارسی: جمعہ کے لیے شہر ہونا شرط)

(۴۱۳) لمعۃ الشمعۃ فی اشتراط المصر للجمعہ (عربی)

(جمعہ کے لیے شرط شہر ہونے کا ثبوت)

(۴۱۴) لمع الاحکام ان لا وضوء من الزکام (عربی، اردو: زکام سے وضو نہیں ٹوٹتا)

(۴۱۵) اللؤلؤ المعقود لبیان حکم امرأۃ المفقود (عربی، اردو)

(مفقود شوہر کی بیوی کے احکام)

(۴۱۶) لمعۃ الشمعۃ لہدی شیعۃ الشنعہ (اردو)

(تفضیلیہ وتفسیقیہ سے متعلق سات سوالوں کے جوابات)

(م)

(۴۱۷) مبین الہدیٰ فی نفی امکان المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اردو)

(حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثل محال ہے)

(۴۱۸) مآلی الحبیب بعلوم الغیب (عربی: علم غیب سے متعلق احادیث واقوال ائمہ)

(۴۱۹) منبہ المنیۃ لوصول الحبیب الی العرش والرویۃ (اردو)

(شب معراج دیدار الٰہی کا بیان)

(۴۲۰) الموہبۃ الجدیدۃ فی وجود الحبیب فی مواضع عدیدۃ (اردو: بحث حاضر وناظر)

(۴۲۱) ہدی الحیران فی نفی الفیٔ عن شمس الاکوان (فارسی، اردو: سایہ نہ ہونے کا بیان)

(۴۲۲) المقالۃ المفسرۃ عن احکام البدعۃ المکفرۃ (عربی)

(بدعت کفریہ والا تمام احکام میں مثل مرتد)

(۴۲۳) مبین احکام وتصدیقات اعلام (اردو)

(حسام الحرمین کا اردو ترجمہ: مرتب مولانا حسنین رضا خاں)

(۴۲۴) المجمل المسدد ان ساب المصطفیٰ مرتد (عربی واردو: علم العقائد)

(۴۲۵) معتبر الطالب فی شیون ابی طالب (اردو: علم العقائد)

(۴۲۶) المقال الباہر ان منکر الفقہ کافر (اردو: علم العقائد)

(۴۲۷) المبین ختم النبیین (اردو: فرمان ربانی خاتم النبیین میں لام کی تحقیق)

(۴۲۸) مدارج طبقات الحدیث (اردو: علم طبقات الحدیث)

(۴۲۹)معدل الزال فی اثبات الہلال (اردو)

(انجمن اسلامیہ بریلی کے اثبات ہلال میں غلط فہمی کا ازالہ)

(۴۳۰)مروج النجا لخروج النساء (اردو)

(بعض ضرورتوں کے لیے عورت کا گھر سے باہر جانے کا حکم)

(۴۳۱)مجلی الشمعۃ لجامع حدث ولُمعۃ (اردو: حدث ولمعہ والے کے احکام)

(۴۳۲)ماحی الدلالۃ فی انکحۃ الھند و بنجالۃ (ہندو بنگال کے رائج نکاحوں کی اصلاح)

(۴۳۳)ما تجلی الاصرعن تحدید المصر (اردو)

(شہر کا مفہوم اور نماز جمعہ وعیدین کے احکام)

(۴۳۴)مرقاۃ الجمان فی الھبوط عن المنبر لمدح السلطان (اردو: خطبہ کے احکام)

(۴۳۵)مفاد الحبر فی الصلوٰۃ بمقبرۃ او جنب القبر (اردو)

(قبر یا مقبرہ کے پاس نماز پڑھنے کے احکام)

(۴۳۶)المنیٰ والدرر لمن عمد منی آرڈر (اردو: منی آرڈر کرنا جائز ہے)

(۴۳۷)منزع الرام فی التداوی بالحرام (عربی: حرام چیز بطور دوا استعمال نہیں ہوسکتی)

(۴۳۸)المنح الملیحۃ فیما نہی عن اجزاء الذبیحۃ (عربی)

(ذبیحہ سے بائیس چیزیں کھانے کی ممانعت)

(۴۳۹)منیر العینین فی حکم تقبیل الابہامین (عربی، اردو: انگوٹھا چومنے کی بحث)

(۴۴۰)مسئلہ اذان کا حق نما فیصلہ (اردو: اذان ثانی جمعہ)

(۴۴۱)مسئولیات السہام (اردو: علم حساب الفرائض)

(۴۴۲)المقصد النافع فی عصوبۃ الصنف الرابع (اردو: علم حساب الفرائض)

(۴۴۳)مرتجی الاجابات لدعاء الاموات (اردو)

(مرحومین کی دعا کے قبول ونا قبول ہونے کا بیان)

(۴۴۴) مشعلۃ الارشاد الٰی حقوق الاولاد (اردو: علم الاخلاق)

(۴۴۵) المنۃ الممتازۃ فی دعوات الجنازۃ (عربی)

(جنازہ کی دعاؤں کا حدیث سے استخراج)

(۴۴۶) ماقل وکفٰی من ادعیۃ المصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم (عربی)

(صبح وشام واوقات مخصوصہ کی دعائیں)

(۴۴۷) مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین (اردو: علم المناقب)

(۴۴۸) مقال العرفاء باعزاز شرع وعلماء (اردو: ردمتصوفہ)

(۴۴۹) مسائل المعراج (معراج نبوی کا بیان)

(۴۵۰) المیلاد النبویۃ فی الالفاظ الرضویہ (اردو)

(بارہویں شریف کی محفل میں اعلیٰ حضرت کا خطاب)

(۴۵۱) مسائل سماع (اردو: قوالی اور مزامیر کے احکام ومسائل)

(۴۵۲) مقتل کذب وکید (اردو)

(۴۵۳) منتہی التفصیل فی مبحث التفضیل (اردو: تفضیل شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

(۴۵۴) مشرقستان اقدس (اردو: علم قرض الشعر)

(۴۵۵) معارک الجروح علی التوہب المقبوح (اردو: رداہل حدیث)

(۴۵۶) مزق تلبیس وادعائے تقدیس (اردو: وہابیہ کی تلبیس وادعائے تقدیس کارد)

(۴۵۷) ماحیۃ العیب بایمان الغیب (اردو)

(علم غیب نبوی میں عین القضاۃ دیوبندی کارد)

(۴۵۸) میل الہداۃ لبرء عین القضاۃ (عربی: علم غیب میں التحقیق المجتبیٰ کارد)

(۴۵۹) مراسلات سنت وندوہ (اردو)

(ناظم ندوہ سے ندوہ کے بارے میں خطوط کا مجموعہ)

(۴۶۰) مناقب صدیقہ (اردو نظم: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے فضائل)

(۴۶۱) مجیر معظم شرح قصیدہ اکسیر اعظم (فارسی: منظوم فضائل غوث اعظم رضی اللہ عنہ)

(۴۶۲) مشرقستان قدس (اردو: قصیدہ درشان نوری میاں مارہروی)

(۴۶۳) مدائح فضل رسول (عربی)

(نظم درشان علامہ فضل رسول بدایونی، قصیدتان رائعتان میں شامل)

(۴۶۴) المطر السعید علیٰ نبت جنس الصعید (اردو: علم المعادن)

(۴۶۵) معین مبین بہر دور شمس وسکون زمین (اردو: علم الہیئۃ الجدیدہ)

(۴۶۶) المطر السعید علیٰ نبت جنس الصعید (اردو: جنس زمین کی اقسام کا بیان)

(۴۶۷) مقالہ مفردہ (اردو: علم الہیئۃ)

(۴۶۸) مبحث المعادلۃ ذات الدرجۃ الثانیۃ (عربی: ہیئت، ہندسہ، ریاضی)

(۴۶۹) المعنی المجلی للمغنی والظلی (فارسی: ہیئت وہندسہ)

(۴۷۰) الموہبات فی المربعات (عربی: علم المربعات)

(۴۷۱) ۱۱۵۲: مربعات (اردو: علم المربعات)

(۴۷۲) مسفر المطالع فی التقویم والطالع (اردو: علم الزیجات)

(۴۷۳) میل الکواکب وتعدیل الایام (اردو: علم التعدیل)

(۴۷۴) معدن علومی درسنین ہجری وعیسوی ورومی (اردو: علم الادوار والاکوار)

(۴۷۵) مقامع الحدید علیٰ خد المنطق الجدید (اردو: علم المنطق)

(۴۷۶) مجتلی العروس ومراد النفوس (عربی: تحقیق وقواعد: علم الجفر والجامعہ)

(ن)

(۴۷۷) نفی الفیٔ عمن بنورہ استنار کل شیٔ (اردو)

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا)

(۴۷۸)النذیر الحائل لکل جلف الجاہل (اردو)

(میلادنبوی سے متعلق نذیر دہلوی کے فتویٰ کا رد)

(۴۷۹)النعیم المقیم فی فرحۃ مولد النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم (اردو)

(جواز میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(۴۸۰)النفحۃ الفائحۃ من مسک سورۃ الفاتحۃ (اردو:علم التاویل)

(۴۸۱)النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب (عربی:علم تخریج الاحادیث)

(۴۸۲)النور والضیاء فی احکام بعض الاسماء (اردو:بعض ناموں کے احکام)

(۴۸۳)النور والبہاء فی اسانید الحدیث وسلاسل اولیاء اللہ (عربی)

(اسانید حدیث وسلاسل طریقت)

(۴۸۴)نسیم الصبا فی ان الاذان یحول الوبا (اردو)

(دفع وبا کے لیے اذان دینے کا جواز)

(۴۸۵)نور الجوہرۃ فی استمسر ۃ الموکرۃ (عربی:سمندروں کے بیمہ کے احکام)

(۴۸۶)نور الادلۃ للبدور الاجلۃ (اردو:تحقیق ہلال کے شرعی مسائل)

(۴۸۷)نقد البیان لحرمۃ ابنۃ اخی اللبان (عربی:رضاعت کے احکام)

(۴۸۸)النہی الحاجز عن تکرار الجنائز (اردو)

(ایک جنازہ پر دوبار نماز کے عدم جواز کی بحث)

(۴۸۹)النمیقۃ الانقی فی فرق الملاقی والملقی (اردو)

(ملنے والے اور ڈالے گئے پانی میں فرق)

(۴۹۰)النور والنورق لاسفار الماء المطلق (اردو:آب مطلق کی تحقیق)

(۴۹۱)نبہ القوم ان الوضوء من ای نوم (عربی،اردو:کونسی نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا)

(۴۹۲)نفی العار من معائب المولوی عبد الغفار (اردو:اذان خطبہ کی بحث)

(۴۹۳) نقاء السلافۃ فی احکام البیعۃ والخلافۃ (اردو: علم التصوف)

(۴۹۴) نعم الزاد لروم الضاد (فارسی: علم التجوید)

(۴۹۵) نائل الراح فی فرق الریح والریاح (فارسی: علم اللغۃ)

(۴۹۶) نور عینی فی الانتصار للامام العینی (عربی: علم الجدل)

(۴۹۷) ندم النصرانی والتقسیم الایمانی (فارسی: رد نصاریٰ در مسئلہ وراثت)

(۴۹۸) نہایۃ النصرۃ بردالاجوبۃ العشرۃ (اردو: ایک وہابی کے دس مسائل کا رد)

(۴۹۹) النہی الاکید عن الصلوٰۃ وراء عدی التقلید (اردو: رد اہل حدیث)

(۵۰۰) النیر الشہابی علیٰ تدلیس الوہابی (اردو: رد اہل حدیث)

(۵۰۱) ندوہ کا تیجہ روداد سوم کا نتیجہ (اردو: ندوہ کی تیسری روداد کا رد)

(۵۰۲) نہج السلامۃ فی حکم تقبیل الابہامین فی الاقامہ (اردو)

(تقبیل ابہامین کا حکم اور تھانوی کا رد)

(۵۰۳) نشاط السکین علیٰ حلق البقر السمین (اردو)

(مسئلہ فاتحہ وتقبیل ابہامین کا بیان اور رد وہابیہ)

(۵۰۴) نعت واستعارات (اردو: استعارات وغیرہ پر مشتمل نعتیہ کلام)

(۵۰۵) نذر گدا در تہنیت شادی اسریٰ (اردو)

(معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بیان)

(۵۰۶) نظم معطر (فارسی: منظوم فضائل غوث اعظم)

(۵۰۷) نابغ النور علیٰ سوالات جبلفور (اردو: علم السیاسۃ)

(۵۰۸) نزول آیات فرقان بسکون زمین وآسمان (اردو)

(سکون زمین اور سائنس دانوں کا رد)

(۵۰۹) نطق الہلال بارخ ولاد الحبیب والوصال (اردو: علم الادوار والاکوار)

(و)

(۵۱۰) وجہ المشقوق بجلوۃ اسماء الصدیق والفاروق (اردو: علم المناقب)

(۵۱۱) وشاح الجید فی تحلیل معانقۃ العید (اردو: عید میں معانقہ ومصافحہ کے احکام)

(۵۱۲) وصاف الرجیح فی بسملۃ التراویح (اردو)

(ختم تراویح میں بسم اللہ ایک بار پڑھنے کا حکم)

(۵۱۳) الوفاق المتین بین سماع الدفین وجواب الیمین (اردو: سماع اموات کا بیان)

(۵۱۴) الوظیفۃ الکریمہ (عربی: علم الادعیۃ والاوراد)

(۵۱۵) وظیفہ قادریہ (فارسی: منظوم ترجمہ وتشریح قصیدہ غوثیہ)

(۵۱۶) الوسائل الرضویہ للمسائل الجفریہ (عربی: علم الجفر والجامعہ)

(۵۱۷) وجوہ زوایا مثلث کروی (فارسی: علم المثلث الکروی)

(ہ)

(۵۱۸) الہدایۃ المبارکۃ فی تخلیق الملائکہ (اردو: علم معرفۃ الملائکۃ)

(۵۱۹) ہبۃ الحبیر فی عمق ماء کثیر (اردو: آب کثیر کے بارے میں مقدار عمق کی تحقیق)

(۵۲۰) ہدایۃ المتعال فی حد الاستقبال (اردو: سمت قبلہ کہاں تک ہے؟)

(۵۲۱) الہادی الحاجب عن جنازۃ الغائب (اردو: غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں)

(۵۲۲) ہدایۃ الجنان باحکام رمضان (اردو: مسائل متعلقہ رمضان وسحری)

(۵۲۳) ہادی الاضحیۃ بالشاۃ الہندیۃ (اردو: چھ ماہ کے بھیڑ کی قربانی کا جواز)

(۵۲۴) ہبۃ النساء فی تحقیق المصاہرۃ بالزنا (اردو)

(ساس کو شہوت کے ساتھ چھونے کے احکام)

(۵۲۵) الہبۃ الاحمدیۃ فی الولایۃ الشرعیۃ والعرفیہ (اردو: ولایت شرعی وعرفی کا بیان)

(۵۲۶) ہادی الناس فی اشیاء من رسوم الاعراس (اردو: ردالبدعات والمنکرات)

(۵۲۷) الہاد الکاف فی حکم الضعاف (عربی، اردو: حدیث ضعیف پر عمل کے احکام)

(۵۲۸) الہنیٔ النمیر فی الماء المستدیر (اردو: علم المساحۃ)

(۵۲۹) ہدایۃ المتعلمین الی مایجب فی الدین (علم آداب الدرس)

(ی)

(۵۳۰) یک گزوسہ فاختہ بے مناک (اردو)

(رسالہ "باب العقائد والکلام" پر اعتراض کا جواب)

(۵۳۱) الیاقوتۃ الواسطۃ فی عقد قلب الرابطۃ (اردو: علم السلوک)

(۵۳۲) یسر الزاد لمن ام الضاد (عربی: علم مخارج الحروف)

(حواشی)

(۱) حاشیۃ تفسیر البیضاوی للقاضی عبداللہ بن عمر البیضاوی (م ۶۸۵ھ)

(عربی: علم التفسیر والتاویل)

(۲) حاشیۃ الدر المنثور فی التفسیر الماثور للامام جلال الدین السیوطی (عربی: علم التفسیر)

(۳) حاشیۃ معالم التنزیل للحسین بن مسعود البغوی (۴۳۶ھ-۵۱۰ھ)

(عربی: علم التفسیر)

(۴) حاشیۃ تفسیر الخازن لعلی بن محمد الخازن البغدادی (م ۷۲۵ھ)

(عربی: علم التفسیر والتاویل)

(۵) حاشیۃ علیٰ حاشیۃ عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی علیٰ تفسیر البیضاوی لشہاب الدین الخفاجی المصری (۹۷۷ھ-۱۰۶۹ھ) (عربی: علم التفسیر والتاویل)

(۶) حاشیۃ الاتقان فی علوم القرآن للامام السیوطی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ)

(عربی: علم اصول التفسیر)

(۷) حاشیۃ المنح الفکریۃ علیٰ متن الجزریۃ للملا علی القاری (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ)

(عربی: علم التجوید)

(۸) حاشیۃ صحیح البخاری (عربی: علم شرح الحدیث)

(۹) حاشیۃ صحیح لمسلم (عربی: علم شرح الحدیث)

(۱۰) حاشیۃ جامع الترمذی (عربی: علم شرح الحدیث)

(۱۱) حاشیۃ سنن النسائی (عربی: علم شرح الحدیث)

(۱۲) حاشیۃ سنن ابن ماجہ (عربی: علم شرح الحدیث)

(۱۳) حاشیۃ مسند الامام الاعظم ابی حنیفہ (عربی: علم شرح الحدیث)

(۱۴) حاشیۃ کتاب الآ ثار للامام محمد بن الحسن الشیبانی (۱۳۲ھ-۱۸۹ھ)

(عربی: علم شرح الحدیث)

(۱۵) حاشیۃ مسند الامام احمد بن حنبل (۱۶۴ھ-۲۴۱ھ) (عربی: علم شرح الحدیث)

(۱۶) حاشیۃ کنز العمال لعلی المتقی بن حسام الدین البرہان فوری (۸۸۵ھ-۹۷۵ھ)

(عربی: علم شرح الحدیث)

(۱۷) حاشیۃ شرح معانی الآ ثار للطحاوی (۲۳۸ھ-۳۲۱ھ) (عربی: علم شرح الحدیث)

(۱۸) حاشیۃ سنن الدارمی لعبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی (۱۸۱ھ-۲۵۵ھ)

(عربی: علم شرح الحدیث)

(۱۹) حاشیۃ کتاب الحجج للقاضی عیسیٰ بن ابان الحنفی (م ۲۲۱ھ)

(عربی: علم شرح الحدیث)

(۲۰) حاشیۃ عمدۃ القاری لبدر الدین العینی الحنفی (۷۶۲ھ-۸۵۵ھ)

(عربی: علم شرح الحدیث)

(۲۱) حاشیۃ فتح الباری لابن الحجر العسقلانی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ)

(عربی: علم شرح الحدیث)

(۲۲) حاشیۃ ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری لاحمد بن محمد القسطلانی المصری

(۸۵۱ھ-۹۲۳ھ)(عربی: علم شرح الحدیث)

(۲۳) حاشیۃ نصب الرایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ لفخر الدین الزیلعی الحنفی

(م ۷۴۳ھ)(عربی: علم شرح الحدیث)

(۲۴) حاشیۃ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر لعبد الرؤف المناوی (۹۵۲ھ-۱۰۳۱ھ)

(عربی: علم شرح الحدیث)

(۲۵) حاشیۃ التیسیر شرح الجامع الصغیر للمناوی (عربی: علم شرح الحدیث)

(۲۶) حاشیۃ مرقاۃ المفاتیح لملا علی القاری (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ)

(عربی: علم شرح الحدیث)

(۲۷) حاشیۃ اشعۃ اللمعات للشیخ عبد الحق المحدث الدہلوی (۹۵۸ھ-۱۰۵۲ھ)

(عربی: علم شرح الحدیث)

(۲۸) حاشیۃ مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل ولطائف الاخبار لمحمد طاہر الصدیقی الفتنی

الکجراتی (۹۱۰ھ-۹۸۶ھ)(عربی: علم شرح الحدیث)

(۲۹) حاشیۃ القول البدیع فی احکام الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع للسخاوی

(عربی: علم شرح الحدیث)

(۳۰) حاشیہ نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار للقاضی محمد بن علی الشوکانی الیمنی

(۱۱۷۳ھ-۱۲۵۰ھ)(عربی: علم شرح الحدیث)

(۳۱) حاشیۃ الکشف عن تجاوز ہذہ الامۃ عن الالف للسیوطی الشافعی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ)

(عربی: علم شرح الحدیث)

(۳۲) حاشیۃ فتح المغیث لشمس الدین السخاوی الشافعی (۸۳۱ھ-۹۰۲ھ)

(عربی: علم اصول الحدیث)

(۳۳) شرح نخبۃ الفکر للحافظ ابن حجر العسقلانی الشافعی (عربی: علم اصول الحدیث)

(۳۴) حاشیۃ جمع الوسائل فی شرح الشمائل للملا علی القاری الحنفی

(عربی: علم الشمائل النبویہ)

(۳۵) حاشیۃ الخصائص الکبریٰ للسیوطی الشافعی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ)

(عربی: علم الخصائص النبویہ)

(۳۶) حاشیۃ کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر لابن حجر المکی الہیتمی الشافعی

(۹۰۹ھ-۹۷۳ھ) (عربی: علم الترغیب والترہیب)

(۳۷) حاشیۃ الترغیب والترہیب لعبد العظیم بن عبد القوی المنذری (۵۸۱ھ-۶۵۶ھ)

(عربی: علم الترغیب والترہیب)

(۳۸) حاشیہ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی (۸۴۹ھ-۹۱۱ھ)

(عربی: علم الاحادیث الموضوعات)

(۳۹) حاشیہ الموضاعات الکبریٰ لملا علی القاری (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ)

(عربی: علم الاحادیث الموضوعات)

(۴۰) حاشیہ العلل المتناہیۃ فی الاحادیث الواہیۃ لابن الجوزی الحنبلی

(۵۰۸ھ-۵۹۷ھ) (عربی: علم الاحادیث الموضوعات)

(۴۱) حاشیۃ المقاصد الحسنۃ فی الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ للسخاوی

(عربی: علم الاحادیث الموضوعات)

(۴۲) حاشیۃ الاصابۃ فی معرفۃ الصحابۃ للعسقلانی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ)

(عربی: علم اسماء الرجال)

(۴۳) حاشیۃ تذکرۃ الحفاظ للذہبی (۶۷۳ھ-۷۴۸ھ) (عربی: علم اسماء الرجال)

(۴۴) حاشیۃ میزان الاعتدال لشمس الدین الذہبی (۶۷۳ھ-۷۴۸ھ)

(عربی: علم اسماء الرجال)

(۴۵) حاشیۃ تہذیب التہذیب للعسقلانی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ)

(عربی: علم اسماء الرجال)

(۴۶) حاشیۃ خلاصۃ تہذیب الکمال لاحمد بن عبداللہ الخزرجی (۹۰۰ھ-۹۲۳ھ)

(عربی: علم اسماء الرجال)

(۴۷) حاشیۃ تقریب التہذیب للعسقلانی (۷۷۳ھ-۸۵۲ھ)

(عربی: علم اسماء الرجال)

(۴۸) حاشیۃ کشف الاحوال فی نقد الرجال لعبدالوہاب بن محمد غوث بن محمد بن احمد

المدراسی: من علماء القرن الثالث عشر، کان حیا فی سنۃ ۱۲۷۷ھ-۱۸۶۰ء

(عربی: فن اسماء الرجال)

(۴۹) حاشیۃ الاعلام بقواطع الاسلام لابن الحجر المکی الہیتمی الشافعی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ)

(عربی: علم العقائد)

(۵۰) حاشیۃ الیواقیت والجواہر فی عقائد الاکابر للشعرانی الشافعی (۸۹۸ھ-۹۷۳ھ)

(عربی: علم العقائد)

(۵۱) حاشیۃ منح الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر لملا علی القاری (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ)

(عربی: علم العقائد)

(۵۲) حاشیۃ علیٰ حاشیۃ الخیالی علیٰ شرح التفتازانی علی متن العقائد النسفیۃ لاحمد بن موسی

الخیالی (۸۲۹ھ-۸۶۱ھ) (عربی: علم العقائد)

(۵۳) حاشیۃ شرح العقائد العضدیۃ لجلال الدین الدوانی الشافعی (م ۹۲۸ھ)

(عربی: علم العقائد)

(۵۴) حاشیہ شرح المواقف للسید الشریف الجرجانی (۷۴۰ھ-۸۱۶ھ)

(عربی: علم العقائد)

(۵۵) حاشیہ شرح المقاصد للتفتازانی الشافعی (۷۲۲ھ-۷۹۲ھ) (عربی: علم العقائد)

(۵۶) حاشیہ التفرقۃ بین الاسلام والزندقۃ للامام الغزالی (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ)

(عربی: علم العقائد)

(۵۷) حاشیہ المسامرۃ شرح المسایرۃ لابن ابی شریف الشافعی (۸۲۲ھ-۹۰۶ھ)

(عربی: علم العقائد)

(۵۸) حاشیہ المسایرۃ للامام ابن الہمام کمال الدین الحنفی (۷۹۰ھ-۸۶۱ھ)

(عربی: علم الکلام)

(۵۹) حاشیہ تحفۃ الاخوان فی مسائل الایمان لعلی بن عطیۃ علوان (م ۹۳۶ھ)

(عربی: علم العقائد)

(۶۰) المعتمد المستند حاشیہ المعتقد المنتقد للعلامۃ فضل رسول البدایونی

(۱۲۱۳ھ-۱۲۸۹ھ) (عربی: علم العقائد)

(۶۱) حاشیہ کتاب الاسماء والصفات للبیہقی (۳۸۴ھ-۴۵۸ھ)

(عربی: علم الاسماء الحسنٰی)

(۶۲) حاشیہ تحفہ اثناعشریہ للمحدث عبدالعزیز الدہلوی (۱۱۵۹ھ-۱۲۳۹ھ)

(فارسی: ردشیعہ)

(۶۳) حاشیہ شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام لتقی الدین السبکی الشافعی

(۶۸۳ھ-۷۵۶ھ) (عربی: ردابن تیمیہ)

(۶۴) حاشیہ الہدایہ لشیخ الاسلام برہان الدین المرغینانی (۵۳۰ھ-۵۹۳ھ)

(عربی:علم الفقہ)

(۶۵) حاشیۃ علیٰ حاشیۃ العنایۃ علی الہدایۃ لمولانا اکمل الدین البابرتی الرومی محمد بن محمد بن محمود (۷۱۴ھ-۷۸۶ھ) (عربی:علم الفقہ)

(۶۶) حاشیۃ فتح القدیر للامام ابن الہمام کمال الدین (۷۹۰ھ-۸۶۱ھ)

(عربی:علم الفقہ)

(۶۷) حاشیۃ بدائع الصنائع لملک العلما علاء الدین الکاسانی (م ۵۸۷ھ)

(عربی:علم الفقہ)

(۶۸) حاشیۃ الجوہرۃ النیرۃ لابی بکر بن علی الحداد (م ۸۰۰ھ) (عربی:علم الفقہ)

(۶۹) حاشیۃ مراقی الفلاح لحسن بن عمار الشرنبلالی (۹۹۴ھ-۱۰۶۹ھ)

(عربی:علم الفقہ)

(۷۰) حاشیۃ جامع الرموز لشمس الدین محمد القہستانی (م ۹۶۲ھ) (عربی:علم الفقہ)

(۷۱) حاشیۃ البحر الرائق لابن نجیم المصری (۹۲۶ھ-۹۷۰ھ) (عربی:علم الفقہ)

(۷۲) حاشیۃ تبیین الحقائق لابن الشلبی المصری (م ۹۴۷ھ) (عربی:علم الفقہ)

(۷۳) حاشیۃ علیٰ حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار للسید احمد بن محمد الطحطاوی (م ۱۲۳۱ھ)

(عربی:علم الفقہ)

(۷۴) حاشیۃ العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ لابن عابدین الشامی

(عربی:علم الفقہ)

(۷۵) جد الممتار حاشیۃ رد المحتار لابن عابدین الشامی (۱۱۹۸ھ-۱۲۵۲ھ)

(عربی:علم الفقہ)

(۷۶) حاشیۃ منحۃ الخالق شرح کنز الدقائق لابن عابدین الشامی (عربی: فقہ حنفی)

(۷۷) حاشیۃ الاسعاف فی احکام الاوقاف لابراہیم بن موسیٰ الطرابلسی (م ۹۲۲ھ)

(عربی: علم الفقہ)

(۷۸) حاشیۃ کتاب الخراج للامام ابی یوسف (۱۱۳ھ-۱۸۲ھ) (عربی: علم الفقہ)

(۷۹) حاشیۃ جواہر الاخلاطی لابراہیم بن ابی بکر الاخلاطی (عربی: علم الفقہ)

(۸۰) حاشیۃ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر لعبد الرحمٰن بن محمد الحنفی المعروف بشیخی زادہ

(م ۱۰۷۸ھ) (عربی: علم الفقہ)

(۸۱) حاشیۃ جامع الفصولین لمحمود بن اسرائیل المعروف بابن قاضی سماونۃ (م ۸۲۳ھ)

(عربی: علم الفقہ)

(۸۲) حاشیۃ غنیۃ المستملی فی شرح منیۃ المصلی لابراہیم بن محمد الحلبی (م ۹۵۶ھ)

(عربی: علم الفقہ)

(۸۳) حاشیۃ رسائل الارکان لبحر العلوم الفرنجی محلی (م ۱۲۲۵ھ) (عربی: علم الفقہ)

(۸۴) حاشیۃ رسائل ابن عابدین الشامی (۱۱۹۸ھ-۱۲۵۲ھ) (عربی: علم الفقہ)

(۸۵) حاشیۃ رسائل قاسم بن قطلو بغا (۸۰۲ھ-۸۷۹ھ) (عربی: علم الفقہ)

(۸۶) حاشیۃ الاصلاح علیٰ متن الایضاح لابن کمال پاشا الحنفی (م ۹۴۰ھ)

(عربی: علم الفقہ)

(۸۷) حاشیۃ کتاب الانوار لاحمد بن داؤد الدینوری الحنفی (م ۲۸۲ھ) (عربی: علم الفقہ)

(۸۸) حاشیۃ جامع الصغیر للامام محمد بن الحسن الشیبانی (۱۳۲ھ-۱۸۹ھ)

(عربی: علم الفقہ)

(۸۹) حاشیۃ منۃ الجلیل لبیان اسقاط ما علی الذمۃ من قلیل وکثیر لابن عابدین الشامی

(عربی: علم الفقہ)

(۹۰) حاشیۃ شرح المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط علیٰ لباب المناسک للملا علی

القاری الحنفی (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ)، المتن لباب المناسک وعباب المسالک لمولانا رحمۃ

اللہ بن قاضی عبداللہ السندی المکی الحنفی (م ۹۹۳ھ) (عربی: علم الفقہ، مناسک الحج)

(۹۱) حاشیۃ حلیۃ المجلی لابن امیر الحاج الحنفی (۸۲۵ھ-۸۷۹ھ) (عربی: علم الفقہ)

(۹۲) حاشیۃ فوائد کتب عدیدہ (عربی: علم الفقہ)

(۹۳) حاشیۃ علیٰ رسالۃ حسن عجیمی حنفی (۱۰۴۹ھ-۱۱۱۳ھ) (عربی: علم الفقہ)

(۹۴) حاشیۃ علیٰ حاشیۃ الدرر للخادمی (درر الاحکام فی شرح غرر الاحکام لملا خسرو الحنفی (م ۸۸۵ھ) و حاشیۃ لمولانا عبداللہ بن محمد بن مصطفیٰ الخادمی الحنفی الرومی (م ۱۱۹۲ھ) (عربی: علم الفقہ)

(۹۵) حاشیہ جامع الصفار (عربی: فقہ حنفی)

(۹۶) حاشیہ شفاء الصفار (عربی: فقہ حنفی)

(۹۷) حاشیۃ طلبۃ الطلبۃ لعمر بن محمد بن احمد بن اسماعیل، ابی حفص نجم الدین النسفی (۴۶۱ھ-۵۳۷ھ) (عربی: اصطلاحات فقہیہ)

(۹۸) حاشیۃ خلاصۃ الفتاوی لطاہر بن احمد البخاری (۴۸۲ھ-۵۴۲ھ) (عربی: علم الفتاویٰ)

(۹۹) حاشیۃ الفتاوی الخیریۃ لخیر الدین الرملی الحنفی (۹۹۳ھ-۱۰۸۱ھ) (عربی: علم الفتاویٰ)

(۱۰۰) حاشیۃ الفتاوی العزیزیۃ للمحدث عبدالعزیز الدہلوی (۱۱۵۹ھ-۱۲۳۹ھ) (فارسی: علم الفتاویٰ)

(۱۰۱) حاشیۃ الفتاوی الغیاثیۃ لداؤد بن یوسف الخطیب الحنفی (عربی: علم الفتاوی)

(۱۰۲) حاشیۃ الفتاوی الزینبیۃ لنور الہدی الزینبی البغدادی الحنفی (۴۲۰ھ-۵۱۲ھ) (عربی: علم الفتاویٰ)

(۱۰۳) حاشیۃ الفتاوی السراجیۃ لعلی الاوشی (م ۵۷۵ھ) (عربی: علم الفتاویٰ)

(۱۰۴) حاشیۃ الفتاوی البزازیۃ لمحمد بن محمد بن شہاب البزازی (م ۸۲۷ھ)

(عربی: علم الفتاویٰ)

(۱۰۵) حاشیۃ الفتاویٰ العالمکیریۃ لعلماء الہند بحکم سلطان الہند عالمکیر (۱۰۲۸ھ-۱۱۱۸ھ)

(عربی: علم الفتاویٰ)

(۱۰۶) حاشیۃ الفتاوی التاتارخانیۃ لعالم بن علاء الحنفی (م ۷۸۶ھ) (عربی: علم الفتاویٰ)

(۱۰۷) حاشیۃ الفتاوی الانقرویۃ لشیخ الاسلام محمد بن حسین الانکوری الرومی الحنفی

(م ۱۰۹۸ھ) (عربی: علم الفتاویٰ)

(۱۰۸) حاشیۃ العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ (متعدد جلدوں کے حواشی: علم الفتاویٰ)

(۱۰۹) حاشیۃ معین الحکام فیما یتردد بین الخصمین من الاحکام لعلی بن خلیل الطرابلسی الحنفی

(م ۸۴۴ھ) (عربی: علم القضاء)

(۱۱۰) حاشیۃ فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت لبحر العلوم اللکھنوی (م ۱۲۲۵ھ)

(عربی: علم اصول الفقہ)

(۱۱۱) حاشیۃ مسلم الثبوت لملا محب اللہ البہاری (م ۱۱۱۹ھ) (عربی: علم اصول فقہ)

(۱۱۲) حاشیۃ غمز عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر لشہاب الدین الحسینی المکی الحموی

(م ۱۰۹۸ھ) (عربی: علم القواعد الفقہیہ)

(۱۱۳) حاشیۃ اتحاف الابصار والبصائر فی شرح الاشباہ والنظائر لمحمد ابی الفتح الحنفی

الاسکندری (م ۱۲۹۴ھ) (عربی: علم القواعد الفقہیہ)

(۱۱۴) حاشیۃ میزان الشریعۃ الکبریٰ للشعرانی (۸۹۸ھ-۹۷۳ھ)

(عربی: فقہ مذاہب اربعہ)

(۱۱۵) حاشیۃ کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ لعبد الوہاب الشعرانی الشافعی

(۸۹۸ھ-۹۷۳ھ) (عربی: فقہ مذاہب اربعہ)

(۱۱۶) حاشیۃ الفتاوی الحدیثیۃ لابن الحجر المکی الشافعی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ)

(عربی: فقہ شافعی)

(۱۱۷) حاشیۃ فتح المعین للمخدوم زین الدین الملیباری (۹۳۸ھ-۹۹۱ھ)

(عربی: فقہ شافعی)

(۱۱۸) حاشیۃ شرح الشفاء لعلی القاری الحنفی (۹۳۰ھ-۱۰۱۴ھ) (عربی: علم السیر)

(۱۱۹) حاشیۃ خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لنور الدین علی السمہودی

(۸۴۴ھ-۹۱۱ھ) (عربی: علم السیر)

(۱۲۰) حاشیۃ شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ لاحمد بن عبد الباقی الزرقانی المالکی

المصری (۱۰۵۵ھ-۱۱۲۲ھ) (عربی: علم السیر)

(۱۲۱) حاشیۃ الفوائد البہیۃ فی تراجم الحنفیۃ لعبد الحیٔ اللکھنوی (۱۲۶۴ھ-۱۳۰۴ھ)

(عربی: علم طبقات الحنفیہ)

(۱۲۲) حاشیۃ بہجۃ الاسرار لابی الحسن الشطنوفی الشافعی (۶۴۴ھ-۷۱۳ھ)

(عربی: علم السیر)

(۱۲۳) حاشیۃ القصیدۃ الہمزیۃ فی المدائح النبویۃ للامام شرف الدین محمد بن سعید

البوصیری المصری (۶۰۸ھ-۶۹۶ھ) (عربی: علم الفضائل النبویہ)

(۱۲۴) حاشیۃ الصواعق المحرقۃ للہیتمی (۹۰۹ھ-۹۷۴ھ)

(عربی: علم فضائل اہل البیت)

(۱۲۵) حاشیہ احیاء علوم الدین للامام محمد الغزالی (۴۵۰ھ-۵۰۵ھ)

(عربی: علم التصوف)

(۱۲۶) حاشیۃ الحدیقۃ الندیۃ شرح الطریقۃ المحمدیۃ لعبد الغنی النابلسی (۱۰۵۰ھ-۱۱۴۳ھ)

(عربی: علم التصوف)

(۱۲۷) حاشیۃ المدخل الی تنمیۃ الاعمال بتحسین النیۃ لابن الحاج المکی العبدری المالکی (م ۷۳۷ھ) (عربی: علم التصوف)

(۱۲۸) حاشیۃ شرعۃ الاسلام لامام زادہ محمد بن ابی بکر الجوغی السمرقندی (۴۹۱ھ-۵۷۳ھ) (عربی: علم التصوف)

(۱۲۹) حاشیۃ کتاب الابریز من کلام سیدی عبدالعزیز لاحمد بن مبارک اللمطی المالکی (۱۰۹۰ھ-۱۱۵۶ھ) (عربی: علم السلوک)

(۱۳۰) حاشیۃ شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور للامام السیوطی الشافعی (عربی: علم احوال الآخرۃ)

(۱۳۱) حاشیۃ مفتاح السعادۃ فی معرفۃ المدخل الی طریق الارادۃ للشیخ اکبر محی الدین ابن عربی (۵۶۰ھ-۶۳۸ھ) (عربی: علم الباطن)

(۱۳۲) حاشیۃ الحصر الشارد فی اسانید محمد عابد للمحدث محمد عابد السندی (م ۱۲۵۷ھ) (عربی: علم الاسانید)

(۱۳۳) حاشیۃ تعطیر الانام فی تعبیر المنام لعبدالغنی النابلسی (۱۰۵۰ھ-۱۱۴۳ھ) (عربی: علم تعبیر خواب)

(۱۳۴) حاشیۃ تاج العروس للسید مرتضی الحسینی البلجرامی (۱۱۴۵ھ-۱۲۰۵ھ) (عربی: علم اللغۃ)

(۱۳۵) حاشیۃ علی الصراح ترجمۃ الصحاح لمحمد بن عمر القرشی (م ۶۱۸ھ) (عربی: علم اللغۃ)

(۱۳۶) حاشیۃ میزان الافکار شرح معیار الاشعار للقاضی محمد سعد اللہ المراد آبادی (م ۱۲۹۳ھ) (فارسی: علم العروض والقوافی)

(۱۳۷) حاشیۃ کشف الظنون للحاج الخلیفۃ مصطفی بن عبداللہ الکاتب الجلبی

(۱۰۱۷ھ - ۱۰۶۷ھ) (عربی: علم تقاسیم العلوم و علم قوائم الکتب)

(۱۳۸) حاشیہ اصول طبعی (اردو: علم الحکمۃ)

(۱۳۹) حاشیہ رسالہ علم مثلث (فارسی: علم المثلث)

(۱۴۰) حاشیہ شرح چغمینی للسید الشریف علی بن محمد الجرجانی (۷۴۰ھ - ۸۱۶ھ)

(عربی: علم الہندسہ)

(۱۴۱) حاشیہ تصریح شرح چغمینی (عربی: علم الہندسہ)

(۱۴۲) حاشیہ اصول الہندسہ لمحمد عطاء اللہ الرومی الحنفی المعروف بشانی زادہ (م ۱۲۴۲ھ)

(عربی: علم الہندسہ)

(۱۴۳) حاشیہ تحریر اقلیدس فی اصول الہندسۃ والحساب لمحمد بن محمد النصیر الطوسی

(م ۶۷۲ھ) (عربی: علم الہندسہ و الحساب)

(۱۴۴) حاشیہ لآلی الطل الندیۃ علی الباکورۃ الجنیۃ فی عمل لاآلۃ الجیبیۃ لمحمد بن یوسف

الخیاط الفلکی الموقت (م ۱۳۰۳ھ) (عربی: علم التوقیت)

(۱۴۵) حاشیہ مقدمۃ عبدالرحمٰن ابن خلدون (۷۳۲ھ - ۸۰۸ھ) (عربی: علم التاریخ)

(۱۴۶) حاشیہ طیب النفس بمعرفۃ الاوقات الخمس لادریس راغب (م ۱۳۴۷ھ)

(عربی: علم التوقیت)

(۱۴۷) حاشیہ شرح الزیج السلطانی لعبد العلی بن محمد الحنفی البرجندی (م ۹۳۵ھ)

(عربی: علم الزیج)

(۱۴۸) حاشیہ زلالات البرجندی (عربی: علم الزیج)

(۱۴۹) حاشیہ زیج بہادر خانی (فارسی: علم الزیج)

(۱۵۰) حاشیہ فوائد بہادر خانی (فارسی: علم الزیج)

(۱۵۱) حاشیہ زیج ایلخانی (عربی: علم الزیج)

(۱۵۲) حاشیہ جامع بہادر خانی (فارسی: علم الزیج)

(۱۵۳) التعلیقات علی الزیج الاجد (عربی: علم الزیج)

(۱۵۴) حاشیہ شرح تذکرۃ الطوسی فی الہیئۃ للسید الشریف علی بن محمد الجرجانی (۷۴۰ھ-۸۱۶ھ) (عربی: علم الہیئۃ)

(۱۵۵) حاشیہ رفع الخلاف فی عمل دقائق الاختلاف لعبد القادر بن محمد الفیومی (م ۹۹۷ھ) (عربی: علم الہیئۃ)

(۱۵۶) حاشیہ علم الہیئۃ لجابر بن حیان الکوفی (م ۲۰۰ھ) (عربی: علم الہیئۃ)

(۱۵۷) حاشیہ زبدۃ المنتخب (عربی: توقیت، نجوم، حساب)

(۱۵۸) حاشیہ جامع الافکار (عربی: توقیت، نجوم، حساب)

(۱۵۹) حاشیہ الدر المکنون والجوہر المصون للشیخ محی الدین ابن العربی (۵۶۰ھ-۶۳۸ھ) (عربی: علم الجفر والجامعہ)

(۱۶۰) حاشیہ حدائق النجوم لراجہ رتن سنگھ اللکھنوی (النسخۃ الاصلیۃ فی الفارسیۃ) (عربی: علم احکام النجوم)

(۱۶۱) حاشیہ خزانۃ العلم للدیوان خاں جی البطناوی الہندی (عربی: علم احکام النجوم)

(۱۶۲) حاشیہ الشمس البازغۃ شرح الحکمۃ البالغۃ لمحمود بن محمد الفاروقی الجونفوری (م ۱۰۶۲ھ) (عربی: علم الحکمۃ)

(۱۶۳) حاشیہ علیٰ حاشیہ میر زاہد (محمد بن محمد بن اسلم الہروی، میر زاہد (م ۱۱۰۱ھ) علی شرح الدوانی (محمد بن اسعد، جلال الدین الدوانی الصدیقی الشافعی (م ۹۲۸ھ) علی تہذیب المنطق لسعد الدین التفتازانی الشافعی (۷۲۲ھ-۷۹۲ھ) (عربی: علم المنطق)

(۱۶۴) حاشیہ ملا جلال الدوانی علی تہذیب المنطق للتفتازانی (عربی: علم المنطق)

(۱۶۵) حاشیہ تحریر القواعد المنطقیۃ فی شرح الشمسیۃ المعروف بالرسالۃ القطبیۃ لقطب

الدین محمد بن محمد الرازی التحتانی (۶۹۴ھ-۷۶۶ھ) (عربی:علم المنطق)

(۱۶۶) حاشیہ کتاب الصور لابی بکر محمد بن عمر بن حفص بن الفرخان الطبری (عربی:علم الہیئۃ)

(۱۶۷) حاشیۃ القواعد الجلیلۃ فی الاعمال الجبریۃ (عربی:علم الجبر والمقابلہ)

(۶۸) حاشیہ علم الصیغہ لمفتی عنایت احمد الکاکوروی (۱۲۲۸ھ-۱۲۷۹ھ) (فارسی:علم الصرف)

(شروح)

(۱۶۹) النیرۃ الوضیۃ شرح الجواہر المضیۃ لحسین بن صالح جمل اللیل الشافعی المکی (م۱۳۰۱ھ) (عربی: شافعی فقہ کی کتاب کی شرح)

(۱۷۰) الطرۃ الرضیۃ شرح الجواہر المضیۃ لجمل اللیل الشافعی (م۱۳۰۱ھ) (عربی: شافعی فقہ کی کتاب کی شرح)

(۱۷۱) شرح ہدایۃ النحو للمولی اخی سراج عثمان الجشتی الاودھی (۶۵۶ھ-۷۵۸ھ) (عربی:علم النحو)

(۱۷۲) کمال الاکمال شرح جمال الاجمال (اردو)

کتابوں کی مجموعی تعداد (704)

تصانیف: پانچ سو بتیس (532)　　شروح وحواشی: ایک سو بہتر (172)

{532+172=704}

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم :: والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم :: وولہ العظیم

☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم : : نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ حبیبہ الکریم : : وجندہ العظیم

خاتمہ

انما انا قاسم واللہ یعطی

یہ رسالہ حبیب کبریا، شارع ملت بیضا حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول مبارک ''انما انا قاسم واللہ یعطی'' کی ایک مختصر شرح ہے، بایں حیثیت کہ مدینہ منورہ کے افق سے مچلتا ہوا بادل رحمت بریلی (ہند) کے وفادار غلام پر جو حسنات وبرکات کی نورانی بارشیں برسا گیا۔ ہم اتنی ہی توضیح کرسکے، جن کا پتہ کتابوں میں مل سکا۔

نفس الامر میں کتنے علوم وفنون سے یہ سعادت مند غلام نوازا گیا، یہ تو سر مکتوم ہے۔ اس کا انکشاف وہی کرسکے گا جو خود بھی اہل نظر اور واقف اسرار ہو، ان کے جملہ علوم وفنون کا احاطہ میری قوت سے بالاتر اور اہل کشف کے شایان شان ہے:

وماتوفیقی الاباللہ العلی العظیم : : والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم : : وآلہ العظیم

چہ عجب ! گر شاہاں بنوازند گدارا

حالیہ چند سالوں میں ہمارے اہم مقاصد کی حصول یابی اور مشکلات سے رستگاری میں رب تعالیٰ کے فضل واحسان اور حضور اقدس سیدنا وسندنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت ورافت اور حضرات انبیائے شافعین علیہم الصلوٰۃ والسلام، مقربین دربار رسالت اور اولیائے ناصرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی روحانی دستگیریاں شامل حال رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مددگاروں اور کرمفرماؤں کے درجات بلند فرمائے:

آمین برحمتک یاارحم الراحمین

رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: {هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَان} (سورہ رحمن:

آیت ۶۰) اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: {مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ} (جامع الترمذی ج ۲ باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

کچھ معاملات درپیش ہوئے تو بعض زائر حرم مصطفوی کی معرفت دربار اعظم میں عرضی پیش کی، مثل سابق برق رفتاری کے ساتھ معاملات حل ہوتے گئے:

ع/ چہ عجب! اگر شاہاں بنوازند گدارا

فالحمد للہ رب العلمین:: وصلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیٰ حبیبنا سید الانبیاء والمرسلین:: وعلیٰ اخوانہ من الرسل والنبیین:: وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ وشہداء محبتہ اجمعین

☆☆☆☆☆

حسام الحرمین کی تصدیق جدید

اسباب وعلل

بعض مذبذبین کا قیل وقال درپیش ہوا، اور میرے ذہن میں حسام الحرمین کی تصدیق جدید کا خیال آیا۔ اس کے بعد میں نے ہندوستان میں اہل سنت وجماعت کی مرکزی شخصیات سے اجازت وتائید طلب کی۔ الحمد للہ تمام حضرات نے ہماری تائید فرمائی۔ یہ سلسلہ دو ماہ (فروری ومارچ ۲۰۱۲ء) میں مکمل ہوا۔ یہ تصدیق جدید نوے (90) سال بعد ہو رہی ہے۔

اجازت دہندگان

(۱) امین ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر سید امین میاں صاحب قبلہ دام ظلہ الاقدس

سجادہ نشیں: خانقاہ برکاتیہ (مارہرہ شریف)

(۲) تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خاں ازہری قدس سرہ العزیز

خانقاہ عالیہ رضویہ (بریلی شریف)

(۳) محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری دام ظلہ العالی
بانی: جامعہ امجد یہ رضویہ (گھوسی)

(۴) حضرت علامہ سبحان رضا خاں سبحانی میاں دام ظلہ العالی
سجادہ نشین: خانقاہ عالیہ رضویہ (بریلی شریف)

(۵) رئیس الاذکیا حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی
سابق شیخ الجامعہ: جامعہ اشرفیہ (مبارک پور)

(۶) سبط محدث اعظم ہند حضرت علامہ سید راشد مکی اشرفی الجیلانی دام ظلہ العالی
خانقاہ اشرفیہ (کچھوچھہ شریف)

(۷) حضرت علامہ سید محمود اشرف اشرفی الجیلانی دام ظلہ العالی
سجادہ نشین: آستانہ اشرفیہ حسینیہ (کچھوچھہ شریف)

(۸) فقیہ النفس حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن رضوی دام ظلہ العالی (مالدہ بنگال)

(۹) مجاہد اہل سنت حضرت علامہ عبد الستار ہمدانی برکاتی دام ظلہ العالی (پور بندر)

(۱۰) محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی نظام الدین رضوی دام ظلہ العالی
صدر دار الافتا: الجامعۃ الاشرفیہ (مبارک پور)

(۱۱) فاضل شہیر حضرت علامہ اسید الحق محمد عاصم القادری (۱۹۷۵ء-۲۰۱۴ء)
خانقاہ قادریہ (بدایوں شریف)

حسام الحرمین کے احکام سے متعلق سوالوں کے جواب میں نے "البرکات النبویۃ فی الاحکام الشرعیۃ" میں رقم کیا۔ الحمد للہ یہ تحریر بفضلہ تعالیٰ وبعطاء حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے موضوع پر بے نظیر آئی۔ یہ دس رسالوں پر مشتمل عربی زبان میں ہے، نیز کفریہ عبارات کی تاویلات باطلہ کے رد کے لیے "مناظرۂ حق وباطل" تحریر کیا۔ بحمدہ تعالیٰ دونوں

کتابیں اپنے موضوع پر لاجواب ہیں۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سال ۱۳۲۰ھ-۱۹۰۲ء میں ''المعتمد المستند'' میں افرادِ خمسہ کے بارے میں شرعی احکام تحریر فرمایا۔

یہ کتاب ۱۳۲۱ھ-۱۹۰۳ء میں پٹنہ سے چھپ کر شائع ہوئی، اور علمائے حرمین طیبین نے ۱۳۲۳ھ، ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹۰۵ء میں اس فتویٰ کی تصدیق فرمائی۔ علمائے حرمین طیبین کی تصدیقات ''حسام الحرمین'' میں موجود ہیں۔

بیس سال بعد شیر بیشہ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خاں لکھنوی (۱۹۰۱ء-۱۹۶۰ء) کے مشورہ کے مطابق سال ۱۳۴۴ھ-۱۳۴۵ھ میں غیر منقسم ہندوستان کے (268) دوسو اڑسٹھ اکابر علمائے کرام نے امام اہل سنت کے فتویٰ کی تصدیق کی۔ اس کی تفصیل ''الصوارم الہندیہ'' میں موجود ہے۔ موجودہ تصدیق جدید کا آغاز نوے (۹۰) سال بعد ہوا۔

آغاز تصدیقات

سبط صدر الشریعہ حضرت مولانا فیضان المصطفیٰ قادری مصباحی نے شرعی کونسل بریلی شریف کے نویں فقہی سیمینار منعقدہ ۱، ۲، ۳: جون ۲۰۱۲ء سے اس پروگرام کا آغاز فرمایا۔ اس کی تفصیل مولانا موصوف نے سہ ماہی امجدیہ جولائی، اگست، ستمبر ۲۰۱۲ء کے شمارہ میں شائع فرمادی ہے۔ بہت سے علما و مشائخ اہل سنت سے میں نے بھی تصدیق حاصل کی۔

تمام تصدیقات صدر العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی کے پاس جمع ہیں۔ اکثر اکابرین اہل سنت کی تصدیقات موصول ہو چکی ہیں۔ علمائے متوسطین میں سے جن حضرات تک ہمارا سوالنامہ نہیں پہنچ سکا ہو، مؤدبانہ عرض ہے کہ مسطورۂ ذیل سوال نامہ کی روشنی میں اپنا تصدیق نامہ بنام حضرت علامہ محمد احمد مصباحی ناظم تعلیمات: الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور اعظم گڈھ یوپی (پن کوڈ-276404) ارسال فرما کر ممنون کرم فرمائیں۔

سوالنامہ

(۱) آپ دیابنہ کے عناصر اربعہ: نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی اور قادیانی کی تکفیر سے متفق ہیں یا نہیں؟

(۲) جو شخص ان افراد خمسہ کی کفریہ عبارات کے قطعی ویقینی علم اور علمائے عرب وعجم کی جانب سے ان افراد خمسہ کی تکفیر پر قطعی ویقینی اطلاع کے باوجود ان افراد خمسہ کو مومن اعتقاد کرے، وہ شخص مومن ہے یا کافر؟

سائلین: فیضان المصطفیٰ قادری (گھوسی) طارق انور مصباحی (کیرلا)

حسام الحرمین کے خلاف سوالوں کے جوابات

بعض حضرات سے شرف ہم کلامی کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ بعض افراد، تکفیر اسماعیل دہلوی سے متعلق الجھن میں مبتلا ہیں۔اگر یہ حقیقی الجھن ہے تو خاکساران کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کرتا ہے کہ وہ اپنے سوالات مجھ تک پہنچائیں۔ان شاء اللہ تعالیٰ میں جواب دوں گا، نیز اسماعیل دہلوی کی تکفیراور مسلک دیوبندیہ کے عناصر اربعہ کی تکفیر سے متعلق سوالوں کے جواب ہماری کتاب ''البرکات النبویۃ فی الاحکام الشرعیۃ''میں موجود ہیں۔بہتر ہے کہ اولاً اس کتاب کا مطالعہ کرلیا جائے۔ممکن ہے کہ ان سوالوں کے جوابات مرقوم ہوں۔

بہر حال میں دوبارہ باادب عرض کرتا ہوں کہ ایرادات سے مجھے مطلع فرمائیں۔خواہ کبیرا لجھن میں ہو یا صغیر، ان شاء اللہ تعالیٰ میں جواب کا انتظام کروں گا۔میری یہ تحریر اتمام حجت کے طور پر ہے۔میں نے اپنے متعدد رسائل ومضامین میں بھی یہ اعلان کیا ہے۔

کوئی کرمفر ما بدگمانی میں مبتلا نہ ہو کہ یہ اعلان ''چھوٹا منہ بڑی بات'' کا مصداق ہے۔درحقیقت مسئلہ کی نزاکت کا لحاظ کرتے ہوئے میں نے یہ اعلان کیا ہے، تاکہ ابتلائے عام

وشیوع فتنہ کی شکل رونما نہ ہوسکے، نیز عرض ہے کہ بلاضرورت ایرادات گڑھ کر میری آزمائش نہ کی جائے۔ میں اپنی حقیقت سے خود ہی واقف ہوں۔ ہاں، جب اشکال حقیقی ہو، تب سوال کیا جائے۔

مذہب اسلام کی نگہبانی اور قیامت تک اقوام عالم کی ہدایت ورہنمائی حضور اقدس شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سپرد ہے، گرچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بظاہر ہم میں نہیں، اور میں نے جواب کی ذمہ داری اٹھائی، پس حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا تو مجھے جواب کا القا فرمائیں گے، یا ایسے کی جانب میری رہنمائی فرمائیں گے جو جواب کا اہل ہو۔

صورت ثالثہ کہ یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں، گرچہ عقلاً ممکن ہے، لیکن شان رحمۃ للعالمین سے حد درجہ بعید ہے، اور ہم نے وجدان جواب کی امید لگائی ہے، پس عدم وجدان کیوں کر ہو گا؟ جب کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرما چکے ہیں کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''انا عند عبد ظنی بی'' -اور میں بارگاہ الوہیت ودربار رسالت علیٰ صاحبہا التحیۃ والثنا سے خیرات وحسنات کا امیدوار، اور حدیث مرقوم ماقبل میری تمنائے نیک پر آمین گو، نیز یہ کہ منسلکین دربار اعظم، آقائے اعظم کی شان کریمانہ سے واقف ہوتے ہیں اور آداب طلب سے آگاہ۔

خیال رہے کہ بندہ رب تعالیٰ کے حق میں جیسا اعتقاد رکھتا ہے، ویسا ہی وہ پاتا ہے۔ اگر کسی کار خیر پر ثواب کی امید رکھتا ہے، ثواب پائے گا، اور اگر بدگمانی رکھتا ہے تو محروم رہتا ہے، لہٰذا ہمیشہ نیک اعتقاد رکھنا چاہئے۔

(ا){عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ -الحدیث}

(صحیح البخاری: ج ۲ باب قول اللہ تعالیٰ: ویحذرکم اللہ نفسہ)

(صحیح مسلم: ج ۲-باب الحث علیٰ ذکر اللہ تعالیٰ)

(جامع الترمذی: ج ۲-باب حسن الظن باللہ تعالیٰ)

(سنن النسائی الکبریٰ: باب تعلم ما فی نفسی-سنن ابن ماجہ: کتاب الادب)

﴿ت﴾ حضور اقدس نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرا معاملہ میرے بندہ کے اعتقاد کے مطابق ہے۔

توضیح: بندہ رب تعالیٰ سے جیسا اعتقاد رکھتا ہے، رب تعالیٰ ویسا ہی معاملہ فرماتا ہے۔

(۲){عَنْ وَاثِلَةَ: اَبْشِرْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، فَلْیَظُنَّ بِیْ مَا شَاءَ}

(مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ص ۴۹۱-المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۵ص ۴۶۳)

(المستدرک ج ۴ص ۲۶۸-صحیح ابن حبان ج ۲ص ۴۰۱)

﴿ت﴾ حضور اقدس تاجدار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرا معاملہ میرے بندہ کے ظن کے مطابق ہے، پس بندہ میرے بارے میں جیسا چاہے، اعتقاد رکھے۔

(۳){عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ جَلَّ وَ عَلَا یَقُوْلُ: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، اِنْ ظَنَّ خَیْرًا فَلَهٗ وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَه}

(صحیح ابن حبان ج ۲ص ۴۰۵)

﴿ت﴾ حضور اقدس شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرا معاملہ میرے بندہ کے اعتقاد کے مطابق ہے۔ اگر خیر کا اعتقاد رکھے تو اس کے لیے خیر ہے، اور اگر شر کا اعتقاد رکھے تو اس کے لیے شر ہے۔

جدید کے لیے وقت ومدت کی کچھ حد بندی نہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ تصدیق ہوتی رہے گی، اور ویب سائٹ میں اس کی شمولیت جاری رہے گی۔

میں اسے ذخیرۂ آخرت اعتقاد کرتا ہوں۔ پاسبانی حرمت حبیب کبریا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اعزاز اعظم ہے۔ خوش قسمتی سے یہ موقع ہمیں میسر آیا، اور ان شاء اللہ تعالی مجھے امیدوں سے بھی زیادہ برکات وحسنات سے شادکام کیا جائے گا۔

بعض خود ساختہ مفکرین ہمارے اس پروگرام پر قیل وقال کرتے ہیں۔ مؤدبانہ عرض ہے کہ مجھے بھی حبیب کبریا، شارع ملت بیضا حضور اقدس شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کا موقع دیا جائے، بصورت دیگر اگر ساری دنیا اپنا سر پٹخ پٹخ کر ریزہ ریزہ کرلے، پھر بھی میں سننے والا نہیں۔

یہ امر شرعی اعتبار سے جائز، بلکہ قابل اجر وثواب ہے، اور مذہب ومسلک کی مصلحت عامہ کے موافق بھی، پھر ایسے امر صالح سے روکنے کیے لیے سر پٹخنے کا سبب کیا ہے؟

ہمارا تو حال یہ ہے کہ دربار اعظم کے تعلق داروں اور حاضر باشوں سے بایں سبب تعلق رکھتا ہوں کہ ان نفوس عالیہ کو دربار اعظم سے تعلق ہے، پس حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ماسوا تمام سے بالواسطہ ارتباط ہے، اسی لیے جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقطع ہے، وہ مجھ سے منقطع ہے، اور جو وہاں سے مرتبط ومتعلق ہے، اس سے میرا بھی ربط وتعلق ہے۔ مجھے کس کی خوشنودی حاصل کرنی چاہئے، کم از کم میں اتنا ضرور سمجھتا ہوں۔

میں اہل باطن میں سے تو نہیں، اس لیے وصل وقطع کا معیار شرع اسلامی کو قرار دیتا ہوں، یعنی اہل ایمان متصل ہیں، اور اہل کفر وضلالت منقطع، جب کہ میں نے ربط ناخوبان کا وبال واثر بد بھی دیکھا، پس تمام امور میں رب تعالیٰ ہی سے نصرت وتوفیق مطلوب ہے، اور بارگاہ کبریا میں حضور اقدس حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ، اور قبولیت کی امید قوی۔

وما توفیقی باللّٰہ العلی العظیم::والحمد للّٰہ الذی ابدع الافلاک و الارضین::والصلٰوۃ والسلام علٰی من کا ن نبیا وآدم بین الماء والطین::و علٰی آلہ واصحابہ واتباعہ وعلماء ملتہ وشہداء محبتہ اجمعین الی یوم الدین::

☆☆☆☆☆

محمد رسولنا ﷺ

اَلْفَرْحُ کُلَّ الْفَرْحِ وَالنِّعْمَةُ الْکُبْرٰی لَنَا
شُکْرًا لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُنَا
اَنْتَ مُمْتَنِعُ النَّظِیْرُ لَا یُمْکِنُ فِی الْخَلْقِ مِثْلُکَ
فَهَیْهَاتَ لِلسُّفَهَاءِ یَقُوْلُوْنَ اَنْتَ مِنْ اَمْثَالِنَا
حُبُّنَا بَسِیْطٌ وَاَنْتَ حَبِیْبُنَا الْمُتَوَحِّدُ الْمُتَفَرِّدُ
فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ سَرْمَدًا لَا یَسَعُ غَیْرُکَ فِیْ قُلُوْبِنَا
اَخْرَجْنَا مِنْ اَذْهَانِنَا کُلَّ عَدُوِّکَ الرَّذِیْلِ
اَنْتَ الْهَادِی اَنْتَ الْکَافِی اَنْتَ رُوْحُ اِیْمَانِنَا
اَنْتَ حَبِیْبُنَا الْمُتَوَحِّدُ فِی الْمَعَاشِ وَالْمَعَادِ
وَحُبُّکَ الْمَحْمُوْدُ فِی الْاٰخِرَةِ زَادُ لَنَا
حُبُّکَ مَعَ تَعْظِیْمِکَ اُشْرِبَ فِیْ قُلُوْبِنَا
فَاَنْتَ مُعَظَّمٌ وَمُوَقَّرٌ وَاَحَبُّ اَحْبَابِنَا
مَنْ قَبِلْتَهٗ فَهُوَ مَقْبُوْلٌ وَاَشْرَفُ اَشْرَافِنَا
فَنَرْجُوْا مِنَ اللّٰهِ الْقَبُوْلَ عِنْدَ سَیِّدِ سَادَاتِنَا
حُبَّ حَبِیْبِهِ الْمُصْطَفٰی وَالْاِیْمَانَ کَامِلًا
نَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ لَنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَاَحْفَادِنَا
اَلزِّیَارَةَ هٰهُنَا وَاللِّقَاءَ فِی الْجِنَانِ دَائِمًا
یَا اِلٰهِیْ اَعْطِنَا هٰذَا اَفْضَلُ مَقْصُوْدِنَا

نَدْفَعُ دِفَاعًا تَامًّا عَنِ الْحَبِيْبِ دَائِمًا

فَادْفَعْ عَنَّا يَا حَبِيْبَنَا وَعَنْ اَحْبَابِنَا وَاَعْوَانِنَا

مَنْ نَظَرَ طَاعِنًا اِلٰى حَبِيْبِنَا الْمُجْتَبٰى

فَعَلَيْنَا خِطَافُ عَيْنِهٖ مِنْ اَرْمَاحِنَا وَاَقْوَاسِنَا

اَنْتَ الْمُرْشِدُ اَنْتَ الْقَائِدُ نَحْنُ مِنْ اَتْبَاعِكَ

فَخُذْ اَيْدِىَ الْعِبَادِ وَاَصْلِحْ فِىْ اَحْوَالِنَا

اَلْعِبَادُ حَاضِرُوْنَ عِنْدَ خليفةِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

نَرْجُوْا كُلَّ الْخَيْرَاتِ الْحِسَانِ يُعْطٰى فِىْ اَقْدَاحِنَا

نَسْاَلُكَ طَاعِمِيْنَ مِنْ جُوْدِكَ الْعَطَاءَ

اِذْ لَمْ نَجِدْ عِنْدَ الْحَبِيْبِ فَاِلٰى اَيْنَ رُجُوْعُنَا

نَحْنُ مُحْتَاجُوْنَ اِلَيْكَ فِى الْحَاجَاتِ كُلِّهَا

وَاَنْتَ مُخْتَارٌ مِنَ اللّٰهِ فَاقْضِ كُلَّ حَاجَاتِنَا

كُلَّ خَيْرٍ بَعْدَ الْاِلٰهِ وَجَدْنَا مِنْ عَطَائِكَ

فَاَنْتَ الْمَاوٰى، اَنْتَ الْمَلْجَأ وَوَسِيْلَةٌ اِلٰى اِلٰهِنَا

عِلْمُنَا مِنْ تَعْلِيْمِكَ وَالتَّوْفِيْقُ مِنْ اِلٰهِكَ

وَالْوَحْىُ الْمُنَزَّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَعَ قَوْلِكَ هَادٍ لَّنَا

اَنْتَ اَفْضَلُ الْخَلَائِقِ وَاَعْلَمُ مِنْ كُلِّ خَلْقٍ

وَالْعِلْمُ وَكُلُّ الْفَضْلِ مِنْ دِيَارِكَ يُعْطٰى لَنَا

وَكَيْفَ تَصِفُ اللِّسَانُ كَمَا هُوَ مِنْ شَانِكَ

فَنَمْدَحُكَ يَا حَبِيْبُ بِمَا تَنْتَهِىْ اِلَيْهِ عُلُوْمُنَا

اَلْحَقُّ مَا قُلْتَ لَا یَعْرِفُکَ حَقِیْقَةً سِوَا اللّٰہِ

اَلْاَنْبِیَاءُ اَیْضًا مُتَحَیِّرُوْنَ فِیْ فَضْلِکَ فَمَا لَنَا

اَلْفَزَعُ الْاَکْبَرُ وَاَھْوَالُہٗ وَنَحْنُ عِبَادٌ مُذْنِبُوْنَ

اَنْتَ الشَّفِیْعُ وَالرَّؤُوْفُ وَعِنْدَ اللّٰہِ لِسَانُنَا

اِذَا کُنَّا فِی الْحَشْرِ نَاظِرِیْنَ اِحْتِیَاجًا اِلَیْکَ

فَانْصُرْنَا یَاحَبِیْبَنَا وَانْظُرْنَا وَاشْفَعْ لَنَا

کَیْفَ تَنْسَانَا یَاحَبِیْبَنَا وَنَحْنُ مِنْ جُنُوْدِکَ

عِنْدَ الْمِیْزَانِ وَالْحِسَابِ اِذَا وُزِنَ اَعْمَالُنَا

نَسْاَلُ اللّٰہَ الْغُفْرَانَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

لِاٰبَائِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا وَیَا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

ھَبْ لَنَا یَا رَبَّنَا حُبَّ نَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی

ھُوَرَسُوْلُنَا الْمُرْتَضٰی وَحَبِیْبُکَ وَحَبِیْبُنَا

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الاعلیٰ وآلہ

مؤلف کی تالیفات

علوم القرآن

(۱) التوضیح والبیان فی معارف القرآن (موضوعات کثیرہ سے متعلق آیات کریمہ کی جمع وتدوین)

(۲) الکلام المنیر فی اقسام التفسیر (تفسیر قرآن کے اقسام اور شرائط مفسرین کا بیان)

علوم الحدیث

(۳) الفاظ الجرح والتعدیل (جرح وتعدیل کے مراتب اور الفاظ جرح وتعدیل کے معانی)

(۴) احکام التصحیح والتضعیف (احادیث طیبہ کی تصحیح وتضعیف کے احکام)

(۵) الاحکام الصحیحہ للاحادیث الضعیفہ (حدیث ضعیف کے احکام)

(۶) الکتاب البہیج فی اصول التخریج (تخریج احادیث کے اصول وقوانین)

(۷) کشف المغیث فی علوم الحدیث (حدیث نبوی سے متعلق علوم وفنون کا بیان)

شروح الاحادیث النبویہ

(۸) حدائق الازہار الاربعین من احادیث النبی الامین ﷺ (چالیس احادیث مقدسہ)

(۹) السواد الاعظم من عہد الرسالۃ الیٰ قرب القیامہ (ہر عہد میں اہل سنت وجماعت کی کثرت تعداد)

(۱۰) اصلاح المسلمین من احادیث سید المرسلین ﷺ (اصلاح اعمال واخلاق کی احادیث)

(۱۱) تجدید دین ومجددین (مجددین سے متعلق حدیث نبوی کی تشریح اور مجدد کے شرائط)

(۱۲) کتاب الاخلاق والآداب من کلام احب الاحباب ﷺ (احادیث اخلاق کا مجموعہ)

(۱۳) علوم دینیہ اور عالم اسلام (عالمی تناظر میں طلب علم سے متعلق حدیث نبوی کی توضیح)

علوم الفقہ

(۱۴) الفیوضات الصمدیۃ فی القواعد الفقہیہ (فقہ حنفی کے قواعد واصول کا بیان)

(۱۵) فقہ اسلامی میں قول مرجوح کے احکام (مسالک اربعہ میں قول مرجوح پر عمل کا حکم کیا ہے؟)

(۱۶) تحفۃ الفقہاء فی آداب الافتاء (معتمد ومستند کتابوں سے افتا کے آداب واحکام کا بیان)

(۱۷) تقلید وتلفیق کا شرعی حکم (تقلید شخصی سے متعلق علما کے اقوال اور تلفیق کی ممانعت کے دلائل)

(۱۸) جادو کے حقائق واحکام (جادو کا آغاز، اقسام اور شرعی احکام کا بیان)

(۱۹) تصلب واعتدال: حقائق واحکام (عہد حاضر میں اعتدال پسندی کی غلط تعبیرات کا تعاقب)

(۲۰) فقہی تحقیقات کے مشکل مراحل (فقہی اختلافی مسائل سے متعلق غیر جانبدارانہ مباحث)

(۲۱) قانون شریعت (شافعی) (شافعی مسلک کے مطابق طہارت سے وراثت تک کے احکام)

تصوف وسلوک

(۲۲) التعرف فی احکام التصوف (شریعت پر عمل کے بغیر طریقت کا دعویٰ غلط)

(۲۳) آداب طریقت (مسائل طریقت واحکام تصوف کی تفصیل)

(۲۴) اقسام بیعت واقسام مشائخ (بیعت برکت وبیعت سلوک وشیخ اتصال وشیخ ایصال کا بیان)

ردوابطال

(۲۵) مصباح المصابیح فی احکام التراویح (احادیث طیبہ وفقہ اربعہ سے بیس رکعت تراویح کا ثبوت)

(۲۶) اہداء ثواب الخیرات الی الاحیاء والاموات (احادیث وفقہ اربعہ سے ایصال ثواب کا ثبوت)

(۲۷) تزکیۃ القلوب والاذہان من اباطیل تقویۃ الایمان (آیات واحادیث سے رد تقویۃ الایمان)

(۲۸) معمولات اہل سنت ورد بدعات ومنکرات (فتاویٰ رضویہ سے معمولات وبدعات کے احکام)

(۲۹) الضربات الہندیۃ علی الضلالات النجدیہ (ابن عبدالوہاب نجدی کا نظریاتی تعاقب)

(۳۰) البرکات النبویۃ فی الاحکام الشرعیہ (مسئلہ تکفیر پر انتہائی مفصل کتاب: بزبان عربی)

(۳۱) التحقیقات الجیدۃ لدفع تلبیسات النجدیہ (الملفوظ پر دیابنہ کے اعتراضوں کے جوابات)

(۳۲) الاضافات الجیدۃ علی الصورام الہندیہ (حسام الحرمین کی تصدیقات جدیدہ کا مجموعہ)

(۳۳) منظرۂ حق و باطل (دیابنہ کے عناصر اربعہ کی کفری عبارات کا مناظرانہ ردو ابطال)

(۳۴) دفع الاعتراضات حول المزارات (مقابر صالحین سے متعلق متعدد سوالوں کے جواب)

(۳۵) القول السدید فی الاجتہاد و التقلید (اجتہاد و تقلید کے موضوع پر ایک وقیع تحریر)

(۳۶) البانی کی علمی خیانت (احادیث طیبہ کی تصحیح و تضعیف میں البانی کی علمی خیانتیں)

(۳۷) اسلام امن و شانتی کا مذہب (اسلام میں دہشت گردی کا جواز نہیں)

(۳۸) عمان اعلامیہ: حقائق کے اجالے میں (عمان اعلامیہ کا مفصل ردو ابطال)

فضائل و مناقب، تواریخ و سیر

(۳۹) جامع الاصول فی اوصاف الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب کا مجموعہ، جو میری تحریروں میں متفرق ہیں)

(۴۰) فیض رسول جاری ہے (عہد حاضر تک حضور اقدس ﷺ کی فیض رسانی کے متعدد واقعات)

(۴۱) تاریخ آمد رسول: ۱۲/ ربیع الاول (بارہ ربیع الاول تاریخ ولادت مصطفوی ہے)

(۴۲) جسم اقدس کا انتقال مکانی ناممکن (حضور اقدس ﷺ کے جسد مبارک کو منتقل کرنے کا رد)

(۴۳) شب ولادت اقدس کی افضلیت (ربیع الاول شریف کی بارہویں شب کی افضیلت)

(۴۴) آداب عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (حب مصطفوی کی تشریح و آداب و حقوق نبوی)

(۴۵) فضائل خلفائے راشدین (احادیث کریمہ سے خلفائے راشدین کے فضائل و مناقب)

(۴۶) فضائل اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم (آیات و احادیث سے اہل بیت نبوی کے فضائل)

(۴۷) دلیل الطالبین فی احوال المجتہدین (فقہائے اربعہ کے فضائل و مناقب)

(۴۸) البیان الکافی فی حیاۃ الشافعی (امام شافعی علیہ الرحمہ کے فضائل و حالات)

(۴۹) تذکرۂ مجددین اسلام (صدی اول تا صدی چہاردہم مجددین اسلام کا اجمالی تعارف)

(۵۰) کرامات اعلیٰ حضرت (امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کی کراماتوں کا بیان)

(۵۱) امام احمد رضا کے پانچ سو باسٹھ علوم وفنون (امام اہل سنت کے علوم وفنون کا تذکرہ)

(۵۲) کشف الاسرار فی مناقب فاتح بہار (سپہ سالار سید ابراہیم ملک بیا غازی کی تاریخ)

(۵۳) تذکرہ فاتح بہار (سپہ سالار سید ابراہیم ملک بیا غازی کی تاریخ)

(۵۴) شہدائے ناموس رسالت (ناموس رسالت پر ہندو پاک کے شہدا کی تاریخ)

(۵۵) اکابرین اہل سنت کے قابل تقلید کارنامے (دینی خدمات، اخلاقیات، افکار ونظریات)

(۵۶) مفتی اعظم ہند کے تاریخ ساز کارنامے (تحریک شدھی ونسبندی کی مخالفت ودیگر کارنامے)

(۵۷) التحقیق الکافی فی احوال الشہید الغازی (سوانح حیات مولانا عبد الشکور شمسی شہید گیاوی)

(۵۸) تاج الشریعہ: سواد اعظم کے قائد اعظم (عالمی قائدانہ حیثیت کی توضیح وعالمی روابط کا ذکر)

(۵۹) تحفۃ الطالبین فی حیاۃ سراج الملۃ والدین (حضور سراج ملت ممبئی کی حیات وخدمات)

(۶۰) ارتقاء الاسلام والمسلمین بین فتن الیہود والمسیحیین (اسلام سے متعلق یہودیوں کی سازشیں)

(۶۱) مستشرقین کے خطرناک عزائم (اسلام ومسلمین سے متعلق اہل مغرب کی سازشیں)

(۶۲) اکابرین ضلالت (ماضی قریب کے گمراہ گروں کے حالات)

(۶۳) تاریخ کیرلا (ریاست کیرلا کی مختصر اور جامع تاریخ)

(۶۴) دوقومی نظریہ اور تقسیم ہند (دوقومی نظریہ کا آغاز، مسلم لیگ اور تقسیم ہند میں عجلت پسندی)

(۶۵) سلطنت مغلیہ کا زوال اور ہندو تحریکیں (برہموسماج، آریہ سماج، ہندو مہا سبھا وغیرہ کا بیان)

(۶۶) ہندوستان کی مرکزی حکومتیں (۱۹۴۷ء تا ۲۰۱۸ء ملک کی مرکزی حکومتوں کے حالات)

(۶۷) بابری مسجد اور اجودھیا (تاریخی حقائق وشواہد، تحریکات، انہدام اور مقدمہ کی تفصیل)

(۶۸) آزادی وطن اور ہندوستانی مسلمان (قوم مسلم کے زوال وپسماندگی کے اسباب وعلل)

(۶۹) ہندوستان میں مذہبی قوانین (اقوام ہند کے پرسنل لا کا تاریخی پس منظر وموجودہ حالات)

(۷۰) سلاطین ہند پر خودساختہ الزامات (ہندوستان کے مسلم سلاطین پر لگائے گئے الزامات)

(۷۱) ہندو راشٹر اور ہندو قوانین (ملک کو ہندو راشٹر بنانے کی سازش اور منوسمرتی کے قوانین)

متفرقات

(۷۲) جنوبی کرناٹک اور حنفی وشافعی اتحاد (ساؤتھ کرناٹکا کی مشترکہ مساجد: مسائل اور ان کا حل)

(۷۳) فرقہ بجنوریہ: احوال وحقائق (خلیل بجنوری اور اس کے متبعین کے افکار ونظریات کا رد)

(۷۴) آؤمل کر کام کریں (اتحاد اہل سنت اور رفع اختلافات کے لیے کار آمد تحریروں کا مجموعہ)

(۷۵) مسنون دعائیں (ابتدائی طلبہ وطالبات کے لیے دعائیں، چھ کلمے، طریقہ نماز وغیرہ)

(۷۶) مدارس عربیہ کا نظام تعلیم ونصاب تعلیم (اسلامی مدارس کے نصاب ونظام کی اصلاح کی کوشش)

(۷۷) قومی مسائل (قوم مسلم کے مفادات سے متعلق مختلف مفید مضامین کا مجموعہ)

(۷۸) تصانیف اعلیٰ حضرت (امام اہل سنت قدس سرہ العزیز کی سات سو چار کتابوں کی فہرست)

تلخیص وتراجم

(۷۹) تلخیص: نہج السلامہ فی تقبیل الابہامین عند الاقامہ (مؤلفہ: امام احمد رضا قادری قدس سرہ)

(۸۰) تلخیص: تدبیر فلاح ونجات (مؤلفہ: امام احمد رضا قادری قدس سرہ)

(۸۱) تلخیص: طرق اثبات الہلال (مؤلفہ: امام احمد رضا قادری قدس سرہ)

(۸۲) ترجمہ: المولد المنقوص (مؤلفہ: علامہ زین الدین مخدوم ثانی ملیباری (۹۳۸ھ-۹۹۱ھ)

''البرکات النبویۃ فی الاحکام الشرعیۃ'' کے رسائل

(۱) دفع الاذیٰ عن حبیب الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(۲) مقال العرفان فی التصدیق والایمان

(۳) جمع الاقاویل فی احکام التاویل

(۴) اقوال المحققین فی ضروریات الدین

(۵) تنقیح الکلام فی قواطع الاسلام

(۶) الطامۃ الکبریٰ علی الکفرۃ الفجرہ

(۷) ازالۃ الاوہام عن قلوب الانام

(۸) ارشاد الحیران الیٰ فردوس الایمان

(۹) سوط الرحمٰن علیٰ قرن الشیطان

(۱۰) السیف العجیب علیٰ شاتم الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆☆☆

باسمہ تعالیٰ وبحمدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الاعلیٰ وآلہ

دعوت فکر وعمل

ہندوستان میں قوم مسلم کے پس ماندہ حالات کے پیش نظر ایک مضبوط قدم بڑھانے کی ضرورت ہمیشہ محسوس ہوتی رہی۔حکومتیں اس بارے میں چرچا کرتی ہیں اور پھر خاموش ہو جاتی ہیں۔رنگناتھ مشرا کمیشن اور سچر کمیٹی کی سفارشات (Recommendations) پر آج تک عمل نہ ہوسکا۔اب حالات ایسے نہیں کہ مزید کچھ انتظار کیا جائے۔

اب مسلمانوں کو اپنی فلاح و بہبود کے لیے خود اقدام کرنا ہوگا۔ابتدائی مرحلہ میں درج ذیل امور کو انجام دینے کی کوشش کی جائے،تاکہ مستقبل میں اس کا عمدہ نتیجہ ظاہر ہوسکے۔

(1) گورنمنٹ سروس میں مسلمانوں کا سیلکشن (Selection) بہت مشکل سے ہوتا ہے،اس لیے حکومتی ملازمت کے لیے ان کی صالح رہنمائی کی جائے۔اسی طرح قوم مسلم کو پیشہ ورانہ علوم (Professional Educations) کی طرف متوجہ کیا جائے ، تاکہ وہ گورنمنٹ سروس کے محتاج نہ رہیں، بلکہ پرائیویٹ کمپنیوں میں بھی اچھی ملازمت پاسکیں۔

(2) اسمبلی اور پارلیامنٹ میں مسلمانوں کی نمائندگی بہت ہی کم ہے،جس کی وجہ سے ملک بھر میں قوم مسلم سیاسی طور پر بہت کمزور ہے۔تعلیم یافتہ مسلمانوں کو اس بات کی ترغیب دی جائے کہ وہ سیاست میں حصہ لے کر اسمبلی اور پارلیامنٹ تک پہنچنے کی کوشش کریں۔

(3) ان خدمات کو انجام دینے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہندوستان کی ہر ریاست کے مشہور اردو اخبار میں ہر ماہ ایک دن کے لیے اس کا ایک صفحہ ریزرو (Reserved) کرلیا جائے،اس میں مسلمانوں کو سیاسی ترغیب اور پیشہ ورانہ علوم وغیرہ کی تفصیل پیش کی جائے۔اسی طرح اردو کے مشہور ماہناموں میں بھی ہر ماہ چند صفحات ریزرو کر کے اپنا پیغام پورے ہندوستانی مسلمانوں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔

(4) اس کام کے لیے ایک مستقل آفس ہو، جس میں چند متحرک قلم کار ہوں، جو خود بھی مضامین لکھیں اور ماہرین سے مضامین لکھوائیں، اور اخبارات ورسائل سے رابطہ کریں۔

پرنٹ میڈیا (Print Media) اور انٹرنیٹ کے ذریعہ عوام وخواص تک اپنا پیغام پہنچانے کی کوشش ہو۔ مختلف شہروں میں منعقد ہونے والے اسلامی اجتماعات اور جلسوں میں وقت طلب کر کے تعلیمی وسیاسی بیداری کی کوشش کی جائے۔

(5) مدارس اسلامیہ کے نصاب تعلیم میں تخفیف کر کے پانچ سالہ کر دیا جائے، تا کہ فارغین اپنی معاش کے لیے کوئی ہنر سیکھ سکیں یا کوئی پیشہ ورانہ کورس کر سکیں۔ قلیل مدتی پیشہ ورانہ کورسز کا انتظام مدارس اسلامیہ میں ہوسکتا تھا، لیکن ارباب مدارس ذہنی طور پر اس کے لیے مستعد نہیں، اس لیے نصاب تعلیم میں تخفیف کی جائے، تا کہ فارغین بے یار ومددگار اور بے روزگار بن کر اپنے اہل خانہ کے لیے بوجھ نہ بن سکیں۔

ان فارغین میں جو مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہیں، ان کے لیے بہت سے مدارس میں تخصص کورس کا نظم ہے۔ آٹھ سالہ دینی وعصری مشترکہ نصاب تعلیم کا خاکہ ہم نے انٹرنیٹ پر جاری کر دیا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ پنج سالہ نصاب تعلیم کا خاکہ بھی جاری کر دیا جائے گا۔

(6) جمہوری ملک میں سیاست سے دوری کسی بھی قوم کے لیے بہت مضر ہوتی ہے، اس لیے سیاسی امور میں شامل ہو کر ملک ہند کی سیاسی خدمات بھی انجام دیں۔ اقلیت واکثریت کوئی معیار نہیں۔ یہودی ساری دنیا میں انتہائی قلیل التعداد ہے، لیکن یورپ وامریکہ کی حکومتیں ان کے زیر اثر ہیں، کیوں کہ یوروپین ممالک کے اہم اور کلیدی عہدوں پر یہودی براجمان ہیں۔ ہندوستانی مسلمان تدابیر اختیار کریں اور اپنے دلوں میں کچھ کرنے کا کا جذبہ پیدا کریں۔

(7) مسلمانوں کی تعلیمی حالت انتہائی خستہ اور قابل اصلاح ہے۔ ہمارا نظام تعلیم ایسا ہے کہ دینی تعلیم پانے والا دنیوی تعلیم سے محروم رہ جاتا ہے، اور دنیوی تعلیم پانے والا دینی تعلیم سے محروم ہو جاتا ہے۔ مسلمانان ہند سے عرض ہے کہ مسجدوں میں دینی تعلیم کے لیے کیرلا کے

''پلی درس'' (Palli Dars) کے طرز پر مکتب قائم کریں۔ اسکول و کالج کے خارجی اوقات میں مکتب کی تعلیم دی جائے، تاکہ دونوں قسم کی تعلیم سے آشنائی ہو سکے۔

مکتب کے نصاب تعلیم میں ناظرۂ قرآن، اردو، دینیات (انوار شریعت، قانون شریعت و بہار شریعت) تجوید و قرأت، اسلامی عقائد و تاریخ وغیرہ اسلامی مضامین شامل کیے جائیں۔

واللّٰہ الهادی وهو المستعان وعلیه التکلان

مسلمانان ہند سے گذارش

(1) رب تعالیٰ اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایمان کی اصل ہیں، اسی لیے کلمہ طیبہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' جسے پڑھ کر آدمی مسلمان بنتا ہے، اس میں ان دونوں مبارک ومقدس ذات کا ذکر ہے۔ ان دونوں مبارک ذات کی شان اقدس میں کسی قسم کی بے ادبی سے بالکل گریز کریں، ورنہ ایمان بھی ہاتھ سے جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام قابل تعظیم ہیں۔ کسی کی شان میں بے ادبی یا بے توقیری نہ کی جائے۔ حضرات خلفائے راشدین، صحابہ کرام، تابعین وتبع تابعین، ائمہ مجتہدین، اولیائے کرام وعلمائے اسلام سے محبت کی جائے۔

(2) تمام احباب اہل سنت وجماعت اتحاد واتفاق کا ماحول پیدا کریں، تاکہ قومی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والوں کو سہولت ہو سکے۔ فروعی اختلافات کو علم وتحقیق تک محدود رکھا جائے۔ عوام اہل سنت، فقہائے اسلام کے علمی وتحقیقی اختلافات سے خود کو جدا رکھیں۔ علمی وفقہی تحقیقات کا فریضہ مفتیان شرع وفقہائے اسلام کی ذمہ داری ہے۔

(3) مسلمان آپس میں نسلی، خانقاہی وعلاقائی تفرقہ بازی کو ترک کر کے اسلامی اخوت و بھائی چارگی کا رشتہ قوی ومستحکم کریں اور ملک بھر میں قومی تعاون باہمی کا جذبہ بیدار کیا جائے۔ ہر جائز ونفع بخش شعبہ کے افراد اپنے شعبہ میں دیگر مسلمانوں کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔

الیکشن ودیگر مواقع پر ذاتی مفادات کی بجائے قومی مفادات کا لحاظ کیا جائے۔

(4) اپنے اخلاق وکردار کو ایسا پاکیزہ بنائیں کہ اقوام غیر آپ کو دیکھ کر اسلام کی عظمت سے متاثر ہوں اور اسلام سے محبت کرنے لگیں۔ درخت اپنے پھل کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے۔ اقوام غیر مثلاً یہود ونصاریٰ، ہنود ومجوس وغیرہ کی تہذیب وثقافت اپنانے سے پرہیز کریں۔

(5) عہد حاضر میں متعارف دہشت گردی کا کوئی ثبوت قرآن مجید یا احادیث طیبہ میں نہیں ہے، اس قسم کی ہر تنظیم وتحریک سے بالکل پرہیز کیا جائے۔ قرآن میں خود کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا گیا۔ دراصل یہود ونصاریٰ کی سازش نے ''دہشت گردی'' کا نظریہ جنم دیا۔

اقوام عالم کو اسلام کی اصل تعلیم سے روشناس کریں، تاکہ غلط فہمیاں دور ہوں۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے معبودوں اور رہنماؤں پر طعن وتشنیع نہ کریں، تاکہ وہ بھی زبان بند رکھیں۔ اگر کوئی شخص، اسلام ومسلمین کے خلاف زبان درازی کرے تو قانونی کاروائی کی جائے۔

(6) ملک کی پڑوسی قومیں یعنی ہندو، سکھ، جینی، بدھشٹ وغیرہ کے ساتھ ہم آہنگی پیدا کی جائے، تاکہ ملک میں رواداری کا ماحول پھل پھول سکے۔ ایک ملک میں چند قومیں نفرت کے ساتھ گذر بسر نہیں کرسکتیں۔ ہاں، مراسم وتعلقات میں شرعی حدود کا ضرور لحاظ رکھا جائے۔

(7) منشیات مثلاً شراب، تمباکو، گٹکھا وغیرہ سے پرہیز کیا جائے، اپنے احباب و اقارب کو بھی منع کریں۔ اس مد میں خرچ ہونے والی رقم کو غربا ومساکین میں تقسیم کردیں۔

(8) شادی بیاہ، مرض ومصیبت ودیگر مصائب میں مسلمانوں کے باہمی تعاون کے لیے علاقائی کمیٹیاں مالی فنڈ جمع کریں، تاکہ بوقت ضرورت کام آئے۔

(9) ملازمت کی بجائے تجارت کو اپنا ذریعہ معاش بنائیں، دوسروں کو بھی عمدہ معاش اختیار کرنے کی ترغیب دیں، تاکہ مسلمانان ہند معاشی اعتبار سے فارغ البال ہوسکیں۔

وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم ::: والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ الکریم ::: وآلہ العظیم

☆☆☆☆☆

ماہنامہ = ﴿پیغام شریعت﴾ = دہلی

ہم کو بنا ہے نشان راہ منزل دوستو! ہم اگر بھٹکے تو سارا کارواں کھو جائے گا

:: سواد اعظم اہل سنت و جماعت کا ہر دلعزیز رسالہ:

:: علمی، تحقیقی، اسلامی اور دنیاوی معلومات کا عظیم سلسلہ:

:: ارباب علم ودانش کے وقیع مضامین پر مشتمل بے نظیر ذخیرہ:

:: نسل جدید کی صالح رہنمائی وفکری تربیت کرنے والا منفرد مجموعہ:

:: انتشار شکن افکار ونظریات کو فروغ دینے والا واحد ماہنامہ:

:: عوام وخواص کی تمناؤں کا حسین گلدستہ:

:: یہ دہلی سے ماہ جمادی الاخری ۱۴۳۷ھ مطابق ماہ اپریل ۲۰۱۶ء سے شائع ہورہا ہے:

:: ماہنامہ پیغام شریعت ہر ماہ فیس بک اور ٹیلی گرام پر اپ لوڈ کردیا جاتا ہے:

:: درج ذیل ویب سائٹ پر ماہنامہ پیغام شریعت کے تمام شمارے موجود ہیں:

tariqueanwermisbahi.com

﴿فقہی ویب سائٹ﴾

:: فقہ حنفی کے لیے ایک خاص ویب سائٹ انگریزی زبان میں لانچ ہو چکی ہے۔

:: فقہی سوالات کا آپشن موجود ہے۔ بوقت ضرورت مسائل دریافت کریں۔

:: فقہی ویب سائٹ قدیم وجدید مسائل کا سنگم ہے۔ استفادہ کی کوشش کریں۔

:: اردو داں طبقہ کے لیے فقہی ویب سائٹ کے اردو ترجمہ کی کوشش جاری ہے۔

:: انٹرنیٹ پر انگلش میں ویب سائٹ کا مندرجہ ذیل نام لکھ کر سرچ کریں۔

WWW.ALHANEEF.COM